دربار روس کے اسرار

یعنی

مسٹریز آف دی کورٹ آف رشیہ

تمہید

ہمارا افسانہ ۱۶۰۳ء سے شروع ہوتا ہے۔ اُس وقت روس کے تخت پر **بورس** متمکن تھا۔ یہہ شخص آئیون چہارم کے بیٹے شہنشاہ فیوڈر کا کمانڈر انچیف تھا۔ خان کریمیا کے حملہ روکنے میں اس نے خصوصیت کے ساتھ بڑی شہرت حاصل کی تھی چونکہ شہنشاہ فیوڈر تمام دن گرجا میں ہی رہتا تھا۔ اس لئے سلطنت کا کل کاروبار بورس کے ہی سپرد تھا۔ بورس نہایت حریص تھا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ کسیطرح روس کے تخت پر اُسے بیٹھنا نصیب ہو۔ فیوڈر کی تو کوئی اولاد نہ تھی مگر اسکا ایک چھوٹا بھائی **ڈیمیٹری** نامی تھا جو تخت کا وارث تھا۔ بورس کو صرف اسکی طرف سے خدشہ لگا رہتا تھا۔ اس لئے اس نے اُسے پایہ تخت سے دور قصبہ اگلچ میں بھیجدیا اور فیوڈر کی عین حیات میں ہی یہہ خبر مشہور کردی گئی۔ کہ **ڈیمٹری** مرگیا ہے۔

جب فیوڈر ۱۵۹۸ء میں مرگیا اور کوی وارث تخت نظر نہ آیا۔ تو لوگوں نے بورس کو بوجہ اسکے کہ اسکی بہن فیوڈر کی بی بی اور روس کی ملکہ تھی اُسے تخت پر بٹھایا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی بڑے سخت احکام جاری کیئے۔ اور اپنی سلطنت کی مضبوط بنا رکھنے کے خیال سے اُمرا کی طاقت کم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ جسکی وجہ سے بہت سے

امراء اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے

پہلا باب

ایک شام کو خلیج ریگا کے کنارے ایک مکان کی انگیٹھی سے دھواں نکلتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس جگہہ یہہ ایک ہی مکان تھا۔ جو زمین کے مالک نے اپنی رہائش کے لیئے بنایا ہوا تھا۔

یہہ مکان ایک منزلہ تھا۔ اسکی ایک طرف لکڑی گھاس وغیرہ کا گودام تھا۔ اور دوسری طرف بیلوں کے باندھنے کے لیئے ایک وسیع دالان تھا۔

اس مکان کے بڑے کمرے میں دو [illegible] بیٹھے ہوئے تھے ان کے درمیان ایک لمبی میز [illegible] شراب کی بوتل اور گلاس رکھے ہوئے تھے۔ مالک مکان جلتی ہوئی انگیٹھی کے سامنے کھڑے کھڑے چرٹ پی رہا تھا۔ اور اسکی بی بی ایک کونے میں بیٹھی ہوئی مہمانوں کی طرف دیکھہ رہی تھی۔

مالک مکان کی وضع بہ نسبت ایک زمیندار کے زیادہ تر فوجی معلوم ہوتی تھی۔ اور اس کا لباس بھی فوجی سپاہیوں کے مشابہ تھا۔ اس کے خط وخال کو خوبصورت نہ تھے۔ مگر شباب کی بہار نے انکی بدصورتی کو چھپا رکھا تھا۔ اسکی بی بی جوان اور خوش شکل تھی۔ اس کا قد لمبا اور بدن مضبوط تھا۔ اور اس کی پوشاک ان کی آسودہ حالی کی [illegible]لیل تھی۔

مہمان بنجاروں کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ ایک نو لانبے قد کا خوبصورت نوجوان تھا۔ اور دوسرا پچاس سالہ مگر تنومند دکھائی دیتا تھا۔ دونوں گلاس پر گلاس چڑہا رہے تھے۔ اور لطیفے اُڑا رہے تھے۔

عورت انہیں بڑی غور سے دیکھہ رہی تھی۔ اور خصوصیت کے ساتھہ پچاس سالہ مرد کے چہرہ پر۔ اس نے آنکھیں گڑو دی تہیں۔ جبے اسکے شوہر نے شاید دیکھہ لیا۔ اور چرٹ منہ سے الگ کر کے اُسے سختی سے کہا۔

شوہر۔ ارسا۔ تمہیں وہاں جلدی جانا چاہیئے ابھی تاریکی چھا جائیگی۔ اور بہ مشکل ایک گھنٹہ تک تم گھاٹی پر پہونچ سکوگی۔

بی بی۔ میں ابھی جاتی ہوں"

اور اس نے جھٹ ایک لالٹین انگیٹھی سے اٹھائی اور سیاہ لبادہ اوڑھ کر بدوں کوئی لفظ کہنے کے چل گئی۔

نوجوان مہمان۔ فرسن۔ تم نے اپنی بی بی کو کس جگہہ بھیجا ہے۔

فرسن۔ میں نے اسکو خلیج کے کنارے اونچی گھاٹی پر بھیجا ہے۔ تاکہ وہ وہاں جاکر لالٹین کے ذریعہ مقررہ نشان سویڈش جہاز کو دکھائے۔ کیونکہ جب تک جہاز کا کپتان روشنی کا نشان ہماری طرف سے نہ دیکھیگا۔ تب تک وہ کسی مسافر کو کشتی میں سوار کرکے

کنارے پر نہ پہنچے گا۔

مہمان۔ خوب کپتان بھی نشان دیکھہ کر خوش ہوگا۔ کیونکہ آج تمام دن اس نے لنگر ڈالے رکھا ہے۔ اور وہ مسافر کو کشتی میں اُتار کر ابھی واپس چلا جائیگا۔ مگر ابھی دو گھنٹہ کا وقفہ ہے اور تم نے اپنی خوبصورت بی بی کو کیوں اس قدر عرصہ پہلے روانہ کر دیا ہے۔ ماسوائے اسکے تم نے اُسے اس کام میں شریک ہی کیوں کیا ہے جس میں شاید تلواروں تک نوبت پہونچے۔

فرسن۔ تم کو شاید معلوم نہیں۔ کہ اگر تلواریں چلیں بھی تو اُس خندق پر چلیں گی۔ جہاں ہم اپنے دوستونکو کنارے پر کھینچ رہے ہوں گے اور میں نے جس گھاٹی پر اپنی بی بی کو بھیجا ہے۔ وہ کم از کم ۳ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کیونکہ کپتان جہاز کو نشان دینے کے لئے وہی گھاٹی مقرر کی گئی ہے۔ علاوہ اسکے عورت پر کسی کو شبہ بھی نہیں ہو سکتا اور اگر سپاہیوں نے اُسے دیکھہ بھی لیا۔ تو بھی وہ اُسے کچھہ نہیں کہیں گے۔

مہمان۔ کیا لوکل فوج کے سپاہی اس طرف سے گذرا کرتے ہیں؟

فرسن۔ ہاں دن کو تو وہ اکثر اس کنارے پر پھرا کرتے ہیں۔ کیونکہ غاصب زار روس کو خبر ملی ہے کہ اسکے دشمن جو غیر ممالک میں پناہ گزین ہیں۔ اسی راستہ روس میں آرہے ہیں مگر رات کو سپاہی اپنی بارکوں میں جا سوتے ہیں۔ لیجئے اب میں بھی جاتا ہوں۔ اور خندق پر جاکر دیکھتا ہوں کہ رسّی مضبوط ہے اور کمزور تو نہیں ہو گئی۔ تمہیں میری ضرورت تو نہیں۔

مہمان۔ نہیں میں خندق کا رستہ جانتا ہوں اور تنہا وہاں آجاؤں گا۔

فرسن۔ تو میں سلام عرض کرتا ہوں۔ اور خندق پر تمہیں ملوں گا۔

جب فرسن چلا گیا۔ تو بڑے مہمان نے چھوٹے سے پوچھا "کیا تم کو یقین ہے کہ پرنس۔ سویڈش جہاز پر ہے۔ اور آج ضرور روس کی سرزمین میں قدم رکھے گا"

نوجوان۔ مجھے قطعی یقین ہے کہ وہ ضرور آج کنارے اوترے گا۔ اُسنے مجھے لکھا تھا۔ کہ میں ضرور ۱۹ اور ۲۱ ماہ حال کے درمیان کی کسی تاریخ کو سویڈش جہاز میں روسی ساحل پر پہونچونگا آج ۲۱ تاریخ ہے اور جہاز نظر آرہا ہے۔ مجھے پرنس نے یہہ بھی لکھا تھا کہ اپنے چند ایک رفیقوں کو بھی موقعہ پر جمع کر لینا۔ مبادا ہمیں سرکاری سپاہیوں سے مقابلہ کرنا پڑے۔ میں کل یہاں پہونچ گیا۔ گو میں ماسکو میں بڑے لطف کی زندگی بسر کر رہا تھا تم نہیں جانتے کہ آج کل ماسکو کیسا عجیب شہر ہے۔ اور میرے جیسے نوجوان کے لئے کس قدر راحت اور خوشی کا وہاں سامان مل سکتا ہے مگر پرنس کے حکم کی تعمیل مقدم ہے۔ ماسوائے اسکے مجھے پرنس نے یہہ بھی لکھا تھا۔ کہ ایک غدار بھی

شاید مجھکو اس جگہہ ملے جس نے ہمارا ساتھ دینے کی قسم کھائی تھی۔ مگر وہ اب غاصب سے مل گیا ہے۔ اور ہمارے کل راز اس نے وزیر جنگ کو بتا دئے ہیں۔ اگر وہ مجھے یہاں ملگیا۔ تو مجھے حکم ہے کہ اُسے فی الفور مار ڈالوں۔ ہاں میرے پیارے دوست برنزکی مجھے کب امید تھی۔ کہ میں اس قدر عرصہ کے بعد تمہیں اس جگہہ دیکھوں گا۔ اور آج رات بھی ہم ویسے ہی ایک بڑے بھاری کام میں شریک ہونگے۔ جیسے کہ چھ سال ہوئے ہم دوش بدوش خان کرمیا کی فوج کے ساتھ لڑرہے تھے۔ اسوقت غاصب ہمارا جنرل تھا۔ اور بلا شبہ اسکی بدولت روس کی سلطنت خان کرمیا کی دست برد سے بچگئی۔ میں اسوقت گویا بچہ ہی تھا اور وہ پہلی لڑائی تھی جسمیں میں نے نام حاصل کیا تھا تم نے بھی اس موقعہ پر کچھہ کم مردانگی کی داد نہ دی تھی۔ اور میں تمہاری شجاعت کا ہمیشہ ثنا خوان رہا ہوں۔ خدا کی قسم مجھے تمکو دیکھکر اسقدر خوشی حاصل ہوئی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا خصوصاً اس لئے کہ تم بھی ہمارے رفیق ہو۔ غالباً تم کو بھی پرنس نے اس جگہہ آنے کے لئے لکھا ہوگا۔

برنزکی۔ میرے پیارے ارلوف میں ہمیشہ سے تمہارے ساتھ ہوں۔ اور ہمیشہ رہوں گا۔ مگر پرنس نے مجھے کوئی خط نہیں لکھا۔ صرف ایک دوست نے مجھے لکھا تھا۔ کہ پرنس کا ارادہ روس میں آنیکا ہے۔ اور میں اس امید پر آیا ہوں کہ شاید میں پرنس کی کوئی خدمت ادا کرسکوں۔

ارلوف۔ تو پرنس تمہارے جیسے وفادار دوست کو دیکھہ کر ازحد خوش ہوگا۔

برنزکی۔ مجھے پرنس کو ملے عرصہ ہوگیا ہے اور میں نے اسکو بہت کچھہ بتانا ہے۔

ارلوف۔ تو آج رات تم کو سب کچھہ کہنے کا موقعہ مل جائیگا۔ مگر تعجب ہے کہ میں نے تم کو ماسکو میں کبھی نہیں دیکھا میں بڑے لطف کی زندگی بسر کرتا ہوں۔ اور تمہیں ملکر بڑا خوش ہوتا۔

برنزکی۔ تم ویسے ہی خوش مزاج ہو۔ جیسے کہ میں نے تمہیں پہلے دیکھا تھا۔ تم ابتک اپنے آپ کو اسی عروج کی حالت میں سمجھتے ہو۔ جیسا کہ تم شاہی فوج میں تھے۔

ارلوف۔ نہیں اب میں وہ ارلوف نہیں ہوں بلکہ میں نے اپنے حالات تبدیل کردئے ہیں۔ نام بھی بدل لیا ہے۔ اور دنیا پر یہہ ظاہر کرتا ہوں کہ میں ایک امیر آدمی ہوں۔ جسکی مستقل آمدنی ہے اور جسے کوئی کاروبار کرنیکی ضرورت نہیں۔

برنزکی۔ یہہ نہایت ہی اچھی بات ہے۔ میں نے بھی اپنا نام تبدیل کرلیا ہے۔ اب مجھے رولنسکی کہتے ہیں۔ اور میں ایک دفتر میں ملازم ہوں۔

ارلوف۔ (چونک کر) رولنسکی! کیا تم رولنسکی کہلاتے ہو۔

برنزکی۔ کیوں تم چونک کیوں پڑے کیا معاملہ

ہے ؟ -

ارلوف (جیب سے ایک کاغذ نکالکر) "لو اسکو پڑہ لو" برنزکی نے اُسے پڑہا - اسمیں یہہ لکہا تہا - کہ "ایک شخص رُولنسکی نامی کو جس جگہہ پاؤ - قتل کردو - وہ غدار ہے"

برنزکی (بدون کچہہ گہبراہٹ ظاہر کرنے کے) یہہ حکم صاف ہے - اور پرنس کی طرف سے ہے میں اسے تسلیم کرتا ہوں -

ارلوف - کیا یہہ حکم تمہارے متعلق ہے -

برنزکی - چونکہ میرا حلیہ اسمیں درج نہیں اور نہ ہی میرا پہلا نام درج ہے - اس لئے میں اس سے انکار کرتا ہوں - کہ یہہ حکم میرے متعلق ہے - لیکن اسمیں بھی شبہہ نہیں کہ مجھے لوگ رُولنسکی کے نام سے پکارتے ہیں -

ارلوف - تو تم اپنے آپکو غدار تسلیم کرتے ہو -

برنزکی - نہیں - صرف میں یہہ تسلیم کرتا ہوں - کہ جو نام اس کاغذ پر درج ہے - اُسے میں نے اختیار کیا ہوا ہے -

ارلوف - تمکو علم نہیں کہ پرنس نے مجھے صرف حکم نہیں بہیجا - بلکہ چٹھی میں کچہہ اور بھی اسکے متعلق لکہا تہا -

برنزکی - اور کیا لکہا تہا -

ارلوف - اس نے یہہ لکہا تہا - کہ تم نے پرنس کے ساتہہ وفادار رہنے کا اقرار کیا مگر پھر تم نے پرنس کے پاس جانے سے انکار کیا -

برنزکی - یہہ درست ہے کہ میں نے پرنس کے پاس جانے سے انکار کیا مگر میرا مطلب یہہ تہا کہ میں اس جگہہ رہ کر پرنس کی زیادہ خدمت ادا کر سکتا ہوں -

ارلوف - مگر پرنس نے یہہ بھی لکہا ہے کہ تم نے بجائے پرنس کی خدمت ادا کرنے کے ہمارے سب راز وزیر جنگ کو بتا دئے ہیں - تم کو اس محکمہ سے تنخواہ ملتی ہے - اور تم باقاعدہ جاسوس بن گئے ہو -

برنزکی - میں اس بات کا کچہہ جواب نہیں دیتا -

ارلوف - تو یہہ صحیح ہے کہ تم غدار بن گئے ہو حالانکہ تم نے اپنے وطن کے لئے اسقدر لڑائیاں کیں اور کئی دفعہ اپنے آپ کو معرض خطرہ میں ڈالا - میں نہیں خیال کر سکتا کہ تمہارے جیسے شجاع آدمی ایسی ذلت کی ملازمت اختیار کر سکتے ہیں -

برنزکی - اور پرنس مجھے اسلئے غدار خیال کرتا ہے - کہ میں وزیر جنگ سے تنخواہ پاتا ہوں - بس یا کچہہ اور ؟

ارلوف - نہیں پرنس کے پاس اِسسے زیادہ ثبوت تمہاری غداری کے ہیں - اسنے مجھے لکہا ہے کہ تم نے وزیر کو اس امر سے مطلع کر دیا ہے کہ پرنس کے ہمراہی اس کنارے کے راستہ روس میں آرہے ہیں - اور تم خود بھیس بدلکر

اس مقام پر ہمیں گرفتار کرنے آؤ گے - پرنس بتایا بہ
راستی پر ہے - کیونکہ تم اسوقت بنجارے کے لباس
میں اس جگہ موجود ہو - ضرور تمہارے ہمراہی
کہیں چھپے ہوئی ہوں گے - اور تم اس ارادے
پر آئے ہو - کہ پرنس اور اسکو ہمراہیوں کو گرفتار
کرلو - مگر خاطر جمع رکھو - میں تمہیں ذرا موقعہ نہ
دوں گا - کہ تم اپنے ہمراہیوں کو مطلع کر سکو -

برنزکی - یہہ درست ہی کہ شاہی فوج کا ایک
دستہ آج یہاں آیا ہوا ہے - اور وہ خلیج
کے کنارے پہرہ رہے ہیں -

ارلوف - اب مجھے تمہاری بے ایمانی میں
کوئی شبہ نہیں رہا - تم بلا شبہ سپاہیوں کی
امداد کرنے آئے ہو -

برنزکی - نہیں - میں ان کو فریب دینے آیا ہوں
میں اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں دے سکتا -

ارلوف - میری دوست میں تمہیں عرصہ سے
جانتا ہوں - مجھے خوب معلوم ہے کہ تم بڑے فراخ
حوصلہ اور شریف آدمی ہو - لیکن واقعات اور
تمہارا اظہار تمہاری خلاف شہادت دیتی ہیں -
میں دل سے چاہتا ہوں کہ تم کسی طرح میرے سامنے
اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرو - اور
معقول عذرات میرے سامنے پیش کرو -

برنزکی - تم نے اس بات کو فراموش کر دیا ہی
کہ تم کو عذرات سننے کی اجازت نہیں - بلکہ تمکو
حکم ہے کہ جس جگہ مجھے پاؤ قتل کردو -

ارلوف - بلا شبہ مجھے عذرات سننے کی اجازت
نہیں اور پرنس ضرور مجھہ پر ناراض ہوگا - لیکن میرا
دل نہیں چاہتا کہ تم شرم کی موت مرو - اگر تم ان
الزامات سے اپنے آپکو بری ثابت کرسکو تو مجھے بڑی
خوشی ہوگی - کیونکہ میری طبیعت ایک پرانے دوست
کو قتل کرنے سے گھبراتی ہے - کہو تم نے کیوں وزیر کی
ملازمت اختیار کی - اور اسوقت تم کیوں
بھیس بدل کر یہاں آئے - کوئی وفادار سپاہی
روپیہ کے بدلے اپنے آپ کو ذلیل کرنا گوارا نہیں کرتا

برنزکی - میں تمہاری ہمدردی کا شکر گذار
ہوں - اور میرے پاس اپنی ان حرکات کے
لئے معقول عذرات ہیں -

ارلوف - مجھے وہ عذرات سناؤ - اور میں عزت
کی قسم کھا کر کہتا ہوں - کہ میں پرنس کے حکم کی
تعمیل نہیں کروں گا -

برنزکی - میں سوائے پرنس کے کسی کو اپنے
عذرات سنا نہیں سکتا -

ارلوف - بدقسمت آدمی - اب تو گویا تم نے
جرایم کا صاف اقبال ہی کرلیا ہے - کیا تم نے مجھے
کوئی بیوقوف سمجھا ہے - سنو اگر تم دغاباز ہو تو
آج رات ہی تم سبکو گرفتار کرا دوگے - اگر میں تمہیں
پرنس کے آنے تک زندہ رہنے دوں تو اس
وقت تک تم اپنے ہمراہی سپاہیوں کو ضرور
ہماری آمد سے مطلع کر دوگے -

برنزکی - تم نے جو کچھہ کہا ہے معقول کہا ہے

اور میں اس میں کوئی اعتراض نہیں کر سکتا - وقت گذر رہا ہے - تمہارے ہمراہی تمہارے منتظر ہونگے - جلدی بتاؤ تم نے میرے حق میں کیا فیصلہ کیا ہے -

ارلوف - سنو - گو کیسی ہی مجبوری سے تم نے یہہ دغابازی کا پیشہ اختیار کیا ہے - مگر میں سمجھتا ہوں - کہ تمہارے دل میں کچھہ نہ کچھہ عزت توقیر کا مادہ ضرور ہوگا - میں تمکو ہی تمہارا جج مقرر کرتا ہوں - بتاؤ اگر تم میری حالت میں ہوتے تو کیا کرتے -

برنزکی - میں پرنس کے حکم کی فے الفور تعمیل کرتا - کیونکہ سپاہی کا بڑا فرض یہی ہے کہ افسر کے حکم کی بلاچون وچرا تعمیل کرے -

ارلوف - تو سمجھہ لو کہ تمہارا وقت آگیا ہے -

برنزکی - میں سمجھتا ہوں اور بالکل تیار ہوں بتاؤ تو - تمہارے آدمی کہاں ہیں -

ارلوف - اس جگہہ سے پانسو قدم کے فاصلہ پر ایک غار میں میرے منتظر ہیں -

برنزکی - میرے قتل کے لئے وہ بہت ہی اچھی جگہہ ہوگی - اور کوئی شور وغیرہ باہر سنائی نہ دیگا - کیونکہ ممکن ہے شاہی سپاہی اس وقت وہاں آنکلیں -

ارلوف - تو تم اپنی برئیت کا ثبوت پیش کرنے سے انکار کرتے ہو -

برنزکی - ہاں - کیا میرا کوئی پرانا آشنا بھی تمہارے ساتھہ ہے -

ارلوف - ہاں ایک تو وہ ہے جسے تاتاری کہا کرتے ہیں - اور جسکے زور وقوت پر ہم سب حیران ہیں - دوسرا نمبر لین ہے

برنزکی - خوب - میں نے خان کریمیا کے ساتھہ جنگ کے دن انکی جانیں بچائی تہیں - مگر دیکھو وہ مجھے پہچان نہ لیں - میں بھی ٹوپی ذرا نیچی کر لیتا ہوں - اور رات بھی اب تاریک ہو چلی ہے - چلو چلیں -

ارلوف - (اسکی ہمت پر آفرین - اور ساتھہ ہی شبہ کرکے) میں ایکدفعہ پھر تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے عذرات مجھکو سناؤ - مجھے صرف ایک بہانہ درکار ہے اور میں تمکو قتل نہ کرونگا -

برنزکی - نہیں میں قتل ہونے کے لئے بالکل تیار ہوں - میرا انجام آخر یہی ہونا تہا چلو اب جلدی چلیں (دروازہ سے باہر نکلکر) میں تمہارا منتظر ہوں -

ارلوف - تو تم کو قتل ہونے کا شوق ہے -

برنزکی - ہاں میری زندگی کا فیصلہ ہوچکا ہے - جسقدر دیر ہو رہی ہے - اسیقدر میری تکلیف بڑہ رہی ہے - علاوہ اسکے تمہارا ایک ایک منٹ بھی قیمتی ہے - ممکن ہے آج آنا ہے ایسا نہ ہو کہ شاہی سپاہی خندق کے قریب آنکلیں -

ارلوف - بیشک اگر وہ تمہاری ہدایت پر کام کرتے ہیں تو ضرور وہ خندق کے موقعہ پر ہم سے دوچار

ہوں گے ۔

برنزکی۔ نہیں ابھی تو امید نہیں کہ وہ خندق کے موقعہ پر پہونچے ہوں۔ لیکن تمہیں مجھے قتل کرکے جلد خندق پر جانا چاہئیے ۔

ارلوف۔ یہہ میرا کام ہے۔ تم میری ساتھ ساتھ چلو۔ لیکن یاد رکھو اگر تم نے ذرا بھی آواز نکالی۔ تو میں اُسیوقت خنجر سے تم کو ہلاک کردوں گا ۔

(اور فی الفور خنجر نکال لی)

برنزکی (خنجر کو حقارت سے دیکھہ کر) تم نے ابھی تک سمجھا نہیں کہ میں نے مرنے کا ارادہ کرلیا ہے میں ایک سپاہی کی موت مروں گا۔ اور ایک مجرم کی طرح بھاگتے ہوی مارا نہ جاؤں گا ۔

ارلوف۔ تمہاری خواہش کے مطابق ہی عمل ہوگا۔ میرے ہمراہی بڑے سُبک دست ہیں اور ایک ہی وار میں تمہارا خاتمہ کردیں گے ۔

برنزکی۔ میرے لئے یہہ بڑی خوشی کی بات ہے ۔ ذرا جلدی کرو ۔

ارلوف۔ بہت اچھا چلو "

وہ تیز قدم غار کی طرف چلے ۔ اور چند لمحہ کے بعد غار کے قریب آگئے ۔

برنزکی۔ غالباً یہی غار ہے ۔ جہاں تمہارے آدمی ہیں ۔

ارلوف۔ ہاں اسی جگہ ۔

برنزکی۔ یہہ تو اچھی جگہ تم نے منتخب نہیں کی ۔

ارلوف۔ ابھی تو تم نے اُسے پسند کیا تھا ۔

برنزکی۔ صرف اپنے مرنے کے لئے ۔ نہ کہ تمہاری ہمراہیوں کے چھپنے کے لئے ۔ اگر شاہی سپاہی آج خلیج کے کنارے کی حفاظت کر رہے ہیں۔ تو وہ ضرور اس طرف آنکلیں گے ۔ یہہ غار کنارے کے قریب ہی معلوم ہوتی ہے ۔

ارلوف۔ سمندر اس جگہہ سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہے ۔ لیکن فوجی سپاہی یہاں آگئے تو ہم ان کا خوب ہی مقابلہ کریں گے ۔

برنزکی۔ لیکن ان کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اور تم پر ضرور غالب آجائیں گے ۔

ارلوف۔ تمہاری ہدایت کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ مگر مہربانی کرکے مجھے اپنی عقل پر چلنے دیں ۔

برنزکی۔ بہت بہتر میں اب لب گور ہوں اور چند لمحے کے بعد تمہارے معاملہ میں دست اندازی کرنے کے ناقابل ہو جاؤں گا۔ مگر مہربانی کرکے میرا ایک پیغام پہونچا دینا ۔

ارلوف۔ کس کو ؟

برنزکی۔ پرنس کو ۔ اُسے کہہ دینا ۔ کہ اسکی تمام تدابیر سے وزیر جنگ مطلع ہوچکا ہے ۔

ارلوف (حقارت سے) اور یہہ کارنمایاں تم نے کیا ہے ۔

برنزکی۔ نہیں ۔ ہاں اُسے یہہ بھی کہہ دینا کہ اس جگہہ اسکا ایک زبردست دشمن ہے ۔

ارلوف۔ غالباً تمہارا افسر وزیر جنگ !

برنزکی - اسکے علاوہ اور اس سے زبردست دشمن آگو وہ وزیر سے کم رتبہ پر ہے - وہ ایک نوجوان افسر شاہی باڈی گارڈ کا ہے - غاصب زار نے اسے پرنس اور اسکے ہمراہیوں کو گرفتار کرنے پر مقرر کیا ہے - اور اس نے اس بات کی قسم کھالی ہے کہ یا تو وہ زار کے دشمنوں کو گرفتار کرلیگا یا اپنی جان دیدیگا - وہ بڑا شجاع ہے اور کسی ایک معرکوں میں اسنے ناموری حاصل کی ہے میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کس بلا کا آدمی ہے اور کیا کچھہ کرسکتا ہے شہنشاہ کو اس پر بڑا اعتماد ہے اسکا نام شتوزکی ہے - اور اسوقت وہ اپنی پلٹن کا ایک دستہ لیکر خلیج کے کنارے آیا ہوا ہے لو ہم مقررہ جگہ پر آگئے ہیں - اب تم جو چاہو میرے ساتھہ کرو - مجھے اور کچھہ کہنا نہیں ہے -

ارلوف - بہت بہتر - لیکن یہہ تو بتاؤ کہ تم نے کسی دوست یا معشوقہ کو کوی پیغام پہونچانا ہے

برنزکی - نہیں میرا نہ کوی دوست ہے نہ کوی معشوقہ - میری آخری عرض یہ ہے کہ جسوقت میں لفظ "تیار" کہوں - اوسی وقت تمہارے سپاہی مجھہ پر حملہ کرکے مجھے ہلاک کرڈالیں -

ارلوف - تم بھی فوج میں افسر رہ چکے ہو - اور اس لئے تمہارا حق ہے - جسطرح تم چاہتے ہو - ویسا ہی ہوگا -

برنزکی - لو خدا حافظ - تم نے پرنس کو کہدینا کہ تم نے اپنا فرض پورا کیا - اور میں نے بہادر آدمیوں کی طرح جان دی " - ارلوف نہایت مایوس ہوکر اپنے ہمراہیوں کی طرف بڑھا - جو چند قدم کے فاصلہ پر تھے - اور ان کو کچھہ کہا - جس پر چھہ مسلح آدمی تلوار کھینچ کر آگے بڑھے - اور برنزکی سے کچھہ فاصلہ پر کھڑے ہوگئے - برنزکی " تیار " کا لفظ کہنے کو ہی تھا - کہ یکلخت غار کے اوپر سے آواز آئی " تلواریں نیام میں کرلو - ورنہ تم سب مارے جاؤگے "

سب کے سب چونک پڑے اور سب نے اوپر کی طرف نظر کی - شام کی تاریکی میں انہیں قریباً بیس مسلح سپاہی غار کے سر پر کھڑے نظر آئے ارلوف نے دل میں کہا " اس کم بخت بی ایمان کو بلاشبہ اس امداد پر بھروسہ تھا - میں نے غلطی کی کہ رستہ میں ہی اسے قتل نہ کرڈالا " اب وہ چاہتا تھا کہ برنزکی پر حملہ کرکے اسکو قتل کرڈالے مگر معاً اسی وقت برنزکی بول اٹھا " اخاہ کیا آپ کرنل شتوزکی ہیں - مجھے امید نہ تھی - کہ اتنی جلدی ہم ملیں گے "

کرنل - تم کون ہو - جو مجھے نام سے مخاطب کرتے ہو -

برنزکی - خوب - آپ نے مجھے پہچانا نہیں میں رودنسکی ہوں -

کرنل - رودنسکی ! رودنسکی جو وزیر جنگ کا جاسوس ہے -

برنزکی ہاں وہی تمہیں معلوم ہے کہ وزیر نے

مجھے اس جگہ تمہاری امداد کے لئے بھیجا ہے۔

کرنل۔ ہاں مجھے یاد آگیا ہے کہ وزیر نے مجھے کہا تھا کہ تم اسکے معتبر آدمی ہو۔ اور تم کو ادہر بھیجا گیا ہے۔ تم مجھہ کو اس گرد نواح میں ملوگے۔ مگر اس جگہ تم کیا کر رہے ہو۔

برنسکی۔ اپنے سپاہیوں کو قواعد سکھا رہا ہوں

کرنل۔ تمہاری سپاہی۔ اس سے تمہاری کیا مراد ہے۔ کیا تم خود بھی سپاہی بن گئے ہو۔

برنسکی۔ نہیں۔ لیکن میں پہلے فوج میں افسر تھا۔

کرنل۔ ہاں۔ لیکن اب۔

برنسکی۔ یہہ میرے اُسوقت کے چند ایک وفادار سپاہی ہیں۔ جنھوں نے میرے ساتھ ہی ملازمت ترک کر دی تھی۔ اب جو میں اس طرف آنے لگا۔ تو میں نے مناسب سمجھا کہ چند پرانے سپاہی ساتھہ لیتا جاؤں۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے۔ تو آپکی خاطر خواہ امداد کر سکوں۔ چونکہ نہیں تلوار چلانے کی مشق چھوڑے ہوئے عرصہ گذر چکا ہے اسلئے میں نے مناسب خیال کیا کہ ذرا وہ مشق کر کے تلوار چلانیکے عادی ہو جاویں۔

کرنل۔ میں خوش ہوں کہ تم مجھے اس جگہ مل گئے کیونکہ تم اس گرد نواح کے بخوبی واقف ہو۔ مگر چونکہ میں اس مہم کو اپنے ذمہ لیکر آیا ہوں۔ اس لئے میں ہر ایک بات کو غور سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم اس جگہ معہ اپنے آدمیوں کے ٹھہرے رہو۔ اور

میں نیچے آکر تمہیں دیکھتا ہوں۔ اپنے ہمراہیوں سے، تم اسی جگہ کھڑے رہو۔ لیکن ہشیار رہو۔ اگر مجھے کچھہ بھی فریب معلوم ہوا۔ تو میری آواز دینے پر تم فی الفور ان پر ٹوٹ پڑنا۔ یہہ کہہ کر وہ بڑی احتیاط کے ساتھہ اُتر کر غار میں آیا۔ آرلوف یہہ تماشا دیکھہ کر دل میں گھبرا رہا تھا۔ مگر ساتھہ ہی کہہ رہا تھا۔ اگر بے ایمان نے دغا کی تو ہم اسکو اور کرنل کو قتل کر ڈالیں گے خواہ پیچھے ہم بھی قتل ہو جائیں۔

کرنل۔ رونسکی۔ ادہر آؤ۔ اگرچہ میں تمہاری آواز پہچان سکتا ہوں۔ پھر بھی میں تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔

رونسکی۔ (اسکی طرف بڑھہ کر) لیجئے میں حاضر ہوں۔

کرنل۔ تاریکی میں صاف چہرہ تو نظر نہیں آتا۔ مگر کوئی شبہ نہیں کہ تم رونسکی ہو۔ تم بڑے ہشیار آدمی ہو۔ اور میں اپنی رپورٹ میں ضرور تمہاری تعریف کروں گا۔ تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں؟

رونسکی۔ بارہ۔

کرنل۔ کیا وہ شخص جو ایک طرف کھڑا ہے تمہارا لفٹننٹ ہے۔

رونسکی۔ ہاں صاحب۔

کرنل۔ خوب۔ تم نے کیا تجویز کی ہے۔

رونسکی۔ جو کچھہ آپ حکم کریں گے میں تعمیل کر دوں گا۔ تجویز کرنا آپ کا ہی حصہ ہے۔

کرنل۔ خوشامد جانے دو۔ آج تمام دن سے ایک

سوٹیمیئن جہاز لنگر ڈالے ہوئے ہے۔ اور مجھے بخنہ یقین ہے کہ وہ کچھ مسافروں کو اس کنارہ پر بھیجا چاہتا ہے۔ تم ساحل سے اچھی طرح واقف ہو بھلا بتاؤ۔ کو کس جگہ مسافر آسانی سے اتر سکیں گے۔

رولنسکی - اونچی گھاٹی پر جو اس جگہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔

کرنل - بیشک تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ جب میں اس غار کے سر پر گشت کرتا ہوا پہونچا تھا۔ اوس طرف میں نے نظر کی تھی۔ تو اس گھاٹی پر مجھے کچھہ روشنی دکھائی دی تھی۔

رولنسکی - بلاشبہ یہہ کوئی علامت ہوگی۔ ضرور اس طرف ان کے ہمراہی ہوں گے جو ان کو خطرہ وغیرہ سے آگاہ کرتے ہوں گے۔ کرنل تمہیں اودہر جلد جانا چاہیئے۔

کرنل - ہاں میں ابھی اودہر جاتا ہوں۔ تم اس طرف کی حفاظت کرو۔ اگر باغی تم سے دو چار ہوں تو انہیں بے دریغ قتل کردو۔ میں بہی تمہاری امداد کو جلدی پہونچوں گا۔ اگر کوئی واقعہ پیش نہ آیا۔ تو میں اسی جگہ علی الصباح تمہیں پہر ملوں گا۔" اور وہ فی الفور اوپر چڑہ کر اور اپنے ہمراہیوں کو ساتھہ لیکر گھاٹی کی طرف چلا گیا۔ جب وہ کچھہ دور چلے گئے تو برنزکی نے کہا "کہو دوست اب بھی تمہیں مجھہ پر کچھہ شبہ ہے"

ارلوف (اُسے گلے سے لگاکر) میرے پیارے دوست۔ تم پرنس کے وفادار دوست ہو۔ میرا قصور معاف کرنا۔

برنزکی - معافی کی کچھہ ضرورت نہیں۔ تم اپنا فرض ادا کر رہے تہے۔ مگر یہہ تو بتاؤ۔ کہ اب کس بات نے مجھے بیگناہ ثابت کیا۔

ارلوف - یہہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے کیا میں نے دیکھا نہیں کہ اگر تم صرف ایک لفظ منہ سے نکالتے تو شاہی سپاہی ہم سب کو بیدریغ قتل کرنے پر آمادہ ہو جاتے۔

برنزکی - شائد میں نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہہ حیلہ کیا تہا۔

ارلوف - میرے پیارے دوست۔ اب مجھے زیادہ شرمندہ نہ کرو۔ اگر تم غدار ہوتے تو کبھی ایسی باوفت ہماری امداد نہ کرتے۔ اور اب پرانی باتیں جانے دو۔ تم کو معلوم نہیں کہ تمکو قتل کرنے کے لئے میرے دل پر کیا کچھہ صدمہ گذر رہا تہا۔ لیکن میں خوش ہوں کہ مجھے ایک پیارے اور وفادار دوست کے خون سے ہاتہہ آلودہ نہیں کرنا پڑا۔ جو کچھہ تمہارا راز ہے وہ پرنس کو بتانا۔ مجھے پوچھنے کی ضرورت نہیں مجھے بخنہ یقین ہے کہ ہمکو آج ضرور کامیابی ہوگی۔ اور ہمارا پرنس ضرور آج ہم کو ملے گا۔ اور یہہ شاہی سپاہی اسکو گرفتار کرنے میں سخت مایوس ہوں گے۔ ہاں بھی وہ افسر ہے جسکا تم نے ذکر کیا تہا۔

برنزکی - ہاں بھی ہے یہہ شہنشاہ پر جان فدا

کرتا ہے اور اسکے دشمنوںکو گرفتار کرنے پر نہایت مستعدی سے کام لیتا ہے۔ مگر اب ہمیں جلد خندق پر چلنا چاہیئے۔ کیونکہ کرنل شونزکی اور اسکے ہمراہی عنقریب اونچی گھاٹی پر پہونچ جائینگے۔

ارلوف۔ تمنے بھی عجیب حکمت عملی سے انکو اس طرف روانہ کیا ہے۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ تم اس ساحل کے حالات سے واقف ہو

برنزکی۔ اسمیں کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ تیسرے سامنے ہی فرسن نے اپنی لی لی کو اونچی گھاٹی پر بھیجا تھا۔ اور خود کرنل نے بھی مجھے کہا تھا کہ اسنے اونچی گھاٹی پر روشنی دیکھی ہے۔ اسلئے میں نے آسانی سے انکو دہوکا دیا۔ امید کہ پرلنس بہ خیریت ساحل پر اوتریگا۔ اور شاہی سپاہیونکو دیر کے بعد اپنی غلطی معلوم ہوگی۔

ارلوف۔ لیکن تمنے کرنل کو علے الصباح اس جگہ ملنے کا اقرار کیا ہے۔

برنزکی۔ میں تنہا ہی اسکو ملوں گا۔ اور کہہ دونگا کہ میں اپنے ہمراہیوں کو مختلف مقامات پر دشمنوں کی جستجو کے لئے بھیجدیا ہے۔ اسنے تم میں سے کسی کا چہرہ نہیں دیکھا۔ اور اس لئے اگر کبھی تم اسکے مقابل ہوئے۔ تو وہ ہرگز یہہ معلوم نہ کرسکے گا۔ کہ آج رات تم اسکے قابو میں تھے اب چلو وہاں چلیں۔ جہاں فرسن تمہارا منتظر ہے۔

ارلوف۔ ہم وہاں دس منٹ میں پہونچ جائینگے۔ مگر پہلے میں تم کو دو آشناؤں سے اشنا دیدیوں کرلوں۔ ایک تو مالابری ہے۔ جو زور و طاقت میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اور سوائے تعمیل حکم کے اُسے اور کسی بات کا خیال نہیں۔ تم کو معلوم ہے ایکدفعہ اسنے ایک طمانچے سے ایک سپاہی کو مار ڈالا تھا۔ اور ایکدفعہ وہ تین گھنٹہ شاہ بلوط کی درخت پر چڑھ کر پہرہ دیتا رہا تھا۔ جب کہ جنرل کو پہرہ بدلنا یاد نہ رہا۔ دوسرا تمرلین ہے۔ جو درحصل پادری بننے کے لایق تھا۔ مگر لڑائی کے شوق نے اُسے گرجا میں جانے سے روک لیا۔ پھر بھی وہ اپنی تعلیم کو نہیں بھولا۔ اور موقعہ بے موقعہ کسی کتاب کا حوالہ دے ہی دیتا ہے۔

"مالابری اور تمرلین آگے بڑہو"

یہہ سنتے ہی دو آدمی اُس چھوٹے سے گروہ میں سے آگے بڑہے۔ برنزکی بھی آگے بڑہا۔ اور اس نے کہا "دوستو امید ہے تم برنزکی کو نہیں بھولے ہوگے"

مالابری۔ کیا یہہ تم ہو! خوب میں تمہیں دیکھہ کر بڑا خوش ہوا ہوں میں نے سمجھا تھا تم کہیں مارے گئے ہوگے۔ اور مجھے ہرگز خیال نہ تھا کہ اسوقت میں تم کو قتل کرنے پر تیار رہتا۔

تمرلین۔ اور میں آج کا دن کبھی فراموش نہ کروں گا"

تینوں دوست گلے ملے۔ اور ارلوف نے کہا۔ میرے

دوستو۔ خندق پر چلو۔ میں اور برنزکی آگے چلتے ہیں۔ تم پیچھے آؤ۔ مگر الگ الگ آؤ۔ تاکہ کوئی دیکھے تو اُسے شبہ نہ ہو۔"

شام اب تاریک ہوگئی تھی۔ اور طوفان کے آثار ہویدا تھے۔ لہریں بڑے زور سے کناری کے ساتھ ٹکر کھا رہی تھیں۔

ارلوف۔ (یک لخت چونک کر) تمہارا کرنل راستی پر تھا۔ وہ دیکھو اونچی گھاٹی پر روشنی دکھائی دے رہی ہے۔

برنزکی۔ فرسن کی بیوی لالٹین دکھا رہی ہے یہی سمجھ کر میں نے کرنل کو اس طرف بھیجدیا تھا اگر پرنس صحیح وسالم کنارے اُتر آیا۔ تو اسکو اس عورت کا مشکور رہونا پڑیگا۔

ارلوف۔ بیشک وہ ہم سب کی جانیں بچا رہی ہے۔ مگر وہ خود ضرور کرنل کے ہاتھ گرفتار ہوجائیگی۔ غریب عورت! سپاہی اسکے ساتھ کیا سلوک کریں گے!

برنزکی۔ عورتیں بڑی ہوشیار ہوتی ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی بہانہ وقت پر بنا لیتی ہیں۔ ماسوای اسکے تمہارے سامنے ہی اسکا شوہر کہہ رہا تھا کہ اگر سپاہیوں نے اسے دیکھ بھی لیا تو بھی اُسے کچھ نہ کہیں گے۔

ارلوف۔ مگر وہ لوکل سپاہیوں کا ذکر کر رہا تھا اُسے علم نہ تھا کہ شاہی باڈی گارڈ کا ایک دستہ اس جگہ آیا ہوا ہے وہ ضرور اُسے گرفتار کرلیں گے

اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فرسن کو اپنی بیوی سے محبت نہیں ہے۔

برنزکی۔ مگر ہمیں اس سے کیا سروکار۔ ہمیں خندق پر پہونچنا چاہئیے۔ جہاں فرسن ہمارا انتظار ہے۔ خندق تو اب قریب ہی ہوگی۔

ارلوف۔ بلاشبہ۔ لو میں آواز دیتا ہوں۔ اگر فرسن اسی جگہ ہے تو وہ فی الفور جواب دیگا اور اسنے اُلّو کی طرح بولنا شروع کیا۔ فی الفور ایک آدمی دوڑ کر ان میں آ ملا۔ اور کہنے لگا "میں حاضر ہوں"

ارلوف۔ تم نے اچھا کیا کہ جلدی بول پڑے ورنہ میں تم پر تلوار کا وار کرتا۔

فرسن۔ میں نزدیک ہی تھا۔ اس لئے اُلّو کی طرح بولنے کے بجائے میں خود ہی آگیا۔

ارلوف۔ مگر تم خوب چھپے ہوئے تھے۔ میں تو تمہیں کبھی نہ دیکھ سکتا۔ اور یونہی پاس سے گذر جاتا

فرسن۔ اور ابھی شاہی سپاہی یوں ہی میرے پاس سے گذر گئے ہیں۔

ارلوف۔ کیا تم نے انہیں دیکھا تھا۔

فرسن۔ ہاں۔ میں نے انہیں شمار کیا۔ تو وہ اننیس تھے۔ اور ایک ان کا افسر تھا۔

ارلوف۔ بالکل ٹھیک ہے۔ مگر تھوڑی دیر کے لئے وہ ہم سے دور ہی رہیں گے۔

فرسن۔ شاید وہ جلدی واپس آجائیں۔

ارلوف۔ تو ہمیں جلدی کرنی چاہئیے۔

فرسن - مگر جلدی ہمارے اختیار میں نہیں
یہہ بات [illegible] جہاز کے اختیار میں ہے
پہر بھی وقت تو قریب ہے -

ارلوف - تو میں نصف آدمی اس جگہ مقرر کرتا
ہوں اور نصف کو پاسبانی پر چہوڑتا ہوں "
اور اس نے پہر الو کی طرح آواز نکالی - لمحہ بہر میں
کل آدمی جمع ہوگئے - اور ارلوف نے مرضی کے مطابق
انکی ڈیوٹی لگادی - مالابری - تمرلین اسکے ساتہہ رہے

فرسن (طوفان دیکہہ کر) زیادہ سے زیادہ نصف
گہنٹہ تک کشتی جہاز سے روانہ ہوجائیگی اور اگر
طوفان تیز ہوگیا - تو بلاشبہ کشتی کنارے سے
ٹکراکر پاش پاش ہوجاویگی -

ارلوف - مگر کپتان نے کشتی کیوں روانہ
نہیں کی -

فرسن - اس لئے کہ اُسے مقررہ نشان نہیں
دکہایا گیا -

ارلوف - نشان یہہ تو تمہاری بیوی نے
دیدیا ہے - تم نے تو اپنی آنکہوں سے اسکی لالٹین
کی روشنی دیکہی -

فرسن - وہ روشنی جہاز کے لئے نشان نہ تہی
بلکہ اس سے صرف یہہ ظاہر ہوتا تہا کہ میری بی بی
مقررہ جگہ پر پہونچ گئی ہے - اسکے پاس جہازی
لالٹین ہے جسمیں رنگ برنگ کے شیشے ہیں جب
سبز روشنی دکہائی دیگی - تو جہاز کے کپتان پر یہہ
ظاہر ہوجائیگا کہ رستہ صاف ہے - اسکے جواب میں
جہاز کا کپتان سبز روشنی دکہائیگا جس سے یہہ مراد
ہوگی کہ کشتی میں مسافر بٹہاکر روانہ کردی گئی ہیں
تم ان کو حفاظت سے کنارے پر اُتار لو -

ارلوف - بیشک جب میں آیا تہا - تو اسی
طرح ہوا تہا -

برنٹرگی - تو وہ سرخ روشنی دکہائی دیرہی ہے

فرسن - تو میری بی بی نے جہاز کو دیکہہ لیا ہے -

برنٹرگی - اسکی نظر بڑی ہی تیز ہوگی - کیونکہ
رات بڑی تاریک ہے -

فرسن - کپتان نے نشان سمجہہ لیا ہے - اور اس
نے جواب میں سبز روشنی دکہائی ہے -

ارلوف - بہت خوب - آج رات پرنس ضرور
ہم سے بغلگیر ہوگا - مگر کیا سرخ روشنی برابر قایم رہیگی

فرسن - ہاں جب تک کہ کشتی مسافروں کو
اتار کر واپس نہ چلی جائے - اور جہاز کی سبز
روشنی بند نہ کی جائے -

ارلوف - مگر تمہاری خوبصورت بیوی بڑے
خطرے میں ہے - سپاہی ضرور اسے گرفتار
کرلیں گے -

فرسن - نہیں - آریا بڑی ہشیار ہے - وہ
ضرور کوئی بہانہ تراش لے گی - اور اگر سپاہیوں
نے اس پر تعدی کی - تو جیکوبن اس کی حفاظت
کریگا -

ارلوف - جیکوبن کون ہے -

فرسن - میرا کتا - وہ ڈنمارک کی اعلے نسل کا ہے

اور دو تین آدمیوں کو مار ڈالنا اس کے نزدیک کوئی بات نہیں۔

برنزکی۔ (جو گھاٹی کی طرف برابر دیکھہ رہا تھا) سرخ روشنی اب گم ہو گئی۔ نہیں۔ وہ پھر ظاہر ہوئی۔ اہا۔ اب تو بالکل گم ہو گئی ہے۔

ارلوف۔ مگر جہاز پر سبز روشنی ابھی تک دکھائی دے رہی ہے۔ اس کے کیا معنے ہیں۔

فرسن۔ اسکے یہہ معنی ہیں۔ کہ میری بی بی کو سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے۔ مگر جہاز سے کشتی روانہ ہو چکی ہے جب تک سپاہی میری بی بی کے ساتھہ تکرار کریں گے۔ تب تک ہم اپنا کام ختم کر لیں گے لو۔ اب رسّی کی طرف دھیان لگاؤ۔

ارلوف۔ یہہ دہقان اپنی بیوی کی ذرہ بھی پروا نہیں کرتا۔ اگر کرنل شوزکی نے اُسے گرفتار کر لیا۔ تو وہ ضرور اُسے ماسکو میں لے جائیگا۔ اور وزیر جنگ کے حوالہ کرے گا۔ اچھا میں جیتا رہا تو اسے ضرور چھڑانیکی کوشش کروں گا۔

ٹمرلین اور ربالابری نے کہا "ہم اس کام میں تمہارا ساتھہ دیں گے۔

برنزکی۔ رسّی کی طرف دھیان رکھو۔ اُڑ رہا نہیں جانے دو۔

ارلوف۔ میں ہمہ تن تیار ہوں۔ مگر یہہ بتاؤ ہمیں کیا کرنا ہے۔

فرسن۔ میری طرح لیٹ جاؤ۔ اور دیکھو کہ رسّی کس طرح بندھی ہوئی ہے۔

سب کے سب لیٹ گئے اور انہوں نے دیکھا کہ رسّی ایک پتھر کے ساتھہ بندھی ہوئی ہے۔ جو اس خاص مطلب کے لئے وہاں نصب کیا ہوا ہے۔ اسکا دوسرا سرا خندق کے نیچے چھوڑا ہوا ہے۔ اس کام کا اہتمام فرسن نے خود اپنے ذمہ لیا تھا۔ اور اب تک قریباً بیس آدمیوں نے اسکے ذریعہ روس کی سرزمین میں قدم رکھا تھا۔

فرسن۔ تم سب نے رسّی دیکھہ لی ہے نہ؟ میں نے ایسے پتھر کے گرد تین چکر دئے ہیں کیونکہ مجھے خیال ہے کہ کہیں رسّی بوسیدہ نہ ہو گئی ہو۔ گو دیکھنے میں بڑی مضبوط معلوم ہوتی ہے۔

ارلوف۔ تم نے خوب احتیاط کی ہے میں جب اس رسّی کے ذریعہ چڑھتا تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید رسّی ٹوٹ جائیگی۔ یا اسکا سرا کھل جائیگا۔ مگر پرنس بڑا جسیم اور طاقتور ہے معلوم نہیں یہہ رسّی اسکا بوجھہ سہار سکیگی یا نہیں۔

برنزکی۔ میں جانتا ہوں کہ وہ بڑا پھرتیلا اور ہنرمند ہے مجھے اسکے متعلق ذرا بھی فکر نہیں۔

فرسن۔ اور اسکا جسیم ہونا اسکو فایدہ دیگا کیونکہ دونوں طرف کے چٹانوں کا وہ سہارا لیتے ہوئے اوپر آئے گا۔

برنزکی۔ یہہ سب کچھہ تو ہوا مگر ہمیں اب کرنا کیا چاہیے۔

فرسن۔ کچھہ نہیں۔ صرف مجھے اطمینان کرنا تھا اب میں ذرا کنارے پر جاتا ہوں۔ اگر کوئی تم میں سے تیز نظر رکھتا ہو تو میرے ہمراہ آئے۔ ہم دیکھینگے کہ کشتی آ رہی ہے یا نہیں۔

پرنس - اچھا تو وہ ہچکولا اسی وجہ سے تھا - جو مجھے نصف رستہ پر محسوس ہوا تھا - رسی کو امتحان کرنیکا کام کس کے سپرد تھا -

ارلوف - فرین کے سپرد تھا - جو حسب الحکم زمینداری کا کام کرتا ہے - میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس میں اسکا کوئی قصور نہیں - رسی کا بخوبی امتحان کر لیا گیا تھا - اور ہمیں ہرگز یقین نہ تھا کہ وقت پر دغا دیگی - یہہ اتفاقیہ حادثہ تھا -

پرنس - میں کبھی یقین نہیں کرتا کہ بغیر سبب کے کوئی نتیجہ پیدا ہوتا ہے - اچھا تم اس شخص کی چونکہ سفارش کرتے ہو - اسلئے میں اسکی غفلت کو اس دفعہ معاف کرتا ہوں - مگر یہہ تو بتاؤ کہ رسی ٹوٹ گئی تھی تو کسطرح تم نے گرنے سے مجھے محفوظ رکھا -

ارلوف - اسکا جواب مالابری دیگا - ادہر آؤ مالابری " مالابری نے آگے بڑہکر سلام کیا - اور پرنس نے کہا " اچھا مالابری تم ہو - اب میں نے سمجھہ لیا ہے کہ کسطرح میری جان بچ گئی - تم بیشک شمشون کی طاقت رکھتے ہو - اور میں اسبات کو کبھی فراموش نہ کرونگا - ہاں ارلوف - یہہ تو بتاؤ اونچی گھاٹی پر کیا حادثہ ہوا - جہاز کا کپتان بڑا بے صبر ہو رہا تھا - کیونکہ طوفان کے آثار نظر آ رہے تھے - آخرش سرخ روشنی گھاٹی سے دکھائی دی - اور کپتان نے مجھے کشتی پر سوار کرکے روانہ کیا مگر کشتی ابھی تھوڑی دور ہی آئی تھی کہ سرخ روشنی بند ہو گئی کشتی کے ملاح کشتی واپس لے جانے پر اصرار کرنے لگے مگر میں نے انہیں پچیس اشرفیاں دیکر کہا کہ تم مجھے میری ذمہ داری پر پار اُتار دو - اور فی الحقیقت میں نے اچھا ہی کیا - کیونکہ تم اس جگہ موجود تھے - غالبًا نشان دینے والے آدمی پر کوئی حادثہ واقعہ ہوا ہوگا -

ارلوف - نشان دینے والی ایک عورت ہے -

پرنس - عورت ! دیکھو تمکو میں نے سخت تاکید کی تھی - کہ کسی عورت کو محرم راز نہ بنانا - یہہ عورتیں بڑی جلدی راز فاش کر دیتی ہیں -

ارلوف - یہہ کوئی معمولی عورت نہیں - بلکہ فرین کی بیوی ہے - اسنے ہماری بڑی خدمت ادا کی ہے کیونکہ اس وقت اگر شاہی محافظ اسے گرفتار کرنے میں مصروف نہ ہوتے تو ضرور ہم پر اس جگہ حملہ کرتے -

پرنس - شاہی محافظ ! کیا وہ ماسکو سے پیچھے گئے ہیں ؟

ارلوف - ہاں - ایک پورا دستہ - اور ایک بڑے جانباز اور ہوشیار افسر کے ماتحت !

پرنس - تو ضرور اس بے ایمان غدار - برنزکی نے ہمارا راز فاش کر دیا ہے - اُسے علم تھا کہ میں اس ہفتہ روسی ساحل پر اوترونگا - خیر میرا کام ماسکو میں جاکر پہلا یہی ہوگا - کہ اس بے ایمان کو اس جہان سے رخصت کروں - جس نے اب اپنا نام رودنسکی رکھا ہوا ہے -

ارلوف - حضور وہ دغاباز - اب آپ کے سامنے

ہی کہڑا ہے -
پرنس - برزنزکی! ہائیں ارلوف تم نے کیوں
اس شخص کو ابھی تک زندہ رہنے دیا۔ میں نے
تمہیں قطعی حکم دیا تہا کہ اسے جس جگہہ پاؤ۔ قتل
کرڈالو - اس کے کیا معنی ہیں؟ -
ارلوف - اسکے یہہ معنی ہیں کہ آپ کو برزنزکی
کے متعلق غلط اطلاع ملی ہے میرے دوست نے
مجھہ پر ثابت کردیا ہے کہ وہ آپ کا وفادار خادم
ہے - آپ اسکے عذرات سنکر اس کے حق میں
خود فیصلہ کریں -
پرنس - اچھا میں اسکی عذرات سُننا ہوں -
اور وعدہ کرتا ہوں کہ اسکے ساتہہ پورا انصاف
کیا جائیگا - بتاؤ برزنزکی تمہارا کیا عذر ہے -
برزنزکی - جج کا کام ہے کہ ملزم سے سوال کرے
پرنس - بہت خوب - کیوں تم نے اس انسان
صورت شیطان سیرت وزیر کی ملازمت اختیار
کی ہے - جو غاصب کا دست وبازو بنا ہوا ہے -
برزنزکی - اس لئے کہ میں اسکے راز معلوم کرکے
آپ پر ظاہر کروں -
پرنس - یا یوں کہو کہ میری راز اس پر ظاہر کرو -
برزنزکی - اگر میں نے ایسا کیا ہوتا - تو آپ کا
رخ اسوقت قید خانہ کی طرف ہوتا - وزیر جنگ
کو میں اس خندق اور راہ تاریخ کا اشارہ دے
دیتا تو آپ ہی فرمائیے - آپ کا کیا حال ہوتا -
پرنس - مگر اسکا کیا ثبوت ہے کہ تم نے ایسا
نہیں کیا - شاہی محافظ اس جگہہ موجود ہیں
اور تم خود بھی یہاں موجود ہو -
برزنزکی - میں اس جگہہ آپکی اور ان دلیر آدمیوں
کی جانیں بچانے آیا ہوں - کیونکہ اس میں
ذرا بھی شبہہ نہیں کہ اگر آج میں انکی ہمراہ نہ ہوتا
تو یہہ ضرور مارے جاتے یا گرفتار ہو جاتے - اگر
آپکو اعتبار نہیں تو اپنے ہمراہیوں سے پوچھ لیجئے -
پرنس (ہمراہیوں سے) کیا یہہ شخص
جھوٹ نہیں بول رہا؟
نمرلین - نہیں حضور - یہہ بالکل سچ بول رہا
ہے - میں اسکی تصدیق کرتا ہوں -
ارلوف - دو گھنٹہ گذرے ہیں - میں برزنزکی کو
فرسن کے گھر میں ملا - اسکے اپنے منہ سے مجھے معلوم
ہوا کہ اس نے اپنا نام رونسکی رکھہ لیا ہے - اس پر
میں نے اسکو آپ کا حکم دکہایا - اسنے حکم کو تسلیم کرلیا
میں نے اسکی وجہ پوچھی - مگر اس نے مجھے بتانے سے
انکار کیا اور کہا کہ میں صرف پرنس کو وجہ بتا سکتا
ہوں اور کسی کو نہیں بتا سکتا - اس پر میں نے
اسکو کہا کہ تم ضرور مارے جاؤگے - اسنے خوشی سے
جان دینی قبول کرلی - اور میرے آدمی اس کو
قتل کرنے پر مستعد تہے کہ شاہی محافظ آگئے
اور اسنے بڑی حکمت عملی کرکے افسر کو اونچی گہاٹی
کی طرف بہیج دیا اور ہمارے متعلق یہہ کہدیا کہ یہہ میرے
پرانے سپاہی ہیں - اور انکو مشق کرا رہا ہوں
کوئی شبہہ نہیں کہ اگر برزنزکی ہمارے ساتہہ نہ ہوتا

حکم سے مجھے مطلع کرے گا۔

پرنس۔ بہت بہتر۔ مگر مجھے ایک راہنما چاہئے جو مجھے پگ ڈنڈیوں کے رستہ مختلف مقامات میں لے چلے

برنزکی۔ اس کام کے لئے سب سے زیادہ موزون شخص فرسن ہے۔ وہ اس گرد نواح سے خوب واقف ہے۔

پرنس۔ وہی آدمی جسنے میرے کہنے پر اس جگہ رہائش اختیار کی ہوی ہے وہ ہے تو وفا دار!

برنزکی۔ ہاں وہی۔ اور اسکو ساتھ لے جانا مفید بھی ہوگا۔ کیونکہ غالباً شاہی محافظ اسکے مکان پر جائیں گے۔

پرنس۔ کیوں؟

برنزکی۔ اس لئے کہ غالباً انہوں نے اسکی عورت کو گرفتار کرلیا ہے اور وہ زیادہ حالات دریافت کرنے کے لئے ضرور اسکے مکان کی تلاشی لینگے

پرنس۔ بلاشبہ وہ ضرور وہاں جائیں گے یہ تو خطرہ کی بات ہے۔

برنزکی۔ نہیں۔ وہ عورت بڑی شجاع اور ہشیار ہے۔ وہ قیدخانہ میں جانا قبول کرے گی۔ مگر ہمارے ساتھ بیوفائی نہ کرے گی۔

پرنس۔ مگر شاہی سپاہیوں کا افسر جلدی معلوم کرلیگا کہ وہ کون ہے۔

برنزکی۔ مگر عورت اُسے کچھ نہیں بتائیگی اور مجھے امید ہے کہ کرنل شوزکی اُسے ماسکو میں لے جاکر وزیر جنگ کے حوالہ کردے گا۔

پرنس۔ تمہیں یقین ہے کہ وہ ہمارا راز نہ بتائیگی

برنزکی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہرگز ہمارا راز فاش نہ کریگی۔ اور میں قسم کہاتا ہوں کہ میں اُسے فوراً دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑالوں گا۔

پرنس۔ اچھا میں اسکے شوہر کو ہمراہ لئے جاتا ہوں۔ اُسے آواز دو۔

برنزکی۔ فرسن۔ اوہر آؤ۔ (اور وہ فی الفور وہاں آگیا)

پرنس۔ تم جب سے اسی جگہ رہتے ہو؟

فرسن۔ میں اسوقت سے اسی جگہ رہتا ہوں کھیت وغیرہ میں نے خرید کئے ہوئے ہیں۔

پرنس۔ تمہاری بیوی گرفتار ہوگئی ہے۔

فرسن۔ ممکن ہے۔ مگر مجھے امید ہے کہ گرفتار نہیں ہوئی ہوگی۔

پرنس۔ تو تم میرے ساتھ چلو۔ تمہارا گھر میں جانا تمہارے لئے مضر ہوگا۔ ماسکو میں پہونچکر میں تمہیں دکان نکال دوں گا۔ اور تم کو خاطرخواہ معاوضہ اس کھیت وغیرہ کا مل جائیگا۔

فرسن۔ کھیت کا معاوضہ تو ملجائیگا۔ لیکن میری بیوی گرفتار ہوگئی ہے تو وہ مجھے کہاں سے ملیگی۔

پرنس۔ تمہاری بیوی بہی تم کو مل جائیگی میں اسبات کا اقرار کرتا ہوں۔

فرسن۔ آپ ابھی مجھے آپکی طاقت معلوم نہیں اسلئے میں اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہوں۔

پرنس۔ چپ رہو میں ضرور تمکو تمہاری بیوی سے

ملا دوں گا۔ مگر سنو جب میں حکم دیتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسکی فی الفور تعمیل ہو۔ اس لئے میری ہمراہ چلو۔"

فرسن نے کچھہ جواب تو نہ دیا مگر خندق کے سرے پر آکر رستی کو اکٹھا کیا۔ اور جیب سے دیا سلائی نکال کر اسکو آگ لگا دی۔

پرنس - یہہ بڑا اشیار آدمی ہے۔ ماسکو میں یہہ میرے بڑی کام آئیگا۔ سنو میری ہمراہیو۔ میں تم سے جدا ہوتا ہوں۔ تم کو میرے حکم۔ میرے لفٹنٹ جنرل ارلوف کی معرفت پہونچیں گے۔ اسکے کہنے پر عمل کرنا۔ اور جب موقعہ آئیگا۔ تو میں اس وقت تمہارے ساتھہ ہوں گا۔"

یہہ سنتے ہی چند آوازیں نکلیں "پرنس کی عمر دراز ہو"۔ مگر برنزکی نے ان کو منع کر دیا۔ کہ بیفایدہ شور مت کرو۔

پرنس - لو دوستو۔ میں رخصت ہوتا ہوں تم سب متفرق طور پر ماسکو میں پہونچو۔

ارلوف (برنزکی سے) دوست اب ہم جدا ہوتے ہیں۔ مگر جلدی ملیں گے۔ میں محلہ مانٹیسک مکان ۳۳ میں رہتا ہوں۔ تم اب کیا کروگے۔

برنزکی - میں نے کرنل شونزکی کو علی الصباح ملنا ہے فرسن کی بیوی اگر کرنل نے گرفتار کرلی ہے تو میں اسکے چھڑانیکی تدبیر کروں گا تو خدا حافظ

ارلوف (مالا برنی اور تمرلین سے) دوستو فرسن کی بیوی گرفتار ہوگئی ہے اور میں نے اپنے دل میں عہد کرلیا ہے کہ اسکو ضرور ان کے ہاتھہ سے چھڑا ئیں گے۔ کیا تم میری مدد کرنے پر تیار ہو

انہوں نے جواب دیا "ہم حاضر ہیں"۔

دوسرا باب

جسوقت پرنس صحیح وسالم کشتی سے اتر کر اور بخیر وعافیت خندق چڑہ کر اپنے لفٹنٹ سے بغلگیر ہو رہا تھا۔ اسوقت فرسن کی بیوی جان کے خطرہ میں تھی۔

اپنے شوہر کے حکم کے بموجب وہ جیکوبن گنتے کو ہمراہ لیکر اونچی گہاٹی کی طرف روانہ ہوئی۔ وہ کوئی معمولی عورت نہ تھی۔ بلکہ بڑی شجاع اور دلیر تھی۔ وہ امیر گھرانہ کی تھی۔ مگر گردش زمانہ کی وجہ سے اسکا خاندان آخرکار ایک زمیندار گھرانہ ہی رہگیا تھا۔ جب خان کریمیا نے روس پر حملہ کیا تو اسکا باپ بھی شاہی فوج میں بھرتی ہوکر لڑنے گیا۔ آرنا بھی اسکے ہمراہ گئی۔ کیونکہ وہ اُسے تنہا گھر میں چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ کمپ کی تکالیف اسنے باپ کے ہمراہ بلا ذرہ شکایت کے برداشت کیں۔ اور جب وقت آخری جنگ مغلوبہ ہوئی تو وہ لڑائی میں اپنے باپ کے ہمراہ تھی۔ اور برابر تلوار چلا رہی تھی۔ اسکا باپ مارا گیا اور اسے بھی شانہ پر زخم آیا جسکی وجہ سے وہ بیہوش ہوکر گر گئی۔ مگر ایک نوجوان سپاہی نے

اسے اٹھا لیا اور میدان کارزار سے دور لیگیا ایک ندی پر جاکر اسنے اسکا زخم دہویا۔ اسپر پٹی باندہی اور اسکو ہمراہ لیکر گاؤں بہ گاؤں پہرتا ہوا اپنے گاؤں میں لے آیا وہاں آکر اس نے اس سے شادی کی درخواست کی۔ آرما نے بہی یہہ دیکہہ کر کہ وہ دنیا میں تنہا رہ گئی ہے اسکا باپ مارا گیا ہے اور کوی اسکا رشتہ دار زندہ نہیں۔ اپنے بچانیوالے کے ساتہہ شادی کرنی منظور کرلی۔ یہہ نوجوان شخص فرسن تہا۔ جو آرما کے باپ کی طرح جنگ میں شریک ہوا تہا۔ پہلے تو فرسن اپنی بی بی کا عاشق زار رہا رہا۔ کیونکہ وہ بڑی خوبصورت اور سلیقہ والی تہی اور آرما بہی خوش رہی۔ مگر بعد ازاں آرما کو معلوم ہوگیا کہ اسکا شوہر اسکی بہ نسبت روپیہ کو زیادہ پیار کرتا ہے۔ جب بورس تخت پر بیٹہا اور اسکی سختی کی وجہ سے لوگ اس سے نفرت کرنے لگے تو فرسن بہی دل میں زار روس کا مخالف ہوگیا اسکی بی بی نے بہی اسکے ساتہہ اتفاق کیا۔ اور اسباب کے منتظر رہنے لگے۔ کہ زار روس کے خلاف کوی سازش اٹھے تو اسمیں شریک ہو جائیں فرسن کا خیال تو اس ذریعہ سے روپیہ کمانے کا تہا۔ مگر آرما سچے دل سے زار روس کی مخالف تہی۔ یکایک فرسن کو خبر ملی کہ ایک پرنس (جسکا نام او پرزدگر آئے ہیں اور جنکے نام وغیرہ سے ہم کسی آئندہ موقعہ پر ناظرین کو مطلع کرینگے) پولنڈ میں مقیم ہے جو زار روس کے خلاف کچھہ اراد رکہتا ہے اور شاہ پولنڈ بہی اسکا حامی ہے اور بہت سے لوگ جو شہنشاہ بورس سے ناراض ہیں اسکے پاس جا رہے ہیں۔ اور بورس کو اس پرنس کی طرف سے اسقدر خدشہ پیدا ہوگیا ہے کہ وہ ہر طرح اسکو اپنے قابو میں لانیکی کوشش کر رہا ہے۔ فرسن بہی چوری چوری پرنس کو ملنے گیا اور اپنی خدمات اسکے سپرد کیں۔ پرنس نے جب سنا کہ فرسن ایک جوان اور ہوشیار آدمی ہے اور ریگا کے گرد نواح کا رہنے والا ہے۔ نیز ریگا کے ساحل سے اچہی طرح واقف ہے۔ اسنے بڑی خوشی سے اسکی خدمات قبول کرلیں۔ کیونکہ پرنس نے یہہ ارادہ کیا ہوا تہا۔ کہ پولنڈ میں رہنے کی وجہ سے غاصب شہنشاہ کو اسکے حالات سے عموماً اطلاع ملتی رہتی ہے۔ اسلئے سویڈن میں چلا جانا اسکا زیادہ مفید ہوگا۔ اور وہاں سے ریگا کے رستہ وہ روس میں چپ چاپ اور باسانی آسکیگا۔ اور وہ اسی خیال میں تہا کہ اسکا کوی دوست ریگا کے کنارے رہنا اختیار کرے اور پرنس اور اسکے ہمراہیوں کو جب وہ روس میں آنا چاہیں مدد دے۔ کہ فرسن وہاں پہنچ گیا جسے پرنس نے گویا تائید ایزدی خیال کیا اور اسکو کچھہ روپیہ دیکر کہا کہ ساحل کے بالکل متصل کوی کہیت وغیرہ خریدکر کے وہاں اپنی بود و باش رکہے اور میرے ہمراہیونکو وہاں اُترنے میں مدد دے۔ فرسن خوشی خوشی واپس آیا۔ اور اسنے ایک کہیت خرید کرلیا اور اسمیں ایک مکان رہائش کے

لئے تنہا یا جسکا ذکر ہم شروع میں کر آئے ہیں۔ فرسن نے اپنے فرض کو بڑی عمدگی کے ساتھہ ادا کیا۔ اور جو اشخاص پرنس کی طرف سے آتے تھے۔ وہ رسی کے ذریعہ انہیں کنارے اُتارتا رہا۔ اور اس خوشی میں رہتا تھا کہ پرنس کامیاب ہوگا۔ تو کنیز ال ورد و لیت اس کے ہاتھہ آئیگی۔ آرما دل و جان سے پرنس کی طرفدار تھی۔ اور گھاٹی پر جاکر نشان دینے کا کام اس کے سپرد تھا اور اب بھی معمول کے موافق بلا خوف و ہراس اس نازک کام پر گئی تھی۔

جب گھاٹی پر پہونچ گئی۔ تو دم لینے کے لئے ذرا ٹھیر گئی اور دل میں کہنے لگی۔ "میں وقت پر پہونچ گئی ہوں فرسن رسی کا امتحان کر رہا ہوگا اور وہ دونوں مہمان بھی جو ایک دوسرے کے دوست معلوم ہوتے ہیں گفتگو سے فارغ ہوگئے ہونگے۔ بڑے مہمان کی کیسی خوبصورت آنکھیں ہیں۔ اسکے چہرے پر مردانگی اور شجاعت کے آثار ہویدا ہیں۔ وہ بڑا شریف اور باحوصلہ آدمی معلوم ہوتا ہے اسکا تغیر کا ایسا چہرہ دیکھہ کر مجھے میرے باپ کے افسر کا خیال آرہا ہے جس نے بڑی سختی اور تندی سے خان کریمیا کی فوج پر حملہ کیا تھا۔ گو وہ اور میرا باپ خود جانبر نہ ہوئے اور میں بھی زخمی ہوئی مگر اس حملہ کی وجہ سے انجام کار روسی فوج کو فتح ہوئی"۔ پھر کچھہ یاد کرکے۔ "وقت قریب ہے کپتان بے صبر ہو رہا ہوگا۔ فرسن اور اسکے ہمراہی خندق پر پہونچ گئے ہونگے۔ مجھے سفید روشنی دکھا دینی چاہئے۔ کیونکہ کچھہ عرصہ کے بعد لال روشنی دکھانی ہوگی"۔ اسنے اسی وقت دیا سلائی سے لال ٹین روشن کی اور ہاتھہ اونچا کرکے روشنی دکھائی۔ کچھہ عرصہ کے بعد پھر کہنے لگی "کشتی تیار ہوگی۔ مجھے اب لال روشنی دکھا دینی چاہئے"۔ اور اسنے جلد شیشہ گھما کر لال روشنی دکھائی اور دو تین دفعہ مقررہ نشان کے بموجب ہاتھہ کو حرکت دی۔ اسی وقت مالک جہاز نے اس کے جواب میں سبز روشنی دکھائی اور آرما دل میں خوش ہوکر کہنے لگی۔ "لو بس ایک گھنٹہ میں پرنس ـــــ"

جھٹ کسی نے دونو ہاتھہ پکڑ لئے۔ آرما نے نہایت جد و جہد سے لال ٹین کو اٹھائے رکھا۔ مگر آخرکار وہ مغلوب ہوگئی۔ اتنے میں جیکوبن نے حملہ آور پر کود کر اسکو گلے سے پکڑ کر نیچے گرا لیا مگر آرما نے یہہ دیکھہ کر کہ اسکی خیر اسی میں ہے کہ حملہ آور کی جان بچ جائے۔ کتے کو دھمکی دیکر الگ کردیا۔ حملہ آور فی الفور اٹھہ کھڑا ہوا اور اسنے کہا۔ "تو ہمارے ہاتھہ گرفتار ہوگئی ہے خبردار اگر تونے ذرا بھی حرکت کی تو اسی جگہ قتل کی جائیگی"۔ آرما نے دیکھا کہ بیس آدمی مسلح اسکو چار طرف سے گھیرے ہوئے ہیں اور جیکوبن مالکہ کے ڈر کے مارے ایکطرف بیٹھا ہوا حملہ آوروں کو گھور رہا ہے۔

کرنل۔ دیکھو اسے پکڑے رکھو اور لال ٹین اسکے ہاتھہ سے چھین لو۔ اور دیکھنا لال ٹین بجھہ نہ جانے۔

سارجنٹ۔ یہہ لیجئے میں نے لال ٹین چھین لی ہے مگر مجھے حکم دو تو میں اس کتے کو جہنم واصل کردوں دیکھو میری طرف کسطرح گھور رہا ہے۔

کرنل۔ کتے کو چپ رہنے دو۔ کہیں اسکی چیخ سے عورت کے ہمراہی باخبر نہ ہوجائیں۔

سارجنٹ - بہت بہتر - دل میں اپنی سارجنٹی
اس لڑکی کی موت پر قربان کرنیکو تیار ہوں - مگر کیا
کروں - افسر کا حکم ماننا ضروری ہے -

ارما نے جب سپاہیوں کی وردی دیکھی تو اس نے
فی الفور معلوم کر لیا کہ وہ شاہی پلٹن کے سپاہیوں کے
ہاتہہ گرفتار ہوئی ہے اب اسکو یہہ خیال پیدا ہوا کہ
کسی طرح ان سپاہیوں کو اسی جگہ مصروف رکھنا
چاہیے تاکہ پرلیس بہ خیریت کنارے اتر کر کسی پناہ
گاہ میں چلا جاوے -

کرنل - تو اس جگہ کیا کر رہی تہی -

ارما - میں اپنی بکری ڈہونڈنے آئی تہی - جو
یہاں گم ہو گئی تہی -

کرنل - بکری ! اور شام ہونے سے تین گہنٹہ بعد !

ارما - جب میں گلہ لیکر گہر گئی تہی - تو اسوقت مجہے
معلوم ہوا تہا کہ ایک بکری رہ گئی ہے -

کرنل - خوب ! تو جب تم کو معلوم ہوا تو تم نے دل
میں کہا " میں لال ٹین اور کتے کو لیکر بکری
ڈہونڈنے جاتی ہوں "

ارما - ہاں -

کرنل - کتا بہی وہ جو آدمی کو پہانسی مار ڈالے
اور لال ٹین بہی وہ جس میں سرخ شیشہ ہے -

ارما - یہہ کتا صرف مجہے بچانے آیا تہا - اگر تم
مجہکو ہاتہہ نہ لگاتے تو کتا تم کو کچہہ نہ کہتا -

کرنل - اچہا اب لال ٹین کی تشریح کرو - یہہ سرخ
شیشہ اسمیں کیسا ہے - کیا بکریاں سرخ شیشہ کو
دیکہہ کر واپس آجاتی ہیں

ارما - یہہ لال ٹین پہلے سے اسی قسم کی بنی ہوئی ہے
میں نے کسی خاص غرض سے اسکو نہیں بنایا -

کرنل - کیا وہ سامنے جہاز کی روشنی بہی اتفاقیہ ہے

ارما - اس بات کا مجہے کچہہ علم نہیں -

کرنل - بہت خوب - مگر مجہہ کو اس بات کا علم ہے
میں خوب جانتا ہوں کہ اس جہاز میں کچہہ باغی
سوار ہیں - جو ساحل پر اترنا چاہتے ہیں اور تم
باغیوں کی ہمراز ہے - اور جہاز کو نشان دکہا رہی تہی

ارما - جہاز کا رخ ساحل کی طرف نہیں اور ساحل
سے دور بہی ہے -

کرنل - بیشک اسکا رخ ساحل کی طرف نہیں - مگر
وہ کشتی میں باغیونکو سوار کرکے ساحل پر پہنچ سکتا
ہے اور غالباً تمہارے نشان کا انتظار کر رہا ہے -

ارما - مجہے جہازونکے دستور سے وقفیت نہیں -

کرنل - کیوں نہ ہو - تمہیں تو صرف اپنی بکریوں کا
ہی خیال ہے - مگر میں چاہتا ہوں کہ تم کپتان جہاز کو
نشان دکہاؤ جسکا وہ منتظر ہے ایسا نہ ہو کہ وہ
بدوں باغیونکو ساحل پر اتارنے کے واپس چلا جاوے
مجہے ان باغیوں کے ساتہہ کچہہ کام ہے - اور میں
چاہتا کہ وہ بدوں مجہہ سے ملاقات کرنے کے واپس
چلے جائیں -

ارما - میں یقین دلاتی ہوں کہ مجہے کوئی
وقفیت نہیں -

کرنل - سنو - بیفائدہ وقت ضایع نہ کرو - اگر تم کو اپنی

جان عزیز ہے تو جہاز کو مقررہ نشان دکھاؤ۔

ارما۔ اگر آپ واقف ہیں تو آپ خود نشان دکھائیں۔

کرنل۔ تم کو ان حیلوں سے کچھہ فایدہ نہ پہونچیگا میں کبھی یقین نہیں کرتا کہ تو اپنی بچری تلاش کرنے آئی ہے۔ بلکہ میرا پختہ اعتقاد ہے کہ تو باغیوں کی ہمراز ہے۔ اور میں گذشتہ چھہ ماہ سے تیری تلاش میں تھا۔ اب میں نے تم کو موقعہ پر گرفتار کرلیا ہے اور اب تمہاری جان کی خیر اسی بات پر منحصر ہے کہ تم مقررہ نشان جہاز کو دکھاؤ۔

ارما۔ پھر میں کہتی ہوں کہ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی۔

کرنل۔ کم بخت عورت! تو جانتی نہیں کہ میں اسی وقت تمہیں ہلاک کردونگا۔

ارما۔ بلاشبہ۔ مگر ایک عورت کو بیگناہ مارنا سخت بزدلی کا کام ہے۔ جو کام تم مجھہ سے لینا چاہتے ہو۔ وہ میری طاقت سے باہر ہے۔ تم زبردست ہو اور میں ایک کمزور عورت ہوں اور میں تمہارا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

کرنل۔ (زنگ آکر) سارجنٹ۔ چھہ آدمی اس عورت کے سامنے کرو۔ میں جسوقت حکم دوں۔ فی الفور اس عورت کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالو (فی الفور چھہ مسلح آدمی آگے بڑھے اور جیکوبن بھی تلواروں کا خوف نہ کرکے مالکہ کے قریب آگیا)

ارما۔ جیکوبن چپ رہو (کرنل سے) کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں یہہ سونے کی صلیب اپنے سُننے کو دیدوں تاکہ وہ میرے گھر لے جاے اور انکو خبر ہوجاے کہ میں قتل ہوگئی ہوں۔ وہ اس جگہ آکر میری لاش اٹھالے جاویں۔ اور مجھے عیسائیوں کی طرح دفن کریں۔

کرنل۔ تو بڑی بہادر عورت ہے۔ اور مجھے افسوس ہوگا اگر مجھے مجبوراً تجھہ کو ہلاک کرنا پڑا۔ میں تجھہ کو آزاد کرنے کے لئے صرف ایک بہانہ ہی چاہتا ہوں جلدی نشان دکھاؤ اور اپنے گھر چلی جاؤ۔

ارما۔ میں پھر عرض کرتی ہوں کہ مجھے نشان سے واقفیت نہیں۔

کرنل۔ بلاشبہ تجھہ کو اسبات کا ڈر ہے کہ اگر تیرے ہمراہی باغیوںکو علم ہوگیا۔ کہ تو نے ان کے ساتھہ غداری کی ہے۔ تو وہ تجھہ کو مار ڈالینگے مگر میں تجھہ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو ہرگز اس بات کا علم نہ ہوگا۔ اور ما سواے اسکے باغیوں سے تجھے امید ہی کیا ہوسکتی ہے اگر تو میرا کہنا مان لے اور مجھہ کو ان کے نیست نابود کرنے میں امداد دے تو میں سونیکی ایک بھاری زنجیر تجھے بنوا دونگا اور شہنشاہ سے بہت سا انعام دلاؤنگا۔

ارما۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ قتل ہوجانے کا خوف رشوت کے لالچ سے کم ہے۔

کرنل۔ خوب۔ تو نے اب اقبال کرلیا ہے۔

ارما۔ میں نے کسی بات کا اقبال نہیں کیا۔

کرنل۔ یہہ کسی بیوقوف کو کہنا۔ اگر تو اتفاق سے یہاں آتی۔ تو کبھی اسطرح سوال و جواب نہ کرتی۔ بلکہ

ٹھیک کرمینت وزاری کرتی - تیری خاموشی
تیرے جرم کا ثبوت ہے - مجھے یقین ہے کہ اگر میں تیرے
گہر کا پتہ پوچھوں تو وہ بھی تو نہ بتائیگی -

ارما - (یہہ خیال کرکے کہ کسی غلط مکان کا پتہ دیدے)
آپ نے مجھہ سے یہہ سوال ابتک نہیں کیا -

کرنل - مجھے یہہ سوال کرنیکی ضرورت نہیں - ہم کل
سب کچھہ دریافت کرلیں گے اگر کچھہ پتہ نہ ملا تو میں
تجھہ کو ماسکو میں لے جاؤں گا - وہاں امید ہے کہ تو جلدی
سب کچھہ ظاہر کردیگی - تو اب جلدی نشان دکھاؤ - کیونکہ
سبز روشنی گم ہورہی ہے - اور یقیناً جہاز زیادہ
انتظار نہیں کرے گا -

یہہ دیکھہ کر ارما دل میں ازحد خوش ہوئی کیونکہ اُس
نے سمجھہ لیا کہ کشتی مسافرونکو ساحل پر اُتار کر واپس
آگئی ہے اور جہاز اب لنگر اُٹھا کر روانہ ہوجائیگا

کرنل - سنو - تجھہ کو نشان سے پوری واقفیت ہے
تو میرا کہنا نہیں مانتی - اسوقت تو جہاز مسافروں کو
واپس لے جائیگا - لیکن آخر پھر کسی دن مسافرونکو
لیکر یہاں آئے گا - خوب یاد رکھو کہ اس ساحل کی
میں بڑی حفاظت کروں گا - اور جب کوئی مسافر
اُتریگا - فی الفور گرفتار کرلیا جائیگا - اس عرصہ میں شاید
ہمکو ان کے مقررہ علامات کا پتہ ملجائے - لو - ابھی وقت
ہے - لال ٹین کو مقررہ طور پر حرکت دو - میرا خود جی چاہتا
ہے کہ میں آپ ہی کچھہ کردوں - سنو سارجنٹ جہاز کیطرف
لال ٹین کرکے ہاتھہ کو آگے پیچھے حرکت دو - اسی قسم کا
یہہ بھی نشان ہوگا اگر یہہ تدبیر کارگر نہ ہوئی تو پھر کچھہ اور

کرینگے" ارما یہہ سنکر گھبرائی - کیونکہ اسطرح کی حرکت کی یہہ
مراد تھی کہ ساحل پر خطرہ ہے اور مسافرونکو اُتارنا نہیں
چاہیئے - گو ارما جانتی تھی کہ مسافر اُتر چکے ہیں - مگر
اسکو یہہ خیال ہوا کہ جہاز کا کپتان اس سے سمجھے گا کہ
ساحل محفوظ نہیں رہا - اور آیندہ اس ساحل پر کبھی
مسافر کو لانیکی جرأت نہ کرے گا - اور یہہ بات اسکے
رفقا کے لیئے نہایت زبون ہوگی - یہہ دیکھہ کر اسنے
اپنی جان کو قربان کرنیکا ارادہ کرلیا اور آگے بڑھ کر
کہا "مجھے لال ٹین دو - میں نشان دکھاتی ہوں"

کرنل - خوب - اب تجھکو ہوش آگیا ہے -

ارما - سارجنٹ کو کہو کہ مجھے لال ٹین دے - اور
میں کپتان جہاز کو مسافر اتارنے کے لئے نشان
دکھاتی ہوں -

کرنل - سارجنٹ لال ٹین اس عورت کو دو - لو
اب وعدہ پورا کرو - اور میں بھی وعدہ پورا کروں گا

ارما - (آگے بڑھ کر) یہہ لیجئے -

اور اس نے زور کے ساتھہ لال ٹین چٹان پر دے
ماری - لال ٹین آن فان میں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی -
اور تاریکی چھا گئی - ارما نے یہہ کام اسقدر جلدی کیا
کہ کرنل متحیر ہوا - اور اسنے دل میں خیال کیا - کہ
شاید یہی نشان ہے مگر خود ارما نے اسے دھوکے
سے بچالیا اور کہا "اب جو چاہو میرے ساتھہ سلوک
کرو - میں نے اپنا فرض ادا کردیا ہے" کرنل کو یہہ دیکھہ
کر اسقدر غصہ آیا کہ اسنے ارما کو پکڑ کر اٹھا لیا اور چاہتا
تھا کہ اُسے ہوا میں چکر دیکر لال ٹین کی طرح چٹان پر

دی مارے مگر اُسی وقت ارما کے مُنہ سے یہہ الفاظ
نکلے "خداوندا میری روح قبض کرلے میں مرتی ہوں
مگر وہ سب بچ گئے ہیں" یہہ سُنکر کرنل کے دل پر
آیا "یہہ بڑے مضبوط دل کی عورت ہے اور اسکو
مارنا نہیں چاہیے" اسنے اُسے چھوڑ دیا۔ اور
کچھہ منٹ تک وہاں خاموشی کا عالم طاری رہا
کرنل شوز کی کوی معمولی آدمی نہیں تہا۔ وہ ایک امیر
گھرانہ کا تہا۔ مگر اتفاق زمانہ سے اسکا باپ نہایت مفلس
ہوکر مرا۔ شوز کی عمر اسوقت بائیس سال کی تھی۔ اسکی
ایک چھوٹی بہن تھی۔ اور گذارہ کے لئے ان کے پاس کچھہ نہ
تہا۔ شوز کی فوج میں بھرتی ہوگیا اور چند ایک کارنمایاں
دکھاکر بہت جلد کرنل کے عہدہ پر پہونچ گیا۔ بورس
اسکو دل سے چاہتا تہا۔ اور وہ بہی شہنشاہ کا
جان نثار خادم تہا۔ اب بورس نے اپنے محافظ پلٹن کا
کمانڈر مقرر کردیا تہا اور شہنشاہ کی جان کی حفاظت
گویا اسکی خاص ڈیوٹی تھی۔ اسکی بہن ملکہ روس کی
پرائیوٹ سکرٹری مقرر کیگیی اور ملکہ بڑی الفت اور محبت
کے ساتہہ اس سے سلوک کرتی تھی گویا دونوں بہن بہای
ملکہ اور شہنشاہ کے منظور نظر تہے اور اپنے
آقاؤنکی وفاداری کے ساتہہ خدمت کرنے کے
سوا انہیں اَور کوی کام نہ تہا۔

کرنل۔ (مُہر خاموشی توڑکر) تو واقعی بڑی ہشیار
عورت ہی اور مجہے تونے خوب ہی اُلو بنایا۔ جہاز
نے اب لنگر اٹھالیا ہے۔ اور مجہے افسوس ہی کہ
میں آج رات باغیونکو گرفتار کرنے میں کامیاب نہیں
ہوسکا۔ اچھا اب تجھکو ماسکو میں لے چلوں گا۔ اور
وہاں چلکر تجھسے حالات دریافت کروں گا۔

ارما۔ آپ کا خیال غلط ہے خواہ تم مجہے کسقدر
عذاب دو۔ میں تم کو کچھہ نہیں بتاونگی۔

کرنل۔ بہت بہتر۔ میں نے سمجھہ لیا ہے کہ تو کس
دل گردے کی عورت ہی۔ اور میں اب تیرے ساتہہ
وقت ضایع نہیں کرتا۔ میں اسوقت تمہیں ریگا
کی بارکوں میں بھیجتا ہوں۔ اور کل ہم ماسکو
کو روانہ ہوجائیں گے تیرا شوہر یا کوی عاشق اگر
ہے تو اسکو ہرگز معلوم نہ ہوگا کہ تیرا کیا حشر ہوا۔

ارما۔ میں کہہ چکی ہوں کہ جو چاہو میرے ساتہہ
سلوک کرو۔ میرا کوی عذر نہیں۔

کرنل۔ (سارجنٹ سے) چھہ آدمی ہمراہ لے لو اور
اس عورت کو ریگا میں لے جاکر بند رکھو میں بھی
تم کو اس جگہ آملوں گا۔ اگر یہہ عورت بھاگنے کی
کوشش کرے تو فی الفور اسے قتل کردو۔

سارجنٹ۔ اگر اس کتے کے لئے کیا حکم ہے اجازت
دیں تو اسے مار ڈالیں۔

کرنل۔ (کچھہ سوچکر) نہیں اسے مت مارو۔ شاید
کسی وقت یہہ ہمارے کام آئے گا۔ کتوں کی حس
تیز ہوتی ہے کیا عجب ہے کہ اسکے ذریعہ ہمیں باغیوں
کا سراغ ملے۔ اسکو اسکی مالکہ کے ہمراہ رکھو۔
اور اسے دوسرا قیدی خیال کرو۔

ارما۔ میں اس مہربانی کا شکریہ ادا
کرتی ہوں۔

کرنل بہت شکریہ ۔ اکا ہی کا شکریہ ۔ ایک کتے کی جان بچانے کا ۔ کیا تم نے مجھے کوئی سفاک سمجھا ہے ۔ تم کو جلدی معلوم ہو جائیگا ۔ کہ میں اچھے دل کا آدمی ہوں ۔ بیشک پرنس کے ساتھ بعض بڑے شجاع اور دلیر آدمی ہیں مگر شہنشاہ کے خادم بھی شجاع اور بہادر ہیں ۔ میں اتنے عرصہ سے اپنے شہنشاہ اور ملک کے لئے لڑ رہا ہوں اور میں نے کبھی کسی بچہ کسی عورت یا کتے کو دکھ نہیں دیا ۔ تم کو میں ریگا میں بھیجتا ہوں ۔ وہاں تمہاری اچھی طرح خاطر داری ہوگی ۔ کل میں تم کو لیکر یاسکو جاؤنگا ۔ ہاں اگر اس عرصہ میں تم نے مجھکو یہ بتا نا مناسب سمجھا کہ کس نے تم کو اس جگہ بھیجا تھا یا کس نے تم کو یہ لالٹین دی تھی تو بات اور ہے ۔

اریا ۔ لالٹین میری اپنی ہے ۔ اور میں بکری [illegible] ہی ہوں ۔

کرنل بہت بہتر ۔ میں اس معاملہ کو اس وقت اٹھانا نہیں چاہتا ۔ سارجنٹ اس عورت کو لیجاؤ ۔

سارجنٹ معہ چھہ آدمیوں کے اریا کو لیکر روانہ ہوا جیکوبن بھی انکے ہمراہ گیا ۔ جب وہ کچھہ دور چلے گئے تو کرنل شوزکی اپنے دل میں کہنے لگا ” پرنس بڑا خوش قسمت آدمی ہے ۔ جو اسکے ساتھہ ملتا ہے ۔ اس پر جان فدا کرتا ہے میں بڑا وفادار ہوں ۔ مگر اس سے زیادہ شہنشاہ کے لئے کیا کر سکتا ہوں ۔ جسقدر اس دہقانی عورت نے سازشی پرنس کے لئے کیا ہے اس نے مرنا قبول کیا ۔ لیکن راز فاش نہیں کیا بلاشبہ اسکا عاشق پرنس کا ہمراہی ہوگا ۔ مگر مجھے شک ہے کہ ملکہ روس کے خواصوں میں سے کوئی بھی اس قدر دلیر ہو ۔ جو اپنے عاشق کے لئے جان دینی منظور کرے ۔ ہاں مجھے یاد آگیا ہے ایک لڑکی ملکہ کے پاس ایسی ہے ۔ جو دلیر اور شجاع ہے ۔ وہ میری بہن ہے ۔ جو اپنے باپ کا ایسا دل رکھتی ہے جو کسی سے خوف نہیں کھاتا تھا “ یہہ کہکر اس نے اپنے باقی ہمراہیوں کو جمع کیا ۔ اور پہاڑی سے اترا ۔ جہاز تو روانہ ہو چکا تھا ۔ اب اسنے یہہ تجویز کی کہ ادہر ادہر چکر لگا کر دیکھے ۔ شاید کوئی باغی وہاں پھرتا ہوا ہاتھہ آئے ۔ مگر اسے کوئی نہ ملا ۔ اور راستے میں مینہ بڑے زور سے برسنے لگا ۔ کرنل اور اسکے سپاہی تر بتر ہوگئے اور مجبور ہوئے کہ کسی مکان میں پناہ لیں ۔ کوئی مکان ان کو معلوم نہ تھا توکل بخدا وہ ایک طرف چل نکلے اور تھوڑی عرصہ میں وہ ایک احاطہ کے قریب آنکلے جہاں انگیٹھی سے دھواں نکلتا ہوا دکھائی دیا ۔ پھاٹک اس احاطہ کا کھلا تھا ۔ اور کسی متنفس کی آواز نہ آتی تھی ۔ کرنل نے سپاہیوں کو پھاٹک پر کھڑا کیا اور آپ مکان کے دروازہ پر آگیا ۔ دروازہ پا تھہ رکھتے ہی کھل گیا ۔ اور کرنل نے دیکھا کہ ایک آدمی سٹول پر بیٹھا ہوا اور دروازے کی طرف پشت کئے ہوئے آگ تاپ رہا ہے ۔ کرنل تلوار نکال کر آگے بڑھا ۔ اور اجنبی بھی قدم کی آہٹ سنکر تلوار نکالکر کھڑا ہوگیا ۔ اور کہنے لگا ” اگر تم نے ایک قدم بڑھایا تو مارے جاؤگے “

کرنل (آواز اور صورت پہچان کر) اخاہ ۔ کیا تم رونسکی ہو؟

برنبزکی ۔ (معاً کرنل کو پہچان کر) آخاہ ۔ آپ کرنل شوزکی ہیں ۔

کرنل ۔ بلاشبہ ۔ میں تمہیں دیکھ کر بڑا خوش ہوا ۔ میرا خیال تھا ۔ کہ یہاں کوئی مخالف مجھے ملیگا ۔ مگر تم کیا کر رہے ہو ۔

برنبزکی ۔ میں آگ تاپ رہا ہوں ۔

کرنل ۔ اور میں بھی اسی غرض سے اس جگہ آیا ہوں ۔ میں سر سے پاؤں تک تر بتر ہوں ۔

برنبزکی ۔ میں بھی بارش کے خوف سے اس طرف آ نکلا ۔

کرنل ۔ تمہارے آدمی بھی تمہارے ہمراہ ہونگے ۔

برنبزکی ۔ نہیں میں نے انہیں منتشر کر دیا تھا چونکہ اب ان کی چنداں ضرورت نہ تھی ۔ جہاز واپس چلا گیا ۔ اور کوئی مسافر ساحل پر نہیں اُترا ۔ میں خود بھی رلیگا میں جا ٹھہرتا مگر مجھے تمہاری ملاقات کا خیال تھا ۔ تم نے بھی سپاہی روانہ کر دی ہونگے

کرنل ۔ نہیں ۔ میرے کچھ سپاہی میرے ساتھ ہیں ۔ صرف چھ سات کو میں نے رلیگا میں بھیجدیا ہے ۔ یہ بتاؤ ۔ یہ کس کا مکان ہے ۔

برنبزکی ۔ مجھے اسبات کا کوئی علم نہیں ۔ میں بارش سے بچنے کے لئے اس طرف آ نکلا ۔ یہاں تک کھلا تھا کمرے میں کوئی متنفس نہ تھا میں نے آگ جلائی اور یہاں پر بیٹھ گیا ۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اسکا مکان ہے

کرنل ۔ کہیں باغیوں کی جا پناہ نہ ہو ۔

برنبزکی ۔ تم کو کس طرح معلوم ہے ۔

کرنل ۔ میں نے یوں ہی کہہ دیا ہے ۔

برنبزکی ۔ افسوس ہے آج کوئی باغی ہمارے ہاتھ نہیں آیا ۔ مگر ہاں تم نے اس لالٹین والے کو تو ضرور گرفتار کر لیا ہوگا کیونکہ لال ٹین کی روشنی بند ہوجانیکی وجہ سے جہاز سے مسافر اُترنے نہیں پائے

کرنل ۔ یہ بات میں پھر بتاؤنگا پہلے میں سپاہیوں کو اندر بلا لوں ۔"

اور وہ باہر نکلکر سارجنٹ سے کہنے لگا ۔" سارجنٹ ہم خوش قسمت ہیں ۔ یہاں کوئی مخالف نہیں صرف ایک میرا دوست ہے ۔ تم ملازمتی نہ تھا نہیں سب چلے جاؤ ۔ صرف ایک سپاہی پھاٹک پر پہرہ دے ۔ اور اسکا پہرہ بدلتے رہو ۔

سارجنٹ ۔ مگر ہم سب تر بتر ہیں ۔ حکم ہو ۔ تو ہم آگ جلا لیں ۔

کرنل ۔ بہتر ۔ آگ جلا لو ۔ مگر دیکھو شور و غل نہ کرنا ۔

سارجنٹ ۔ آپ مطمئن رہیں ہم بالکل شور و غل نہ کریں گے ۔ اور جب چاپ آگ تاپیں گے ۔

کرنل کمرے میں واپس آیا ۔ برنبزکی نے کہا ۔" تم ایسے اچانک آ گئے تھے کہ میں گھبرا گیا تھا ۔

کرنل ۔ تم اور گھبراہٹ ۔ اگر اسوقت تم جاسوسی کا کام کرتے ہو ۔ مگر معلوم ہوتا ہے ۔ تم شمشیر زنی نہیں بھولے ۔ ابھی کس جرأت کے ساتھ تم نے

مجھے ڈانٹا تھا۔

برنزکی۔ تم میری حالت میں ہوتے تو ایسا ہی کرتے کرنل آج تو تم نے خوب کام کیا ہے۔

کرنل۔ کسی قدر!

برنزکی۔ یہہ بہت اچھا ہوا کہ سوئیڈش جہاز کو مسافر اتارنیکا موقعہ نہیں ملا۔ کون جانتا ہے کہ خود پرنس بھی اس جہاز میں موجود ہو۔ آج کی ناکامی عرصہ تک اسکو اس طرف دوبارہ آنے کی جرأت نہ دلائیگی۔

کرنل۔ اور میں بھی اس ساحل کی آیندہ کے لئے خوب حفاظت کروں گا۔ یہاں ضرور اس کے ہمراہی ہونگے۔ میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح مجھے ان سازشیوں کی جاے پناہ معلوم ہو جائے یہہ باغی بڑے شجاع اور ہشیار ہیں مگر وہ یاد رکھیں۔ کہ جب تک میرا شہنشاہ زندہ ہے تب تک ان کے پرنس کو تخت پر بیٹھنا نصیب نہ ہوگا جسے وہ اسکے باپ دادا کا تخت ظاہر کرتے ہیں۔ اور میں بھی اسبات کا خیال رکھونگا کہ میرے شہنشاہ کی جان پر وہ کوی حملہ نہ کرسکیں مگر وہ کیا ہے (اور اسنے جھٹ انگیٹھی پر سے ایک لال لٹین اٹھالی)

برنزکی۔ کیا ہے؟

کرنل۔ ایک لال لٹین ہے۔ یہہ بالکل ویسی ہی لالٹین ہے۔ جیسی کہ نشان دینے والی کے پاس تھی۔ اسمیں رنگ برنگ کے شیشے ہیں۔ یہہ باغی بڑے ہشیار ہیں کہ ایک قسم کی دو دو چیزیں رکھتے ہیں۔ بلا شبہ یہہ باغیونکی جاے پناہ ہے۔ باغی ضرور ساحل پر پہرا ہی ہوں گے۔ وہ ضرور یہاں آئیں گے۔ اور میں انہیں گرفتار کرلوں گا۔"

برنزکی یہہ دیکھکر دل میں گھبرایا۔ مگر اس نے چہرے سے کوی علامت گھبراہٹ کی ظاہر نہ ہونے دی وہ دراصل اسی غرض سے اس مکان میں آیا تھا۔ کہ اگر فرسن کی ہوی سپاہیوں کے ہاتھ سے بچ کر مکان پر آتے تو اسکو کل حالات سے مطلع کردے اور یہہ کہدے کہ اسکا شوہر پرنس کے ہمراہ ماسکو میں گیا ہے اور وہ بھی اسکو وہاں جاملے اور اگر وہ مکان پر نہ آئے تو مکان کی تلاشی لیکر کوی چیز یا کوی چٹھی وغیرہ جسمیں راز کی باتیں ہوں ڈھونڈکر اپنے قبضہ میں کرلے تاکہ اگر کوی اس مکان میں آے تو ان کے خلاف اسکو کوی ثبوت نہ ملے۔ مگر اسکو ایسا کرنیکا موقعہ نہ ملا اور وہ دل میں افسوس کرنے لگا کہ کیوں اسنے آگ تاپنے میں نصف گھنٹہ ضایع کیا

کرنل۔ بیشک میں خوش قسمت آدمی ہوں میں اب صبح تک اس جگہ رہوں گا اور جب باغی آئیں مکان میں آئیں گے تو ان کو گرفتار کرکے ہمراہ لے جاؤں گا۔ بجاے صرف ایک عورت کے جسے گھاٹی پر میں نے گرفتار کیا ہے۔

برنزکی۔ (تعجب ظاہر کرکے) عورت

کرنل۔ ہاں نشان دینے والی ایک عورت تھی

برنزکی۔ اور اسنے تم کو بتایا ہوگا کہ وہ اس جگہ رہتی ہے۔

کرنل - وہ بڑی دلیر عورت ہی - اور کچھہ بتانا نہیں چاہتی - وہ بہ نسبت اس کے سزا قبول کرلی ہے مگر اس لالٹینوں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ عورت اس مکان کے مالک کی بیوی یا بیٹی ہوگی - میں اس مکان کی تلاشی لونگا - اس کے اوپر کے کمرے میں ضرور کوئی ثبوت مجھے مل جائیگا - چلو تم بھی میرے ہمراہ چلو"

برنزکی دل میں ڈرا گھبرایا - مگر خوش قسمتی سے اس وقت ایک عجیب حادثہ ہوا - باہر آگ کے شعلے دکھائی دینے لگے - برنزکی اور کرنل دونوں باہر نکلے - اور کیا دیکھتے ہیں - کہ مویشی خانہ کی چھت کو آگ لگی ہوئی ہے - اور سپاہی ادہر اودہر دوڑ رہے ہیں - یہہ مویشی خانہ بالائی کمرہ سے ملحق تھا - اور آگ بالائی کمرے میں بھی پہونچ گئی - بیوقوف سپاہیوں نے مویشی خانہ میں بہت سی لکڑیاں ایک دم جلا دیں جنکی وجہ سے چھت کو جو پھوس کی بنی ہوئی تھی آگ لگ گئی - برنزکی تو دل میں خوش ہوا - اس خیال سے کہ اگر کوئی ثبوت کمرہ میں موجود تھا تو آگ نے تباہ کردیا ہوگا - مگر کرنل بڑا غضب میں آیا - اور اس نے سارجنٹ کو نہایت سخت سست کہا " بے ایمان آدمی تو نے یہ کیا کیا ہے - میں ضرور تجھے کورٹ مارشل میں پیش کرونگا اور قرار واقعی سزا دونگا "

سارجنٹ - جناب اس میں میرا قصور نہیں - بلکہ چھت کا قصور ہے -

کرنل - تم نے کسی اور جگہ آگ جلائی تھی -

سارجنٹ - آپ نے خود ہی ہمیں مویشی خانہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا تھا "

کرنل دیوانہ وار جلتے ہوئے کمرہ کی طرف بڑہا مگر برنزکی نے اسے روک کر کہا " تم کیا کرتے ہو جلتی ہوئی آگ میں پڑنا چاہتے ہو - اور اب تمہیں وہاں کیا مل سکتا ہے - آگ نے سب کچھہ جلادیا ہے -

کرنل (سمجھہ کر) بیشک تم راستی پر ہو - میں نے ناحق وقت ضایع کیا اگر میں آتے ہی مکان کی تلاشی لے لیتا - تو ضرور باغیوں کے راز میرے ہاتھہ آتے .

برنزکی - یہہ باغی آپس میں بہت کم خط وکتابت کرتے ہیں اور اگر کرتے ہیں تو خط جلا دیتے ہیں تمہیں اور ثبوت کی ضرورت ہی کیا ہے وہ عورت جو تمہاری قبضہ میں ہے -

کرنل - مگر مجھے یقین نہیں کہ وہ کوئی راز مجھے بتائے ہاں اب میں کیا کرنا ہے -

برنزکی - اب یہاں ٹھہرنا بیفائدہ ہی - کیونکہ اگر باغی اس مکان کے آس پاس ہونگے تو آگ کے شعلے دیکھہ کر ضرور تتر بتر ہوگئے ہونگے - اور اب وہ اس مکان میں نہیں آئینگے -

کرنل - تو ہمیں اسوقت کہاں جانا چاہئے -

برنزکی - ریگا میں - بارش اب تھم گئی ہے - اور سپاہی اب بجائے اس جگہہ ٹھہرنے کے بارکوں میں جا پہونچیں تو بہتر ہے -

کرنل - بیشک تم راستی پر ہو - اور میں ابھی جاتا ہوں - تم بھی چلو - اور اس عورت کو دیکھو -

برنزکی - میں اسکو دیکھکر کیا کرونگا - بہتر ہے

کہ مجھے وہ تمہارے ہمراہ بالکل نہ دیکھے - اگر اس نے
تم کو کوئی راز نہ بتایا - تو میں باغی بنکر اس کے پاس
جاؤں گا - اور اس کو پھر اسکا بہانہ کرکے اس کے
راز دریافت کروں گا -

کرنل - واقعی تم بڑے ہشیار ہو اور تمہاری
تدبیر ضرور کارگر ہوگی - اگر ہم اپنی تدبیر میں ناکام
رہے - تم جلدی ماسکو میں پہونچو - اور میں بھی وہاں
تمہیں آملوں گا - کیونکہ مجھے بوجہ اس عورت کے
ذرا ٹھیرکر جانا ہوگا -

پرنس کی - میں ڈاک میں بیٹھکر جاؤں گا -
اور ماسکو میں پہونچتے ہی وزیر جنگ کو تمہارے
کارنمایاں سے مطلع کروں گا -

کرنل - اور میں بھی اسے ملوں گا - تو تمہاری
امداد اور جانفشانی کی تعریف کروں گا - چلو
ہم سب ریگا میں چلیں -

تیسرا باب

دوسری صبح کو ریگا میں یہہ عام طور پر مشہور
ہوگیا کہ باغیوں کے ساتھ شاہی سپاہیوں کی
خونریز لڑائی ہوئی - باغی کچھہ مارے گئے - کچھہ بھاگ
گئے اور کچھہ گرفتار ہوگئے - بعض تو یہہ ہی کہتے
تھے کہ خود پرنس زنانہ بھیس میں گرفتار کیا گیا ہے
اور اسے زنانہ بھیس میں ماسکو لے جائیں گے -
اس خیال سے بہت سے لوگ بارکوں کے سامنے ایک
تماشا دیکھنے کے لئے جمع ہو رہے تھے - ایک چوبہہ
گاڑی وہاں کھڑی تھی - اور خلقت کے ہجوم میں پرنس
کا بہادر لفٹنٹ جنرل ارلوف اور اسکے ہمراہی مالابری
اور تمرلین شہری آدمیوں کا لباس پہنے ہوئے
کھڑے تھے - کوئی شخص جس نے ان کو رات کیوقت
دیکھا ہو - اسوقت نہیں پہچان سکتا تھا - وہ رات
کو ہی ریگا میں آگئے تھے - اور ایک سرائے کے مالک
کے پاس ٹھہرے تھے - جو ان کا ہمراز تھا - اتنے میں
ایک قد آور اور تنومند شخص بارک سے نکلا اور
گاڑی کا ملاحظہ کرنے لگا -

ارلوف (دبی زبان سے) وقت قریب ہے - وہ
دیکھو افسر گاڑی کا ملاحظہ کرنے آتا ہے -

تمرلین - کون افسر -

ارلوف - تمہیں یاد نہیں - وہی جو غار میں
آیا تھا - اسنے فوجی لباس اتار دیا ہے - اور گاڑی
کو دیکھہ رہا ہے کہ رستہ میں ٹوٹ تو نہ جائیگی -

تمرلین - بیشک اسکی شکل اپنے غاصب مالک
سے ملتی ہے - جس نے روس کے تخت پر بے ایمانی
سے قبضہ کر لیا ہے - جیسے کہ کہا ہے — "

ارلوف مقولے جانے دو اور ادھر خیال رکھو -

مالابری - یہہ بڑا مضبوط اور طاقتور آدمی
معلوم ہوتا ہے - پھر بھی اگر مجھے موقعہ ملے - تو میں
اسکی گردن مروڑ ڈالوں -

ارلوف - مجھے امید نہیں کہ یہہ خوشی تمہیں حاصل
ہو - ممکن ہے کل سپاہی اسکے ہمراہ جائیں -

تمرلین - اگر سپاہی اسکے ہمراہ جاتے ہوتے - تو وہ فوجی وردی نہ اتارتا -

ارلوف - مگر تم نے برنرکی کو دیکھا تھا -

تمرلین - ہاں صبح اٹھتے ہی میں باہر نکلا - تو برنرکی کو ڈاک گاڑی میں بیٹھے پایا - وہ اب تین چار میل آگے نکل گیا ہوگا -

ارلوف - تم نے اسکے ساتھ بات چیت تو نہیں کی -

تمرلین - میں ایسا بیوقوف تھوڑا ہوں - صرف ایک نظر سے ہم نے ایک دوسرے کو پہچان لیا اور خاموش رہے - میرے خیال میں وہ مجھے دیکھ کر حیران ہوا ہوگا - کہ میں کسطرح ریگا کی دیواروں کے اندر آگیا - گو ریگا کی دیواریں نہیں - مگر ایسے موقعہ پر زبان دان فصاحت کے لحاظ سے ـــــ ،،

ارلوف - زبان دانی اور فصاحت جانے بھی دو تم بدوں کوی معقولہ استعمال کرنے کے کوی بات کر ہی نہیں سکتے - سنو برنرکی بھی چلا گیا ہے - اور پیرلین بھی روانہ ہو چکا ہے - اب ہمیں بھی ماسکو پہونچنا چاہیئے - مگر میں اس دلیر عورت کو جس نے ہم سب کی جانیں بچائیں - دشمن کے ہاتھ میں چھوڑنا نہیں چاہتا -

تمرلین - مگر یہ خطرہ سے خالی نہیں -

مالابری - ادہر خیال رکھو - وہ دیکھو کوچبان بھی آگیا ہے - میرا گمان ہے کہ یہہ کوچبان در اصل سپاہی ہے -

ارلوف - بیشک کرنل فوجی تزک کو ترک کرکے معمولی جنٹلمینوں کی طرح سفر کرنا چاہتا ہے - کیا ہماری گاڑی بھی تیار ہے -

تمرلین - بالکل تیار ہے - اور گھوڑے بھی تیز ہیں - لو وہ عورت آئی ہے - اسے ہتھکڑی نہیں ڈالی گئی - اور کرنل بھی اسکے ہمراہ ہے -

ارلوف - بیشک یہہ افسر رحمدل معلوم ہوتا ہے اور اپنے مالک کی طرح سنگدل اور خونخوار نہیں "

اتنے میں کرنل شوز کی آرما کو سوار کرکے آپ بھی گاڑی میں بیٹھ گیا - اور گاڑی روانہ ہوی - گاڑی تینوں دوستوں کے پاس سے گذری اور آرما کی آنکھ آرلوف سے دوچار ہوی - مگر بہادر عورت نے وضع بنای رکھی اور حیرانی ظاہر نہ کی - تینوں دوست ہجوم سے نکلکر سرای کی طرف آئے جہاں انکی گاڑی تیار تھی جو سرائے کے مالک نے انکے لئے مہیا کر رکھی تھی -

ارلوف - جلدی کرو - کہیں ہم بہت پیچھے نہ رہجائیں -

مالابری (مالک سرائے سے) کیا تم نے انہیں دیکھا ہے -

مالک سرائے - ہاں ابھی وہ اس طرف سے گذرے ہیں - مگر تمہارے گھوڑے تیز ہیں - اور تم جلدی انہیں جا لوگے -

ارلوف - اسکا کوچبان اس گرد نواح سے واقف ہوگا -

مالابری - اور میں بھی بخوبی واقف ہوں -

ارلوف - تو کوچبانی کرو -

یہہ کہکر ارلوف اور تمرلین اندر بیٹھ گئے - اور

مالابری گاڑی چلانے لگا۔

ارلوف ۔ مالابری۔ گھوڑی ذرا تیز کردو۔ اور دوسری گاڑی سے صرف پانسو قدم کا فاصلہ رکھو تاکہ جب وہ کسی سرای میں اُتریں۔ ہم بھی دو منٹ بعد انہیں جا ملیں ۔"

مالابری نے گھوڑے تیز کردئیے اور تھوڑی دیر میں کرنل کی گاڑی انہیں نظر آنے لگی

ارلوف ۔ (باہر سر نکال کر) مالابری کرنل کس گاؤں میں ٹھہرے گا۔

مالابری ۔ غالباً ڈوبنا میں۔ وہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔

ارلوف ۔ کوی مسافرخانہ بھی وہاں ہے۔

مالابری ۔ صرف ایک۔

ارلوف ۔ کیا وہاں سپاہی بھی رہتے ہیں۔

مالابری ۔ نہیں۔ مگر سنا ہے۔ اس سال کے اخیر پر وہاں بھی کچھہ سپاہی متعین کئے جائیں گے۔

ارلوف ۔ اور اُسوقت کل سپاہی ہمارے دوست بلکہ ہمارے ماتحت ہوں گے۔

تمرلین ۔ تو ہم کہاں ٹھہریں گے۔

ارلوف ۔ اسی مسافرخانہ میں۔

تمرلین ۔ کیا تم ایسے تجربہ کار افسر کے پاس جاؤگے۔

ارلوف ۔ میں بھی جاؤں گا اور تم کو بھی ہمراہ ہی لے جاؤں گا۔ ہم کو وہ پہچان نہیں سکیگا راستہ کو اسنے ہمارے چہرے نہیں دیکھے تھے۔

تمرلین ۔ بیشک۔ مگر تم نے تجویز کیا سوچی ہے۔

ارلوف ۔ میں نے صرف یہہ تجویز کی ہوی ہے کہ جس طرح ہوسکے۔ اس عورت کو چھڑایا جاوے۔ پس جیسا موقعہ پیش آئیگا۔ ایسی تدبیر کی جائیگی۔

تمرلین ۔ کم ازکم کوی بات تو بنانی چاہئے کیونکہ جب تک ہم کرنل کو اپنے سفر کی کوی وجہ نہیں بناکر بتائیں گے۔ وہ ہم پر اعتبار نہ کرے گا۔

ارلوف ۔ میں نے اپنا نام ابروچیف رکھا ہوا ہے اور اسی نام سے لوگ مجھے پکارتے ہیں۔ میں لوگوں میں ایک مالدار آدمی مشہور ہوں جس نے سوداگری میں بہت سا روپیہ کمایا۔ اور اب مستقل آمدنی کی صورت بناکر عیش و عشرت میں دن بسر کرتا ہوں میں نے لباس بھی وہی پہن لیا ہے۔ جو ایسکو میں پہنا کرتا ہوں۔ تم میرے چچیرے بھائی بن جاؤ۔ اور مالابری ہمارا نوکر ہوگا۔ ہم کہہ دیں گے کہ ہم سمندر پر دل بہلانے گئے ہوئے تھے اور اب ریگا سے واپس آرہے ہیں۔ کرنل سمجھہ لیگا کہ ہم عیش پسند آدمی ہیں اور اپنا وقت دل بہلانے میں کاٹ رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ ہمارا دوست بن جاوے۔

تمرلین ۔ اس قسم کے آدمی یکایک دوست نہیں بنا کرتے۔ بلکہ بڑے چوکس رہتے ہیں۔

ارلوف ۔ نہیں یہہ فوجی آدمی خواہ کتنے ہشیار ہوں پھر بھی دہوکا کہا جاتے ہیں۔ مالابری اسکے کوچبان کو برانڈی پلاکر اپنے ساتھ ملالے گا اور جب ان کو ہم پر شک و شبہ نہ رہیگا تو ہم آسانی سے

اپنا کام کر سکیں گے -

نمرلین - بالفرض ہم نے اس عورت کو چھڑا لیا تو پھر اسکو کہاں رکھیں گے -

ارلوف - یہہ کونسی مشکل بات ہی - رات ہم اس کو چھڑا لیں گے - اور صبح ہونے سے پہلے کسی دوست کے ہاں اسکو چھوڑ آئیں گے - اس گرد و نواح میں بہت سے ہمارے دوست ہیں -

نمرلین - اور ہم کرنل کے ہمراہ جائیں گے -

ارلوف - ہم ظاہر طور پر اسکو عورت کے تلاش کرنے میں امداد بھی دیں گے اور اسے اپنا یار بنا رکھیں گے - اسکی دوستی ہماری لئے مفید ہوگی "

شام کو ایک قصبہ نظر آیا - اور تھوڑی دیر میں کرنل کی گاڑی ایک مسافر خانہ کے سامنے ٹھہر گئی مالا بری نے گاڑی روک لی اور نیچے اُتر کر ارلوف سے پوچھنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے - ارلوف نے جو نمرلین سے تجویز کی تھی اس سے مالابری کو بھی آگاہ کیا اور کہا کہ نہایت دانائی سے اپنا اپنا پارٹ ادا کرنا مبادا کہیں غلطی کر کے کام خراب کر دو "

یہہ تجویز کر کے گاڑی پھر چلی اور مسافر خانہ کے سامنے آ ٹھہری - کرنل بھی دوسری گاڑی کا آواز سنکر کمرے سے نکلا اور مسافر خانہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر غور سے نئے مسافر کو دیکھنے لگا - ارلوف اور نمرلین گاڑی سے اُتر کر مسافر خانہ کی طرف بڑھے - مگر کرنل دروازے کے درمیان اسطرح کھڑا رہا - کہ ارلوف بدوں اسکو ہٹانے کے اندر نہیں جا سکتا تھا -

ارلوف - جناب مجھے معاف رکھئے یہ معمار جس نے یہہ مکان بنایا تھا - ایسا بیوقوف تھا کہ اسنے دروازہ تنگ بنا دیا اور میں اندر نہیں جا سکتا جب تک کہ آپ ایک طرف نہ ہو جائیں -

کرنل - کیا تم یہاں ٹھہرنا چاہتے ہو -

ارلوف - میرا ایسا ہی ارادہ ہے کیونکہ اس جگہ کوئی اور مسافر خانہ نہیں ہے - گو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسوقت ماسکو میں اپنے گھر جاتا -

کرنل - تم ماسکو جا رہے ہو -

ارلوف - ہاں میں اور میرا بھائی دونوں ماسکو جا رہے ہیں -

کرنل - تو میری صلاح مانو اور گاڑی میں بیٹھ کر دوسرے مقام پر جا ٹھیرو -

ارلوف - گستاخی معاف - اسکی وجہ ؟

کرنل - کیونکہ اس مسافر خانہ میں تمہاری لئے کوئی کمرہ نہیں -

ارلوف - ہم ایک کونے میں پڑے رہیں گے

کرنل - تمہیں یہاں کھانا بھی نہیں ملیگا - کیونکہ جو کچھ تھا ہم نے اپنے لئے خرید کر لیا ہے -

ارلوف - ہم صرف روٹی اور مکھن پر گذارہ کر لیں گے - رِیگا میں ہم نے پُر تکلف کھانا کھایا تھا اسوقت ہمیں چنداں بھوکھ نہیں -

کرنل - تم ریگا سے آرہے ہو -

ارلوف - ہاں ہم وہاں سیر کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے آپ بھی غالباً اسی طرف سے آرہے ہیں

کرنل۔ نہیں۔

ارلوف۔ تو آپ نے ایک تازہ خبر نہیں سنی۔

کرنل۔ نہیں۔

ارلوف۔ تو میں سناتا ہوں۔ ریگا کے قریب کل رات بڑی خونریز لڑائی ہوئی۔

کرنل۔ خونریز لڑائی۔

ارلوف۔ ہاں باغی ساحل پر اُتر آئے تھے اور شاہی سپاہی ان کے مزاحم تھے۔ اس پر لڑائی ہوئی اور ہمارے بہادر شاہی سپاہیوں نے باغیوں کو پس پا کر دیا کئی زخمی ہوئے۔ اور کئی گرفتار ہوئے کہتے ہیں۔ کہ خود مشہور پرنس بھی موجود تھا۔ اور سنا ہے کہ وہ بھی گرفتار ہو گیا ہے۔ مگر یہہ افواہ ہے۔ گو میں اسکی تصدیق کے لئے ایک ہزار اشرفی دینے کو تیار ہوں۔ کہ ہمارے پیارے شہنشاہ کو اس خطرناک باغی کی طرف سے کوئی خدشہ نہیں رہا۔

کرنل۔ تو تم شہنشاہ کے طرفداروں میں سے ہو

ارلوف۔ بیشک میں اپنے شہنشاہ کا بڑا طرفدار ہوں۔ اگر یہہ شجاع شہنشاہ فوج کا جنرل نہ ہوتا تو کیا کیسے وحشی ہم کو لوٹ لیتے۔ شہنشاہ کے ہم لوگوں پر بڑے احسان ہیں۔ اور ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ خصوصاً ہم تجارت پیشہ لوگ جو دشمن کے حملوں کے زیادہ تر نشانہ بنتے ہیں۔

کرلین۔ خدا نے ہمیں ایسا دانا اور بہادر شہنشاہ عطا فرمایا ہے۔ جیساکہ رومیوں کو ٹیٹس ملا تھا۔

ارلوف سچ کہئے گا۔ میرا بھائی ایک عالم آدمی ہے۔ اور ہمیشہ اپنی لیاقت جتانے کا خواہش مند رہتا ہے۔

کرنل۔ (نرم ہو کر) تمہارا نام کیا ہے۔

ارلوف۔ میرا نام ابرّوچف ہے۔ اور میں بہ سبب تجارتی حلقوں کے جلسوں اور دعوتوں کے حلقہ میں زیادہ تر مشہور ہوں۔ یہہ میرا چچیرا بھائی ہے۔

کرنل۔ اور وہ تنومند آدمی جو گاڑی کھول رہا ہے وہ بھی رشتہ دار ہے۔

ارلوف۔ نہیں۔ وہ ہمارا نوکر ہے۔

کرنل شوزکی کو اب کوئی شبہ نہ رہا۔ اور اسنے سمجھ لیا کہ یہہ فی الواقعہ تجارت پیشہ آدمی ہیں اور زندہ دل ہیں۔ انکا ساتھ لطف سے خالی نہ ہوگا چنانچہ اپنی وضع بدل کر کہا۔ صاحبو مجھے معاف کرو اگر میں تمہارے ساتھ خوش خلقی سے پیش نہ آیا۔ آج کل زمانہ نازک ہے۔ اور باغیوں کے گروہ چار طرف پھر رہے ہیں سہرایک شخص کو ہوشیار اور چوکنے رہنا پڑتا ہے۔ سنو اس مسافرخانہ میں ایک کمرہ یہی خالی ہے۔ اور کھانے کے متعلق اگر میری دعوت منظور کرو۔ تو میں بڑا ہی ممنون ہوں گا۔

ارلوف۔ ہم آپ کے بڑے ہی شکرگذار ہیں (جیکوبن کو دیکھ کر جو اسکی طرف آرہا تھا۔ کیونکہ اربا کے مکان پر جیکوبن نے اسکو دیکھا ہوا تھا) آہ یہہ کیسا عجیب کتا ہے۔ کیا یہہ آپ کا ہے (اور اسے پیار کرنے لگا)

کرنل۔ نہیں۔ یہہ میرا نہیں اور نہ ہی مجھکو دیکھ کر

خوش ہوتا ہے۔ انہوں کو بھی یہہ دیکھہ نہیں سکتا
مگر تعجب ہی کہ تم کو اس نے کچھہ نہیں کہا۔ غالباً اس
نے تم کو کہیں دیکھا ہوگا۔

ارلوف۔ نہیں۔ میں کتوں کا بڑا مشتاق ہوں
اور کتے مجھہ سے محبت کرتے ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں
کس طرح یہہ مجھہ سے پیار کرتا ہی۔ حالانکہ میری بھاوی
کی طرف اس نے مطلق التفات نہیں کی میں
اس کتے کو خریدنا چاہتا ہوں۔ یہہ بڑا اچھا کتا ہے۔

کرنل۔ یہہ کتا ایک لیڈی کا ہے۔ جو میری رشتہ
دار ہے اور وہ اسے بیچنا نہیں چاہتی۔ لیڈی میرے
ہمراہ ہے۔

ارلوف۔ خوب۔ میں اسکی ملاقات کا شرف
حاصل ہوگا۔ افسوس ہی کہ ہم نے اپنا اسباب آگے
روانہ کر دیا ہی۔ ہمیں اس سفری لباس میں لیڈی
کے سامنے بڑی شرم آئیگی۔

کرنل۔ افسوس کی کچھہ ضرورت نہیں۔ لیڈی
اپنے کمرے میں ہی کھانا کھائیگی۔ وہ بیمار ہی۔

ارلوف۔ کیا بیماری ہے۔

کرنل۔ اسکی حواس میں فرق آگیا ہی۔ یہہ میرے
بھائی کی بیوی ہی۔ ایک رات باغی ہماری مکان
پر آگئے۔ ہم نے ان کا مقابلہ کیا۔ میرا بھائی مارا
گیا۔ اور میری بھاوجہ کے حواس میں اس صدمہ
سے فرق آگیا ہی۔ میں اسے علاج کے لئے
ماسکو میں لے جارہا ہوں۔ اس کو یہہ جنون
ہوگیا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ایک باغی کی بیوی خیال
کرتی ہے۔ اور سمجھتی ہے کہ میں اسے گرفتار کرکے
قیدخانہ میں لے جا رہا ہوں۔

ارلوف۔ مجھے یہہ سنکر بڑا افسوس ہوا
خدا ان باغیوں کو غارت کرے۔

نمرلین۔ انکی وجہ سے ملک پر کیسی مصیبتیں
آرہی ہیں۔ جیسے کہ یونانیوں نے کہا ہے۔

کرنل۔ بیشک ان باغیوں کا جلد قلع و قمع
ہوجائیگا۔ شہنشاہ نے ارادہ کر لیا ہی کہ ان
کو نیست و نابود کر دوی۔ ہاں اب میں کہانے
کا حکم دیتا ہوں۔ اور تم بھی اپنے گھوڑوں کی
خبرگیری کرو۔

ارلوف۔ بہت بہتر۔ مگر گھوڑی کہاں باندہی جائیں
اس جگہ کوئی خدمتگار نہیں۔ مسافرخانہ کا مالک
بھی کوئی عجیب آدمی ہے۔ کہ مسافروں
کی کچھہ پروا نہیں کرتا۔

کرنل۔ میں ابھی مسافرخانہ کے خدمتگار کو بھیجتا
ہوں۔ یہہ کہہ کر کرنل اندر چلا گیا۔ اور دونو دوست
باہر آئے۔ مالابری کو بلاکر انہوں نے کل حال سنایا۔
اور کہا۔ ہم دونوں کرنل کے ساتھہ کھانا کھائینگے
تم نے اسکے کوچبان کو خوب شراب پلاکر بدمست کر دینا
اور پھر کسی طرح ارنا کو چھڑانیکی تدبیر کرنا۔

مالابری۔ مگر کیا تدبیر کی جای۔ مجھے ابھی تک معلوم
نہیں کہ وہ عورت کس کمرے میں ہے۔

ارلوف۔ آؤ۔ اس مسافرخانہ کے گرد ایک
چکر لگائیں۔

جیکوبن بھی ان کے ساتھ تھا۔ جب وہ مکان کے گرد گھومے۔ تو ایک کھڑکی کے قریب جیکوبن کھڑا ہو کر دیکھنے لگا۔ ارلوف نے دیکھا تو اریا کھڑکی میں سے نظر آ رہی تھی۔ ان کی نظریں دوچار ہوئیں مگر معاً اریا کھڑکی سے ہٹ گئی۔ وہ بھی فی الفور اصطبل میں گئے۔ گھوڑے باندھے گئے اور مالابری کے سپرد یہ کام ہوا کہ رات کو اٹھ کر کھڑکی کے رستہ اریا کو اتار کر تین میل کے فاصلہ پر ایک کسان کے ہاں رکھ آئے۔ اور صبح ہونے سے پہلے اصطبل میں پہنچ جائے۔

مالابری۔ اگر تم لین مجھے کاندھے پر چڑھا کر کھڑکی تک پہنچا دو تو میں باقی سب کام کر لوں گا

ارلوف۔ تم لین میرے ساتھ رہیگا۔ جسطرح ہو سکے اس کام کو تنہا ہی پورا کرو۔

مالابری۔ لیکن موقعہ نہ ملا تو۔

ارلوف۔ تو اس وقت میرے پاس آنا اور پوچھنا کہ صبح گاڑی کس وقت تیار کی جاوے۔ اس سے میں سمجھ لونگا کہ تم کو کامیابی نہیں ہوئی تاکہ کئی منزلیں میں کسی مقام پر تو ہمارا داؤ لگ جاویگا۔ تم لین چھپے رہو۔ کرنل آ رہا ہے میں اسکے پاؤں کی آہٹ پاتا ہوں۔

اتنے میں کرنل وہاں آ گیا اور کہنے لگا۔ خوب تم گمشدہ کی خبر گیری لے رہے ہو۔ تم بڑے مشتاق ہو میں تمہیں بلانے آیا ہوں کہ چل کر کھانا کھاؤ میں نہیں جانتا تھا کہ تم کو میرے [illegible] کچھ ہے یا نہیں۔ مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کھانا تیار ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں شوربا ٹھنڈا نہ ہو جاوے۔ میں نے آتے ہی تین آدمیوں کے لئے کھانے کا حکم دیا تھا کیونکہ دو زائد خدمتگار میرے ساتھ ہیں۔ جنہیں میں ضرورت کے لئے ہمراہ لایا تھا۔ مگر میں ان پر تم کو ترجیح دیتا ہوں۔

ارلوف۔ آپ نے کیوں تکلیف اٹھائی۔ ہم بھی ان کے ساتھ ہی کھانا کھا لیتے۔

کرنل۔ نہیں وہ میری بھاوجہ کی حفاظت کریں گے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں وہ بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔ اسکا مرض زور پر ہے اور وہ حفاظت میں رہنا نہیں چاہتی۔

ارلوف (متحیر ہو کر) اسکی جان تو خطرے میں نہیں ہے؟

کرنل نہیں مرض کا دورہ ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔ میں نے ان دو آدمیوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اسکی پورے طور پر حفاظت کریں مبادا کہیں کھڑکی میں سے وہ کود پڑے۔

ارلوف۔ آپ بڑی مصیبت میں ہیں۔ اور آپ کو کیا کچھ حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ میں آپ کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔

کرنل۔ ہر ایک انسان کو کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچی پڑتی ہے۔ اب چلو کھانا کھائیں۔ میں نے اس بات کا انتظام کر دیا ہے کہ میرا کوچبان اور تمہارا کوچبان اکٹھے کھانا کھائیں۔

ارلوف ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا کوچبان بہت خوش ہوگا۔

مالاپری ۔ میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم دونو خوب مزے سے کھانا کھائینگے۔

تینوں کھانے کے کمرے میں گئے خدمتگار نے کھانا میز پر چنا اور تینوں نے سیر ہو کر کھایا کھانے کے وقت مذاق کی گفتگو ہوتی رہی پھر شراب آئی اور دل کھولکر سب نے پی۔ اس کے بعد کافی آئی۔ اور سب نے ایک ایک جام نوش کیا۔ جب کھانے سے فراغت پائی۔ تو کرنل نے کہا "کیا تمہیں شطرنج کھیلنا آتا ہے"

ارلوف (دل میں افسوس کرکے) میں نے یہہ کھیل نہیں سیکھا اگر تاش کھیلو تو میں حاضر ہوں۔

کرنل ۔ میں تاش نہیں کھیلا کرتا صرف شطرنج ہی کھیلتا ہوں اور مجھے اس کھیل کا اسقدر شوق ہے کہ میں چوبیس گھنٹے متواتر کھیل سکتا ہوں۔

تمرلین ۔ گو میرا بھائی شطرنج کھیلنا نہیں سیکھا مگر مجھے اسکی کچھ مشق ہے مشکل یہہ ہے کہ شطرنج کا سامان کہاں سے ملیگا۔ امید نہیں کہ مسافر خانہ میں سامان موجود ہو۔

کرنل ۔ شطرنج کا سامان میں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا ہوں اگر تم کھیل سکتے ہو۔ تو میں ابھی لے آتا ہوں۔

(یہہ کہہ کر کرنل شطرنج کا سامان لینے گیا)

تمرلین (ارلوف سے) کہو اب کیا کہتے ہو؟

ارلوف ۔ تم نے تو کمال ہی کر دیا۔ مگر سچ سچ کھیلنا آتا ہے یا یوں ہی کہہ دیا ہے۔ فرمائیں مالاپری کو بھی اس بات سے آگاہ کر دوں۔

ارلوف اٹھکر کھڑکی کی طرف گیا۔ اور مالاپری کو اشارہ سے بلایا جو کھڑکی کے سامنے ہی باورچیخانہ کے ایک طرف کرنل کے کوچبان کے ہمراہ شراب پی رہا تھا۔

ارلوف ۔ کہو۔ کوچبان کا کیا حال ہے۔

مالاپری ۔ بدمست ہو رہا ہے اور دو گلاس میں میز کے نیچے لیٹ رہیگا۔

ارلوف ۔ بہت خوب سنو کرنل اور تمرلین شطرنج کھیلنے لگے ہیں کرنل اس کھیل پر اسقدر محو ہو جائیگا کہ اُسے مطلق کسی بات کی خبر نہ رہیگی۔ جب تمرلین زور سے کہے "ملکہ کو شہ" تو تم نے اٹھکر چلے جانا اور عورت کو کھڑکی کی راہ سے نکال کر مقررہ مقام پر پہنچا دینا"

یہہ کہکر ارلوف اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اتنے میں کرنل بھی شطرنج کا سامان لیکر پہنچ گیا۔ کھیل شروع ہوا۔ تمرلین بڑی احتیاط کے ساتھ کھیلنے لگا۔ اسکا منشا یہہ تھا کہ جسقدر دیر میں کھیل ختم ہو۔ اسیقدر بہتر ہے۔ کرنل بہت زچ ہوا اور کہنے لگا "اگر تم اسطرح کھیلو گے اور کوئی حملہ مجھ پر نہ کروگے۔ تو مجھے تمہاری ملکہ کو شہ دینے کا کبھی موقعہ نہ ملیگا"

تمرلین ۔ معاف کیجئے۔ آپ بڑے مشاق ہیں اور مجھکو مجبوراً احتیاط کے ساتھ کھیلنا پڑتا ہے کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس کھیل میں جسقدر احتیاط

کی جائے۔ جسقدر فایدہ ہوتا ہے۔ یہہ لڑائی ہی کا فن
ہے۔ اگر روسیوں کو بھی اس کھیل سے آگاہی ہو لیتی
تو وہ ضرور میری احتیاط کی قدر کرتے۔
کرنل - اگر زار روس بھی تمہاری طرح محتاط ہوتا
تو میں یقین کرتا ہوں کہ اس کو باغیوں کی طرف سے
کچھ بھی اندیشہ نہ رہتا۔
تمرلین - مگر میں نے سنا ہے کہ زار روس آج کل
بڑا محتاط رہتا ہے۔ اور اپنی جان کی حفاظت کا
بخوبی خیال رکھتا ہے۔ کہتے ہیں کہ زار روس
بھی شطرنج کھیلتا ہے۔
کرنل - مگر سنا ہے اچھا نہیں کھیلتا۔ ایک فہمر
نے اسکا رخ اسے واپس دیا۔ اور پھر بھی اس
سے بازی جیت لی۔
تمرلین - معاف رکھئے آپ کا رخ خطرہ میں ہے
کرنل - اوہ - تم نے مجھے باتوں میں لگا لیا
اچھا رخ لے لو۔
تمرلین - نہیں مجھے اس سے بہتر چال سوجھی
ہے "لو تمہاری ملکہ کو شہ" (اور اس نے زور
سے یہہ الفاظ کہے۔ جسکو سنتے ہی مالابری چپ
چاپ اپنی جگہہ سے اوٹھہ کر چلا گیا۔ کیونکہ اسکا ہمری
کوچبان خراٹے بھر رہا تھا۔ اور مقررہ نشان
اسے دیا گیا تھا)
کرنل - تم بڑی ہشیار کھلاڑی ہو۔ اور مجھے اس کے
سوا اسکے کوئی چارہ نہیں۔ کہ ملکہ دیدوں"
اسوقت کرنل کھیل میں ایسا مستغرق ہوگیا کہ اگر
مسافرخانہ کو آگ بھی لگجاتی۔ تو اسے کچھ محسوس
نہ ہوتا۔ جب کرنل نے ایک دو چالوں میں اپنی بازی
کسیقدر درست کر لی۔ تو کچھ شور سنائی دیا۔ اور وہ
چونک پڑا۔ مگر ارلوف نے کہا۔ ہوا کا شور ہے
پھر شور سنائی دیا اور اسکے بعد "امداد۔ امداد" کی
آوازیں آئیں۔ کرنل اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا۔
کھیل اسیطرح رہنے دو۔ میں ذرا جا کر دیکھتا ہوں
کہ کیا معاملہ ہے۔ شاید میری بھاوجہ کو کوئی بھگا لے
جانا چاہتا ہے۔ تم بھی میرے ہمراہ چلو"۔ تینوں گئے
اور کیا دیکھتے ہیں۔ کہ آرما کے کمرہ کا دروازہ کھلا
ہے۔ آرما کے ایک ہاتھہ میں بتی ہے۔ اور دوسرے
ہاتھہ میں اس نے جیکوبن کو پکڑا ہوا ہے۔
ارما - (کرنل کو دیکھکر) صاحب میرے ساتھہ یہہ
کیسی بدسلوکی ہو رہی ہے۔
کرنل - بدسلوکی! تمہارے حواس درست نہیں۔
بتاؤ۔ کیا ہوا۔
ارما - تم نہیں جانتے کہ کیا ہوا۔ یہہ سب تمہاری
کارستانی ہے۔ اور اب تم مجھہ سے پوچھتے ہو۔ سنو
میں بستر پر لیٹی تھی۔ کہ کسی نے کھڑکی پر ہاتھہ مارا
میں اٹھی۔ مگر کھڑکی نہ کھولی۔ اتنے میں کسی نے
ہاتھہ سے کھڑکی کا کواڑ توڑا۔ اور ایک آدمی دکھائی
دیا۔ جیکوبن اسکو دیکھتے ہی کود پڑا اور بھونکنے لگا
آدمی بھاگ گیا۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک
نہیں کہ تم نے اسکو میرے مارڈالنے کیلئے بھیجا تھا
اتنے میں تمہارے سپاہیوں نے جو دروازے پر متعین

ہیں "امداد - امداد" کی آوازیں دیں - میں نے دروازہ کھولدیا - میں خوب جانتی ہوں کہ یہہ تمہارا فریب ہے -

کرنل - یہہ میرا فریب نہیں - بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے کسی ہمراہی نے تم کو چھڑانے کی تدبیر کی - اور کتے نے ناواقفی سے بھونکنا شروع کیا (یک لخت کچھہ سوچ کر) بیشک تم واقعی پاگل ہو اور ہر وقت تمہیں بھاگنے کا ہی خیال رہتا ہے میں اس کھڑکی کو اچھی طرح سے بند کر دیتا ہوں"

جب وہ کھڑکی بند کرنے لگا - تو ارما نے ایک رقعہ جیب سے نکال کر جیکوبن کے منہ میں رکھدیا - اور ارلوف کی طرف اشارہ کیا - جیکوبن دوڑ کر ارلوف کے قریب گیا - اور ارلوف نے پیار کے بہانہ دونو ہاتھہ میں جیکوبن کا منہ پکڑ کر رقعہ لے لیا اور جھٹ جیب میں ڈال لیا - اتنے میں کرنل نے کھڑکی بند کرکے کہا "چلو یہاں سے چلیں - میں کچھہ تفتیش کرنی چاہتا ہوں - اور تم بھی مجھے مدد دو" تینوں باورچیخانہ میں گئے - کرنل کا کوچبان سویا ہوا تھا اور کرنل نے اسکو زور سے لات مار کر جگایا - اور ارلوف سے کہا "تمہارا کوچبان کہاں ہے"

ارلوف - وہ اصطبل میں گھوڑوں کے پاس سویا ہوا ہوگا -

کرنل - چلو - اسکو دیکھیں -

تینوں اصطبل میں گئے - ان کے پاؤں کی آہٹ پاکر مالابری جھٹ کھڑا ہو گیا اور پوچھا "کون ہے"

ارلوف - میں ہوں -

مالابری - کیا گاڑی جوتنے کا وقت قریب ہے -

ارلوف - نہیں - ابھی پانچ گھنٹے نیند کرنے کا تمہیں اور موقعہ ملے گا - کیا تم نے کوئی شور نہیں سنا -

مالابری - اور تو کچھہ نہیں - البتہ گھوڑی کا پاؤں زنجیر سے پھنس گیا تھا - اور اس نے شور کیا تھا

ارلوف (کرنل سے) آپ نے دیکھہ لیا ہے - کہ میرا کوچبان گاڑھی نیند سوتا ہے -

کرنل - مگر وہ ہمارے آنے پر بہت جلدی جاگ اٹھا تھا -

ارلوف - یہہ اسکی عادت ہے میں صبح اپنے اصطبل میں جایا کرتا ہوں تو اسیطرح اٹھ بیٹھتا ہے -

کرنل خیر میرا اطمینان ہو گیا ہے -

تینوں اصطبل سے واپس آئے - کرنل اپنے کمرہ میں چلا گیا - اور دونوں دوست اپنے کمرے میں چلے گئے -

تمرلین - یہہ اچھا نہیں ہوا - کرنل کو ہم پر شبہہ ہے -

ارلوف - گھبرانے کی کوئی بات نہیں - ذرا ٹھہرو تو وہ رقعہ پڑھیں - عورتیں ہشیار ہوتی ہیں - شاید اس نے کوئی تدبیر سوچی ہو -

ارلوف نے رقعہ نکال کر پڑھا - اس میں یہہ لکھا ہوا تھا -

"میں نے آج صبح تم کو رنگا میں دیکھا تھا - اور آج

شام کو اس مسافرخانہ میں دیکھا تھا - اس سے مجھے یقین ہوتا ہے - کہ تم صرف میرے پیچھا کرنے کی کوشش کررہے ہو - مگر مجھے فکر اس بات کی ہے - کہ مجھے پکڑنا تمہارے لئے بڑا مشکل ہوگا اس لئے تم کو چاہئے - کہ میری خاطر تم خطرہ میں نہ پڑو - اور اپنے اصلی فرض کا خیال رکھو - مجھے میرے حال پر چھوڑ دو - میرا شوہر تم کو ملے تو اسکو کہہ دینا کہ میں نے ابتک ان کو کچھ نہیں بتایا اور آئندہ بھی کچھ نہیں بتاؤنگی - خواہ میری جان بھی چلی جائے - مجھے یہ لوگ ہیں لے جائیں گے اور غالباً مجھ پر عذاب کریں گے - مگر ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا - میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں - لو خدا حافظ "

مسز لیپن (رقعہ پڑھ کر) یہہ عورت بڑی شجاع ہے اگر دو ہزار سال پہلے روم میں ہوتی - تو کیا اچھا ہوتا مجھے اس سے پوشیس کی بی بی یاد آتی ہے -

ارلوف کس وہم میں پڑ گئی ہو - روم کی تاریخ سے پہلا ... مجھے یہ مشورہ دو کہ کیا ہم اسکا خیال چھوڑ دیں - یا کل رات پھر کوشش کریں -

مسز لیپن - کل رات وہ غالباً جیکیب سٹاٹ میں ٹھہر یگے - وہاں ایک پلٹن رہتی ہے اور ہم ساری پلٹن کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے - اگر لیپن کو ہماری حرکت معلوم ہوگئی تو وہ کیا کہے گا -

ارلوف - اچھا میں تمہارے ساتھ اتفاق کرتا ہوں - اور اس عورت کو اسکے حال پر چھوڑتا ہوں اس بات کا ہمیں اطمینان ہوگیا ہے - کہ وہ ہمارا راز فاش نہیں کریگی "

یہہ کہہ کر دونوں دوست سوگئے - صبح اٹھ کر اصطبل میں گئے - تو مالابری نے گھوڑوں پر ساز ڈالا ہوا تھا - اسکے پاس ہی کرنل کا کوچبان اپنے گھوڑے صاف کررہا تھا - ارلوف نے مالابری کو گاڑی جوتنے کا حکم دیا - اور اسمیں بیٹھ کر مسافرخانہ سے روانہ ہوگئے - جب کچھ دور نکلگئے - تو گاڑی روک کر ارلوف نے مالابری سے پوچھا "تمہیں ناکامی کسطرح ہوئی "

مالابری - کتے نے کام خراب کیا - جس کے پھر کی کا تختہ توڑا تو وہ بھونکنے لگ گیا - پھر سوائے بھاگ جانے کے اور کیا چارہ تھا -

ارلوف - اگر تم نے کتے کو شام کے وقت پیار کیا ہوتا تو وہ تم کو دیکھ کر نہ بھونکتا -

مالابری - تم نے مجھے اس امر سے آگاہی نہ دی اور خود میں کتوں کا مشتاق نہیں ہوں -

ارلوف - خیر جو ہونا تھا - سو ہو چکا - اب جلدی ناسکو پہونچنے کی کوشش کرو -

مالابری - تو اس عورت کا خیال چھوڑ دیا ہے -

ارلوف - ہاں گو میرا دل نہیں چاہتا - مگر جیکیب سٹاٹ میں ہمیں کوئی موقعہ نہیں مل سکتا - کیونکہ اس جگہ کرنل بارک میں رہیگا -

مالابری - مگر سڑک پر موقعہ مل سکتا ہے - مجھے یقین ہے انکو او گرندی کی واقفیت نہوگی جو ہمارے

راہ میں آئیگی۔

ارلوف۔ کس طرح۔

مالابری۔ یہاں سے سات میل کے فاصلہ پر اوگر ندی آتی ہے۔ جو سڑک کو کاٹتی جاتی ہے۔ وہاں ہم عورت کو چھڑا لیں گے۔ اور کرنل اور اسکے ہمراہیوں کو غرق کردیں گے۔

ارلوف۔ تم کس طرح یہہ کرسکوگے۔

مالابری۔ اس بات کو مجھہ پر چھوڑ دو۔

ارلوف۔ مگر کچھہ تو بیان کرو۔

مالابری۔ موقعہ پر چل کر دو لفظوں میں سب کچھہ بیان ہوجائیگا۔

یہہ کہہ کر مالابری نے گاڑی چلانی شروع کی اور کچھہ عرصہ بعد وہ ایک چھوٹی گھاٹی کے قریب پہونچے جس کے نیچے ندی جاری تھی۔ مالابری نے گاڑی کھڑی کرلی اور کہا یہہ وہ ندی ہے جسکا میں نے ذکر کیا تھا۔ یہہ بیشک چھوٹی سی ندی ہے مگر اسقدر گھری ہے کہ ایک پلٹن کو غرق کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس گرد نواح کے رہنے والے اسکے حال سے باخبر ہیں۔ اور سیدہے نہیں گذرتے بلکہ دس قدم بائیں ہاتہہ ہوکر گذرتے ہیں کیونکہ وہاں ندی پایاب ہے۔ لیکن اگر سیدہے گذریں تو وسط میں ندی اس قدر گہری ہے۔ کہ تیراک آدمی کے سوای دوسرے کے لئے سوای ڈوبنے کے چارہ نہیں۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ ہم اس جگہہ انتظار کریں۔

ارلوف۔ کس کا؟

مالابری۔ کرنل اور اسکی گاڑی کا۔

ارلوف۔ اسکا کیا فایدہ ہوگا مجھے امید نہیں کہ کرنل بدون ندی کے حال سے واقفیت حاصل کرنے کے گذرنیکی کوشش کرے۔

مالابری۔ اسی لئے تو میں نے کہا ہے۔ کہ اسکا انتظار کریں جب وہ آئیگا اور ہم سے پوچھیگا۔ کہ تم کیوں کھڑے ہو۔ میں کہوں گا کہ ندی خطرناک ہے۔ اور جب تک میں خود گذر کر اسکا امتحان نہ کرلوں گاڑی پار نہیں لیجا سکتا۔ اس پر میں سیدہا ندی میں سے گذروں گا۔ اور چونکہ مجھے تیرنے کی ایسی مشق ہے کہ میں آدہا پانی سے باہر رکھہ سکتا ہوں۔ اور دوسرے شخص کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ میں پانی میں چل رہا ہوں یا تیر رہا ہوں۔ اس لئے کرنل ضرور دہوکا کہا جایگا۔ اور گاڑی سیدہے رستہ پار لیجانیکی کوشش کریگا جب گاڑی غرق ہوگی۔ تو میں فی الفور کود کر عورت کو پکڑ لوں گا۔ اور اسے اس کنارے سے آؤں گا۔ تم لین کنارے پر سے پکڑ لے گا۔ اور ہم فی الفور گاڑی میں بیٹھہ کر دس قدم بائیں ہاتہہ ہوکر ندی سے گذر جائیں گے۔ جب کہ کرنل اور اوس کے ہمراہی ندی میں غرق ہورہے ہوں گے۔

ارلوف۔ تمہاری تدبیر تو نہایت عجیب ہے لیکن ایک ذراسی بات سے ناکامیاب ہوسکتی ہے۔

مثلاً کوئی دہقان ہی اس وقت آنکلے۔ تو اصلی رستہ کرنل کو بتا دے۔

مالابری - اس طرف لوگ کم ہی آتے جاتے ہیں اور امید نہیں کہ اسوقت کوئی متنفس آجائے رستہ میں ہمیں کوئی آدمی نہیں ملا

ارلوف - مگر ہمیں اس بات کا کس طرح یقین ہے - کہ کرنل کا کوچبان اس ندی کے حال سے باخبر نہیں۔

مالابری - کل شراب کے نشہ میں نے اس سے پوچھا تھا - اور اس نے کہا تھا - کہ وہ دوسرے رستہ ریگا میں آئے تھے - اور کرنل نے اس رستہ واپس جانا اس لئے پسند کیا ہے کہ اس طرف لوگوں کی کم آمد و رفت ہے -

ارلوف - لیکن کرنل اگر اس بات پر اصرار کرے کہ پہلے ہماری گاڑی گذرے تو -

مالابری - وہ ہرگز ایسا نہیں کرے گا - وہ جلد جانا چاہتا ہے اور ہمارے ساتھ کی پرواہ نہیں کرتا -

ارلوف - تمہارے پاس ہر ایک بات کا معقول جواب ہے - اسلئے میں اس معاملہ کو تم پر ہی چھوڑتا ہوں

اتنے میں کرنل کی گاڑی بھی آگئی - اور اس نے آتے ہی پوچھا " تم کیوں کھڑے ہو "

ارلوف - ہمیں امید نہ تھی - کہ آپ اس قدر جلدی پہونچیں گے -

کرنل - مجھے بڑی جلدی ہے -

ارلوف - تو میں آپکی ایک خدمت ادا کرتا ہوں یہ ندی بڑی خطرناک ہے - پھر اگر کوچبان تیراک ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اچھی طرح ندی کا امتحان کرلے وہ آگے آگے چلتا ہے اور آپ اسکے پیچھے پیچھے گاڑی چلائیں - جب آپ کنارے پر پہنچ جائیں گے - تو ہم بھی آجائیں گے ہم سوداگر لوگ ہیں - اور خطرے میں پڑنا پسند نہیں کرتے -

کرنل - میں اسکی کچھ پرواہ نہیں کرتا - کوچبان گاڑی چلاؤ "

مگر مالابری دوڑ کر ان کے آگے ہولیا - کچھ قدم تو ٹھیک گیا - پھر یک لخت منہ پھیر کر کرنل کے کوچبان سے کہنے لگا - دیکھو میرے پیچھے پیچھے آؤ - اب وہ گہرے پانی میں پہنچ گیا - مگر حکمت عملی سے وہ سیدھا کھڑا رہا - معاً گھوڑے گہرے پانی میں کود پڑے اور گاڑی الٹ گئی - کرنل - اریا اور اسکے ہمراہی دونوں ندی میں گر پڑے - مگر کوچبان کسی طرح گاڑی پر بیٹھا رہا گھوڑے تیرنے لگے - اور کوچبان زور سے انہیں چابک مارنے لگا - کرنل نے گرتے ہوئے گاڑی کا سہارا لیا مگر اسکے ہمراہی جو مطلق تیراک نہ تھے - ڈوب گئے اور ندی کی رَو انہیں بہالے گئی - اریا بھی غرق ہوجاتی - مگر جیکوبن اور مالابری دونو اسکو پکڑنے گئے - کتا پہلے پہنچ گیا - اور اس نے اریا کا گون منہ میں پکڑ کر اسے پانی پر اٹھائے رکھا - مالابری نے اسے دوسری طرف سے پکڑا - مگر کتے نے اسے زخمی کیا مالابری اس کنارے کی طرف اریا کو لانا چاہتا تھا اور

کُتا اُسے دوسرے کنارے کی طرف کھینچے لئے جاتا تہا
کُتا غالب آیا اور مالابری مایوس ہوکر اپنے ہمراہیوں
کے پاس آگیا اور کہنے لگا۔ "دیکہو اس بے ایمان کُتے
نے میرا شانہ زخمی کردیا ہے اور دوسری دفعہ اس نے
اپنی مالکہ کو نقصان پہونچایا ہے۔

ارلوف۔ کُتے کو کیا معلوم کہ تم اسکی مالکہ کو قید
سے چُھڑانے کی کوشش کررہے ہو۔ وہ تو اپنی طرف
سے اپنی مالکہ کی حفاظت کررہا ہے۔

مالابری۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کُتے کو
کسی طرح ہلاک کردوں۔

ارلوف۔ نہیں۔ اس کے ذریعہ ہمیں اسکی مالکہ
کا پتہ ملے گا۔

مالابری۔ اور یا اسکے ذریعہ ہم گرفتار ہوں گے

ارلوف۔ خیر دیکھا جائیگا۔ مگر یہہ تو بتاؤ اب
ہم کیا کریں۔

مالابری۔ عورت کا خیال چھوڑیں۔ اور اپنی جان
کی فکر کریں۔ کیونکہ جونہی کرنل جیکب شاٹ میں
پہونچے گا۔ وہ ضرور کچہہ سپاہی ہمیں گرفتار کرنے کے
لئے بہیجے گا۔ ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہم جلدی یہاں
سے واپس چلیں۔ اس گرد ونواح میں ایک زمیندار
ہمارا دوست ہے گاڑی اسکے حوالہ کریں گے اور
آپ پا پیادہ دوسرے راستہ سفر کرکے ماسکو
میں پہونچیں گے چلو جلدی کریں ورنہ ہماری خیر
نہیں۔" وہ گاڑی میں سوار ہونے کو تہے کہ کرنل نے
جو بیہوش آرما کو ہوش میں لاکر گاڑی میں سوار
کرا چکا تہا پکار کر کہا۔ "اچہا دوستو! تمہیں جلدی
مجہے ملنے کا اتفاق ہوگا۔"

چوتہا باب

کرنل شوزکی اور آرما کو۔ اور ارلوف اور اس کے
ہمراہیوں کو ہم اسی جگہہ چھوڑتے ہیں اور جب تک
کہ وہ ماسکو میں پہونچیں۔ ہم ایک اور ضروری
واقعہ کا ذکر کرتے ہیں جسکی ابتدا ہمارے فسانہ کی
تاریخ سے ۳۴ سال پہلے ہوئی۔ اُسوقت شہنشاہ
آئیون روس کے تخت پر متمکن تہا۔ اور آئیون
کے ظلم سے تنگ آکر چند امراء نے سازش کرکے
بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ اور ماسکو کو آگھیرا
اگر جلدی شاہی فوج باغیوں کا حملہ پسپا نہ کردیتی
تو کُل ملک میں بغاوت پھیل جاتی اور شہنشاہ
آئیون کو بُرے دن دیکھنے نصیب ہوتے جب
باغیوں کو شکست ہوئی تو کئی مارے گئے اور کئی
گرفتار ہوئے۔ مگر کچہہ جو بچ رہے انہوں نے
شہر ریازان میں جاکر پناہ لی اور وہاں محصور
ہوگئے۔ انہیں ہر روز امید رہتی تھی کہ اگر وہ چندے
ثابت قدم رہے تو ملک میں عام بغاوت اُٹھ کھڑی
ہوگی اور بہت سی کمک انکی امداد کیلئے آئے گی۔
مگر شاہی فوج ایک نوجوان کمانڈر کے زیر کمان ان
کا محاصرہ کئے ہوئی تھی۔ یہہ نوجوان کمانڈر جو
باغیوں کی پہلی لڑائی میں صرف کپتان کے درجہ

پر تھا۔ کارنمایاں کی وجہ سے یک لخت کرنل کے
عہدہ پر ممتاز کیا گیا۔ اور ریازان کے محاصرہ کی
کمان اسکی سپرد کی گئی۔ نوجوان کمانڈر نے اس
محاصرہ میں ایسی ہنرمندی اور شجاعت دکھائی کہ
شہنشاہ بہت ہی خوش ہوا۔ اور ہر ایک کو امید
تھی۔ کہ نوجوان کرنل کسی وقت روس کا کمانڈر انچیف
ہوگا۔ مگر یہہ کسی کو علم نہ تھا کہ وہ انجام کار کمانڈر
انچیف کے عہدے سے گذر کر کسی وقت روس
کا تاج بھی پہنے گا۔ اس نوجوان کمانڈر کا نام
بورس تھا۔ جو دراصل تاتاری نسل کا
تھا۔ اس نے کامل تین ماہ تک باغیوں کا محاصرہ
کئے رکھا۔ اور کسی طرف سے ان کو کمک نہ پہونچنے دی
اسکا خیال تھا کہ باغی تنگ آکر خود بخود مغلوب
ہو جائیں گے۔ مگر باغیوں نے دم نہ مارا اور آخرکار
ایک دن کرنل بورس نے چار طرف سے باغیوں
پر حملہ کیا۔ باغی بھی جان توڑکر لڑے اور دو دفعہ
شاہی فوج کو انہوں نے قلعہ سے پس پا کیا۔ مگر
بورس نے تیسری دفعہ بڑی سختی کے ساتھہ حملہ کیا اور
جان ہتھیلی پر رکھہ کر قلعہ کے بڑے دروازے کا رخ
کیا۔ قلعہ پر سے اگرچہ گولوں کی بوچھاڑ پڑ رہی تھی اور
شاہی فوج کے آدمی مقتول ہو رہے تھے۔ مگر جوانمرد
بورس برابر بڑھ گیا حتیٰ اینکہ وہ خندق تک جا پہونچا
سپاہیوں نے جلدی لکڑی پتھر وغیرہ خندق میں پھینکنے
شروع کئے اور تھوڑی دیر میں خندق پر ہوگئی۔ خود
کرنل پہلا آدمی تھا جو قلعہ کے دروازے پر جا پہونچا سپاہی

بھی ساتھہ ہی تھے۔ آن فان میں دروازہ توڑ دیا گیا۔ باغیوں نے
بھی کفن سر پر باندہ کر مزاحمت کی۔ دروازے پر اس
قدر سخت مقابلہ ہوا کہ جانبین کے سینکڑوں آدمی
کام آئے۔ شاہی سپاہی جوق در جوق آ رہے تھے
اور اگرچہ باغیوں نے مردانگی کی خوب ہی داد دی
اور ایک ایک انچ زمین پر سختی سے مقابلہ کیا
مگر ان کی کچھہ پیش نہ گئی۔ ان کے سرغنوں میں
سے بہت سے مارے گئے۔ اور جو بچ رہے۔ ان
میں سے کچھہ بھاگ گئے اور کچھہ گرفتار ہو گئے
غرض نوجوان کرنل بورس مظفر و منصور قلعہ
میں داخل ہوا۔ اور تمام شہر پر اس کا قبضہ ہوگیا
اوسی شام کو ایک سوار شہر ریازان کے دروازے
میں سے نکلکر ایک سڑک پر جو شمال کو جاتی ہے
ہو لیا۔ اسکا قد درمیانہ مگر نہایت موزون تھا
اسکی آنکھیں نیلگون اور بال سیاہ تھے اور اس
کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ پانچ
میل تک برابر گھوڑا دوڑائے چلا گیا۔ پھر یکلخت
سڑک سے ہٹ کر ایک پگڈنڈی پر ہو لیا۔ اور
تھوڑی سی مسافت طے کرنے کے بعد اسے ایک
جھونپڑی دکھائی دی۔ معاً وہ گھوڑے سے اترا
اور گھوڑے کو ایک درخت سے باندہ کر جھونپڑی
کی طرف بے دھڑک بڑھا۔ دروازے پر اس نے دستک
دی اور ایک مہ جبین اور نازنین لڑکی نے دروازہ
کھولا۔ اس نازنین نے سادہ لباس پہنا ہوا تھا مگر
اسکی خوبصورتی اس سادہ لباس میں بھی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھی

دروازہ کھولتے ہی وہ سوار سے لپٹ گئی۔
اور پھر دروازہ بند کرکے اپنے عاشق کے ہمراہ
چہل قدمی کرتی ہوئی درختوں کے جھنڈ
میں آگئی۔ دونوں ایک دوسرے کی طرف محبت
بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

نازنین۔ (اپنے عاشق کی وردی کا خیال
کرکے) پیارے مکشاف۔ کب اس محاصرہ کا
خاتمہ ہوگا۔ اور ہم کب باہم کھلے بندوں میاں بی بی
کی طرح رہنے کا موقعہ ملے گا۔ تین ماہ گذرتے
ہیں۔ جب پہلی دفعہ ہم نے ایک دوسرے کو
دیکھا۔ تمہارا اتفاقیہ اس طرف آنکلنا اور میرا
چہل قدمی کرتے ہوئے دوچار ہونا کیسا عجیب
نظارہ تھا۔ پہلی نظر نے ہی ہم کو ایک دوسرے
کا گرویدہ بنالیا۔ گویا خدا نے ہمارے مقدر میں
لکھا تھا کہ ہماری روحیں ایک ہوں گی۔ اس
تنہائی کی زندگی میں تمہارا خیال ہر وقت میرا
دل بہلائے رکھتا ہے۔ لیکن میرا دل چاہتا ہے
کہ یہ چوری کی ملاقاتیں ختم ہوجائیں۔ مجھے
ہر وقت اپنے باپ کا ڈر رہتا ہے۔

عاشق۔ پیاری ایرینی۔ کیا اب ہم میاں
بی بی نہیں ہیں۔ گو کسی انسانی ہاتھ نے ہمارے
ہاتھ باہم نہیں ملائے۔ مگر خدا نے ہمیں ایک دوسرے
سے ملادیا ہے۔ ہماری حلفیں ہماری عہد و پیمان
جو ان درختوں کے جھنڈ کے نیچے ہم نے کئے
تھے خدا ان کا گواہ ہے۔ پھر تم کو گھبراہٹ
کیسی ہے۔ نکاح میں اور ہوتا ہی کیا ہے
صرف چند آدمی گواہ ہوتے ہیں اور اس لئے
کہ ہم اپنے عہد و پیمان کو توڑ نہ سکیں۔ مگر کیا تم
کو مجھ پر شبہ ہے کہ میں تم کو دھوکا دونگا۔ کیا میں
ہر روز تم کو ملنے نہیں آتا رہا۔ کیا ایسی سخت فوجی
نوکری میں میں نے تمہارے لئے وقت نہیں
نکالا۔ میں نے اس بات کی پروا نہیں کی کہ میرا
کمان افسر اگر مجھے کبھی غیر حاضر دیکھ لے تو خدا جانے
میرے لئے کیا سزا تجویز کرے۔ میری پیاری میں
تم پر جان سے فدا ہوں اور مجھے لحظہ بھر بھی تیرے
بغیر چین نہیں ملتا اگر میں ملازم نہ ہوتا تو تمام دن
اور رات تیرے قدموں میں ہی پڑا رہتا۔ کیا مجھے
تیرے باپ کا ڈر نہیں ہے اگر اس نے کبھی معلوم کر لیا
کہ شاہی فوج کا افسر اسکی لڑکی کا عاشق زار ہے
تو وہ مجھے جیتا چھوڑے گا؟ یا کم از کم مجھے
تمہاری صورت دیکھنے کا موقعہ دے گا؟
میری پیاری ہماری خوشی انہیں خفیہ ملاقاتوں
میں ہی ہے۔

ایرینی۔ پیاری مکشاف۔ یہ تو سب سچ
ہے۔ لیکن تم نہیں جانتے۔ کہ کب تک یہ راز
میں اپنے باپ سے چھپائے رکھونگی۔ اور دو ماہ
بعد میں اپنی حالت کس طرح چھپا سکوں گی گو
میری تسلی ہے کہ ہم خدا کے نزدیک میاں بی بی
ہیں۔ لیکن دنیا کس طرح اعتبار کریگی۔ اور کیا
میرا باپ جو ایسا غیرتمند امیر ہے کسطرح مجھکو

گھر میں رہنے دے گا۔

مکسٹاف - میری پیاری ایرینی۔ اس بات کا فکر نہ کرو۔ میں چند یوم کے بعد رخصت لے لوں گا۔ اور پھر میں اور تم کسی اور جگہ چلے جائیں گے اور وہاں سے باضابطہ میاں بی بی بنکر آئیں گے۔

ایرینی - خدا وہ دن جلد لائے۔ اور اس محاصرہ کا جلد خاتمہ ہو۔

مکسٹاف - پیاری اسکا آج خاتمہ ہوگیا ہے باغی مغلوب ہوگئے ہیں۔ شہر پر شاہی فوج کا قبضہ ہوگیا۔

ایرینی - آج توپوں کی آوازیں بھی سننی رہی اور سمجھی کہ لڑائی شروع ہے مگر پہلے کئی دفعہ ایسی لڑائی ہوتی رہی۔ اس لئے مجھے یہ امید نہ تھی کہ آج شاہی فوج کو ضرور فتح ہوگی۔ آج کوئی غیر معمولی بات ہی ہوئی ہوگی۔ قلعہ تو بڑا مضبوط تھا۔

مکسٹاف - ہاں آج ہمارے کمان افسر نے غیر معمولی شجاعت دکھائی۔ اس نے اپنی جان کی پروا نہیں کی۔ اور صرف اسکی بہادری سے قلعہ فتح ہوگیا۔ اب اس گرد نواح میں کوئی باغی نظر نہیں آئے گا۔

ایرینی - میں بھی اسکی تعریف کرتی ہوں تمہارے کمان افسر بورس کی سب تعریف کرتے ہیں میرے باپ نے کئی دفعہ کہا کہ اگر بورس کمان افسر نہ ہوتا تو باغیوں کو بڑا فروغ حاصل ہوتا۔ کاش مجھے موقعہ ملے تو میں اسے پھولوں کا ہار پہناؤں

مکسٹاف - اس حرکت پر تمہارا باپ کیا کہے گا۔ تم اپنے باپ کے دشمن کو پھولوں کا ہار پہناؤ گی؟

ایرینی - میرا مذہب اب وہی ہے جو میرے عاشق شوہر کا ہے۔ میں اب باپ کے مذہب کی پابند نہیں رہ سکتی۔ کیا میں نے تمہاری محبت کے جوش میں تمہیں اسکا راز نہیں بتا دیا تھا مگر مجھ کو یقین ہے کہ تم اسکا راز فاش نہیں کروگے۔ اس نے جعلی نام اختیار کیا ہوا ہے اور تمہارے سوا اسکا کوئی دشمن نہیں جانتا۔ کہ اس جعلی نام کے اندر روس کا ایک کونٹ مخفی ہے۔ مجھے بیشک باپ سے الفت ہے۔ اور اسکی فرمانبرداری مجھ پر فرض ہے مگر جب میں شوہر کی ہو چکی ہوں تو مجھ پر کسی کا فرض نہیں رہا میرا فرض اب شوہر کے ساتھ رہنا اسکی خوشی میں خوش رہنا اور اسکی غم میں غمگین رہنا ہے پھر کیوں نہ میں کرنل بورس کی تعریف کردں جس کے ماتحت میرا شوہر ہے۔

مکسٹاف - اب کرنل کا ذکر جانے بھی دو۔

ایرینی - (مسکرا کر) پیارے تم کیوں مجھے اسکا نام نہیں لینے دیتے۔ کیا تمہیں اس پر رشک آتا ہے۔ کیا تمہیں خیال آرہا ہے کہ جو کام اس نے کیا ہے وہ تم نے کیوں نہ کیا مگر پیارے میں یقین کرتی ہوں کہ تم نے بھی آج کچھ کم کارنمایاں نہ کیا ہوگا۔

تکستاف۔ (مسکرا کر) یہہ تمہارا طفلانہ خیال ہے۔ پیاری آیرینی تو جانتی نہیں۔ میرے دل میں تیری کس قدر محبت ہے۔ کاش تیرا باپ اندھا دھند باغیوں کے ساتھہ شامل نہ ہوتا۔ خدا کرے کہ اب بھی وہ اپنی بیٹی کی خاطر ان باطل خیالات کو ترک کردے۔

ایرینی۔ (غمگین ہوکر) مجھے بھی اپنے باپ کی جان کا ہر وقت خدشہ لگا رہتا ہے۔ رات کو وہ چوری باغیوں کی کمیٹیوں میں جایا کرتا ہے خدانخواستہ اگر وہ پکڑا جائے۔ تو اس کا کیا حال ہوگا۔

تکستاف۔ موت! اسکے سوای اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر وہ آیندہ کے لئے باغیانہ خیال ترک کردے تو بات اور ہے۔

ایرینی۔ افسوس میرے باپ کی خبر نہیں کیونکہ میں جانتی ہوں وہ کبھی ان خیالات کو ترک نہیں کریگا۔ (اور وہ رونے لگی)

تکستاف۔ میری پیاری اطمینان رکھو۔ دیکھیں خدا کو کیا منظور ہے وہ دن دور نہیں کہ ملک کی حالت سدھر جای۔ اور یہہ خانہ جنگیاں نابود ہو جائیں۔ میری پیاری مجھے آج جلدی جانا ہے۔ اور میں افسوس کرتا ہوں کہ فضول باتوں میں ہی ہمارا وقت خرچ ہوگیا ہے اور اب میں جاتا ہوں۔ خدا کرے تو امن وامان میں رہے۔

ایرینی (روتی ہوی) کیا تم جانتے ہو۔ افسوس میرا دل آج گھبرا گیا ہے۔ دیکھو کل جلدی آنا میرا دھیان تمہاری طرف ہی لگا رہیگا"

تکستاف نے روتی ہوی معشوقہ کو گلے سے لگایا۔ اور جب اسنے اپنے عاشق کی طرف دیکھا تو اسکی آنکھیں بھی آنسوؤں سے تر تہیں ایرینی یہہ دیکھہ کر دل میں خوش ہوی۔ کہ یہہ جدای اسکے عاشق کو بھی محسوس ہو رہی ہے آخر کار عاشق و معشوق جدا ہوے۔ عاشق تو گھوڑے پر سوار ہوکر ریازان کو چلا۔ اور معشوقہ اپنی جھونپڑی میں آئی۔ تھوڑی دیر کے بعد پچاس برس کا ایک معزز آدمی نہایت غمگین واندوہگین جھونپڑی میں آیا۔ اور ایک کرسی پر دہم سے گر کر کہنے لگا "جو ہونا تھا سو ہوچکا مایوسی نے چار طرف سے آدبایا۔ ہماری فوج مغلوب ہوگئی" ایرینی بھی باپ کی افسردہ حالی دیکھہ کر غمگین ہوگئی اور پوچھنے لگی۔

"کیوں ابا جان کیا ہوا"

باپ۔ میری بیٹی ہماری امیدیں منقطع ہوگئی ہیں۔ ریازان کا نا قابل تسخیر قلعہ کل کے پیدا شدہ بورس کے ہاتھہ آگیا۔ میرے ہم وطنوں کو ظالم شہنشاہ کے پنجہ سے رہا ہونے کی کوی امید نہیں رہی۔ اب ہمارا کہیں ٹھکانا نہیں۔ تیرا باپ اس جھونپڑی میں بھی محفوظ نہیں"

ایریینی نے اٹھ کر اندوہناک دل سے مہر پر کہا نا رکھا اور باپ بیٹی نے تھوڑا بہت زہر مار کیا جب کھانے سے فراغت ہوئی۔ تو باپ نے کہا۔
"بیٹی کل ہمیں اس جگہ سے ضرور روانہ ہوجانا چاہیے۔ اب ہمارے لئے اس گرد نواح میں کوئی امن کی جگہ نہیں رہی۔"

بیٹی۔ (وحشت زدہ ہوکر) ابا جان ہم کہاں جائیں گے۔

باپ۔ ماسکو میں!

بیٹی۔ ماسکو میں!۔ کیوں نہیں کہہ دیتے۔ کہ ہلاکت میں۔

باپ۔ صرف وہی جگہ ہے۔ جہاں ہم چھپ کر رہ سکتے ہیں۔ اور ماسوا اس کے کسی نئی سازش کا انتظام کر سکتے ہیں۔

بیٹی۔ اباجان۔ کیوں ان خیالات کو ترک نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے ہمیں یہہ دن دیکھنے نصیب ہوئے ہیں۔ ہم کیا اچھی حالت میں تھے عالیشان مکان میں رہتے تھے۔ اب اس نوبت کو پہونچے ہیں۔ ان سازشوں کا کیا فایدہ ہے۔

باپ۔ بیٹی تو نہیں سمجھتی۔ ان سازشوں میں کیا فایدہ ہے۔ ہمارے ملک کی حالت ظلم برداشت نہیں کر سکتی۔ جب تک ان ظلموں کا خاتمہ نہ ہو۔ ہم آسودہ نہیں ہو سکتے۔ بیشک ہم نے اپنا جاہ و مال اس سازش میں برباد کر دیا ہے۔ لیکن اگر ہمیں کامیابی ہوگئی۔ تو ہمارا ملک آسودہ حال ہو جائیگا۔ جب تک میری جان میں جان ہے۔ میں ان خیالات سے باز نہیں رہ سکتا۔"

آیرینی چپ ہوگئی۔ اس کے دل پر یہہ بات بہی شاق گذری کہ کل وہ اس جگہ سے چلی جائیگی۔ جہاں اُسے اپنے عاشق سے ملنے کا موقع ملتا تہا۔ آیرینی اپنے کمرے میں آئی مگر اس نے بجائے بستر پر لیٹنے کے ایک لبادہ اوڑھ لیا۔ اور مصمم ارادہ کرکے چپ چاپ جہونپڑی سے نکلی۔ اسے یقین تہا کہ اس کے باپ کو اسکی روانگی کا حال صبح کے وقت معلوم ہوگا اور اسے اپنے ارادہ کو پورا کرنے کا خاطرخواہ موقع ملیگا۔ خدا ہی جانتا ہے کہ وہ نازنین لڑکی تاریک رات میں تنہا کس طرح چلتی رہی ڈیرہ گھنٹہ لگاتار چلنے کے بعد وہ ریازان میں داخل ہوئی جس کے دروازے ابھی تک کھلے تھے۔ یہاں پہونچ کر اسے خیال آیا کہ اسے اپنے عاشق کا کچھ پتہ نہیں۔ صرف اس کا نام ہی اُسے یاد ہے۔ وہ ریازان کے بازاروں میں پھرتی رہی۔ اور آخر تہک کر ایک دکان کے ساتھ سہارا لیکر کھڑی ہوگئی۔ اپنی حالت پر وہ آٹھ آٹھ آنسو بہا رہی تھی۔ کہ یک لخت ایک شخص فوجی وردی پہنے ہوئے گذرا۔ آیرینی نے جو دیکھا تو اس کا عاشق شوبر تہا۔ آیرینی کود کر اس سے لپٹ گئی۔ اور وہ متحیر ہوکر کہنے

لگا۔" ایرینی تو کس طرح ریازان میں آگئی۔ کوئی
حادثہ تو واقع نہیں ہوا۔
ایرینی۔ کچھہ نہیں۔ ہم کل یہاں سے روانہ
ہو جائیں گے۔
مکشاف۔ کل! (اور کچھہ سوچ میں پڑ گیا)
ایرینی۔ کیا تم میری اس حرکت پر ناراض ہو
کیا تم خفا ہو۔ کہ میں کیوں اپنے وقت تنہا اس
جگہہ آئی۔ مگر میں بڑی ناخوش تھی۔ مجھہ سے
جدائی برداشت نہیں ہو سکتی تھی۔ میں جھونپڑی
کو بجائی کل کے آج ہی خیرباد کہہ کر چلی آئی ہوں۔
میرے پیارے میں تیرے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی
تو جانتا ہے کہ مجھے تیری ساتھ کس قدر تعشق ہے
میں اب تیرے پاس آگئی ہوں۔ میں نے کیا کچھہ
تیری خاطر نہیں کیا۔ دیکھ مجھہ کو ترک مت کر
کیونکہ میں علاوہ تجھہ پر ہزار جان سے عاشق ہونے
کے اپنے اندر تیری یادگار بھی رکھتی ہوں۔
مکشاف۔ میری پیاری۔ میں صرف یہہ سوچ
رہا تھا کہ میں تم کو کہاں رکھوں۔ ہماری کمان
افسر کا سخت حکم ہے کہ کوئی سپاہی یا افسر
کسی عورت کو اپنے ہمراہ نہ رکھے۔ اب کیا کیا
جائے۔ میری صلاح مانو۔ اس وقت تم جھونپڑی
میں چلی جاؤ۔ اور کل باپ کے ہمراہ جانا۔ اور
جب منزل مقصود پر پہونچو۔ تو مجھے خط لکھنا
پھر میں کوئی مناسب انتظام کر لوں گا۔ مگر تمہارا
باپ کس جگہہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ایرینی۔ ماسکو میں!
مکشاف۔ ماسکو میں! اچھا تو نے جاتے ہی
مجھے خط لکھنا۔ لفافہ پر صرف میرا نام ہی کافی
ہوگا۔ اور پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ خط مجھے
مل جائیگا۔ ذرا ٹھیرو۔ میں تمہارے لئے گاڑی
کا انتظام کرتا ہوں۔"

ایرینی اسی جگہہ کھڑی رہی اور تھوڑی دیر میں
مکشاف ایک گاڑی لیکر آیا۔ ایرینی کو پاس
بٹھایا۔ اور پک ڈنڈی تک جاکر اسے اتار دیا
ایرینی چپ چاپ اپنے کمرہ میں جاکر لیٹ رہی
جب صبح ہوئی۔ تو اسکے باپ نے سفر کی تیاری
کی۔ اور وہ دونوں ماسکو روانہ ہوگئے۔ ماسکو
میں پہونچ کر انہوں نے ایک غریب محلہ میں
مکان لیا اور غریبانہ طور پر گذارہ کرنے لگے۔
ایرینی نے اپنی عاشق کو خط لکھا۔ اور بے صبری
سے جواب کا انتظار کرنے لگی۔ چند دن کے بعد
جواب آیا۔ مگر جب ایرینی نے خط کھول کر پڑھا
تو وہ غش کھا کر گر پڑی۔ اسکا باپ پاس کے
کمرہ میں تھا گرنے کی آواز سن کر اندر آیا۔ ایرینی
بیہوش تھی۔ اور ایک چٹھی اوسکی ہاتھ میں
تھی۔ باپ نے چٹھی پڑھی۔ اس میں یہہ
لکھا ہوا تھا۔

"پیاری ایرینی۔ محبت بھرا خط پہونچا۔ مگر افسوس
مجھے رخصت نہیں ملی۔ کرنل نورس کو ماسکو کی
فوج کی کمان ملی ہے۔ اور مجھے بھی بطور اس کے

سٹاف افسر کے اس کے ہمراہ آنا پڑے گا۔
مگر بوجہ ان خطرات کے جو تیرے باپ کو گھیرے
ہوئے ہیں۔ میں تجھے مل نہیں سکوں گا۔ آہ۔
کہ تیرے باپ نے تیرا گناہ معاف کر دیا ہوگا"
یہہ خط پڑھتے ہی آیرینی کے باپ کا رنگ فق
ہو گیا۔ مگر اس نے ایرینی کو ہوش میں لانے
کی کوشش کی۔ جب ایرینی نے آنکھیں
کھولیں تو اس نے وہ ایک خط اپنے باپ کے ہاتھ
میں دیکھا وہ سمجھ گئی کہ اسکے باپ کو سب کچھ
معلوم ہو گیا ہے وہ اٹھ کر فے الغور باپ کے
قدموں میں گر پڑی۔ اور زار زار رونے لگی۔

باپ۔ بیٹی۔ میں تجھے ملامت نہیں کرتا۔ بلا
شبہ کسی غدار نے تجھے دہوکا دیا ہے اور
تجھکو ترک کر دیا ہے۔

بیٹی۔ نہیں ابا جان۔ وہ معزز آدمی ہے
شاہی فوج میں لفٹنٹ کا عہدہ رکھتا ہے۔
وہ بڑا راستباز ہے۔ لیکن غریب ہے۔ اور
اپنی بی بی کی پرورش کرنے کے قابل نہیں
کیونکہ میں فی الحقیقت اسکی بی بی ہوں۔

باپ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ تجھے کسی بے ایمان
نے دہوکا دیا ہے تو اب اسکو کبھی نہیں مل
سکیگی۔ کیونکہ اسکا نام جعلی تھا۔ جو اس نے
تجھکو بتایا۔ میں نے ہرگز نہیں سنا کہ شاہی
فوج میں جو حادثے پر گئی تھی۔ کوئی شخص
لفٹنٹ مکشاحف نامی بھی تھا۔ یہہ جھوٹا نام ہے
اگر وہ راست باز ہوتا تو کبھی جھوٹا نام تجھکو نہ
بتاتا۔ تو نے مفت میں اپنی زندگی برباد کر لی
ہے۔ مجھے اپنی فکر تھی۔ اب تیری بربادی نے
مجھے اور بھی غمگین بنا دیا ہے۔ لیکن اسمیں
تیرا کیا قصور ہے۔ اگر میں تیری پوری نگہداشت
کرتا اور گھر سے سارا سارا دن غایب نہ رہتا تو
اس بے ایمان کو تجھ پر قابو پانے کا کہاں موقع
ملتا۔ یہہ سب میرا ہی قصور ہے۔

بیٹی۔ ابا جان۔ یہہ میرا قصور ہے۔ میں ہی
اسکی سزا برداشت کرونگی۔ اور ایک شکستہ دل
عورت کی طرح زندگی بسر کرونگی۔

باپ۔ مگر یہہ تو بتاؤ۔ تو نے اس بے ایمان
کو میرے حال سے مطلع کیا ہوا ہے کیا وہ میرے
جاہ و منصب سے واقف ہے۔

بیٹی۔ ہاں ابا جان۔ اسکو سب کچھ معلوم ہے
مگر وہ تمکو نقصان نہیں پہونچائیگا۔

باپ۔ تو بیٹی۔ ہمیں جلاوطن ہونا پڑے گا۔
روس کی سرزمین میں ہمارے لئے ٹھہرنے کی
کوئی جگہ نہیں۔

دوسرے دن سفر کی تیاری ہوئی اور ایرینی
چھاتی پر پتھر رکھ کر چپ چاپ باپ کے ہمراہ روانہ
ہوئی۔ اب اسے اپنے عاشق شوہر سے ملنے
کی کوئی توقع نہ رہی۔ کئی دن کے سفر کے بعد وہ
روس کی سرحد پر پہونچے۔ جو پولنڈ سے ملتی
ہے اور مقام ولنا میں انہوں نے بود و باش

اعتبار کی۔ چند ماہ کے بعد ایرینی کے ہاں لڑکا
پیدا ہوا۔ اور ایرینی کے باپ نے اس کا نام
اپنے نام پر ارلوف رکھا۔ ایرینی کا اب کسی
قدر رنج غلط ہو گیا۔ وہ سارا وقت اپنے بچہ کی
پرورش میں خرچ کرتی تھی۔ اور اسکے سوا سے
اپنے بچہ کو کھلانے کے اور کوی کام نہ تہا اسکے
باپ نے یہہ جانتے ہی مشہور کر دیا تہا کہ اسکی
بیٹی ایک فوجی افسر کے ساتھ بیاہی گئی تھی
مگر شادی سے تین ماہ بعد اسکا شوہر باغیوں
کے ساتہہ لڑتا ہوا مارا گیا۔ ولنا کے باشندوں
کو اس پر شبہ کرنے کی کوی وجہ نہ تھی۔ اس لیئے
ایرینی کے ہاں لڑکا پیدا ہونے پر کوی چناں
چنیں نہ ہوی۔ پانچسال اسیطرح گذر گئے۔ ایک
دن کونٹ ارلوف کو ایک شخص فقیرانہ بھیس
میں ملنے آیا۔ اور اس نے اسکو کہا کہ چند
امرا نے پہر سازش کی ہے اور اسکی موجودگی
ماسکو میں ضروری ہے۔ کونٹ ارلوف جو اسی
دہن میں رہتا تہا۔ فی الفور بھیس بدل کر
قاصد کے ہمراہ روانہ ہوا۔ اور ماسکو میں
سازشیوں کے ساتہہ جا ملا۔ مگر پیشتر اس کے کہ
سازش کوی عملی رنگ پکڑے۔ اسکا راز فاش
ہو گیا۔ اور کونٹ ارلوف معہ دیگر ہمراہیوں کے
گرفتار ہو گیا۔ شہنشاہ نے سب کو قتل کی
سزا دی۔ جب سب قتل ہو چکے اور کونٹ
ارلوف کی باری آئی تو ایک سوار انبوہ کو چیرتا
ہوا مقتل میں جا پہونچا اور مقتل کے افسر کو ایک
سر بمہر لفافہ دیا۔ افسر نے لفافہ کہول کر حکم پڑہا
اور کونٹ کے حوالہ کیا۔ جو اسوقت استقلال
اور ہمت کے ساتھ جان دینے پر تیار رہا۔ کونٹ
نے دیکھا۔ تو اسمیں لکھا تہا۔ کہ "شہنشاہ نے
کونٹ ارلوف کا قصور معاف کر کے اسکی جان
بخشدی ہے اسکو چاہیئے کہ آیندہ شہنشاہ
کے برخلاف کوی کارروائی نہ کرے"۔ کونٹ یہہ
پڑہ کر خوش ہوا اور حکم واپس دینے کو تہا کہ اسکی
پشت پر اسنے یہہ لکھا ہوا دیکہا۔

"مکتشاف نے اس ضرر اور نقصان کے معاوضہ
میں جو اس نے ایک امیر کی لڑکی کو پہونچائی ہیں
گو دانستہ نہیں۔ اپنے اعلے افسروں کے پاس
التجا کر کے اس امیر کی جان بخشی کا حکم حاصل کیا
اور اسطرح ان نقصانات کی کسی قدر تلافی کی ہے
امید کہ وہ امیر اور اسکی لڑکی اسکا قصور معاف
کر دیں گے"۔

کونٹ یہہ پڑہ کر سخت متعجب ہوا اور ولنا میں
آکر اپنی بیٹی کو کل کیفیت سنائی۔ وہ بہی سنکر
متعجب ہوی اور اب اسے پختہ یقین ہو گیا کہ
اسکا عاشق زندگی میں اسے نہیں ملیگا اور نہ
ہی اپنے بیٹے کو تسلیم کرے گا۔

دس سال اور گذر گئے اور ایرینی کا بیٹا
ارلوف ایک نہایت قد آور اور خوبصورت نوجوان
نکلا۔ کونٹ نے باغی خیالات کو ترک کر کے اُس

لڑکے کی پرورش کی طرف دہیان لگا لیا تہا اور اُسے فن سپہ گری ضروری تعلیم اور امیرانہ اوضاع واطوار اچہی طرح سکہا دی تہے۔ ایریني اپنے بیٹے کو ہونہار دیکہہ کر بہت ہی خوش ہوتی تہی انہی میں خان کریمیا کے حملہ کی خبر تمام روس میں پہیل گئی۔ اور کونٹ نے باغیانہ خیالات کا دہبہ دور کرنے کے خیال سے اس سالخوردہ حالت میں ملک اور شہنشاہ کی خدمت کرنے کا ارادہ کیا۔ اس لئے کچہہ سوار بہرتی کئے۔ اور شاہی فوج کو ملنے کا قصد کیا۔ نوجوان ارلوف نے جنگ میں شریک ہونے کی خواہش کی اور کونٹ کی منت کی کہ اُسے بہی ہمراہ لے چلے پہلے تو کونٹ نے انکار کیا اور ایریني نے بہی ارلوف کو منع کیا۔ مگر جب نوخیز ارلوف نے اصرار کیا تو کونٹ بہی رضا مند ہوگیا اور اس طرح ارلوف کو ۱۵ سال کی عمر میں ایک خونریز لڑائی میں کارنمایاں دکہانیکا موقع ملگیا۔ ارلوف کو کونٹ اور ایریني نے ملک اور شہنشاہ کی وفاداری کا اچہی طرح سبق دیا ہوا تہا۔ اور اُسے شاہی خاندان اور ملک کے ساتہہ اسقدر ہمدردی پیدا ہوگئی تہی۔ کہ لڑائی کے نہایت نازک نازک موقعوں پر اس نے جان ہتہلی پر رکہہ کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ کونٹ تو اس لڑائی میں مارا گیا۔ مگر ارلوف نہایت تعریف کے ساتہہ اس امتحان میں پاس ہوا۔ کونٹ کا خطاب اور درجہ آرلوف کو عطا ہوا اور وہ روس کے شجاع امرا میں سے سمجہا جانے لگا۔ جب بورس تخت پر بیٹہا تو اسوقت ارلوف ایک پلٹن کا کرنل مقرر ہوا تہا نہایت جوانمردی کے ساتہہ فوجی خدمات ادا کرتا رہا۔ مگر جب یہہ خبر روس میں مشہور ہوئی کہ ایبون چہارم کا بیٹا اور فیوڈر کا بہائی پرنس ڈیمیٹری پولنڈ میں زندہ ہے جسکے مرنے کی خبر اسکے بہائی شہنشاہ فیوڈر کے وقت میں مشہور ہوئی تہی۔ تو ارلوف کا دل بورس کی طرف سے برگشتہ ہوگیا اور اسنے سمجہا کہ بورس نے محض تخت غصب کرنیکی خاطر اصلی وارث تخت کو مردہ مشہور کیا اور لوگ بہی بورس سے برگشتہ ہوگئے اور اگر بورس اسوقت حکمت عملی سے یہہ اعلان جاری نہ کر دیتا کہ پرنس ڈیمیٹری درحقیقت مرگیا ہوا ہے۔ جس شخص نے پولنڈ میں یہہ دعویٰ کیا ہے وہ جہوٹا ہے بلکہ وہ رومن کیتہلک مذہب کا پادری ہے جنہوں نے کلیسائی یونانی پر غالب آنے کے لئے اسکو تخت روس کا دعویدار مقرر کیا ہے اور شاہ پولنڈ نے محض روسی سلطنت میں سے کچہہ حصہ لینے کی خاطر اس جہوٹے پرنس کو امداد دینے کا ارادہ کیا ہے۔ تو ملک میں عام بغاوت پہیل جاتی۔ اور بورس کو قتل کر کے لوگ فی الفور پرنس ڈیمیٹری کو خود پولنڈ سے لاکر تخت روس پر بٹہا دیتے۔ مگر اس اعلان کی وجہ سے کئی لوگ

شک وشبہ میں پڑگئے ۔ اور بورس نے بھی امراء
اور فوجی افسروں پر مہربانیاں شروع کردیں
اور اس طرح ملک میں امن قایم رہا ۔ مگر زیادہ
ہشیار آدمی بورس کے اعلان پر اعتماد
نہ کرکے آہستہ آہستہ پرنس کو ملنے جانے لگے
ارلوف بھی اپنی ماں کی بیماری کا بہانہ کرکے
فوجی ملازمت ترک کرکے ولنا میں آگیا ۔ اور
اس نے اپنی ماں کو کل حال سے مطلع کیا ۔ ماں
اُسے کیا مشورہ دے سکتی تھی ۔ جو کچھہ ارادہ
ارلوف نے کیا تہا ۔ اس نے بھی منظور کرلیا
اور ارلوف بھیس بدل کر پرنس کو جاملا ۔ ارلوف
خود شجاع اور بہادر آدمی تہا ۔ اس نے پرنس
کا قد و قامت اور چہرہ دیکھہ کر فوراً سمجھہ لیا کہ
یہہ شخص جھوٹا نہیں ہوسکتا ۔ یہہ ڈیل ڈول ایک
پادری کی نہیں ہوسکتی ۔ اور نہ یہہ چہرہ آیون
کے بیٹے کے سواے کسی اَور کا ہوسکتا ہے ۔
پرنس ۔ ارلوف کو دیکھہ کر از حد خوش ہوا ۔ اور اس
کو اپنا لفٹنٹ جنرل مقرر کیا ۔ شاہ پولنڈ نے پرنس
ڈیمیٹری کو امداد دینے کا وعدہ کیا ہوا تہا ۔ اور
اس نے کہدیا تہا ۔ کہ پرنس فوج ہمراہ لیکر بورس
پر چڑہائی کرے ۔ مگر ارلوف نے پرنس کو یہہ سمجھایا
کہ پہلے ہمیں اپنے طور پہ کوشش کرنی چاہیئے
اگر کسی طرح سے ہم بورس کو گرفتار کرنے پر قادر
ہوگئے ۔ تو باقی کام ہمارے لیئے آسان ہوگا
پھر ہمیں کیا ضرورت ہے کہ غیر فوج لے جاکر اپنے
ہم وطنوں کا خون بہائیں ۔ اس تجویز کو پرنس
نے بھی پسند کیا ۔ اور آخر کار یہہ صلاح ٹھہری
کہ سوئیڈن میں چلنا چاہیئے ۔ اور وہاں کے
بادشاہ کو بھی اپنا حامی بنانا چاہیئے ۔ تاکہ
اگر ہمیں اپنے طور پر کامیابی نہ ہوئی ۔ تو سوئیڈن
اور پولنڈ کی فوجیں ہمراہ لیکر روس پر
چڑہائی کریں ۔ سوئیڈن میں پرنس کی بہت
خاطر و مدارات ہوئی ۔ کیونکہ پولنڈ اور سوئیڈن
کی رقیب سلطنتیں چاہتی تہیں ۔ کہ کسی طرح
روس کی سلطنت میں انہیں فساد مچانے
کا موقعہ ملے اور ایسا موقعہ پھر کب ہاتھہ آسکتا
ارلوف پرنس کو سوئیڈن میں چھوڑ کر ریگا کے رستہ
چپ چاپ ماسکو میں آگیا ۔ اور یہاں وہ لوگوں کو
پرنس کا طرفدار بنانے کی کوشش کرتا رہا ۔ اور اب
ہم اسکو ریگا کے کنارے سے پرنس ڈیمیٹری کو اتارنے
ارما کو چھڑانے کی کوشش کرنے اور ماسکو کی
طرف معہ اپنے دونوں ہمراہیوں کے جاتے
دیکھتے ہیں ۔

پانچواں باب

ان واقعات کو جو تیسرے باب میں مذکور ہوے
کچھہ دن گذر گئے ہیں ۔ اور شہر ماسکو کا نظارہ
پیش ہوتا ہے ۔ ہمارے فسانہ کے وقت
یہہ شہر چار حصوں میں منقسم تہا ۔ اس کے

کوچہ و بازار وسیع تھے۔ مگر ان میں گرد اسقدر تھی۔ کہ اگر تھوڑی سی بارش بھی ہو جاوے تو دلدل کی وجہ سے چلنا دشوار تھا۔
پہلے حصہ کا نام کٹیا گروڈ یعنی درمیانی شہر ہے اسکے گرد ایک سرخ دیوار پتھر کی بنی ہوئی ہے جو اس کو دیگر حصوں سے علیحدہ کرتی ہے دریائے موسکا اسکے جنوب میں بہتا ہے اور دریائے نگلینا شمال میں۔ شہنشاہ کا محل بھی اسی حصہ میں ہے۔ جسے کرملن کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس محل کے نیچے پہلے حصہ کی نصف زمین ہے۔ اس کے گرد فصیل اور بھاری خندق ہے۔ فصیل پر توپیں چڑھی ہوئی ہیں اور اسکے محفوظ کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کیگئی۔ اس محل کے احاطہ میں بہت سے گرجے ہیں۔ جن میں سے دو زیادہ مشہور ہیں۔ ایک تو بوجہ بلندی اور تکلف کے۔ دوسرا ایک بڑی بھاری گھنٹی کی وجہ سے یہ گھنٹی چار سو من وزنی ہے۔ جو شہنشاہ بورس نے بنوائی تھی۔ اس گھنٹی کو بڑے بڑے موقعوں پر بجانے کے لئے چوبیس آدمی لگائے جاتے ہیں۔ لاٹ پادری کا محل بھی اسی قلعہ میں ہے اور بعض بڑے بڑے مصاحب بھی اسی حصہ میں سکونت پذیر ہیں۔ شہنشاہ بورس نے ایک نیا محل پتھر سے اپنے بیٹے کیلئے بنایا ہے۔ مگر خود وہ پہلے چوبین محل میں ہی رہتا ہے جسمیں اسکی صحت اچھی رہتی ہے۔ خزانہ اور میگزین بھی اسی قلعہ میں ہیں۔ قلعہ کے پھاٹک پر فصیل کے باہر ایک خوبصورت گرجا بنا ہوا ہے۔ جسے یروسلم کہتے ہیں۔ اس گرجا کو اس قدر عالیشان خیال کیا گیا تھا۔ کہ اس کے تعمیر کرنے والے کاریگر کی آنکھیں نکلوا دی گئی تہیں۔ تاکہ وہ کسی غیر ملک میں ایسی شاندار عمارت نہ بنا سکے اس گرجے کے برجوں پر دو بڑی توپیں ہیں اور ان کا رُخ اس طرف رکہا گیا ہے جس طرف سے تاتاری حملہ آوروں کے آنے کا خدشہ رہتا تھا قلعہ کے باہر شہر کا بڑا بھاری چوک ہے۔ جہاں تمام دن آدمیوں کا ہجوم رہتا ہے۔ اس چوک میں مختلف بازار آکر ختم ہوتے ہیں۔ اور ایک قسم کے دوکانداروں کی دوکانیں الگ الگ بازاروں میں ہیں۔ مثلاً ایک بازار میں کل دوکانیں بزازوں کی ہیں۔ ایک میں کل درزیوں کی۔ ایک میں لوہاروں کی۔ ایک میں موچیوں کی علے ہذالقیاس ایک بازار ایسا ہے جسمیں صرف عیسائی رسولوں اور مقدسوں کی مورتیں بکتی ہیں۔ اور مورت بازار کے نام سے مشہور ہے۔ ایسے ہی دیگر بازار دکانداروں کے نام سے موسوم ہیں۔

دوسرا حصہ زارگروڈ کہلاتا ہے جس کے معنی شاہی شہر کے ہیں۔ دریائے انگلینا اس کے وسط میں سے گذرتا ہے۔ اور اس کے گرد سفید دیوار ہے۔ اس میں توپیں اور گولے ڈھالنے کا کارخانہ ہے۔ بڑے بڑے اُمراء کے مکانات

بھی اسی حصہ میں ہیں۔ اور ہر قسم کی دکانیں
بھی ہیں۔

تیسرا حصہ کو سکوٹروم کہتے ہیں۔ اسکی
نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب تاتاریوں نے
سنہ ۱۵۷۱ء میں اسکو آگ لگادی تہی۔ تو اس
وقت یہہ پانچ فرسنگ تک آباد تہا۔ ایک چھوٹی
سی ندی اسکے وسط میں ہے۔ جو دریای موسکوا
میں جا ملتی ہے۔ اسمیں زیادہ تر چوبین مکانات
ہیں۔ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک باسانی
تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔

چوتھا حصہ۔ سیمی ٹیسکا کہلاتا ہے۔ اسمیں
شہنشاہ کی باڈی گارڈ فوج کی بارکیں ہیں۔ اسکی
فصیل وغیرہ سب چوبین ہے۔ غریب لوگوں کے
مکانات بھی اسی حصہ میں ہیں۔ اسمیں بکثرت گرجے
ہیں۔ اور علاوہ باڈی گارڈ کے باقی فوج متعینہ
دارالخلافہ کی بارکیں بھی اسی حصہ میں ہیں۔ گویا
یہہ حصہ ماسکو کی چھاونی ہے۔

ایک شام کو ۹ بجے بزازوں کے بازار میں ایک دکان
کے سامنے جہاں سلے سلائے کپڑے اور لباس کے
دیگر لوازمات فروخت کے لئے موجود تہے۔ ایک سوار
غریبانہ لباس پہنے مگر خوبصورت اور اعلے نسل کے گہوڑے
پر سوار گہوڑے سے اُترا۔ ایک مزدور لڑکے کو جو اسی
غرض کے لئے وہاں موجود تہا۔ اس نے گہوڑا سپرد کیا
اور آپ دکان میں گیا۔ دُکاندار اور اسکی بی بی سوار
کی شکل صورت اور لباس دیکہہ کر گہبرا گئے۔ کیونکہ ان
دنوں راہزن عجیب عجیب حکمتوں سے لوگوں کو لوٹ
لیا کرتے تہے۔ میاں بی بی نے اپنے گاہک کو شک کی
نگاہ سے دیکہا۔ اور سوار اُن کے دل کی بات تاڑ کر
ہنس کر کہنے لگا " کیا تم نے مجہے کوی راہزن خیال
کیا ہے۔ میرا لباس شاید جنٹلمینوں کا ایسا نہیں
ہے۔ مگر میرے پاس خرید و فروخت کرنے کے
لئے کافی روپیہ ہے" اور اس نے ایک تہیلی اشرفیوں
سے بہری ہوی دُکاندار اور اسکی بی بی کو دکہای۔

گو اس سوار کے کپڑے میلے اور پہٹے پرانے
تہے۔ مگر اسکی شکل نہایت خوبصورت تہی
اسکا قد لانبا اور بدن مضبوط تہا۔ اسکی مونچھیں
سیاہ اور لمبی تہیں۔ اسکی آنکہیں موٹی
اور پیشانی کشادہ تہی۔ غرض اپنی شکل صورت
سے وہ ایک معزز شخص معلوم ہوتا تہا۔ اور اس
پر شبہ کرنے کی گنجایش باقی نہ رہتی تہی۔ اس
کی عمر تیس سال سے زیادہ معلوم نہ ہوتی
تہی۔

دُکاندار اور اسکی بی بی پہلے تو اُسے دیکہہ کر
گہبرا اُٹہے۔ مگر جب اس نے تہیلی دکہای۔ تو وہ
کسی قدر مطمین ہوگئے اور کہنے لگے " ہم حاضر ہیں
فرمایئے کیا ارشاد ہے "

اجنبی۔ میں اپنے لئے ایک نہایت اعلے درجہ
کا سوٹ اور اسکے متعلق ضروری اشیا خریدنا
چاہتا ہوں۔ میرے کپڑے سفر میں خراب ہوگئے
ہیں اور میں نئے خریدنے چاہتا ہوں۔ مجہے نمونے دکہاو

تو میں اپنے لئے پسند کر لوں۔

دکاندار۔ (کمرے میں لیجا کر) یہہ نمونے آپکے سامنے ہیں جو چاہیں پسند کر لیں۔

اجنبی نے ایک نہایت عمدہ سوٹ پسند کیا۔ اور اس کے متعلق ضروری اشیا بھی خرید کر لیں۔ سونے کی گھڑی اور کچھہ انگشتریاں جن میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اس نے پسند کیں۔ اور جب سب کچھہ خرید کر چکا۔ تو اس نے ایک علیحدہ کمرے میں جا کر پرانے کپڑے اتار دئے اور نئے پہن لئے۔ اب تو وہ خاصا ایک امیر آدمی معلوم ہوتا تھا۔

جب وہ کپڑے پہن کر باہر نکلا تو اس نے دکاندار سے پوچھا "مجھے کوئی ایسا ہوٹل بتاؤ۔ جہاں امرا کی آمد و رفت ہو۔ میں امیر آدمیوں میں نشست برخاست رکھنا چاہتا ہوں"

دکاندار نے ایک ہوٹل کا جو اسی بازار میں تھا پتہ دیا اور کہا کہ "وہاں فوجی افسر عموماً آمد و رفت رکھتے ہیں اور مختلف کھیلوں میں وقت بسر کرتے ہیں"

اجنبی گھوڑے پہ سوار ہو کر اس ہوٹل میں گیا مالک ہوٹل نے اسکا گھوڑا اصطبل میں بھیجا۔ اور آپ اسے ڈرائنگ روم میں لے گیا۔ جہاں بہت سے فوجی افسر جوا کھیل رہے تھے۔ خصوصاً ایک بڑا افسر جس کے سامنے اشرفیوں روپیوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ بار بار اپنے ہمراہیوں کو کہہ رہا تھا "کوئی تو میرے ساتھہ آؤ کھیلو۔ آج سب خاموش ہو گئے ہو اتفاق سے آج مجھے جیت نصیب ہوئی ہے۔ کوئی تو مرد میدان بنو۔ کیا کوئی میرے ساتھہ نہیں کھیل سکتا"

یہہ الفاظ اسکے منہ میں ہی تھے کہ اجنبی کمرہ میں داخل ہوا اور اسکے جواب میں اس نے کہا "میں کھیلوں گا" سب متحیر ہو کر اجنبی کی طرف دیکھنے لگے۔ اور اسکی وضع قطع دیکھہ کر سب کے دل میں اسکی عظمت کا خیال پیدا ہو گیا۔ اجنبی آتے ہی میز کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور اس افسر سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "شروع کیجئے میں حاضر ہوں"

یہہ افسر بہ نسبت اپنے ہمراہیوں کے زیادہ رتبہ کا تھا۔ ڈیل ڈول میں خاصا تنومند تھا۔ اور فوج کے ایک ڈویژن کا کمانڈر تھا۔ اسکو جنرل لسمنوف کہتے تھے۔ اور اسوقت کی روسی تاریخ میں وہ مشہور اور نامور آدمیوں میں سے تھا۔ جوئے کا اسے بڑا شوق تھا۔ اور اسکی نسبت مشہور تھا۔ کہ جوئے پر اسے اپنی جان لگانے کا اتفاق ہو جائے تو اسے تامل نہ ہوگا۔

جنرل لسمنوف (اجنبی کی جرأت دیکھہ کر) صاحب! معاف رکھنا۔ اگر میں یہہ کہوں کہ میں آج خوش نصیب ہوں۔ کہیں تم کو نقصان نہ پہونچے۔

اجنبی۔ آپ اس بات کی کچھہ فکر نہ کریں۔ چند اشرفیاں ہار جانے سے میں مفلس نہیں ہو جاؤنگا۔ بیشک آپ دل کھول کر کھیلیں۔ یہہ لیجئے میں دو اشرفیاں اوپر رکھتا ہوں

حاضرین بڑی دلچسپی سے کھیل دیکھنے لگے۔ اجنبی نے پہلا داؤ جیت لیا۔ دوسرا اور تیسرا بھی۔ اب تو جنرل بسمنوف بڑا مضطرب ہوا۔ اور بھاری بھاری داؤ رکھنے لگا۔ مگر ہر بار پانسہ اجنبی کے حق میں پڑتا رہا۔ اور جس قدر روپیہ جنرل کے سامنے تھا وہ سب کم سب بلاکم وکاست اجنبی کے سامنے چلا گیا۔ دیکھنے والے اجنبی کی خوش قسمتی پر آفرین کرنے لگے۔ مگر جنرل جو بہت محجوب ہو رہا تھا۔ اور اتنا روپیہ ہار چکا تھا۔ جوش میں آیا اور کہنے لگا لو یہہ میری انگوٹھیاں سونے کی گھڑی سب ایک داؤ پر ہیں۔ اجنبی نے نہایت اطمینان کے ساتھ اٹھا کر پانسہ پھینکا۔ اب بھی پانسہ اجنبی کے حق میں پڑا جنرل تو اب بہت ہی غصہ میں آیا پہلے تو ہمنے ایک ہمراہی سے ایکہزار اشرفی قرض مانگا مگر اسنے انکار کیا آخر اس نے اجنبی سے یہہ کہا کہ میں آخری داؤ پر اپنا عہدہ رکھتا ہوں۔ اگر میں جیت گیا تو جو کچھہ زر وجواہر تم نے مجھسے جیتا ہے سب میرا ہوگا اور اگر میں ہار گیا تو میں اپنا عہدہ جرنیلی تمہارے ہاتھہ فروخت کر دونگا۔ اگر منظور ہو تو جواب دو۔" اجنبی نے رضامندی ظاہر کی اور جنرل بسمنوف نے کاغذ قلم دوات لیکر اقرار نامہ لکھا کہ اگر وہ یہہ داؤ ہار گیا تو اسکا فوجی عہدہ اجنبی کو مل جائے۔ یہہ آخری داؤ تھا اور جنرل بسمنوف کی قسمت کا فیصلہ تھا وہ بڑی گھبراہٹ میں تھا۔ مگر اجنبی نے نہایت اطمینان قلب کے ساتھہ پانسہ پھینکا۔ تمام حاضرین نتیجہ کو غور سے دیکھنے لگے۔ سبسے اول خود جنرل بسمنوف کو نتیجہ سے آگاہی ہوئی۔ اور اس نے ایک آہ سرد کھینچ کر کہا" آہ میں تباہ ہوگیا۔ میرا اب کہیں ٹھکانا نہیں رہا" اجنبی نے چپ چاپ کل زر وجواہر اوٹھا کر اپنی جیب میں رکھہ لیا اور اقرار نامہ بھی پاکٹ بک میں سنبھال لیا۔ اور خدمتگار کو آواز دیکر شراب کی کئی بوتلیں منگائیں اور حاضرین کو کہا۔ "کیا آپ میری دعوت منظور فرماوینگے"؟ خدمتگار نے فی الفور چند گلاس اور بوتلیں لاکر میز پر رکھہ دیں۔ اور اجنبی نے سب گلاس بھر دئے۔ سب نے ایک ایک گلاس مزے سے پیا۔ مگر جنرل بسمنوف جو نہایت شکستہ خاطر اور افسردہ دل ہو رہا تھا اس نے تو ایک ہی دفعہ گلاس منہ میں انڈیل لیا گویا وہ شراب سے کچھہ تسلی حاصل کرنا چاہتا تھا کل حاضرین بڑے مذاق سے گفتگو کر رہے تھے مگر جنرل شراب پیکر غیظ وغضب میں آرہا تھا اسکی حالت ایسی نازک ہو رہی تھی کہ وہ اجنبی کا خون کرنے پر بھی تیار تھا۔ اب وہ دنیا میں ایک مفلس قلاش رہ گیا تھا اور وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اسکا زر وجواہر وعہدہ اجنبی کے ہاتھہ چلا جائے۔ اس نے دل میں ٹھان لی کہ کسی طرح اجنبی کو اکسا کر لڑائی پر آمادہ کرے۔ اسے اپنے زور وفن پر بڑا ناز تھا اور اسکا خیال تھا کہ اگر اجنبی

اسکو ساتھہ لڑنے پر آمادہ ہوا۔ تو اجنبی ضرور مارا
جائیگا۔ اور اسطرح اوسکو اپنے ہارے ہوئے مال کو
واپس لینے کا موقعہ مل جائیگا۔ یہہ ارادہ کر کے
اسنے اجنبی کو کہا "تم نے کھیل میں فریب کیا
ہے" حاضرین چونک پڑے اور ان کا خیال تہا
کہ اجنبی اس ہتک کے لفظ پر غضبناک ہوگا
مگر اجنبی نے نہایت اطمینان کے ساتھہ جیب
سے پاکٹ بُک نکالی۔ اور اس میں کچھہ لکھہ کر
پہر پاکٹ بُک جیب میں رکھہ لی۔ حاضرین یہہ حرکت
دیکھہ کر سخت متعجب ہوئے۔ انہیں امید نہ تھی
کہ اجنبی ایسے ہتک کے الفاظ برداشت کر سکیگا۔ جنرل
نے جب دیکھا کہ اس کے الفاظ کا اجنبی پر کچھہ اثر
نہیں ہوا۔ تو اسنے پہر کہا "تم واقعی فریبی ہو"
اس دفعہ پہر اجنبی نے نوٹ بک نکالی۔ اور اس
پر کچھہ لکھہ کر اطمینان کے ساتھہ ہمراہیوں سے باتیں
کرنے لگا۔ حاضرین اور بھی متعجب ہوگئے۔ اتنے
میں جنرل نے پہر کہا "تمہاری شکل راہزنوں کی
ایسی ہے" پہر اجنبی نے نوٹ بک نکالی۔ اور اس
پر کچھہ لکھہ کر جیب میں رکھہ لی۔ اب تو حاضرین بھی
اجنبی کو حقارت سے دیکھنے لگے۔ اور آپس میں کہنے
لگے یہہ واقعی کوئی بزدل آدمی ہے مگر معاً اجنبی نے
جنرل لسمنوف کو اوٹھکر کہا "صاحب مجھے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ تم میرے ساتھہ جنگ آزمائی
کرنا چاہتے ہو"

جنرل لسمنوف - غنیمت ہے کہ اتنے عرصہ کے بعد
تمہیں غرض کا خیال آیا ہے - ہاں! میں تمہارے
ساتھہ لڑنا چاہتا ہوں۔ وقت اور جگہہ مقرر کرو
اور میں مقررہ وقت اور مقررہ مقام پر موجود ہوں
گا۔ گو مجھے شک ہے کہ تم اپنی شکل مجھے وہاں نہ دکہاؤ
گے۔ کیونکہ تم بڑے بزدل آدمی معلوم ہوتے
ہو۔

اجنبی - ابھی وقت اور یہی جگہہ۔

جب اجنبی نے یہہ الفاظ کہے تو حاضرین بہت ہی
خوش ہوئے۔ اور وہ دل میں پشیمان ہوئے
کہ کیوں انہوں نے اجنبی کی شجاعت پر شک کیا تہا
دونوں کی تلواریں دیکہی گئیں۔ تو جنرل لسمنوف کی
تلوار ایک انچہ زیادہ لمبی نکلی۔ مگر اجنبی نے کہا میں اس
بات کی پرواہ نہیں کرتا۔ میز درمیان سے اوٹھادی
گئی اور لڑائی شروع ہوئی۔ جنرل لسمنوف بہت خوش تہا
مگر اجنبی نہایت مطمئن میں تہا جنرل نے کئی ایک حملے
کئے۔ مگر اجنبی نے اسکے سب وار خالی دئے آخر
جنرل نے طیش میں آکر ایک سخت وار کیا اور اگر
اجنبی اسکو سبکدستی سے خالی نہ دیتا تو بلاشبہ اسکا
خاتمہ ہو جاتا مگر اجنبی نے نہ صرف وار ہی خالی دیا بلکہ
چالاکی سے جنرل کا بایاں بازو زخمی کیا جنرل یہہ دیکھہ
کر شیر کیطرح جھپٹا مگر اس دفعہ اجنبی نے بڑی ہنرمندی
سے اپنا بچاؤ کیا۔ اور ساتھہ ہی جنرل کا بایاں شانہ زخمی
کیا۔ اب تو جنرل کے غیظ و غضب کا کچھہ ٹھکانا نہ
رہا۔ اسنے سوچا کچھہ تہا اور نتیجہ کچھہ نکلا۔ اجنبی تیغ زنی
میں بھی اسکا اُستاد نکلا۔ اور یہہ بات جنرل کا دل

دکھا رہی تھی۔ آخری حملہ جنرل نے پھر سختی سے کیا
اور اب تو حاضرین بھی اس امید میں تھے۔ کہ جنرل
کی تلوار اجنبی کے سینہ سے پار ہو جاویگی۔ مگر بجلی
کی طرح کود کر اجنبی نے وار خالی دیا۔ اور اس زور
سے جنرل کے دائیں ہاتھ پر وار کیا کہ جنرل کی
تلوار اوسکی ہاتھ سے چھوٹ کر پانچ قدم پر جا پڑی
اور جنرل دو قدم پیچھے جا گرا۔ اجنبی نے نہایت اطمینان
کے ساتھ تلوار پونچھی اور نیام میں رکھ لی۔ جنرل کے
ہمراہی اسوقت جنرل کے زخموں کو دہونے اور
انہیں باندھنے میں مصروف ہوئے اور جب فارغ
ہو چکے تو اجنبی نے ان کو کہا "صاحبان میں چاہتا ہوں
کہ آپ ایک نظر میری پاکٹ بک پر کریں اور دیکھیں کہ
میں نے کیا لکھا ہوا تہا" اجنبی نے پاکٹ بک نکال کر انکے
سامنے رکھی اور سب نے ایک حیرت کے ساتھ یہی لکھا ہوا
دیکھا۔

(۱) اس پہلی ہتک کے لئے میں جنرل کا بایاں بازو
زخمی کر دونگا۔

(۲) اس دوسری ہتک کے لئے میں اسکا بایاں شانہ
زخمی کرونگا۔

(۳) اس تیسری ہتک کے لئے اسکا دایاں ہاتھ زخمی
کر دونگا۔ مگر اسکو قتل نہیں کرونگا۔

بلاشبہ اجنبی نے جو کچھ لکھا تہا ایسا ہی کر دکھایا اور
زیادہ تعجب یہہ تہا کہ خود اسکو کوئی زخم نہ آیا تہا
وہ جنرل کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اس سے کہا "جنرل
میں جانتا ہوں کہ تمہارے زخم چنداں خطرناک نہیں
ہیں میں نے عمداً خفیف زخم کئے ہیں اور مجھے امید ہے
کہ تم کل صبح کی حاضری میرے ساتھ اس جگہ کہاؤ گے
اسوقت ہم کچھ باتیں بھی کریں گے۔ میں نے ایک
کمرہ اپنے لئے خاص کر لیا ہے۔

جنرل۔ مگر یہہ تو بتاؤ کہ میں کس نام سے
آپکو دریافت کروں۔

اجنبی۔ میرا نام! اچھا یہاں آکر یہہ پوچھنا
کہ کپتان ہیوسی اندر ہی ہے۔

جنرل۔ اور آپ کہاں سے آئے ہیں۔

کپتان۔ میری پلٹن کوہ قاف میں ہے میں
نے کچھہ عرصہ کے لئے رخصت لی ہے۔ اور ماسکو کی
سیر کرنے اور یہاں دل بہلانے آیا ہوں"

یہہ کہہ کر کپتان نے ہوٹل کا حساب دیا اور ہوٹل سے
نکلکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور موٹ بازار
مکان ۶۰ کے سامنے آکر اسکے دروازہ پر تین دفعہ
دستک دی۔ ایک شخص نے جلدی سے دروازہ کھولا
اور جب اجنبی اندرونی صحن میں پہونچکر گھوڑے
سے اترا اور شخص مذکور نے گھوڑا پکڑا تو بے
اختیار کہا "پرلنس آپنے بہت دیر لگا دی
میں سخت گہبرا گیا تہا۔

پرلنس۔ فرسن چپ۔ تمکو میں نے آتے ہی
کہہ دیا تہا کہ پرلنس کا لفظ کبھی منہ سے مت
نکالو۔ مجھکو کپتان ہیوسی سمجھو۔ اور میں گویا بطور
کرایہ دار کے تمہارے پاس رہتا ہوں۔ دیکھو
آئندہ کبھی بے احتیاطی نہ کرنا۔

فرسن - نہیں جناب! آیندہ نہ کروں گا - مگر آپنے دیر کہاں لگائی - آپ کی پوشاک نہایت نفیس ہے - خدا کی قسم - آپکے جسم پر نہایت موزون ہے - اسوقت آپ واقعی پرنس معلوم ہوتے ہیں - معاف کیجئے گا -

پرنس - فرسن! ہماری قسمت اچھی ہے آج میری قسمت نے یاوری کی - بہت سا روپیہ جیت لایا ہوں -

فرسن - کیا آپکو جوا کھیلنے کی مشق ہے -

پرنس - نہیں میں نے کہاں کھیلنا تھا - یہہ صرف خوش قسمتی کی بات ہے - جب اچھے دن آتے ہیں - تو اسی طرح ہوتا ہے - میں نے آج ایک زبردست دشمن کو بھی زیر کیا ہے - اسکی عزت آبرو جان مال میرے ہاتھ میں ہے - امید کہ وہ بھی میرا کلمہ پڑھے گا - کل میں اسے ملونگا تم نے کل شہر میں چکر لگانا اور دیکھنا تھا رسے ہمراہیوں میں سے بھی کوی اس جگہہ پہونچا ہے یا نہیں -

فرسن - اور میں یہہ بھی دیکھوں گا کہ میری بی بی کہاں ہے - آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ ضرور اس کو مجھہ سے ملا دیں گے -

پرنس - ہاں! میں نے وعدہ کیا تھا مگر ابھی میں اس غاصب سے بدلہ لینے اور اپنا جایز حق اس سے واپس لینے کے خیال میں ہوں خدا کرے - ہماری یہہ تدبیر کامیاب ہو جاوے تو ہمیں غیر سلطنت کی امداد کا محتاج نہ ہونا پڑے مگر فرسن باہر ذرا احتیاط سے جایا کرو - غاصب نے چار طرف جاسوس چھوڑے ہوے ہیں - کہیں ہماری رہایش کا اس کو پتہ نہ مل جائے میں نے ایک ہوٹل میں بھی ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا ہے -

فرسن - آپ مطمئن رہیں مجھے اپنی جان کی بھی بڑی فکر ہے - اور میں احتیاط سے آیا جایا کروں گا -

یہہ باتیں کرکے پرنس ایک آراستہ کمرے میں گیا اور جاتے ہی بستر پر لیٹ گیا - مگر اسے نیند جلد نہ آئی - وہ دیر تک اپنی حالت پر سوچتا رہا - زمانہ طفولیت - انگلینڈ کی رہایش - اسکی جان کے خلاف منصوبہ - اسکا عجیب طرح سے بچ رہنا گمنام طور پر پولنڈ میں ایک پادری کے گھر رہنا مجبور ہو کر وہاں سے نکلنا - اور بالآخر بہ تدریج شاہ پولنڈ کے پاس اسکا جانا - اپنا دردناک قصہ بیان کرنا - شاہ پولنڈ کا اسکی زبان پر اعتبار کرنا - اسکو فوج سے امداد دینے کا وعدہ کرنا - اور بالآخر اسطرح خفیہ طور پر اس کا روس میں آنا - یہہ سارے واقعات ایک ایک کرکے اسکی آنکھوں تلے پھر گئے - اور جب تھک کر اس نے دل میں کہا "دیکھیں اب کیا ہو" تو نیند نے اس پر غلبہ پا لیا -

چھٹا باب

دوسرے دن پرنس صبح اوٹھ کر اور گھوڑی پر سوار
ہوکر ہوٹل میں گیا۔ ہوٹل کا مالک اسکی فیاضی سے
بہت خوش تہا۔ اور اس نے تپاک سے اسکا استقبال
کیا۔ پرنس بجائے ڈرائنگ روم میں جانے کے اُس
کمرے میں گیا۔ جو اپنے لئے اُس نے خاص کر رکھا تہا۔
ہوٹل کے مالک کو اس نے کہدیا کہ جب جنرل لبسمنوف
آئے اُسے اس کمرہ میں بہیجدے۔ اور دو آدمیوں کے
لئے حاضری تیار کرکے اس کے کمرے میں لائے۔
ہوٹل کا مالک آداب بجا لایا۔ اور پرنس چپ چاپ
ایک آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دل میں سوچ رہا
تھا۔ کہ جنرل لبسمنوف کو کس طرح اپنے ساتھ ملاے
اور کس طرح اسکو ساتھ اس نازک معاملہ پر گفتگو
شروع کرے۔ اُسے اندیشہ یہہ تہا کہ اگر جنرل لبسمنوف
بجائے اسکا ساتھ دینے کے اس کے ساتھ غداری
کرے اور تورس کو اسکی حال سے آگاہی دیدے
تو اسکا کیا حشر ہوگا۔ وہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا
کہ جنرل نے محض اپنا عہدہ اور روپیہ واپس لینے
کی خاطر اُس سے لڑائی کی ہتی۔ کیا اب وہ اپنا
مطلب حاصل کرلنے اور علاوہ اسکے شہنشاہ سے
انعام اور عزت پانے کے خیال سے اسکے گرفتار کرانے
کی کوشش نہ کریگا۔ مگر پھر اسے خیال آیا کہ جنرل
لبسمنوف آخر ایک شجاع آدمی ہے اور گو نہایت
تنگ حالت میں پہونچ جانے کی وجہ سے وہ کمینہ حرکت
اس سے سرزد ہوئی۔ مگر یہہ نہیں ہوسکتا کہ اگر اسکو
عزت کی قسم دیکر کسی معاملہ میں شریک کیا جائے
تو وہ راز فاش کرنے کی ذلت گوارا کرے۔ اسکے
عہدہ اسکے منصب اور اسکی عزت پر یہہ بُرا دہبہ
ہوگا۔ اگر اس نے ایسا کیا۔ ماسواے اسکے روسی
افسروں کو شاہی خاندان کے ساتھ خاص
وفاداری کا خیال ہے۔ اگر اس پر اچھی طرح ثابت
ہوگیا کہ میں فی الحقیقت آئیون چہارم کا بیٹا ڈیمیٹری
ہوں۔ اور لورس نے محض سلطنت غصب کرنیکی
خاطر اُسے مار ڈالنے کی کوشش کی تھی تو کوی
شبہ نہیں کہ جنرل لبسمنوف اسکے ساتھ مل جائے گا
جبکہ اسکا عہدہ اور زر و جواہر بھی اسکے حوالہ کردیا
جائیگا۔ اور آئندہ کے لئے اسے بڑے عہدے کا
لالچ بھی دیا جائیگا۔ پھر بھی ذرا احتیاط سے اس
کام کو کرنا چاہیے۔

پرنس اسی خیال میں مستغرق تہا کہ خدمتگار نے
دروازہ کھولا اور کہا "جنرل لبسمنوف"۔ پرنس اُٹھا۔ اور
جنرل کے ساتھ مصافحہ کرکے اسے میز کے سامنے ایک کرسی
پر بٹھا دیا اور خدمتگار کو حاضری لانیکا حکم دیا۔

پرنس۔ جنرل۔ تمہاری طبعیت تو اچھی ہے
زخموں نے زیادہ تنگ تو نہیں کیا۔

جنرل۔ مجھے معاف کیجیے گا۔ مجھسے نہایت لغو
حرکت ہوی۔ جو ایک جنٹلمین کے شایاں نہ تھی۔ مگر
میں آپکی تعریف کرتا ہوں کہ آپنے اس قدر حوصلہ
سے کام لیا اور مجھے زیادہ ضرر نہ پہونچایا جسکے میں

ہر طرح لائق تھا۔ واقعی آپ معمولی انسانوں سے
بڑھ کر ہیں۔ یہہ حوصلہ میں نے اپنی جنس کے آدمیوں
میں کم دیکھا ہے۔

پرنس۔ نہیں یہہ معمولی بات ہے۔ تم میری
حالت میں ہوتے تو ایسا ہی کرتے۔

جنرل۔ میں رات بھر اپنی حرکت پر سخت پشیمان
رہا اور میں نے دل میں ارادہ کیا کہ صبح ضرور آپ
سے معافی مانگوں گا۔

پرنس معافی کی کچھہ ضرورت نہیں۔

جنرل۔ میں اپنے وعدہ کو پورا کرنا چاہتا ہوں
اگرچہ میں مفلس قلاش ہو گیا ہوں مگر عزت کا خیال
مجھے ضرور ہے۔ میں اپنا عہدہ آپکو دینے کیلئے
تیار ہوں۔

پرنس۔ اوہ۔ اس بات کا ذکر مت کرو میں ایسا
آدمی نہیں ہوں کہ ایک ہنسی مذاق کی بات کا
فایدہ اٹھانا پسند کروں وہ تو ایک تفریح طبع تھی

جنرل۔ نہیں صاحب وہ تفریح طبع نہ تھی۔ اسلئے میں
بحالت ایک جنٹلمین ہونیکے اپنا فرض سمجھتا ہوں
کہ جو کچھہ میں نے ہارا ہے۔ وہ بخوشی خاطر آپ کے
حوالہ کر دوں۔

پرنس۔ لیکن میں بے صبر آدمی نہیں ہوں اس
بات کا پھر ذکر کریں گے۔ (لو خدمتگار حاضری لاتا ہے)
اتنے میں خدمتگار حاضری لایا۔ اور دونوں کھانے
پر بیٹھے۔ پرنس نے عمداً شہنشاہ اور اسکے دربار کے
متعلق گفتگو چھیڑ دی۔ اور کہا ”میں عرصہ کے
بعد ماسکو میں آیا ہوں اور مجھے اس جگہہ کی حالات
سے واقفیت نہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آج کل
شہنشاہ کا منظور نظر کون شخص ہے۔

جنرل۔ سب سے زیادہ تو وزیر جنگ ہے جو شہنشاہ
کے زمانہ سپہ سالاری کے وقت اسکا سکرٹری تھا
شہنشاہ اس پر بڑا اعتماد کرتا ہے اور تخت پر بیٹھتے
ہی اسکو وزیر جنگ کے اعلے عہدے پر ممتاز فرمایا۔ پھر
سے اتر کر کرنل شونکی ہے۔ جو شہنشاہ کے باڈی
گارڈ کا افسر ہے۔ یہہ نوجوان بڑا دلاور ہے۔ اور
شہنشاہ پر جان نثار کرتا ہے۔

پرنس۔ عورتوں میں سے کون منظور ہے۔

جنرل۔ پہلے تو کونٹس کیتھرائن تھی جو روسی نسل
کی ہے۔ مگر دو سال سے ایک پولش لیڈی نے شہنشاہ
کو اپنا اس قدر فریفتہ اور شیدا بنا لیا ہے کہ اسکے سوائے
شہنشاہ کو دم بھر چین نہیں آتا۔ وہ آج زوروں
پر ہے۔ اسکا نام میری ہے۔ اور شہنشاہ نے اسے
کونٹس کا خطاب دیا ہے۔

پرنس۔ اصل میں یہہ کون تھی۔

جنرل۔ صحیح حال تو مجھے معلوم نہیں مگر اتنا سنا
گیا ہے کہ وہ پولینڈ کے ایک پادری کی لڑکی ہے۔ جو
ماسکو کی سیر کرنے آئی تھی۔ شہنشاہ نے اُسے دیکھہ
پایا اور اس پر ہزار جان سے مفتون ہو گیا اور اُسے
کونٹس کا خطاب دیکر ایک محل اُسے رہائش کے لئے دیدیا
شہنشاہ اسکے محل میں اکثر جایا کرتا ہے اسکے
ہاں عموماً بڑے بڑے جلسے اور ناچ ہوتے رہتے ہیں

اور کل امرا اور افسر مدعو کئے جاتے ہیں ۱۲ تاریخ
کو ایک بڑا جلسہ نقاب پوشی کا اسکے ہاں ہونیوالا ہے
اسمیں میں بھی مدعو ہوں۔ مگر افسوس ہیں اب
شاید ہی اس جلسہ میں حاضر ہو سکوں گا۔ کیونکہ
اس سے پہلے مجھے عہدے سے علیحدہ ہونا پڑیگا۔

پرنس۔ تو کیا ملکہ اس بات کو برا نہیں سمجھتی

جنرل۔ برا تو سمجھتی ہے مگر وہ آج کل بیرونی
محل میں رہتی ہے جسکے گرداگرد بڑی وسیع پارک
(سبزگاہ) ہے شہنشاہ بھی عموماً رات کو بیرونی محل میں
چلا جاتا ہے صحت کے لحاظ سے ملکہ اور شہنشاہ کو
بیرونی محل زیادہ پسند ہے خصوصاً پارک بڑی
خوشنما ہے اور ملکہ وہاں اپنا دل بہلائے رکھتی ہے۔

پرنس۔ مگر شاہی باڈی گارڈ بھی بیرونی محل
میں رہتے ہیں۔

جنرل۔ نہیں کچھ متعدد سپاہی شہنشاہ کے
ہمراہ جاتے ہیں اور چند سپاہی پہرہ کیلئے وہاں مقیم
ہیں۔ شہنشاہ اس محل میں زیادہ تزک و احتشام
کے ساتھ نہیں رہتا۔

پرنس۔ تو یہ جلسہ کونٹس میری کا ۱۲ تاریخ کو
ہوگا۔ کیا شہنشاہ بھی وہاں موجود ہوگا۔

جنرل۔ عام طور پر تو یہ ظاہر نہیں کیا گیا مگر
مجھے خاص طور پر معلوم ہے کہ شہنشاہ ضرور اس
جلسہ میں شامل ہوگا۔ وہ بڑا ہی دلچسپ نظارہ
ہوگا۔ افسوس میں اس سے محروم رہونگا۔

پرنس۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ بخوشی خاطر وہاں
تشریف لیجا سکتے ہیں آپکا عہدہ آپکو مبارک
رہے میں ایک شرط پر آپکا اقرارنامہ واپس دی
دوں گا اور وہ یہ ہے کہ آپ مجھے ایک
ٹکٹ اس جلسہ کا لا دیں۔

جنرل۔ یہ تو کچھ مشکل بات نہیں۔ کیا ایک ٹکٹ
کے عوض آپ مجھے میرا اقرارنامہ واپس دیدینگی۔

پرنس۔ ہاں۔ میرے نزدیک وہ اقرارنامہ اور
جلسہ کا ٹکٹ ایک ہی رتبہ رکھتے ہیں۔

جنرل۔ کس وقت وہ ٹکٹ آپکے حوالہ کردوں۔

پرنس۔ آج شام کو۔ اور اگر ایک شرط میری اور
منظور کرو تو تمہارا زر و جواہر بھی تمکو ملجائیگا۔

جنرل۔ (دلمیں خوش ہوکر اور کپتان کی فیاضی
پر آفرین کرکے) آپنے مجھے اپنا غلام بنا لیا ہے اور
آپکی کوئی شرط نہ ہوگی جسے میں جان و دل سے
قبول نہ کروں۔ فرمائیے۔

پرنس۔ دوسری شرط میں جلسہ کے بعد بتاؤنگا

جنرل۔ لیکن جلسہ کے دن ہی مجھے زر و جواہر کی
ضرورت ہے ورنہ میں کسطرح موزوں لباس میں
وہاں جانیکے قابل ہو سکوں گا۔

پرنس۔ اچھا یہ تمہارا زر و جواہر بھی آج شام کو
ہی نہیں دیدونگا۔ مگر شرط جلسہ کے بعد بتاؤنگا۔
اسبات کا تم کو اختیار ہوگا کہ اگر میری شرط تم
منظور نہ کرسکو تو زر و جواہر مجھے واپس دیدینا۔

جنرل۔ میں آپکی مہربانی اور فیاضی کا اسقدر
ممنون رہوں کہ کوئی شرط میں آپکی نا منظور نہ کروں

گا۔ جان سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور میں آپ
پر جان نثار کرنے کو بھی حاضر ہوں۔

پرنس۔ اچھا دیکھا جائیگا۔"

اسکے بعد جنرل خوش خوش رخصت ہوا۔ اور دل
میں تعجب کرتا تھا کہ کپتان کس قدر دل کا فیاض اور
وسیع حوصلہ ہے۔ اُسے اب تک ایسا باحوصلہ آدمی
نہیں ملا تھا۔ شجاع اور دلیر آدمی تو اس نے بہت
دیکھے تھے اور خود بھی ان میں سے ایک تھا۔ مگر
ایسا بامروت انسان اس سے دوچار نہ ہوا تھا۔

پرنس بھی جنرل کے بعد ہوٹل سے رخصت ہوا۔
اور پھر کپڑے والے کی دکان پر گیا۔ پوشاک کے کئے
نمونے دیکھے مگر اُسے کوئی پسند نہ آیا۔ آخر اس نے
مالک دکان کو کہا کہ اسکی ہدایت کے بموجب ایک
پوشاک اُسے جلد تیار کردے۔ قیمت اس نے پیشگی
ادا کردی۔ اور مالک نے اُسے یقین دلادیا کہ آپکی
حسب پسند پوشاک جلد تیار کر دیجائیگی۔

اس ضروری کام سے فارغ ہو کر پرنس چکر لگاتا
ہوا اپنی رہائشی مکان میں پہونچا اور گھوڑا فرسن
کے حوالہ کرکے اپنے کمرے میں چلا گیا اور ماسکو کے
گرد نواح کا نقشہ جیب سے نکال کر اس پر غور کرنے لگا۔

ساتواں باب

۲۰ تاریخ کو ماسکو میں شہری آدمیوں کا بڑا میلہ
تھا۔ یہ میلہ شہر کے متصل ایک وسیع باغ میں جس کے
گرد پختہ دیوار بنی ہوئی تھی۔ ہوا کرتا تھا۔ خاص اس
موقعہ کیلئے باغ میں لکڑی کے پلیٹ فارم امیر اور
معزز اشخاص کی نشست کیلئے بنائے جاتے تھے
مختلف قسم کے سوانگ بنتے تھے اور لوگ ناچ و
رنگ میں مشغول رہتے تھے۔ شہر کے قریباً تمام زن و مرد
اس میلہ میں شریک ہوتے تھے اور سب سے زیادہ عجیب
نظارہ آتشبازی کا ہوتا تھا۔ دن کی کھیلیں ختم ہو
چکی تھیں اور شام ہوگئی تھی۔ کہ ہم اپنے پرانے رفیق
ارلوف کو معہ اپنے ایک ہمراہی تمرلین کے نہایت نفیس
پوشاک پہنے ہوئے اس میلہ کی کیفیت دیکھتے پاتے
ہیں۔ مالابری ان سے الگ میلہ کا لطف اٹھا رہا تھا
دونوں دوست چہل قدمی کرتے ہوئے ایک پلیٹ فارم
کے قریب پہونچے۔ جہاں امیر لیڈیاں تماشا دیکھنے
کے لئے بیٹھی ہوئی تھیں۔

ارلوف (یکایک ٹھیر کر) دوست ذرا اس حور
کو تو دیکھو۔ کیسا خوبصورت چہرہ ہے۔

تمرلین۔ کونسی حور!

ارلوف۔ وہ سامنے کیا تمہاری آنکھیں نہیں

تمرلین۔ مگر وہاں وہیں تمہاری مراد کس سے ہے۔

ارلوف۔ کیسا عجیب سوال ہے۔ میرے نزدیک
تو وہاں صرف ایک ہی ہے۔ جو خوبصورت کہلائی
جانے کی مستحق ہے۔

تمرلین۔ کیا تمہاری مراد اس سے ہے جس نے
زرد مخمل کی پوشاک پہنی ہوئی ہے۔

ارلوف۔ تم بھی کیسے لغو آدمی ہو وہ تو بڈھی سیاہ ہے

کبھی جوانی میں خوبصورت ہوگی۔

تمرلین - نہیں۔ صرف اسکا شباب گذر چکا ہے
مگر کیسی سرو قد ہے۔

ارلوف - میں بوڑہی عورتوں کا مشتاق نہیں
ہوں مجھے جسکی نیم نگاہ نے گھایل کیا ہے وہ اسکے
پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ جسکی پوشاک سفید ریشم
کی ہے۔ کیا نوخیز لڑکی ہے۔ خط وخال کیسے عجیب
ہیں اور آنکھیں تو ــــ"

تمرلین - بیشک آنکھیں نہایت خوبصورت
ہیں - لیکن -

ارلوف - اور اسکے دانت کیسے سفید موتیوں
کیطرح ہیں - میں تو اس پر فریفتہ ہوگیا ہوں -

تمرلین - ہاں اسکا سب ہی کچھ اچھا ہے -
مگر میں پہلی کو اس بڑہیا پر ترجیح دیتا ہوں -

ارلوف - اچھا تم اس بڑھیا کے ساتھ دل بہلاؤ
اور میں اس مہ جبین کے پاس جاکر درخواست کرتا ہوں
کہ میرے ساتھ ناچنے میں شریک ہو -

تمرلین - اور میں دوسری کے پاس یہہ درخواست
کرتا ہوں -

ارلوف - نہیں - تم اسی جگہہ ٹھہرے رہو -

ارلوف آگے بڑہا - اور لیڈیوں کے پاس جاکر ان کو
سلام کیا - اور ان کی تعریف کرکے نوجوان لیڈی
سے ناچ کی درخواست کی -

مگر بجائے نوجوان لیڈی کے سالخوردہ لیڈی نے
کہا صاحب - ہم یہاں ناچنے نہیں آئے - سوا اسکے
میرا شوہر کھیل دیکھنے گیا ہے اور مناسب نہیں کہ
اسکی غیر حاضری میں ہم اس جگہہ سے اٹھ کر
کسی اور جگہہ جائیں"

ارلوف - تو مجھے اجازت دیجیے کہ جب تک آپکا
شوہر نہ آئے - تب تک میں آپکی حفاظت کروں
کیونکہ ایسی خوبصورت لیڈیوں کا اس عام میلہ
میں بغیر حفاظت کے رہنا مناسب نہیں امید کہ
آپکی چھوٹی بہن ہیں؟ -

سالخوردہ لیڈی - معاف کیجیے گا یہہ میری
چھوٹی بہن نہیں - صرف ہمارے پاس رہتی ہے
اور ہم اسکی خبر گیری کرتے ہیں -

ارلوف - تو میں بھی اسکی خبر گیری کی خوشی
حاصل کرنا چاہتا ہوں -

نوجوان لیڈی - معاف کیجیے گا - ہمیں حفاظت
کی کوئی ضرورت نہیں - ابھی مسٹر ڈروسی آجائیگا"
اور اس نے آنکھیں نیچی کرلیں - کیونکہ شرم سے اسکے
رخسار کچھ سرخ ہوگئے تھے - ارلوف جو بہادر سے
بہادر دشمن کی تلوار سے کبھی مغلوب ہوا تھا اور
جسکے دل میں جان کا خوف بھی کبھی نہیں آیا تھا ایک
نوجوان خوبصورت لیڈی کے چند کلموں سے ایسا
مغلوب ہوا کہ اسکی گبھراہٹ کا کوئی اندازہ نہ رہا
اور اسکو چپ چاپ محجوب ہوکر واپس چلے جانیکے
سوا کوئی اور بہتر جواب نہ سوجھا وہ تمرلین کے
پاس آیا اور کہنے لگا "چلو انکی بالمقابل پلیٹ فارم پر
کھڑے ہو جائیں میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہر وقت

اس محبوبہ دلنواز کو دیکھتا رہوں - میں پہلی نظر میں ہی مسحور ہوگیا ہوں - اسکی آنکھوں میں کیا جادو بھرا ہے" دونوں سامنے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوگئے - اب ایک بڑا سوانگ اس راستے سے ایک گاڑی پر گذرنے والا تھا - اسکی آمد پر آتشبازی چھوڑی جاتی تھی - گاڑی میں بڑی روشنی کیگئی تھی جسکی وجہ سے سوانگ جگمگا اٹھا تھا جب وہ سوانگ اسموقعہ پر پہونچا جہاں ارلوف اور تمرلین کھڑے تھے تو یکایک گھوڑے نے ٹھوکر کہائی اور گاڑی الٹ گئی - روشنی سے گاڑی کو آگ لگ گئی اور اسکی شعلے اس چوبی پلیٹ فارم کو جا پہونچے جہاں لیڈیاں بیٹھی ہوئی تہیں تماشائیوں میں اسقدر گھبراہٹ پہیلی جیسے کہ ایسے موقعوں پر ہوتا ہے کہ کسی کو ایک دوسرے کی خبر نہ رہی - اور بے تحاشا بھاگنے کی سوجھی - ارلوف اور تمرلین دونوں دوڑ کر لیڈیوں کے پلیٹ فارم پر گئے - اور بعد مشکل اپنی معشوقوں تک پہونچے - تمرلین نے تو سالخوردہ عورت کی حفاظت اپنے ذمہ لی - اور ارلوف نے نوجوان لڑکی کو اٹھا لیا - ہجوم اس قدر ہوگیا تھا - کہ چلنا دشوار تھا - مگر بہادر ارلوف دائیں بائیں ہاتھ چلاتا ہوا محبوبہ دلنواز کو لے گیا - دروازہ کے قریب بڑا ہجوم تھا - اور وہاں سے نکلنا بڑا مشکل تھا - ارلوف نے خیال کیا کہ اگر زیادہ عرصہ اسکو وہاں ٹھہرنا پڑا - تو محبوبہ دلنواز کا دم گھٹ جائیگا - اور کہیں اسکا اپنا پاؤں لغزش کہا گیا تو دونوں کا خاتمہ ہوجائیگا - اتنے میں محبوبہ دلنواز کے منہ سے یہ الفاظ نکلے " میں مررہی ہوں - میرا دم گھٹ رہا ہے " ارلوف نے سخت کوشش کرکے اُسے سر سے اونچا کیا تاکہ اسکو تازہ ہوا لینے کا موقع ملے مگر اسکا جانبر ہونا نہایت مشکل تھا - اس مایوسی کے عالم میں یکایک ارلوف کے دماغ میں کچھ روشنی پڑی اور اُسے خیال آیا کہ اگر اسکا کوئی ہمراہی یا محرم راز اس ہجوم میں موجود ہو تو اسوقت اس کے بڑا کام آئیگا - اُس نے فی الفور اُلّو کی طرح زور سے آواز نکالی اور معاً اسکا جواب ملا - اور لحظہ بھر میں ایک تنومند آدمی دائیں بائیں مارو مار کرتا ہوا اسکے قریب آ پہونچا - یہ مالابری تھا - اور ساتھ ارلوف کی حالت نازک دیکھتے ہی آس پاس کے آدمیوں کو اس زور سے دھکے مارے کہ رستہ صاف ہوگیا اگرچہ کئی آدمیوں کے سر ٹوٹ گئے - بڑی جد وجہد کے بعد مالابری ارلوف اور اسکی محبوبہ کو پھاٹک کے باہر لانے میں کامیاب ہوگیا - اور جب وہ پھاٹک سے باہر کچھ دور جاکر سستانے کے لئے ٹھہر گئے تو محبوبہ دلنواز پر غشی کا عالم طاری ہوچکا تھا -

ارلوف - (گھبراکر) مالابری جلد ایک کرایہ کی گاڑی لاؤ -

مالابری - کیا تم اس نازنین کو گھر پہونچانا چاہتے ہو

ارلوف - میں اسکو گھر سے آگاہ نہیں -

مالابری - تو کہاں لے جاؤ گے -

ارلوف - اپنے مکان میں -

مالابری - کیا تم پاگل ہوگئے ہو - نہیں یاد نہیں کہ

پرنس نے سخت حکم دے رکھا ہے۔ کہ ہم کسی نامحرم کو
اور خصوصاً عورت کو اپنے مکان میں ہرگز نہ لیجائیں

ارلوف۔ مگر یہہ کوئی معمولی عورت نہیں بلکہ کسی
امیر کی لڑکی معلوم ہوتی ہے۔ اور میں اسے ہمیشہ کے
لئے اپنے گھر نہیں رکھوں گا۔ اور نہ ہی پرنس کو اس
بات کی خبر ہو سکیگی۔

مالابری۔ تم میرے افسر ہو اور جسطرح تمہاراجی
چاہے۔ پرنس کے حکموں کی تاویل کرو۔ لیکن میں
تو پرنس کی حکم عدولی نہ کروں گا۔ خواہ میرا سر بھی
کوئی کاٹ لے۔

ارلوف۔ تم بہت کہتے ہو۔ اور میں بھی اس نازنین
کو اپنے مکان میں نہیں لے جاتا۔ مگر یہہ تو بتاؤ کہ
اب کیا کریں۔

مالابری۔ اسے اسی جگہ چھوڑ دو۔

ارلوف۔ کیا میں اسے چھوڑ دوں۔ اس حالت
میں وہ ضرور مر جائیگی۔ اگر تم نے اسطرح اسکو مارنا تھا
تو اوسوقت کیوں اسکو بچایا۔ بہتر تھا کہ وہ اوسی
ہجوم میں مر جاتی۔

مالابری۔ میں تم کو بچا رہا تھا۔ اسکا میں نے خیال
تک بھی نہیں کیا۔ میں عورتوں کا چنداں مشتاق
نہیں ہوں۔

ارلوف۔ مگر تم نے ارما کو بچانے میں اپنی جان
کو خطرہ میں ڈالا تھا۔

مالابری۔ میں نے اسکو چھڑانے کی اسلیئے کوشش نہیں
کی تھی۔ کہ وہ ایک خوبصورت عورت تھی۔ بلکہ
اسلیئے کہ وہ ہماری رفیق تھی۔ اور ہم کو بچانے کے
لیئے اسنے اپنے آپکو قید میں ڈال لیا تھا۔ وہ نہ
ہوتی۔ تو ہم سب گرفتار ہو جاتے۔

ارلوف۔ مگر میں اس نازنین کو ایسی نازک
حالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔

مالابری۔ جو تمہاراجی چاہے کرو۔ میں جاتا ہوں
مجھے افسوس ہے کہ میں نے کیوں وہاں تمہاری امداد
کی۔ تم تو ضرور ہجوم سے بچ کر خود بخود نکل آتے
مگر تمہاری نازنین ضرور وہاں مر جاتی اور اس
معاملہ کا خاتمہ ہو جاتا۔

ارلوف۔ ٹھیرو مت جاؤ۔ مجھے ایک تدبیر سوجھی
ہے۔ چلو ہم اسکو برنزکی کے ہاں لے چلیں۔

مالابری۔ وہ بھی ہمارا رفیق ہے اور ہمارا اور
اسکا مکان ایک ہی بات ہے۔

ارلوف۔ مگر پرنس کے احکام برنزکی کے مکان
پر اثر نہیں رکھتے۔ اسکو پرنس نے اختیار دیا ہوا
ہے کہ جسکو چاہے اپنے مکان میں آنے دے۔

مالابری (جسکو اصلیت کی خبر نہ تھی) مگر پرنس نے
اسکو کیوں مستثنیٰ کیا ہے۔

ارلوف۔ پولٹیکل وجوہات سے۔ جن کو میں
ظاہر نہیں کر سکتا۔

مالابری۔ کیا تم قسم کھاتے ہو کہ تم سچ بول رہے ہو

ارلوف۔ ہاں میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں
سچ کہہ رہا ہوں۔

مالابری۔ بہت اچھا میں ابھی گاڑی لاتا ہوں۔

اور تمہارے ساتھہ چلتا ہوں۔ مگر یاد رکھنا۔ تم افسر
ہو۔ اور میں ایک کندہ ناتراش سپاہی ہوں لیکن
میں تیرے افسر یعنی پرنس کی حکم عدولی نہ کرونگا
گو تمہاری حکم عدولی کرنے میں بھی مجھے رنج ہوتا ہے

ارلوف۔ مالابری تم بڑے وفادار آدمی ہو۔ اور
تمہارے جیسے وفادار دوستوں کے بھروسہ پر ہم نے
اتنا بڑا کام پورا کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ لو اب
جلدی گاڑی لاؤ۔

مالابری فی الفور ایک گاڑی لے آیا ارلوف نے بیہوش
لیڈی کو گاڑی میں بٹھایا اور آپ بھی گاڑی میں بیٹھ
گیا۔ مالابری کوچبان کے پاس جا بیٹھا اور گاڑی
روانہ ہوئی۔ بیس منٹ میں گاڑی سبزی منڈی
مکان ۹۷ کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ مالابری اترا
اور ارلوف نے اسے کہا "تم یہاں پہرہ پر رہو اور دیکھو
کوئی جاسوس تو ہمارے پیچھے نہیں آیا۔ اور میں
اس لڑکی کو اوپر لے جاکر ہوش میں لاتا ہوں"

گاڑیبان کو کرایہ دیکر رخصت کیا اور مالابری مکان
کے سامنے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ ارلوف نے دروازہ
پر دستک دی۔ جب دروازہ کھلا تو ارلوف حیران
رہ گیا۔ کیونکہ دروازہ کھولنے والی آرما تھی جسکو
چھڑانے کے لئے ارلوف اور اسکے ہمراہیوں نے
ہفقدر بیفایدہ کوشش کی تھی۔ آرمانے بھی ارلوف
کو پہچان لیا۔ مگر کوئی کلمہ ایک دوسرے کے منہ سے
نہ نکلا۔ کیونکہ دونوں محتاط تھے۔ ارلوف نے چپکے سے
کہا "دروازہ بند کردو۔ اور اس لڑکی کو ہوش میں لانے
کی کوشش کرو۔

آرما جلد دروازہ بند کرکے ارلوف کو کمرہ میں لیگئی
وہاں نوجوان لڑکی کو بستر پر لٹا یا گیا۔ آرما جلدی
جلدی سرد پانی لائی۔ لڑکی کا چہرہ دھویا۔ اور خوشبو
دار عرق کے چھینٹے اسکے چہرے پر دیئے۔ دو تین منٹ
کے بعد لڑکی کو ہوش آ گیا۔ اور اس نے آنکھیں کھولکر
کہا "میں کہاں ہوں"

ارلوف۔ تم دوستانہ ہاتھوں میں ہو۔

نازنین۔ ہاں مجھے یاد آ گیا ہے۔ وہ ہجوم۔ وہ
چیخیں۔ میں قریب المرگ ہو گئی تھی۔ اور تم نے میری
جان بچائی"

یہہ کہہ کر وہ پھر بیہوش ہو گئی۔ کمزوری اور ناتوانی
نے اس پر غلبہ پالیا اور آرمانے ارلوف کو صلاح دی
کہ اس لڑکی کو تھوڑی دیر آرام کرنے دینا چاہیئے اس
پر ارلوف اور آرما دوسرے کمرے میں آ گئے۔

آرما۔ تم مجھکو اس جگہ دیکھکر حیران ہو گئے تھے
میں ابھی بتائے دیتی ہوں کہ میں کسطرح اس جگہ
آ گئی۔ لیکن پہلے میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں
تم نے میرے چھڑانے میں از حد کوشش کی۔

ارلوف۔ مگر لا حاصل۔ پھر بھی میں خوش ہوں
کہ کسی اور خوش نصیب آدمی نے یہہ کامیابی
حاصل کی۔

آرما۔ مجھے برنز کی نے بڑی دلیری کرکے ظالموں
کے پنجہ سے چھوڑایا ہے۔ وہ باہر گیا ہوا ہے مگر
اب آیا ہی چاہتا ہے۔

ارلوف - مگر اس کو کس طرح موقع مل گیا کہ اس نے
راستہ میں کرنل پر حملہ کیا تھا -

ارما - نہیں - راستہ میں ہم پر کوئی حملہ نہیں ہوا - اور نہ
ہی مجھے کوئی ظالموں کے ہاتھ سے چھڑا سکتا تھا مجھے
وہ بڑی حفاظت کے ساتھ ماسکو میں لائے - اور
ایک افسر کے روبرو انہوں نے مجھے پیش کیا - اس
نے مجھ سے بہت سے سوالات کئے میں نے لاعلمی ظاہر کی - آخر
اس نے مجھے ایک علیحدہ کمرے میں بند کر دیا - اور
کہا اگر پرسوں تک تو سچ سچ نہ بتائیگی - تو تجھکو بڑے
جیلخانہ میں ہمیشہ کے لئے قید کر دیا جائیگا - نیکوبن
کو بھی اس نے مجھ سے جدا کر لیا - اور مجھے تنہائی میں
چھوڑ دیا - میں نے اپنے دل میں ارادہ کر لیا ہوا تھا -
کہ وہ خواہ مجھ پر کس قدر ظلم کریں - میں ہرگز ہرگز
ان کو بھید نہ بتاؤں گی - میں اپنی طرف سے جان سے
مایوس ہو چکی تھی - کہ رات کو کسی نے میری کھڑکی پر
دستک دی - میں نے کھڑکی کھولی - تو برنزکی کو موجود
پایا - اس نے مجھے کھڑکی کی راہ سے نیچے اتارا اور بڑی
احتیاط کے ساتھ اس جگہ لے آیا -

ارلوف - یہہ تو بڑی عجیب بات ہے - کیا کوئی پہرہ
والا تم سے دوچار نہ ہوا -

ارما - ہم مکان کی پچھلی طرف سے آئے تھے - اور اگر
کوئی سپاہی ہم کو ملتا - تو مجھے یقین ہے کہ برنزکی
اسکو مار ڈالتا - مگر خوش قسمتی سے ہمیں کوئی نہ ملا
اور مجھے وہ اس مکان میں لے آیا -

ارلوف - مگر کیا پولیس نے تمہارا سراغ نہ نکالا -

ارما - نہیں - میں برنزکی کی خادمہ کے طور پر
رہتی ہوں - تم میری پوشاک کی طرف نہیں دیکھتے
اس پوشاک میں مجھے کون پہچان سکتا ہے

ارلوف - پھر بھی تمہیں احتیاط رکھنی چاہئے
جاسوس بڑے چالاک ہوتے ہیں - مگر تمہیں اپنے
شوہر کی بھی کچھ خبر ملی ہے یا نہیں -

ارما - نہیں - برنزکی نے صرف مجھے یہہ بتایا تھا کہ
میرا شوہر پرنس کے ہمراہ ماسکو میں آگیا تھا - مگر
اسکو ابھی معلوم نہیں ہوا کہ وہ کس مکان میں
ٹھہرے ہیں "

ارلوف متعجب ہو کر دل میں سوچنے لگا - بڑی
عجیب بات ہے کہ برنزکی نے ارما کے لئے اپنے
آپکو خطرے میں ڈالا - اور پھر اس نے ارما کو اسکے
شوہر کا پتہ دینے سے انکار کیا - حالانکہ برنزکی
کو پرنس کی جائے رہائش کا بخوبی پتہ تھا -

ارما - ہاں اب مجھے یہہ بتاؤ - کہ اس لڑکی پر کیا
حادثہ گذرا -

ارلوف - میں ہیلیہ میں گیا ہوا تھا - وہاں آگ
لگ گئی - اور میں نے اس لڑکی کو ہجوم سے بچایا
پھر اسکے ساتھ کوئی جان پہچان نہیں اور نہ ہی
مجھے معلوم تھا کہ اسکا گھر کہاں ہے - اس لئے میں
اسے اس جگہ لے آیا -

ارما - تم نے بڑا نیکی کا کام کیا - برنزکی بھی بڑا
خوش ہوگا -

ارلوف - مگر تمہارا کتا کہاں گیا -

ارما - اوسکو بھی برنزکی لے آیا تھا - وہ اسے باہر لیے
جایا کرتا ہے - اس کتے نے مجھے غرق ہونے سے بچایا
میں اسے کبھی علیحدہ نہ کرونگی -

ارلوف - اگر وہ کتا تمہارے ساتھ نہ ہوتا تو ہم تجھ کو
راہ میں ہی پکڑ لیتے "

اتنے میں دروازہ پر کسی نے دستک دی اور ارما
دروازہ کھولنے گئی - تھوڑی دیر میں برنزکی ہمراہ
جیکوبن کے وہاں آموجود ہوا - اور ارلوف کو دیکھ
کر حیران رہ گیا مگر ارلوف نے جلد اوٹھ کر اس سے مصافحہ
کیا اور کہا " دوست میرے آنے پر تعجب نہ کرو - اتفاق
سے میں آج میلہ پر گیا ہوا تھا - وہاں ایک لڑکی کو
موت کے پنجہ سے چھڑایا - چونکہ اسکا گھر مجھے معلوم نہ تھا
اور اپنے مکان میں بوجہ پرنس کے حکم کے اسے لے جا
نہیں سکتا تھا - اس لئے میں اسے یہاں لے آیا کیونکہ
مجھے خیال ہے کہ اس جگہ اسکے لانے میں کوئی حرج
نہیں -

برنزکی - تمہارا خیال اس بارے میں صحیح نہیں -

ارلوف - مگر تم یہاں تنہا تو نہیں رہتے -

برنزکی - (اس سوال کی پرواہ نہ کرکے) کیا وہ لڑکی
ابھی تک اسی مکان میں ہے -

ارما - ہاں صاحب - وہ بستر پر لیٹی ہوئی آرام کر رہی
ہے - میں اسکے پاس جاکر بیٹھتی ہوں -

ارما تو خوابگاہ کی طرف چلی گئی - اور برنزکی ارلوف
کو دوسرے کمرے میں لیگیا -

برنزکی - تم کب عقل سیکھوگے یہ کیا نادانی تم نے
کی ہے -

ارلوف - (رنجیدہ ہوکر) میں نے تمہیں پہلے ہی
بتا دیا ہے - کہ میں اس لڑکی کو نہیں جانتا - اتفاق سے
میں نے اسے موت کے پنجہ سے بچایا - اگر اس جگہ اس کے
لانے میں کوئی حرج ہوگیا ہے - تو میں ابھی اس کو
یہاں سے لیجاتا ہوں - مجھے خیال نہ تھا کہ تم اس قدر
سنگدل ہوگئے ہو -

برنزکی - دوست تم رنجیدہ کیوں ہوتے ہو میرا
مکان تمہارے لئے حاضر ہے - لیکن تم کو علم نہیں کہ
جاسوس تمہارے پیچھے آئے تھے - میں نے ابھی ایک دو
مشتبہ آدمیوں کو مکان کے باہر دیکھا ہے -

ارلوف - اوہ - تم نے مالابری کو جاسوس خیال
کیا ہوگا - اسے میں حفاظت کے لئے وہاں ٹھہرا آیا تھا -

برنزکی - یہ درست ہے لیکن مالابری محتاط نہیں
اور اگر اس نے اس شخص کو جس کو میں نے اس سے
چند قدم پرے دیکھا تھا کچھ ضرر پہونچایا - تو ہم بُری
مشکل میں پھنس جائینگے -

ارلوف - مالابری اس سے زیادہ عقلمند ہے جتنا
تم اسے خیال کرتے ہو وہ کبھی پیشدستی کرنے والا
نہیں - میرے پیارے برنزکی - میں یہ کہنے سے باز
نہیں رہ سکتا - کہ تمہارا گھر مجھے اچنبا سا دکھائی
دیتا ہے - مجھے یہاں آنیکا پہلا موقعہ ملا ہے اور
پہلی آمد پر ہی مجھے یہاں ایک ایسی عورت نظر آئی
ہے - جسکو میں نے دو دفعہ بچانیکی کوشش کی
مگر لاحاصل میں تمکو اپنے آپ سے زیادہ خوش قسمت

دیکھ کر حیران مگر خوش ہوں۔

برنزکی کو یہہ منصوبانہ گفتگو سننے سے کچھ تکلیف سی پہونچی۔ مگر اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ مہربانی کرکے مجھے معاف رکھنا اگر میں یہہ کہوں کہ یہہ میرا فرض نہیں کہ میں آرما کی اس جگہ کی موجودگی کا سبب بتاؤں پھر بھی میرا دل اسبات کا مقتضی ہے کہ تم کو اس کے حال سے آگاہ کر دوں جب میں تم سے جدا ہوا۔ تو طوفان نے مجھے گھیر لیا۔ اور میں فرستن کے ہاں چلا گیا وہاں کرنل شونزکی مجھے آملا۔ اور اس نے بتایا کہ ایک عورت کو اس نے گرفتار کیا ہے جس کو وہ ماسکو میں لیجائیگا۔ میں بھی ماسکو میں جلد آگیا اور آتے ہی وزیر جنگ کو ضروری حالات سے جن کو ظاہر کرنا میں نے مناسب سمجھا۔ آگاہی دی۔ میرے بعد آرما کو بھی وزیر جنگ کے پیش کیا گیا۔ وزیر جنگ نے ہر چند اس سے کئی ایک سوال کئے دھمکایا بھی۔ اور لالچ بھی دیا۔ مگر اس بہادر عورت نے کوئی راز نہ بتایا آخر وزیر جنگ نے مایوس ہوکر مجھے بلا بھیجا۔ میں نے اسکو ایک تدبیر بتلائی۔ جو اسکو پسند آئی اور جس سے اُسے یہہ یقین ہوگیا کہ کچھ نہ کچھ راز معلوم ہو جائیگا تدبیر یہہ تھی۔ کہ میں آرما کا دوست بن کر اس کو قید سے آزاد کروں۔ اور اپنے گھر لے جاکر رکھوں اور اسطرح اس سے باسانی وہ راز دریافت کروں جو وزیر جنگ معلوم کرنے پر قادر نہ ہوا تھا۔ غرض اسطرح آرما کو میں یہاں لے آیا۔ وہ سمجھتی ہے کہ میں نے اپنی جان پر کھیل کر اسکو آزاد کرایا ہے۔ مگر تم جانتے ہو کہ مجھے اسکو آزاد کرانے میں ذرا بھی تکلیف اٹھانی نہیں پڑی۔ اب وہ بطور ایک خادمہ کے میرے پاس مقیم ہے۔

ارلوف۔ یہہ بڑی عمدہ تدبیر تھی۔ کیا تم نے اب تک اسکو اپنے اصل حال سے آگاہ نہیں کیا

برنزکی۔ میں کیوں بتلاؤں سپرلنس اور صرف میرے ایک دو اور دوستوں کا یہہ جاننا کافی ہے۔ کہ وزیر جنگ سے میرا کچھ لگاؤ ہے۔

ارلوف۔ اس حالت میں تم اپنے آپ اور اس عورت کو دہوکا دے رہے ہو۔ اور اگر میں تمہاری جگہہ ہوتا۔ تو میں فوراً آرما کو اس کے خاوند کے ساتھ ملا دیتا۔

برنزکی۔ بیشک میں جانتا ہوں کہ اسکا خاوند ماسکو میں ہے۔ مگر چونکہ میں نے پرنس کو ابھی تک نہیں دیکھا اور ماسوا اسکے مجھے وزیر جنگ کا بھی خوف ہے۔ اس لئے میں آرما کو اس کے شوہر کے پاس نہیں بھیج سکتا تھا۔ خیال تو کرو اگر میں آرما کو بھیج دوں تو وزیر جنگ کا کوئی اور جاسوس فی الفور اسکا پتہ لگاکر اسکو گرفتار کرلے گا۔ اور پھر میری سوا الگ ہوگی وزیر جنگ کو جب شبہ پیدا ہوگیا کہ میں اسکی ساتھ بیوفائی کر رہا ہوں تو وہ مجھے جیتا چھوڑیگا۔ یہہ تو میں نے تم کو آتے ہی بتا دیا تھا کہ میں نے ایک جاسوس ابھی اس مکان کے سامنے دیکھا ہے۔

ارلوف میں یہاں آنے پر پہلے ہی سے نادم ہوں مگر میں یہہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ چونکہ آرما

خوبصورت اور نوجوان ہے اور خواہ تم بچاس برس کے ہی کیوں نہو پھر بھی تم دل رکھتے ہو۔ اور کیا عجب ہے کہ ایک خوبصورت اور نوجوان عورت کے قریب رہنے سے تمہارے خیالات تبدیل ہوجاویں۔ پھر تم اپنے آپ کو بڑی مشکل میں پاؤ گے۔

برنزکی کا رنگ یہہ سن کر زرد ہوگیا اور اس نے اپنے دوست کو چپ رہنے کی تاکید کی اور ساتھ ہی ایک تصویر سے پردہ اٹھایا جو دیوار پر آویزاں تھی اور کہا ”دیکھو یہہ اس عورت کی تصویر ہے جسکو میں دل وجان سے پیار کرتا تھا وہ مرگئی ہوی ہے اور اسکو ساتھ ہی میرے دل کی محبت کا خاتمہ ہوچکا ہے اب اس دل میں محبت کی گرمی کبھی پیدا ہونیکی امید نہیں“ اور اس نے سر نیچے کرلیا تاکہ وہ بڑے آنسو جو اسکی آنکھوں سے نکل گئے تھے۔ ارلوف کو نظر نہ آہیں۔

ارلوف۔ پیارے دوست مجہے معاف رکھنا کہ میں نے آپکو بھولی ہوی باتیں یاد دلائی ہیں۔ میرا کوی منصب نہیں کہ میں آپ کو نصیحت کروں۔ مگر آپ ازراہ عنایت مجہے یہہ بتلادیں کہ آرما کا اب کیا انتظام ہوگا۔

برنزکی۔ فرسن کی بی بی اس جگہہ رہے گی جب تک کہ یہہ انتظام نہو جاوے کہ وہ کسی بھیس میں باہر نکالی جاسکے۔ صرف ماسکو سے ہی نہیں۔ بلکہ روس کی سرحد سے باہر۔ پھر میں وزیر جنگ کو یہہ بتلاؤنگا کہ وہ دہوکا دیکر کہیں بہاگ گئی ہے۔ فی الحال میں اچھی طرح سے اسکی نگہبانی کرتا ہوں۔ اور وزیر جنگ کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتا ہوں کیونکہ وزیر جنگ کی پاس ایک اور جاسوس ہے جو میرا حسد کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسیطرح مجہہ کو وزیر جنگ کی نظروں سے گرادے اس بے ایمان کی طرف سے مجہے ہر وقت خدشہ لگا رہتا ہے۔ وہ بڑا چالاک ہے اور میرا نقص ڈہونڈنے کی خاطر میری حرکات پر تیز نظر رکھتا ہے علاوہ ازیں مجہے اس کتے کی طرف سے بھی تشویش رہتی ہے

ارلوف۔ یہہ کسطرح۔

برنزکی۔ وزیر جنگ نے یہہ کتا میرے پاس اس لئے چھوڑا ہوا ہے کہ میں اسے ہر روز باہر لے جایا کروں اگر یہہ کتا کسی آدمی کو پہچان کر اوسکی طرف جائے تو مجہے حکم ہے کہ میں اس شخص کا نام پتہ خفیہ طور پر دریافت کرکے وزیر جنگ کو اطلاع دوں۔

ارلوف۔ میں یہہ سن کر حیران نہیں ہوا کیونکہ مجہے یاد ہے کہ اس کتے نے دو دفعہ ہمارے دشمنوں کو امداد دی یہہ کتا نہ ہوتا۔ تو ہم آرما کو فی الفور چھڑا لے جاتے اور ہمکو اس مصیبت میں مبتلا نہونا پڑتا

برنزکی۔ میں نے وہ قصہ سنا ہوا ہے۔ خدا کرے تمہاری ان بیوقوفانہ حرکات کا پولس کو پتہ نہ لگ جاے مگر یہہ تو بتاؤ کہ تم اس اجنبی لڑکی کو کہاں لے جاؤگے کیونکہ تمنے دیکھہ لیا ہے کہ اس مکان میں اسکا رہنا نہایت نامناسب ہے۔

ارلوف۔ میں اسے اسکے گہر پہنچادونگا سوای اسکے اور کوی چارہ نہیں۔

برنزکی - مگر وہ کون ہے - کیا تم جانتے ہو کہ وہ
کس درجہ کی ہے -
ارلوف - نہیں میں نے اس سے صرف دو چار باتیں
کی ہیں اور میں نے اسکی خاندان کا حال نہیں پوچھا
مگر میرا خیال ہے کہ وہ ایک اعلی خاندان کی عورت
ہے -
برنزکی - اسکو والدین یا مربیوں کو اپنی لڑکی کی
بابت بہت فکر ہوگا - اور وہ اسکی تلاش میں بڑی
کوشش کرینگے - جوہیں کہ لڑکی کو کچھہ ہوش آئے
اس سے اسکی مکان کا پتہ پوچھنا چاہیے اور فی الفور
اسکو اس کے گھر میں پہونچانا چاہیے -
ارلوف - کیا آج رات ہی ؟
برنزکی - ہاں - اسی وقت - اسوقت اچھا
موقعہ ہے کوئی جاسوس بھی تم کو دیکھہ نہ سکیگا -
اتنے میں کمرے کا دروازہ کہلا اور آرما نے ارلوف کو
کہا کہ وہ بیدار ہوئی ہے اور تم کو بلاتی ہے -
برنزکی - میرے پیارے ارلوف - جو کچھہ میں نے
تم کو کہا ہے اسکو فی الفور عمل میں لانا چاہیے اس
بات کا اب فیصلہ ہوگیا ہے کہ اس لڑکی کو اسکے
گھر پہونچا دو - مجھے افسوس ہے کہ اس نے
آرما کو یہاں دیکھہ لیا ہے -
ارلوف - میں اسکو اسی وقت یہاں سے لے
جاؤنگا بشرطیکہ اسمیں چلنے کی طاقت ہو -
آرما - اب وہ ہوش میں ہے اور چلنے پھرنے کے
قابل ہے - تھوڑی دیر آرام کرنے سے اسکو بڑا فایدہ
پہونچا ہے -
ارلوف - تو میں اسکو گھر لے جانے کے لئے
بالکل تیار ہوں -
برنزکی - میں تمہارا مشکور ہوں - اور تمہاری
دور اندیشی پر تم کو مبارکباد دیتا ہوں اس عورت
کو یہہ یقین دلا دو کہ یہہ تمہارا گھر ہے اور آرما
تمہاری نوکر ہے مگر اسکو یہہ ہرگز نہ بتانا کہ وہ
کہاں سے آئی ہے - جب تم مکان سے باہر نکلو تو
دیکھنا کہ کوئی مشتبہ آدمی تو وہاں کھڑا نہیں ہے
دیکھہ کر تم نے سیدہے آگے بڑھ جانا - مالابری کے
ساتھہ رستہ میں کوئی بات چیت نہ کرنا جب اس بازار
کے خاتمہ پر تم پہونچ گئے تو چوک میں تم کو گاڑی ملجائی
گی - اسمیں سوار ہوجانا - اور اس اجنبی لڑکی کو
اسکو گھر پہونچا دینا - اس طرح تم ایک بڑے نیک کام
کو خوش اسلوبی کے ساتھہ ختم کروگے -
ارلوف - میں آپکی ہر ایک ہدایت پر اچھی طرح سے
عمل کرونگا - مگر آپ براہ مہربانی یہہ بتلا دیویں
کہ ہم پھر کہاں ملینگے -
برنزکی - یہاں - اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو
کل ہی - اگرچہ آجکی تاریخ پرنس کو ملنے کی تھی مگر
میں آج اُسے نہیں مل سکونگا - کل تم کو مل کر پھر
میں پرنس کو ملنے جاؤنگا - اس عرصہ سے میں
اچھی طرح سے معلوم کر رہا ہوں - کہ وزیر جنگ کو تو
پرنس کے روس میں آنے کا شبہ نہیں ہے - اور
میں خوشی کے ساتھہ اظہار کرتا ہوں کہ وزیر جنگ بالکل

خواب غفلت میں ہے۔ اُسے صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ کچھہ آدمی پرنس کے ساتھ ملے ہوے ہیں اور ان کی تلاش میں وہ دن رات سرگرم رہتا ہے۔

ارلوف۔ تو کل تک خدا حافظ۔ آپ کو میری دور اندیشی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے"

اور رہبر نرکی سے مصافحہ کرکے وہ آرما کے ہمراہ خوابگاہ میں گیا۔ اجنبی نازنین پلنگ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ پوشاک اس نے درست کر لی تھی۔ اور لیمپ کی روشنی میں اسکی خوبصورتی ہزار درجہ بڑہی ہوی معلوم ہوتی تھی۔ ارلوف اگرچہ پہلی نظر میں اس پر فریفتہ ہوگیا تہا۔ مگر اب تو ہزار جان سے اس پر عاشق ہوگیا۔ نازنین ارلوف کو دیکھہ کر کچھہ شرما گئی اور ارلوف نے نہایت نرم آواز سے کہا" مجھے معاف رکھیئے گا میں نے جان بوجھہ کر آپ کو تکلیف نہیں دی۔ بلکہ مجھے یہہ بتایا گیا تھا کہ آپ مجھے دیکھنا چاہتی ہیں"

نازنین۔ (گھبرائی ہوی آواز میں) ہاں صاحب میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ میری زندگی صرف آپ کی شجاعت اور ہمت سے بچ گئی ہے۔

ارلوف۔ برای خدا۔ آپ اس مہلک ہجوم کا ذکر نہ کریں کیونکہ جب مجھے وہ وقت یاد آتا ہے تو میرا کلیجہ کانپنے لگتا ہے۔ جو احسان میں نے آپ پر کیا ہے۔ اسکا مجھے کافی معاوضہ مل گیا ہے کیونکہ مجھے اپنے خیالات جو آپکی نسبت میرے دل میں پیدا ہورہے ہیں بیخوبی ظاہر کرنے کا موقعہ مل گیا ہے"

اس پر نازنین نے ایسی انداز سے ارلوف کی طرف دیکھا کہ جو کچھہ وہ ظاہر کرنا چاہتا تہا۔ فی الفور بھول گیا اور اسکی زبان بند ہوگئی۔

نازنین۔ مجھے امید ہے کہ آپ مجھہ سے ایک شریف کی طرح سلوک کریں گے کیونکہ مجھے ابھی آپ سے ایک اَور خدمت کی آرزو ہے۔

ارلوف آپ وہ آرزو مجھہ پر ظاہر کریں اور میں دل و جان سے اسکو پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ جو کچھہ کہ آپ کی خواہش ہے۔

نازنین۔ میری آپ سے صرف یہہ عرض ہے کہ آپ مجھے مہربانی کرکے مجھے گہر جانیکی اجازت دیں۔ میری سرپرست میرے بارے میں سخت گھبراہٹ میں ہوں گے۔

ارلوف۔ میں خود ہی اس بات کو پیش کرنے والا تھا کہ آپ جتنی جلدی ممکن ہوسکے اپنے گھر تشریف لے چلیں مگر میں ساتھہ ہی آپکو جتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں آپ کو اکیلا جانے کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ رات کے وقت ماسکو کے بازار بھیانک معلوم ہوتے ہیں۔ میری مرضی ہے کہ آپ مجھے اپنے ہمراہ جانے کی اجازت دیں۔

نازنین۔ آپ کی گذشتہ مہربانی کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مگر اوس سے زیادہ میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتی۔

ارلوف معاف کیجئے میں آپکو ایسی خطرناک رات

میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں
آپ کسی اور مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائیں ۔ آپ کو
انکار نہیں کرنا چاہیئے ۔ بلکہ آپ کے ساتھ جانے کا
مجھے استحقاق حاصل ہے ۔ کیونکہ میرا کام اسوقت
تک پورا نہیں ہو سکتا ۔ تاوقتیکہ آپکو آپ کے
سرپرستوں کے پاس نہ پہونچا دوں جن کا آپ نے
ابھی ذکر کیا ہے ۔"

یہہ گفتگو ارلوف نے ایسی سچائی اور صداقت کی
ساتھ کی کہ اسکا نازنین پر بڑا اثر ہوا ۔ اور اس نے
کہا " صاحب ۔ میں شہر سے باہر ہی رہتی ہوں میری
رہایش یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ہے ۔

ارلوف ۔ خوب ۔ آپ رہتی تو ہیں ماسکو کے باہر
اور خیال یہہ کرتی ہیں کہ بغیر کسی حفاظت کی تنہا گھر
چلی جائیں گی ۔ آپکو ہرگز یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے
کہ میں آپکو اکیلا جانے کی اجازت دوں گا ۔

نازنین ۔ میں جانتی ہوں کہ آپ فیاضی مجسم ہیں
اور میں آپ پر بھروسہ رکھتی ہوں مگر پھر بھی ۔ ۔ ۔ ۔

ارلوف ۔ میں آپ سے ملتجی ہوں کہ آپ کوئی چوں
وچرا نہ کریں ۔ ہمیں بازار میں وہ ساتھی مل جاوے گا
جس نے ہمکو بڑی ضرورت کی وقت مدد دی اور
وہی ہماری واسطے اسوقت گاڑی لے آئیگا ۔

نازنین ۔ مجھے یاد ہے کہ اس نے مجھے جبکہ میرا
دم گھٹ جانیکو قریب تھا ۔ رہائی دلائی ۔ اور اسنے
آپ کو بروقت امداد دی ۔

ارلوف ۔ بیشک ایسا ہی ہے گو وہ خوبصورت
آدمی نہیں مگر وہ بڑا بہادر اور وفادار ہے ۔ اگر
میں اُسے دنیا کی پرلے سرے تک ہمراہ چلنے کے لئے
کہوں تو وہ چپ چاپ میرا ساتھ دیگا ۔

نازنین ۔ بہت بہتر ۔ میں آپکو ساتھ جانے کے
واسطے بالکل تیار ہوں ۔ کیونکہ مجھے یہہ یقین
ہو گیا ہے کہ آپ تنہا میرے ساتھ نہ ہوں گے
بلکہ ہماری ساتھ تیسرا شخص بھی ہوگا ۔

ارلوف نے اسکو اپنے ہاتھ کا سہارا دیا اور نازنین
نے آرما سے مصافحہ کیا ۔ اسکا شکریہ ادا کیا اور ارلوف
کے ہمراہ باہر آئی اسکا دل چاہتا تھا کہ وہ آرما کا نام
اور اس مکان کا پتہ پوچھ لے ۔ مگر وہ پوچھ نہ سکی
کیونکہ اسطرح اُسے اپنا نام اور مکان بھی بتانا پڑتا تھا
جب وہ بازار میں پہونچے ۔ مالابری فوراً اس جگہہ سے
نکلکر جہاں کہ وہ چھپا ہوا تھا ۔ ان کے ساتھ آملا

مالابری ۔ آپ آگئے ہیں ۔ میرا خیال تھا کہ آپ
مجھے تمام رات انتظار میں رکھیں گے ۔ اور یہہ بات
دل خوش کُن نہیں تھی ۔ مجھے انتظار میں بڑی تکلیف
ہوئی ۔ اگر میں ایک آدمی کو جو بار بار مجھے گھورتا
تھا دو چار تکے رسید کرکے اپنا دل نہ بہلا لیتا ۔

ارلوف چپ رہو (نازنین سے) آپ ذرا اسی جگہہ
ٹھیریں میں اپنے ملازم کو کچھہ ہدایت دیدوں " اور
اسے پکڑ کر ذرا پرے لیگیا اور کہنے لگا " تم کب
کُتّے کی طرح بھونکنا ترک کرو گے ۔ جاؤ جلدی ایک
گاڑی کا انتظام کرو ۔ میں اس نازنین کو لئے
تمہارے پیچھے پیچھے آتا ہوں ۔

مالابری - کیا اُسے ابھی پھر کہیں لے جانا ہے -

ارلوف - میں اسکو اس جگہہ نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ برنزکی اس جگہہ تنہا نہیں رہتا -

مالابری - میں اسبات کو جانتا ہوں کیونکہ میں نے ابھی اسکو اپنی گھر میں آپ کتے کے ساتھہ داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے - میں نے اس کُتّے کو فی الفور پہچان لیا تھا - یہہ اس عورت کا کُتا ہے - وہ بھی میری بو پاکر میری طرف بڑہنے لگا تھا - مگر برنزکی نے اسکو جلدی بُلا لیا - اس کُتّے کی وجہہ سے ہی اس نامعقول شخص نے میرے نزدیک آکر گھورنا شروع کیا تھا -

ارلوف (گھبراکر) اور تم نے اس آدمی کو خوب مارا -

مالابری - نہیں - میں نے صرف چھہ سات مُکّو اور دو تین لاتیں رسید کیں اور وہ بے تحاشا بھاگ گیا -

ارلوف - وہ پولیس کے تھانہ کی طرف گیا ہوگا تمہنے وزیر جنگ کے جاسوس کو مارا ہے برنزکی نے آتے ہوئے اُسے دیکھا تھا اب ہمیں ایک منٹ بھی دیر نہیں کرنی چاہئے - جلدی چلو اور گاڑی کرایہ کرو

مالابری - کیا آپ کی محبوبہ دلنواز شہر سے باہر رہتی ہے -

ارلوف - ہاں -

مالابری - تو مجھے جلدی کرنے کی کچھہ ضرورت نہیں -

ارلوف - کیوں -

مالابری - اس لئے کہ کوئی گاڑی بان اسوقت شہر سے باہر جانا پسند نہ کریگا -

ارلوف - ہمیں کوشش تو کرنی چاہئے - کیونکہ روپیہ سے سب کام نکل آتے ہیں -

یہہ سُن کر مالابری دوڑ گیا - اور ارلوف معہ نازنین کے اسکے پیچھے پیچھے روانہ ہوا

ارلوف - آپ مجھے معاف رکھیں کہ میں نے چند منٹ آپ کو تنہا چھوڑ دیا میں نے اس آدمی کو ضروری ہدایات دینی تھیں - میں نے اُسے تاکید کی ہے کہ وہ ہمارے واسطے ایک گاڑی کرایہ پر لے - کیا میں آپکو یہہ پوچھنے کی جرات کر سکتا ہوں کہ آپ نے کہاں جانا ہے؟

اس سوال نے نوجوان لڑکی کو کچھہ گھبراہٹ میں ڈالدیا

ارلوف - مجھے اسبات کی ذرا بھی پروا نہیں کہ فاصلہ زیادہ ہوگا - کیونکہ میں گاڑیبان کو جہاں کہ آپنے جانا ہے لے جانیکی ترغیب دونگا -

نازنین نے کچھہ جواب نہ دیا بلکہ اسی ارلوف پر کچھہ شک سا پڑ گیا مگر وہ کیا کر سکتی تھی گھر جانا اُسے ضرور تھا اور تنہا جانیکے لئے وہ قابل نہ تھی -

اتنے میں وہ اس چوک پر پہونچے جہاں مالابری اکیلا گاڑیبان سے باتیں کر رہا تھا -

مالابری - کہو دوست کچھہ سواریاں لے چلوگے

گاڑیبان - میرا گھوڑا تھکا ہوا ہے - اور میں اب سوائے اپنے مکان کے اور کہیں نہیں جاونگا -

ارلوف - اگر کوئی دوگنا کرایہ دے -

گاڑیبان۔ خواہ کتنا ہی کوئی کرایہ دے میں ہرگز نہ جاؤنگا۔ میرا گھوڑا تھکا ہوا ہے۔ اور میرا گاؤں چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہاں اگر اسی سڑک پر کسی نے جانا ہو تو انعام کے لالچ سے لے چلوں گا۔

ارلوف۔ تمہارا گاؤں کس سڑک پر ہے۔

گاڑیبان۔ میرے گاؤں کو شاہی پارک کے پاس سے سڑک جاتی ہے۔

ارلوف۔ (نازنین سے) آپ بتائیں۔ کہ آپکا مکان کس طرف ہے۔

نازنین۔ میرا مکان بھی اُسی سڑک پر ہے۔

ارلوف۔ ہمنے بھی اسی سڑک پر جانا ہے۔

گاڑیبان۔ تو بہت بہتر۔ بیٹھ جائیے۔ میں ایسی سواریوں کا ہی منتظر تھا۔

ارلوف اور نازنین اندر بیٹھ گئے۔ مالابری گاڑیبان کے پاس بیٹھ گیا۔ اور گاڑی روانہ ہوئی۔

ارلوف۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے لئے عمدہ گاڑی کرایہ پر نہیں لے سکا۔ یہہ عام آدمیوں کی گاڑی ہے۔

نازنین۔ اسوقت یہ بھی غنیمت ہے۔ اگر آپ کو اس بات کا افسوس ہے۔ تو میں پیادہ چلنے پر راضی ہوں۔ میں آپکو اپنے متعلق افسوس کرتے دیکھنا نہیں چاہتی۔

ارلوف۔ نہیں اب مجھے کوئی افسوس نہیں رہا میں خوش ہوں کہ مجھے آپ کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ اگرچہ یہہ ایک معمولی خدمت ہے کیا میں اس سوال کی جرات کرسکتا ہوں کہ مجھے اسکے بعد بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہونیکا موقعہ ملیگا۔

نازنین۔ میڈم ڈروسی آپکو دیکھ کر خوش ہونگی کیونکہ آپنے میری جان بچائی ہے۔

ارلوف۔ میڈم ڈروسی! کیا وہی عورت ہے جسکی پوشاک زرد مخمل کی تھی۔

نازنین۔ ہاں!۔

ارلوف کیا وہ آپکی چچی ہے۔

نازنین۔ (کچھ گھبرائی ہوئی آواز میں) نہیں وہ میری سرپرست ہے۔ اور میں اسکے پاس رہتی ہوں۔ میں ایک یتیم لڑکی ہوں۔ میرے ماں باپ گذر گئے ہیں۔ صرف میرا ایک بھائی ہے اسکو بھی میرے پاس رہنے کا موقعہ نہیں ملتا اس لئے اس نے مجھے میڈم ڈروسی کی حفاظت میں رکھا ہوا ہے۔

ارلوف۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کل آپ کی اور آپ کی سرپرستوں کی خبر خیریت دریافت کرنیکی خوشی حاصل کروں۔

نازنین۔ مسٹر ڈروسی آپکو دیکھ کر خوش ہوگا خصوصاً یہہ سُن کر کہ آپ نے میری جان بچائی ہے

ارلوف۔ آپ مجھے یاد دلاتی ہیں کہ میں اپنے نام سے آپکو آگاہ کروں تاکہ جب ملاقات کے لئے آؤں تو مجھے کوئی وقت پیش نہ آئے۔ سُنئیے میرا نام ابروجیف ہے۔ میں پہلے سوداگر تھا۔ مگر بہت سی دولت کما کر اب میں آزادانہ زندگی بسر کرتا ہوں

اور دن رات کھیل تماشوں میں مصروف رہتا ہوں
میرا کوئی رشتہ دار نہیں اور میں دنیا میں تنہا ہوں۔
نازنین نے سر تسلیم خم کیا اور مطمئن ہوگئی۔ اس کے
دل میں وہم تک نہ گذرا کہ ارلوف نے اپنا جعلی نام
اسکو بتایا ہے اور بجائے ایک سوداگر ہونے کے وہ
ایک شجاع اور بہادر فوجی افسر ہے۔

اس عرصہ میں گاڑی خوب چلتی رہی اور تھوڑی عرصہ
میں بہت سی مسافت طی کرچکی تھی۔ گاڑیبان کو چونکہ
ایک بڑی بھاری انعام کی امید تھی۔ اسواسطے وہ
گھوڑے کو خوب ہانکے جاتا تھا۔

مالابری۔ کیا ابھی ہم نے کچھ فاصلہ اور جانا ہے
شاہی پارک کہاں ہے۔

گاڑیبان۔ اب نزدیک ہے۔ میرا گھوڑا ابھی وہاں
پہونچتا ہے۔ یہ بڑا عمدہ جانور ہے۔ اور جب میں
نے اسکو خریدا تھا۔ اسکی عمر سات برس کی تھی
پہلی یہہ ایک امیر کے پاس تھا۔ اُسکو پھانسی پر لٹکایا
گیا تھا اور اسکا مال اسباب سب ضبط کرلیا گیا تھا
یہہ کہکر وہ چپ ہوگیا۔ اور تھوڑی دیر میں وہ
شاہی پارک کے قریب پہونچ گئے۔

گاڑیبان۔ لو یہاں سے پارک شروع ہوی ہے
یہہ کئی میل تک چلی گئی ہے۔ تمام روس میں ایسی
کوئی سیرگاہ نہیں۔

یہہ سنکر ارلوف نے بھی نازنین سے پوچھا۔ کہ آپکا
مکان کتنی دور ہے۔

نازنین۔ میرا مکان اسی پارک میں ہے وہ ایسا
بڑا دروازہ ہے مگر میں ایسی تنگ وقت میں اس
راستہ جانا نہیں چاہتی۔ نوکر چاکر دیکھکر حیران ہو
لگے کہ میں اتنی رات گذرے کہاں سے آئی ہوں
اس سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا دروازہ ہے
اسکی چابی میرے پاس ہے۔ اوراس رستہ میں
وہاں جاؤنگی۔

ارلوف۔ بہت بہتر میں اس دروازے سے سو
قدم آگے گاڑی کھڑی کروں گا۔ تاکہ گاڑیبان کو
معلوم نہ ہو کہ آپ پارک میں گئی ہیں۔

نازنین۔ میں اس عنایت کیلئے آپ کا تہ دل سے
شکریہ ادا کرتی ہوں۔

کچھ دیر کے بعد ارلوف نے پارک کی دیوار میں ایک
چھوٹا دروازہ دیکھا اور کچھ دور جاکر گاڑیبان کو
ٹھہرنے کا حکم دیا مگر گاڑیبان نے تعجب سے کہا کہ تم شاہی پارک
پر اُترنا چاہتے ہو۔ جہاں ایک ایک میل تک
کوئی مکان نہیں۔

ارلوف۔ تم بیفایدہ بکواس مت کرو انعام لو
اور سیدھے چلے جاؤ۔

اس پر گاڑیبان نے باگیں روک لیں اور فوراً گاڑی
سے نیچے کود آ کیونکہ اسکو انعام نہ ملنے کا وسوسہ ہوگیا
تھا۔ مالابری بھی فوراً نیچے اُترا اور ارلوف بھی معہ
نازنین گاڑی سے اتر آیا۔ گاڑیبان کو انعام دیا۔ اور
وہ انعام لیکر اپنے رستہ چلا گیا۔ مگر پچاس قدم کے
فاصلہ پر اوسنے بلند آواز سے کہا کہ دوستو خوب مزے
اُڑاؤ۔ عشقبازی کے لئے یہہ رات اور یہہ جگہ خوب ہی

موزون ہے -

مالابری- آپ مجھے اجازت دیویں کہ میں اسکو پکڑ کر اور دربار پیجا کر معہ گاڑی کو خوب غوطہ دوں

نازنین- میں آپ سے ملتجی ہوں کہ آپ یہہ کام ہرگز نہ کریں - اسے جانے دیں -

ارلوف (نازنین سے) آپ سچ فرماتی ہیں - وہ ایک بیہودہ آدمی ہے اور اسکی بکواس کی پروا نہ کرنی چاہیئے -

یہہ کہکر اس نے مالابری کو تو اسی جگہ کھڑا کیا اور آپ نازنین کے ہمراہ چھوٹے دروازہ تک آیا -

ارلوف- میں پھر عرض کرتا ہوں کہ مجھے پھر اس خوبصورت چہرے کو دیکھنے کا موقعہ ملیگا -

نازنین (ایک کانپتی ہوی آواز میں) میں آپ سے انکار نہیں کرسکتی - مگر آپ کو معلوم ہے کہ میں ایک یتیم ہوں اور میرا کوی گھر ڈروسی کے مکان کے سوا نہیں جہاں میں آپکو بلا سکوں - میں میڈم ڈروسی کے پاس رہتی ہوں - جو حضور ملکہ کی خواص ہے -

ارلوف- شہنشاہ بیگم کی خواص -

نازنین- ہاں - اور میں ملکہ کی پرائیوٹ سیکرٹری ہوں -

ارلوف- کیا ملکہ بھی پرائیوٹ سکرٹیری رکھتی ہے -

نازنین- بلاشبہ - اور یہہ عزت مجھے حاصل ہے آپ اگر آئیں تو میڈم ڈروسی کا پتہ پوچھ لیں میں وہاں موجود ہوں گی -

اس عرصہ میں وہ چھوٹے دروازے تک پہونچ گئے

نازنین نے ایک چابی اپنی پاکٹ سے نکالی - اس سے دروازہ کھولا - اور خدا حافظ کہکر اندر چلی گئی مگر جلدی میں اُسے چابی نے چابی یاد نہ رہی - ارلوف کی نظر اس چابی پر پڑی اور اُسے خیال آیا - کہ جلدی جاکر چابی نازنین کے حوالہ کردے - مگر پھر اُسے خیال آیا کہ شاید یہہ چابی پھر اسکے کام آئے - اسلئے اوس نے چابی اٹھاکر جیب میں ڈال لی اور مالابری کو آملا -

مالابری- کہئے کیا بات ہے -

ارلوف - وہ اس دروازہ سے اندر چلی گئی ہے

مالابری - اور آپ اسکے پیچھے نہیں گئے - میں آپکی دوراندیشی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں - کیا تمہاری محبوبہ شاہی دربار کے متعلق ہے جسکی خدمت میں اب تک ہم حاضر رہے ہیں -

ارلوف ہاں - کیا دوست تم کل پھر میرے ساتھہ اسجگہ آوگے - میں اُسے پھر دیکھنا چاہتا ہوں - اتفاق سے اس دروازے کی چابی میرے ہاتھ آگئی ہے اور میں اسکا فایدہ اٹھاؤں گا -

مالابری - تم گرفتار ہوجاوگے - کیونکہ وہاں ضرور سپاہیوں کا پہرہ ہوگا - مجھے یقین ہے کہ تم بجاے اپنی محبوبہ کو دیکھنے کے سپاہیوں کے پنجہ میں پھنس جاوگے

ارلوف - نہیں میں اسبات کی ازحد احتیاط کرونگا شام کو دربار کی لیڈیاں سیر کرنے نکلتی ہونگی میں کسی درخت کے نیچے چھپ رہوں گا اور وہاں سے اپنی محبوبہ دلنواز کو دیکھوں گا - مجھے یقین ہے

کہ وہ بھی ضرور پارک کا سیر کرنے نکلتی ہوگی کیوں
تم میری امداد کروگے یا نہیں۔

مالابری۔ عشقبازی کے لئے میں تمہیں کوئی امداد
نہ دونگا۔ ہاں اسجگہ آنے سے مجھے شہنشاہ کہیں تنہا مجائے
اور اسکا گلہ گھونٹنے کا مجھے موقعہ ملجائے۔ تو بات جُدی ہے

ارلوف۔ آہا۔ تمہیں عجیب خیال سُوجھا ہے۔ کیا
عجب ہو کہ شہنشاہ بھی ہم سے دوچار ہوجائے اور
تم کو اپنی آرزو پوری کرنیکا موقعہ مل جائے۔ گو میں
ایسا کام کرنا نہیں چاہتا۔ میں اس بات کو زیادہ
پسند کرتا ہوں کہ مجھے شہنشاہ کے ساتھ لڑنے کا
کھلے میدان میں موقعہ ملے۔ پھر بھی یہہ نہایت ضروری
ہے کہ ہم پارک کے اندرونی حالات سے باخبر ہوجائیں
اور تم میرے ساتھ ضرور آؤگے۔

مالابری۔ پرنس کا کوئی حکم نہیں۔ اور میں کوئی
وعدہ نہیں کرتا۔

ارلوف۔ مگر مجھے یقین ہے کہ تم ضرور میرے ساتھ
آؤگے اور میرے جیسے دوست کو تنہا نہ چھوڑوگے۔

مالابری۔ بہت بہتر۔ کل دیکھا جائیگا۔

ارلوف۔ تو چلو ہم چلیں۔ رات زیادہ گذر گئی
ہے۔ اور ہمیں پرنس کو بھی آج ملنا ہے۔ چلو
جلدی چلیں۔

دونوں رفیق تیز قدم چلے۔ اور صورت بازار میں
آکر مکان کے سامنے آکھڑے ہوئے ارلوف
نے دروازہ پر تین دفعہ خاص طور پر زور سے
کہ [illegible] تو نہ کھلا۔ مگر کھڑکی میں
سے کسی نے سر نکال کر پوچھا "تم کون ہو اور
کیا چاہتے ہو"

ارلوف۔ ہم شہری آدمی ہیں۔ باہر ہوا خوری
کو گئے ہوئے تھے۔ ہماری گاڑی ٹوٹ گئی اور
پاپیادہ ہم شہر کو آئے ہیں۔ ہم ذرا یہاں سستا کر
اپنے گھر چلے جائیں گے۔ یہہ مسافرخانہ معلوم ہوتا
ہے اور ہم جسقدر یہاں آرام پائیں گے اسکا خاطرخواہ
معاوضہ ادا کریں گے

تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا۔ اور ارلوف اور
مالابری فرسن کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ فرسن نے
جلدی دروازہ بند کر لیا۔ اور انہیں پرنس
کے کمرے میں لیگیا۔

ارلوف۔ میرے پرنس!

پرنس۔ میرے پیارے لفٹننٹ۔ مگر تمہارے ساتھ
کون ہے۔

ارلوف۔ مالابری۔

پرنس۔ خوب۔ جس نے میری جان خندق پر
بچائی تھی۔ ادہر آؤ۔ میرے بہادر رفیق۔ مجھ سے
مصافحہ کرو۔ اسوقت ہم سب ایک دوسرے کے
رفیق ہیں۔ اور ہم میں کوئی امتیاز نہ ہونی چاہیئے
کیونکہ ہم جاسوسوں کے شہر میں ہیں اور ذرا سا
باہم ادب و لحاظ بھی بعض وقت بڑی شک پیدا
کر دیتا ہے۔ اس لیئے ہم کو چاہیئے کہ جہاں ہم ملیں
بے تکلف ملا کریں تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو اور ہم
معمولی آدمی خیال کئے جائیں۔ اچھا میرے پیارے

ارلوف کوئی تازہ خبر سناؤ - اور پھر ہم کچھہ مشورہ
کریں گے -

ارلوف - تازہ خبر تو یہی ہے - کہ میں اور مالابری
آج شہنشاہ کے بیرونی محل اور پارک کا حال
دریافت کرتے رہے ہیں -

پرلنس - تم نے کیا دریافت کیا -

ارلوف - میں اور مالابری آج میلہ میں گئے
ہوئے تھے - وہاں سے ہم باہر چلے گئے اور پھرتے پھرتے
شہنشاہ کے بیرونی محل اور پارک تک جا پہنچے
وہاں ہمیں خیال آیا کہ آخر شہنشاہ کے ساتھ
ہمکو کسی دن کام پڑنا ہے اسلئے بہتر ہے کہ اس
پارک اور اسکی رہائش کے متعلق کچھہ دریافت
کرلیں - میں نے اس پارک میں ایک چھوٹا سا
دروازہ دیکھا جسکے ذریعہ پارک میں باسانی آدمی
جا سکتا ہے - ہم نے سنا ہے کہ شہنشاہ عموماً پارک
میں تنہا سیر کیا کرتا ہے - اس لئے کچھہ عجب نہیں
کہ سیرگاہ کی کسی سنسان جگہہ میں وہ ہم سے دو
چار ہوجاوے (یہہ کیفیت ارلوف نے مالابری کے
سامنے اس لئے پرلنس کو سنائی کہ مالابری بھی
ان حالات کو پرلنس کے روبرو ظاہر نہ کرے - جنہیں
ارلوف نے مخفی رکھا تھا)

پرلنس - بہت خوب - شاباش - تم نے بڑا کام
کیا ہے - کیا تمہیں کوئی رفیق بھی ملا ہے -

ارلوف - مالابری اور تمرلین تو میرے ہمراہ ہی
تھے اور آج ہم نے بزنتزکی کو بھی دیکھا ہے -

پرلنس - اور اس نے تم کو کیا کہا -

ارلوف - اسنے مجھے کہا تھا - کہ وزیر جنگ کے
ساتھہ اسکا تعلق بدستور ہے وزیر جنگ اس پر
اعتماد رکھتا ہے اور وزیر جنگ کو ہرگز اس بات کا
شبہ نہیں کہ آپ ماسکو میں تشریف لائے ہوئے
ہیں - کل وہ خود بھی آپ کو ملیگا -

پرلنس - اور ریگا میں بالکل خیریت گذری -

ارلوف - سوائے فرسن کی بی بی کے ہم سب بخیریت
وعافیت چلے آئے تھے - کوئی حادثہ واقعہ نہیں ہوا
ہاں اتنا میں نے ریگا میں دوسرے دن سنا تھا - کہ
شاہی سپاہیوں نے ایک زمیندار کے مکان کو آگ
لگادی - جہاں باغی رہتے تھے - میرے خیال میں
وہ فرسن کا ہی مکان ہوگا -

پرلنس - فرسن - سنتے ہو تمہارا مکان جل گیا ہے -

فرسن - میری بی بی وہ پہلے ہی پکڑے گئے ہیں -
اب انہوں نے میرا مکان بھی جلا دیا تو کیا برا کیا -

پرلنس - مگر تمہارے نقصانات کا معاوضہ تمہیں مل
جائیگا - اور تمہاری بی بی بھی تم کو آملیگی -
(ارلوف سے) اچھا تم نے پارک میں جانیکا ذریعہ
تلاش کرلیا ہے - اور اب غاصب کی جان ہمارے
قبضہ میں ہے -

ارلوف - ہاں میرے پرلنس - اگر ہم چاہیں تو
غاصب کو باسانی قتل کرسکتے ہیں - ہم میں سے کوئی
شخص پارک میں چھپا رہے - اور جب غاصب
پاس سے گذر رہے تو وہیں اسکو تہ تیغ کردے اور آپ

تا آسانی بھاگ جائے۔

پرنس - کیا تم اس کام کو اپنے ذمہ لیتے ہو -

ارلوف - پرنس! آپ نے یہہ بڑا نازک سوال کیا ہے اور میں اس کا جواب سچائی سے دیتا ہوں سنئے - کوی شبہ نہیں کہ بورس غاصب ہے اور اس نے شاہی تخت اسکے جایز وارث سے چھین رکھا ہے اور اسکو لیئے ضرور ہے کہ وہ مارا جائے خواہ کسی صورت سے ایسا ہو - لیکن میں بچپن سے مردانگی اور شجاعت کے اصولوں پر پرورش یافتہ ہوں - اس بات کا تو میں خوشی سے ذمہ لے سکتا ہوں کہ بورس کو کھلے میدان میں لڑائی کا چیلنج دوں - لیکن یہہ مجھہ سے ہرگز نہیں ہوسکتا کہ سفاک قاتل کیطرح چھپ کر چوری سے اس پر حملہ کرکے اسکو قتل کروں -

پرنس - میرے پیارے ارلوف - میں تمہارے جواب سے بہت ہی خوش ہوا ہوں - اگر میں تم میں یہہ اوصاف نہ دیکھہ لیتا تو کبھی تمکو اپنا لفٹننٹ مقرر نہ کرتا - میری رگوں میں بھی شریف اور شاہی خون دوڑ رہا ہے - شجاعت اور مردانگی کا میں نہ صرف قدردان ہی ہوں - بلکہ خود بھی اسکا عامل ہوں - اور گذشتہ چند برسوں کی تکالیف نے میری دل میں اور بھی اچھے اوصاف پیدا کردیئے ہیں گو بورس نے میرا تخت چھین لیا ہے مگر میں اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ اگر میرے بھائی کے وقت بورس خان کریمیا کے حملہ کو نہ روکتا تو مجھے روسی تخت سے دعوی کرنیکا موقعہ بھی نہیں ملتا - بورس نے روس کی عظمت اور شان قایم کی ہے اور میں کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ اسکو چوری سے قتل کیا جاوے - میں بالکل تمہاری ساتھہ متفق ہوں -

ارلوف - میں آپ کا شکرگذار ہوں - بلاشبہ آئیون چہارم کے آپ خلف الرشید ہیں اور مجھے بھی اگر اس بات کا یقین نہ ہوجاتا تو میں کبھی آپ کے ساتھہ شامل ہونا منظور نہ کرتا - لیکن جب تک بورس زندہ ہے تب تک ہمیں کامیابی کی کوی امید نہیں -

پرنس - میں بھی اسبات کو تسلیم کرتا ہوں کہ بورس کا مارا جانا ضروری ہے - مگر وہ ذریعہ اور ہوگا -

مالابری - جب سانپ کا مارا جانا ضروری ہے تو اسبات کا کیوں خیال کیا جائے کہ وہ کسطرح مارا جاتا ہے -

پرنس - خاموش مالابری - وہ شخص سانپ نہیں بلکہ شیر ببر ہے - وہ سانپ کیطرح مارا جانا نہیں چاہیئے میں نے دل میں عہد کیا ہوا ہے کہ میں کھلے میدان میں اسکا مقابلہ کرکے اسکو قتل کرونگا اور اسطرح لوگوں پر ظاہر کروں گا کہ میں ان کا شہنشاہ بننے کے لایق ہوں -

مالابری - تو ایسا موقعہ ہمیں اسوقت تک نہیں آئیگا - اس سے بہتر تھا کہ پولنڈ اور سویڈن کی فوجیں

لاکر باقاعدہ جنگ آزمائی کی جاتی۔

پرنس۔ میں خوب سمجھتا ہوں۔کہ مجھے بورس کے ساتھ تنہا بالمقابل ہونیکا موقعہ نہ ملے گا۔وہ میرے ساتھ لڑنا کبھی پسند نہ کرے گا۔اور میری اس قسم کی درخواست کو حقارت کے ساتھ دیکھے گا۔لیکن میں نے ایک تدبیر سوچی ہے۔

ارلوف۔ وہ کیا۔

پرنس۔ وہ یہہ ہے کہ میں کھلے میدان میں جب کہ وہ اپنے محافظ سپاہیوں کے ساتھ جارہا ہوگا اتنے ہی آدمیوں کے ساتھ اس پر حملہ کروں گا۔

ارلوف۔ کب اور کس جگہ۔

پرنس۔ پارک کی سڑک پر جب کہ وہ اپنے بیرونی محل میں جارہا ہوگا۔میں نے اچھی طرح سے معلوم کرلیا ہے کہ [illegible] سپاہی اسکے ہمراہ [illegible]وتے ہیں۔ یہہ کام میں بزرگ [illegible] سپرد کروں گا کہ اس خاص دن سے مجھے مطلع کرے۔جب کہ غاصب شام بیرونی محل کو جانیوالا ہو۔میں اپنے ہمراہیوں کو اس دن تیار رکھوں گا۔ہم بھی بیس کے قریب ہوجائیں گے یا ایک دو کم۔

ارلوف۔ مگر ہم سڑک پر کہاں چھپ سکیں گے

پرنس۔ پارک اور شہر کے عین درمیان سڑک کے ایک طرف چھوٹا سا ٹیلہ ہے۔ہم اسکے پیچھے درختوں کی آڑ میں چھپ رہیں گے۔اور ایک آدمی کو ٹیلہ کے اوپر کھڑا کردیں گے۔جو ہمیں غاصب کی آمد سے مطلع کرے گا۔

ارلوف (خوش ہوکر) آپ کی تدبیر نہایت عمدہ ہے۔لیکن غاصب کو قتل کرنے یا گرفتار کرنے کے بعد کیا جائیگا۔

پرنس۔ اس امر کا میں نے کسیقدر انتظام کرلیا ہے جنرل سمنوف جو ماسکو کی فوج کا کمانڈر ہے میرے قابو میں آگیا ہے۔میں نے ابھی اسکے ساتھ بات چیت نہیں کی۔مگر مجھے امید ہے کہ جب میں اسکو اپنے ساتھ ملانے کے لئے کہوں گا تو وہ انکار نہیں کریگا۔میں اپنا آپ اس پر ظاہر نہیں کروں گا۔بلکہ اپنے آپ کو پرنس کا ایجنٹ بیان کروں گا اور اس سے صرف یہہ اقرار لے لوں گا۔کہ جب غاصب ہمارے قابو آجائے۔تو وہ ماسکو کی فوج کی بسر کردگی پرنس کو شہنشاہ مشہور کردے۔

ارلوف۔ اگر جنرل سمنوف ہمارے ساتھ شامل ہوجاوے۔تو ہمیں اور کیا چاہیئے۔خدا کرے کہ آپ کی تدبیر کامیاب ہو۔

پرنس۔ مجھے پختہ یقین ہے میں کل رات کو نٹس میری کے جلسہ میں جاؤں گا۔اور وہاں جاکر اور حالات بھی دریافت کرونگا۔جو وقت پر ہمارے مفید مطلب ہوسکیں۔اب بہتر ہے کہ تم کچھہ ناشتہ کرو۔اور اسی جگہ آرام کرو۔

ارلوف۔ ایک بات کی مجھے سمجھہ نہیں آئی کہ غاصب پر حملہ کرنے کے لئے ہم گھوڑے کہاں سے لیں گے۔

پرنس۔ گھوڑے اسی جگہ مہیا کئے جائیں گے۔تم کو

سمجھو بی معلوم ہے کہ یہہ مکان مسافرخانہ ہے - اور اسکا مالک ہمارا ہمراز ہے - میں نے یہاں آکر یہہ انتظام کیا ہے کہ گویا اصل مالک نے یہہ مسافرخانہ فرسن کے ہاتھ بیچ ڈالا ہے - اب فرسن اس مسافرخانہ کا مالک ہے - کیونکہ ہمیں یہہ اندیشہ تھا کہ اصل مالک کے اس جگہہ رہنے سے قدیمی آمد و رفت رکہنے والے لوگ رک نہیں سکیں گے اور اگر روکے گئے تو خواہ مخواہ اس پر کچھہ شبہ ہوگا - فرسن چونکہ نیا آدمی ہے نیا انتظام ہے اسلئے وہ جسکو چاہے روک سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ مسافرخانہ میں گنجایش نہیں ہے میں نے فرسن کو کہہ دیا ہے کہ دو دو تین گھوڑے خرید کر رکہے اور ظاہر یہہ کرے کہ گھوڑے پھیرنے کے لئے کرایہ پر دینے کے لئے رکہے گئے ہیں ضروری ہتہیار وغیرہ بھی خرید کر یہاں رکہے گا اور رفتہ رفتہ ہر ایک چیز تیار ہوگی بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے

ارلوف - میری یہہ رای ہے - کہ روس کی تخت کو ابتک آپ جیسا شہنشاہ نصیب نہیں ہوا یہہ زبردست بازو اور یہہ روشن دماغ کب ایک شخص میں جمع ہوسکتے ہیں - روس کی خوش نصیبی ہے کہ ایسا بیدار مغز او شجاع شہنشاہ اسکی تخت کی زینت دینے والا ہے - میں تو آپ کی قابلیت پر سو سو بار قربان ہورہا ہوں -

پرنس - میرے پیارے ارلوف - اب تم آرام کرو اور میں بھی آرام کرتا ہوں - مجھے جلسہ کی لئے کل تیار ہونا ہے -

ارلوف - آپ وہاں کس طرح جانے کی جرات کریں گے - اگر کسی نے پہچان لیا -

پرنس - مجھے سوای تورس اور وزیر جنگ کے اور کوی نہیں پہچان سکتا - اور چونکہ انکو بھی مجھے دیکھے عرصہ ہوگیا ہے - اور میری شکل و صورت میں بھی تبدیلی ہوگئی ہے - علاوہ ازیں میں بہیس بدلکر جاؤں گا - اور چہرہ بھی ایسا تغیر کرلوں گا کہ انکو میری نسبت کبھی وہم بھی نہ گذر سکے -

ارلوف - آپکی دانای پر مجھے پورا بھروسہ ہے پھر بھی احتیاط لازمی ہے -

پرنس - تم مطمئن رہو - میں احتیاط سے کام لونگا اسکے بعد ارلوف اٹھا - اور فرسن اسے اوپر لا کر کہانے کے کمرے میں لیگیا - وہاں ان کو کچھہ کہلایا - اور اسکو بعد خوابگاہ میں لے جاکر سلادیا صبح سویرے ہی بیدار ہوکر وہ اپنے رہایشی مکان میں چلے گئے -

---

آٹھواں باب

۱۳ تاریخ کو شام کے نو بجے کے قریب بہت سا رگاڑیاں بڑے چوک سے گذر کر کونٹس میری کے محل کی طرف جاتی ہوی دکھای دیں - گاڑیوں کا رنگ و روغن - گھوڑوں کا چمکدار ساز و سامان نوکروں کی زرق برق کی پوشاکیں - ہیروں کی چمک اور امرا اور لیڈیوں کی مرصع و مزین لباس ایک عجیب

خوشنما نظارہ دکھا رہے تھے۔ بازار کی دونوں سمتیں
تماشائیوں کے ہجوم سے بھری ہوئی تہیں اور اگرچہ
بہت سے امیر اور دولتمند آدمیوں کی گاڑیاں
فوراً پہچانی جا سکتی تہیں۔ مگر اسبات کا جاننا کہ
ان میں کون کون شخص بیٹھا ہوا ہے ذرا مشکل کام
تہا۔ کیونکہ ہر ایک شخص جو ان میں بیٹھا ہوا تہا
خواہ وہ مرد تہا یا عورت بھیس بدلا ہوا تہا یا یوں
کہو کہ ہر ایک نے اپنے اپنے چہرہ کو نقاب سے ڈہانپا
ہوا تہا۔ گاڑیوں کی فراخ کھڑکیوں میں سے ان کی
پوشاکیں اچھی طرح سے نظر آتی تہیں۔ اور ان کو
دیکھ کر معاً یہہ خیال پیدا ہوتا تہا کہ کونٹس میری
کا جلسہ نقاب پوشی اپنی طرز میں بے نظیر ہوگا۔
سب کے سب کونٹس کے محل کو جا رہی تہیں جس کے
روبرو بہت سے فوجی سپاہی متعین کئے گئے تھے
جنکا کام یہہ تہا کہ وہ کوئی فساد برپا نہ ہونے دیں
اور کسی قسم کا حادثہ بیشمار گاڑیوں کے ہجوم سے واقعہ
نہ ہونے دیں۔ باہر تو یہہ انتظام تہا محل کے اندر
اس جلسہ کے لئے چند کمرے بڑے تکلف کے ساتھ
سجائے گئے تھے۔ اور کونٹس مہمانوں کا استقبال
کرنیکے واسطے بیرونی کمرے میں موجود تھی۔ اسکا لباس
نہایت ہی عجیب تہا۔ اور ایسا چمکیلا تہا۔ کہ اس
کی خوبصورتی کو دوبالا کر رہا تہا۔ اسکے ساتھ دو
خاص عورتیں خادمہ کے طور پر موجود تہیں۔ کمرے
جلدی سے بھرنے شروع ہوئے۔ اور ہر ایک مہمان
کونٹس کے ساتھ مصافحہ کرکے بڑے ہال میں جمع ہو رہا
تہا۔ کسی آدمی کے واسطے یہہ ضروری نہ تہا۔ کہ
اندر داخل ہونیکے لئے دروازہ پر اپنا چہرہ دکہائے
صرف ٹکٹ دیکھ لینا ہی کافی تہا کیونکہ ٹکٹ جاری
کرنے کے وقت ہی ایسی احتیاط کر لی گئی تھی کہ
کوئی شخص بن بلائے آ ہی نہیں سکتا تہا صرف وہی
آسکتی تھی جن کو بلایا گیا تہا۔ دس بجے کے قریب تمام
آدمی جمع ہو گئے۔ اور ٹکٹ لینے والے آدمی نے
کونٹس کو اطلاع دی کہ جسقدر ٹکٹ جاری ہوئے تھے
سب کے سب آ گئے ہیں۔ کوئی مہمان اس جلسہ سے غیر حاضر
نہ رہا تہا۔ کمرہ میں اسوقت ایک بڑا عجیب نظارہ
دکہائی دیتا تہا۔ تمام قوموں اور تمام وقتوں کی
پوشاکیں وہاں موجود تہیں۔ صرف کونٹس اور
اسکی خادمہ عورتیں اسوقت اپنے اصلی لباس میں
تہیں۔ دس بجے سے کچھ منٹ گذرنے پر بڑے ہال
کی ایک طرف کا کمرہ کہلا۔ اور ایک آدمی ایک ہمراہی
کے ساتھ اندر آیا۔ اور سب نے اسکو جہک کر
سلام کیا۔ یہہ شہنشاہ تہا۔ اس نے اور اس کے
ہمراہی نے بہیس وغیرہ بدلا ہوا تہا۔ مگر یہہ کہنا
ضروری ہے۔ کہ انہوں نے نہایت ہی نفیس اور
خوشنما پوشاکیں پہنی ہوئی تہیں۔ گو شہنشاہ کی
عمر پچاس سال سے کچھہ اوپر تھی۔ مگر ممتد زمانہ
نے اسکی خوبصورت چہرہ اور قوا پر کچھہ اثر نہ کیا تہا
اسکا ہمراہی بھی عمر میں اس کے قریب قریب
تہا مگر اسکے چہرے پر بہ نسبت شجاعت کے اوباشی
اور شرارت کے آثار نمایاں تھے یہہ وزیر جنگ تہا

اور شہنشاہ اس پر ٹہیا اعتنا دیکہتا تہا - کمرہ میں داخل ہوتے ہی شہنشاہ کونٹس کی طرف بڑہا - اور اسکو ہاتہہ پر بوسہ دیا - اور اسکو ہمراہ لیکر وسیع ہال کی ایک طرف جہاں ان کے لیئے کرسیاں بچہائی گئی تہیں - جا بیٹہا - جلسہ کا کل نظارہ ان کے سامنے تہا - اور مختلف لباسوں پر گفتگو ہوتی رہی مہمان جو شہنشاہ کے آنے سے پہلے خوب لطیفے اڑا رہے تہے - یک بیک خاموش ہوگئے - امپرادر روس نے ان کو چپ چاپ دیکہہ کر بلند آواز سے کہا - کہ یہ دربار کا موقعہ نہیں بلکہ جلسہ ہے - اسلئے جس کا دل چاہے - خوب خوشی منائے - اور شہنشاہ کی موجودگی کا کچہہ لحاظ نہ کرے -

یکایک باجا بجنا شروع ہوا تہا - اور اسکے ساتہہ ہی جو مہمان ناچنے کے مشتاق تہے - انہوں نے اپنی اپنی پسند کی لیڈیوں کے ساتہہ ناچنا شروع کیا بعض ہنسی کہیل میں مصروف رہے -

شہنشاہ یورپ کا بیٹا جسکی عمر بارہ سال کی تہی اس جلسہ میں شاہی غلام کا بہیس بدلے ہوئے موجود تہا اگرچہ اسکا چہرہ بہی ڈہنپا ہوا تہا - مگر احتیاطاً مہمانوں کو اس امر سے مطلع کر دیا گیا تہا تاکہ اگر وہ کسی مہمان کو چہیڑ کر بیٹہے تو مہمان کو ناگوار نہ گذرے چنانچہ وہ جس مہمان پر کچہہ تمسخر اڑاتا تو وہ اسکو پیار کرتا اور گلے سے لگا لیتا تہا - لڑکا بڑا خوش تہا کیونکہ اسے معلوم نہ تہا کہ اسکے حال سے مہمان مطلع ہو چکے تہے وہ سمجہتا تہا - کہ صرف اسکی ہنسی کی وجہ سے مہمان اس کو پیار کرتے ہیں -

جنرل بسمنوف اس جلسہ میں رومی افسر کے بہیس میں موجود تہا - اسکی وردی اسکو نہایت ہی موزون معلوم ہوتی تہی -

اس گروہ میں ایک مہمان نے مشرقی جادوگر کی پوشاک پہنی ہوئی تہی - اسکی پگڑی میں ایک اونچی سیاہ کلاہ تہی جسکے اوپر ایک کلغی تہی - اوس پر سونے اور چاندی کی عجیب و غریب شکلیں پڑی ہوئی تہیں اسکا کمر بند ۳ انچ چوڑا تہا جس پر عجیب و غریب قسم کی طلائی تصویریں بنی ہوئی تہیں - اسکے ایک ہاتہہ میں اصطرلاب - اور دوسرے میں جادو کی چہڑی تہی - اسکی نقاب کے ساتہہ ایک لمبی سفید داڑہی تہی جو اسکے منہ کو چہپائے ہوئی تہی - وہ ہوبہو ایک جادوگر نظر آتا تہا - اور دیگر مہمان اسکی موزونیت کی تعریف کرتے تہے - اسکی رفتار بہی اپنے لباس کے مطابق تہی - وہ نہ کسی سے ہنسی کرتا تہا - اور نہ ہی کسی تمسخر میں شامل ہوتا تہا - بلکہ نہایت سنجیدگی سے ملتا تہا - اور سوالوں کے جواب نہایت متانت سے دیتا تہا اور بڑی تیز نظر سے ہر ایک مہمان کو گہورتا تہا گویا وہ کسی آدمی کی تلاش میں تہا - یکایک اس انبوہ میں اسکی نگاہ رومی افسر پر پڑی - اور وہ بڑی غور کے ساتہہ اسکی طرف دیکہتا رہا - اور اسکی حرکات و سکنات کی طرف دہیان لگائے رکہا - جب وہ اپنے دل میں مطمئن ہو چکا تو وہ انبوہ میں نکلکر اسطرف بڑہا - جہاں شہنشاہ اور کونٹس بیٹہے ہوئے

سننے شہنشاہ کو اس نے سلام کیا۔ اور تھوڑی دیر
تک غور سے دیکھتا رہا۔ بادشاہ نے اسکو ساتھ
دو تین تمسخر کی باتیں کہیں۔ مگر جادوگر نے اپنا سر ہلا
دیا اور چلا گیا اور کمرے کے درمیان پہونچکر ٹھہر گیا
ایک لیڈی نے از راہ تمسخر جادوگر سے ایک دو
باتیں پوچھیں۔ اسکا جواب جادوگر نے اپنی فراست
سے ایسا ٹھیک دیا کہ بجائے تمسخر کے لیڈی حیران
رہ گئی۔ دیگر لیڈیاں بھی یہہ دیکھ کر جادوگر کیطرف
متوجہ ہوئیں۔ بہت سے مہمان بھی اسطرف آگئے
ان میں رومی افسر جنرل لسمنوف بھی تھا جنرل جو کچھ
بڑا منچلا تھا۔ اسنے کہا " اگر جادوگر میرے کان میں
کوئی ایسی بات کہے جس سے مجھے یقین ہو جاوے
کہ میں کون ہوں۔ تو میں اپنی تلوار جادوگر کو دیدوں
گا۔ لیکن اگر وہ نہ بتا سکا۔ تو میں اسکی جادو کی
چھڑی لے لوں گا۔

جادوگر۔ بہت اچھا میرے نزدیک آؤ۔ اور
تم کو معلوم ہو جاویگا کہ میں ٹھیک بتلاتا ہوں یا
نہیں۔ معزز حاضرین آپ ذرا دور کھڑے ہو جائیں
جو کچھ کہ میں رومی افسر کو کہوں گا مناسب نہیں
کہ دوسرے سنیں " سب کے سب اس بات کو سنکر
پیچھے ہٹ گئے۔ عورتوں اور مردوں میں اس
جادوگر کی لیاقت پر بحث شروع ہوئی اور جادوگر
نے ایکطرف ہو کر جنرل لسمنوف کے کان میں کچھ کہا
جسکو سنکر جنرل چونک پڑا اور کہنے لگا " تم واقعی کوئی
جادوگر ہو " اس سے حاضرین پر بڑا اثر پڑا۔

ایک لیڈی۔ مہربانی کر کے آپ ہم کو بتلا دیں کہ
وہ شخص جو ایک پادری کے لباس میں ہے۔ کون ہے

جادوگر۔ لیڈی۔ میں کسی کے راز کسی کو نہیں بتا
سکتا۔ یہہ بات میرے فن کے شایان نہیں۔

اسوقت شہنشاہ کا بیٹا دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔ اور
جادوگر کو کہنے لگا " اچھا بتاؤ۔ میں کون ہوں "

جادوگر۔ تم کو شناخت کرنے کے لئے جادوگری کی
کچھہ ضرورت نہیں۔ لیکن کان میں ایک بات سنو
اسکے کان میں تم شہنشاہ کے بیٹے ہو اور کونٹس
میری کو جا کر کہو۔ کہ جادوگر تمہارے کان میں کچھہ
کہنا چاہتا ہے۔

لڑکا۔ میں ابھی جا کر کہتا ہوں " اور فوراً دوڑتا
ہوا گیا۔ مہمانوں نے اسدفعہ ہنس دیا۔ اور ذرا
بھی حیرانی ظاہر نہ کی کیونکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ
وہ لڑکا کون ہے اور اسکو شناخت کرنا مشکل نہ تھا
لڑکا دوڑتا ہوا شہنشاہ کے پاس گیا اور اسکی گود
میں بیٹھ کر کہنے لگا " اس جلسہ میں آج ایک
سچا جادوگر آیا ہوا ہے۔ اسنے فی الفور پہچان لیا
کہ میں کون ہوں " شہنشاہ نے مسکرا کر کونٹس
کی طرف دیکھا۔ کونٹس نے بھی مسکرا دیا مگر لڑکے نے
کہا نہیں وہ سچا جادوگر ہے۔ اس نے اور ایک مہمان
کو بھی شناخت کیا۔

شہنشاہ۔ اچھا جادوگر کو اس طرف بلا لاؤ۔

لڑکا۔ میں جاتا ہوں۔ اور اپنے ساتھ لاتا ہوں
(اور اسجگہ جا کر جہاں کہ جادوگر کھڑا تھا کہا) شہنشاہ

آپ کو یاد کرتے ہیں۔

جادوگر نہایت متانت کے ساتھ اس جگہ پہونچا جہاں کہ شہنشاہ بیٹھا ہوا تھا۔ وزیر جنگ اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ جادوگر نے بڑے ادب سے سلام کیا۔ اور پھر چپ چاپ کھڑا ہوگیا۔

شہنشاہ۔ معزز جادوگر۔ میں نے سنا ہے کہ تم جادو کے فن میں ماہر ہو۔ کیا آپ مجھے بھی اپنے علم کا ثبوت دیتے ہیں۔

جادوگر۔ آپ کیا ثبوت مانگتے ہیں۔

شہنشاہ۔ اب تک تو تم نے صرف لوگوں کو ہی متحیر کیا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ تم کسی کے دل کی کوئی ایسی بات بتاؤ۔ جسکو وہ سمجھتا ہو کہ کسی کو اسکی خبر نہیں۔ مثلاً وزیر جنگ کے دل کا کوئی راز اسکے کان میں سناؤ۔ اور ہمیں اپنے کمال کا ثبوت دو۔

جادوگر۔ بہت بہتر وزیر صاحب میرے قریب آجائیں۔

جادوگر نے چند الفاظ وزیر کے کان میں کہے جسکو سنکر وزیر حیران رہ گیا۔ اسکا رنگ فق ہوگیا اور وہ تیز نظر سے جادوگر کی طرف دیکھنے لگا۔

شہنشاہ (تبسم کیا کر) یہہ بڑی عجیب بات ہے وزیر سچ بتاؤ۔ جادوگر نے آپکے کان میں کیا کہا تھا

جادوگر۔ آپ کو کسی کا راز دریافت کرنیکی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ میں صرف اپنے علم کے زور سے یہہ راز دریافت کر سکتا ہوں۔ مگر کسی دوسرے پر ظاہر کرنیکی ہماری عادت نہیں۔

شہنشاہ۔ تم مجھہ پر اپنے جادو کا اثر ڈالو۔ اور میرے کان میں کچھہ کہو۔

جادوگر۔ "میں حاضر ہوں" اور اسنے چند ایک الفاظ شہنشاہ کے کان میں چپکے سے کہے۔

شہنشاہ۔ (چونک کر) حقیقت میں یہہ ایک بڑی عجیب بات ہے"

اسوقت بادشاہ کے چہرے سے یہہ ظاہر ہوتا تھا کہ اسکی دل کو کچھہ تکلیف سی ہو رہی ہے۔ اس نے جادوگر کو بنظر غور سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اور اسکو کہا صاحب تم علیحدہ ہوکر مجھے اپنا چہرہ دکھاؤ۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ کھانے کے وقت سب مہمانوں کو نقاب اتارنا پڑے گا اور ہر ایک اپنا آپ ظاہر کریگا"۔ جادوگر نے بلا چوں وچرا شہنشاہ کے حکم کی تعمیل کی۔ شہنشاہ بھی اٹھہ کر اسے الگ کونے میں لیگیا۔ اور جادوگر نے حاضرین کی طرف پشت کرکے نقاب اتارا۔ شہنشاہ نے اسے غور سے دیکھا مگر اسے معلوم ہوگیا کہ جادوگر کو اس نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

شہنشاہ۔ میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو۔ میں نے یہہ شکل کبھی نہیں دیکھی۔ تم نقاب پہن لو کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ مقررہ وقت سے پہلے تمہارے چہرے کو حاضرین دیکھہ سکیں"

جادوگر نے نقاب پہن لیا۔ اور پھر اوسی متانت کے ساتھ کونسل کے سامنے آگیا۔

کونٹس (شہنشاہ سے) آپ کو جادوگر نے کیا کہا تھا
اور وہ کون ہے۔

شہنشاہ۔ کوئی خاص بات نہیں (اور کونٹس
کے سوال کو ٹال دیا)

شہزادہ۔ جادوگر نے مجھے کہا تھا کہ میں کونٹس
کے کان میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ مجھے یہ کہنا یاد
نہیں رہا تھا۔

کونٹس۔ میرے کان میں!۔

شہنشاہ۔ کیا حرج ہے۔ سن لو دیکھیں آپ پر
بھی جادو کا اثر چلتا ہے یا نہیں۔

کونٹس۔ (جادوگر سے) مہربانی کر کے میرے پاس
آؤ۔ (شہنشاہ سے) آپ کچھ فاصلہ پر ہو جائیں"۔
شہنشاہ ذرا پرے ہو گیا۔ اور جادوگر نے کونٹس
کے کان کے ساتھ منہ ملا کر کچھ کہا۔ جس کو سنتے ہی
کونٹس کے بدن میں لرزہ پڑ گیا۔ اسکے چہرے پر
مردنی چھا گئی۔ اور غش کا عالم اس پر طاری ہو گیا
شہنشاہ یہ دیکھ کر فی الفور کونٹس کے پاس گیا کچھ
لیڈیاں بھی آگے بڑھیں۔ کوئی ہوا دینے لگی۔ کوئی
خوشبو سونگھانے لگی۔ تمام زن و مرد وہاں جمع ہو گئے
جب کونٹس نے آنکھیں کھولیں اور شہنشاہ نے
جادوگر کی تلاش کی۔ تو جادوگر وہاں نظر نہ آیا۔
وہ اس گھبراہٹ میں چپکے سے نکل گیا تھا۔ اگرچہ
اسکا اسطرح گم ہو جانا بھی اسکی جادوگری کا کمال
خیال کیا جانے لگا۔ شہنشاہ کونٹس کو ہمراہ لے
کر دوسرے کمرہ میں آ گیا۔ اور کہنے لگا" میری پیاری
اس جادوگر نے تم پر کیا جادو کیا۔ تم تو بالکل بیہوش
ہو گئی تھیں۔ کیا الفاظ تھے۔ جن کا تم پر اس قدر
اثر پڑا۔

کونٹس۔ (گھبرا کر) وہ بڑی دہشت ناک الفاظ
تھے۔ آپ کیوں پوچھتے ہیں۔

شہنشاہ۔ اس لئے کہ میں تم کو تسلی و
تشفی دوں۔

کونٹس۔ (بات بنا کر) اس نے ایک پشین گوئی
کی تھی۔ جو بڑی خطرناک تھی۔ اور مجھے خیال نہ رہا
کہ وہ سب کچھ ہنسی مذاق ہے۔

شہنشاہ۔ مگر تم ابھی تک تکلیف میں ہو۔ تمہارے
چہرہ کا رنگ زرد ہو رہا ہے۔

کونٹس۔ میری عادت ہے۔ کہ کوئی ڈر والی بات
سنتی ہوں تو بہت گھبرا جاتی ہوں۔ ہم عورتیں
بڑا تھوڑا دل رکھتی ہیں۔ مردوں کا سا حوصلہ
ہم میں کہاں۔

شہنشاہ۔ تو کسی نے تمہاری زوال کی پشین
گوئی کی ہو گی۔ وہ ضرور کوئی حاسد ہو گا۔ جو
تمہارا عروج آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا۔

کونٹس۔ ہاں۔ ہاں۔ اسی قسم کی پیشینگوئی
تھی۔ اور اسی وجہ سے اسکا اثر مجھ پر پڑا۔ کیونکہ
مجھے خیال آیا۔ کہ اگر آپ کا دل مجھ سے پھر گیا
تو میرا کیا حشر ہو گا۔ میں خودکشی کر لوں گی۔

شہنشاہ۔ نہیں۔ نہیں۔ میری
پیاری میں تم پر دل و جان سے فدا ہوں کبھی

خیال نہ کرو۔ کہ میرا دل تم سے پھر جائے گا
میں تمہاری خوبصورتی میں ہمہ تن محو ہوں
اور تمہاری محبت کے جام سے سرشار
رہتا ہوں۔

کونٹس۔ مجھکو بھی آپ پر ایسی ہی امید ہے۔ اور
مجھے یقین ہے کہ حاسدوں کی کوئی کارستانی
آپ کے دل میں میری طرف سے مخالفانہ اثر پیدا
نہ کریگی۔ مگر ہاں جادوگر نے آپ کو بھی کچھ کہا
تھا۔ کیا میری نسبت آپ کے کان میں اس نے
کچھ کہا؟

شہنشاہ۔ نہیں۔ وہ میرا اپنا راز ہے۔ جو
معلوم نہیں۔ اسکو کس طرح معلوم ہوگیا۔ پیاری
اگر وہ تمہارے متعلق کچھ کہتا۔ تو میں کب اسکو
تمہارے کان میں کچھ کہنے کی اجازت دیتا۔ بلکہ اسی
وقت اسکو گرفتار کرا دیتا۔ میں اپنی پیاری
کونٹس کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتا
کس کا مقدور ہے۔ کہ مجھے تمہارے خلاف
کوئی بات کہہ سکے۔

کونٹس۔ (مطمئن ہوکر) مگر آپ نے اس کی
شکل دیکھی تھی۔

شہنشاہ۔ ہاں۔ لیکن میں نے اس سے
پہلے اسکو کہیں نہیں دیکھا۔ وہ کوئی اجنبی معلوم
ہوتا تھا۔ میں نے ہرچند دماغ کو تکلیف دی مگر
مجھے یاد نہ آیا۔ کہ میں نے کبھی اسکو کہیں دیکھا
ہو۔ ان باتوں کو جانے دو۔ میں غم اور
اندیشہ کی باتیں سننی پسند نہیں کرتا۔ بتاؤ اب
کہانے میں تم شریک ہوگی یا نہیں۔ تمہارے
غش کہانے کی وجہ سے جلسہ کا لطف جاتا رہا
ہے۔ چلو اسکو از سر نو رونق دیں۔

کونٹس۔ نہیں۔ میری طبیعت ابھی تک مضمحل
ہے۔ اور میں کہانے میں شریک نہ ہوسکوں گی
آپ میری طرف سے مہمانوں کی خاطر و تواضع
کیجئے گا۔ میں اس کمرہ میں کہانا کہاؤں گی۔

شہنشاہ۔ اچھا تم آرام کرو۔

یہہ کہہ کر شہنشاہ بڑے ہال میں آیا۔ حاضرین
چپ چاپ تھے۔ اور ہنسی مذاق ختم ہوچکا تھا۔
شہنشاہ نے کہانے کا حکم دیا۔ اور سب کے سب
نقاب اتار کر کہانے میں شریک ہوئے۔ وزیر
جنگ شہنشاہ کے وائیں ہاتھ بیٹھا۔ اور شہنشاہ
نے چپکے سے اسے کہا" کہانے کے بعد ذرا ٹھیرنا
جب کہانے سے فراغت ہوئی۔ اور سب مہمان
یکے بعد دیگرے چلے گئے۔ تو شہنشاہ وزیر جنگ
کو ہمراہ لئے خاص کمرہ میں آیا۔ اور گبھرائی ہوئی
آواز سے کہنے لگا" وزیر مجھے افسوس ہے کہ
تمنے مجھ سے بیوفائی کی"

وزیر۔ حضور۔ میں تو آپ کا جان نثار خادم ہوں
میں نے تمام زندگی آپ کی خدمت میں صرف
کی ہے۔ پھر یہ الزام مجھ پر کیسا لگایا گیا ہے

شہنشاہ۔ تم نے وہ راز فاش کردیا
ہے۔

وزیر۔ میں نے! نہیں حضور۔ میں نے فاش نہیں کیا۔ گو میں خود حیران ہوں۔ کہ کس طرح وہ راز افشا ہو گیا۔

شہنشاہ۔ تو تمہارے کان میں بھی جادوگر نے وہی الفاظ کہے تھے۔

وزیر۔ ہاں! مگر آپ نے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

شہنشاہ۔ دیکھا تو تھا۔ مگر وہ مجھے اجنبی معلوم ہوتا تھا میں حیران ہوں۔ اگر تم نے راز فاش نہیں کیا۔ تو اس اجنبی کو کس طرح معلوم ہو گیا۔

وزیر۔ مجھے خیال گذرا تھا کہ شاید وہ خود ہی ہوگا لیکن جب آپ کہتے ہیں۔ کہ وہ کوی اجنبی تھا تو میں خود اس معاملہ کے سمجھنے میں حیران ہوں۔

شہنشاہ۔ مجھے بھی یہی خیال گذرا تھا۔ مگر اسکا چہرہ دیکھکر میری تسکین ہو گئی۔ اور ما سوا اس کے وہ اتنی جرات ہی کب کر سکتا تھا۔

وزیر۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ کہ وہ خود یہاں آنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ غالباً اس کا کوی ہمراز ہوگا۔ جس نے ہم کو دہمکانے کے لئے یہہ عجیب طریقہ اختیار کیا۔

شہنشاہ۔ تمہارے جاسوس ہوشیار نہیں ہیں۔ کس طرح ایسے آدمی ہمارے پایہ تخت میں زندہ رہ سکتے ہیں۔

وزیر۔ میرے جاسوس ہشیار نہ سہی۔ مگر آپ نے بھی کرنل شوزکی کو اس کام پر لگایا ہوا ہے۔ اس نے بھی اب تک کچھہ نہیں کیا ریگا میں اس نے بڑی غلطیاں کیں۔ اور بجای کسی باغی کو گرفتار کرنے کے یا کوی کارنمایاں کرنے کے وہ ایک عورت کو گرفتار کر کے چلا آیا۔

شہنشاہ۔ شوزکی میرا جان نثار خادم ہے اور تمہارے بعد میں اس پر بڑا اعتماد رکہتا ہوں وہ ایک شجاع آدمی ہے۔ میری خدمت کرنے کا اُسے شوق ہے۔ ممکن ہے وہ ایسا ہُشیار نہ ہو جیسے کہ تم ہو۔ مگر میرا وہ ایسا ہی وفادار افسر ہے جیسے کہ تم ہو۔ کیا اس عورت نے کچھہ نہیں بتایا۔

وزیر۔ میں نے ہر چند کوشش کی۔ مگر اس نے کچھہ نہیں بتایا۔ میرا خیال ہے کہ یا تو وہ کچھہ نہیں جانتی۔ اور کرنل شوزکی نے اسکو غلطی سے گرفتار کیا ہے۔ اور یا وہ ایسی شجاع اور بہادر ہے کہ اپنی نظیر نہیں رکہتی میں نے ایک تدبیر کی ہے۔ اور امید ہے کہ اگر فی الحقیقت اسکا تعلق باغیوں کے ساتھ ہے تو ہم کو معلوم ہو جائے گا۔

شہنشاہ۔ مگر اس بات کا تم کو یقین ہے کہ وہ خود ہمارے ملک میں نہیں آیا۔

وزیر۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ روس کے وسیع ملک میں اسکا وجود نہیں پایا جاتا۔ اور وہ ابھی تک سویڈن میں ہے اور میرے جاسوس نے جو بڑا ہشیار ہے اور جسے میں نے ریگا میں بھی بھیجا

تھا۔ مجھے یقین دلایا ہے کہ نہ وہ اور نہ ہی اسکا
کوئی ہمراہی روسی ساحل پر اُترا ہے۔ اس جاسوس
کی امداد سے کرنل شوزسکی نے اس عورت کو بھی
گرفتار کیا ہے۔ ورنہ کرنل خالی ہاتھ واپس آجاتا
اس نے وہاں بڑی غلطیاں کی ہیں۔

شہنشاہ۔ بہتر ہے کہ آیندہ تم اُسے اچھی طرح
سمجھا کر ایسے کاموں پر بھیجا کرو۔ میں اسے کہہ دوں
گا کہ تمہارے حکم کی ویسی ہی تعمیل کیا کرے۔ جیسے
کہ میرے حکم کی کرتا ہے۔

وزیر۔ اگر ایسا ہوگا تو امید ہے کہ ہمیں بڑی
کامیابی ہوگی۔ سر دست میں یہہ دریافت کرنا
چاہتا ہوں کہ وہ جادوگر کون تھا۔

شہنشاہ۔ اور یہہ بھی دریافت کرو کہ میرا
مخالف کیا کر رہا ہے کیا اسکے ارادے ہیں اور کیا اس
کی تجویزیں ہیں۔ اگر وہ لشکر لیکر میرے مقابلہ پر
آئے تو مجھے ذرا ہراس نہیں۔ لیکن مجھے صرف
اندرونی سازشوں کا ڈر ہے اور فوجی افسروں
اور دیگر اُمرا کے خیالات بھی دریافت کرتے رہنا
مگر میرے اعلان نے لوگوں پر اچھا اثر ڈالا ہے اور
سب اسکو پسند کرتے ہیں۔ پھر بھی احتیاط چاہئیے

وزیر۔ بہت بہتر میری جان بھی اپنے پیارے
شہنشاہ پر فدا ہے"۔

یہہ کہہ کر وزیر جنگ رخصت ہوا۔ اور تفکرات
میں ڈوبا ہوا اپنے مکان پر پہونچا۔

نواں باب

دوسرے دن شام کے قریب شاہی پارک میں
دو لیڈیاں سیر کر رہی تھیں۔

ایک۔ میری پیاری اُلگا۔ کل تو ہم عجیب مشکلات
میں پھنس گئی تھیں۔ ہمارا بچ جانا بھی معجزہ سے کم
نہیں۔ اس لانبے قد کے آدمی نے بڑی جرات
کر کے مجھے باغ کے ایک گوشہ میں لے جا کر محفوظ
رکھا تھا۔ میرا شوہر بھی گرتا پڑتا مجھ تک پہنچ گیا تھا
اور جب ہجوم کم ہوگیا۔ تو ہم آرام گھر چلے
آئے۔ مجھے وہ وقت یاد آتا ہے تو بدن کے
رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میرا بچانے والا کیسا شجاع
اور خوبصورت جوان تھا۔ مگر میں اپنے شوہر کے
ساتھ بیوفائی نہیں کر سکتی۔ مگر میری پیاری تم
ابھی تک آزاد ہو۔ اور اگر وہ نقلبین جس نے
تمہاری جان بچائی اچھے خاندان میں سے ہو جیسا
کہ میرا خیال ہے۔ تو میں نہیں سمجھتی تم کو اس کے
ساتھ شادی کرنے میں کیا روک ہے۔

الگا۔ (مسکرا کر) میڈم ڈوروسی۔ ہم میں اس قسم
کی باتیں نہیں ہوئیں۔ اور نہ ہی ہمیں اس بات
کا خیال گذرا ہے۔

ڈوروسی۔ تو یہہ بڑے افسوس کی بات ہے وہ
بڑا خوبصورت نوجوان ہے۔ اور اسکی لباس سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا امیر آدمی ہے۔ میرے خیال
میں وہ تو ہر طرح تمہارے لائق تھا۔ مجھے یقین ہے کہ

اس نے ضرور تم کو پھر ملنے کی آرزو کی ہوگی۔

الگا۔ ہاں اس نے اجازت طلب کی تھی۔ اور میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ وہ آپ کے ہاں آئے۔

ڈروسی۔ تم نے خوب کہا۔ اور میں اسے دیکھ کر از حد خوش ہوں گی۔ ہاں اسکا نام کیا ہے۔

الگا۔ ابروچف۔

ڈروسی۔ کیا پیارا نام ہے۔ کاش مجھے اسکے دوست کا نام بھی معلوم ہوتا۔ جس نے میری حفاظت کی۔ مگر میں نے پوچھنے کی جرات نہ کی اور میرے شوہر کو ان باتوں کا کبھی خیال بھی نہیں آیا۔ یہ کس قدر بری بات ہے کہ میرے شوہر نے اس جوانمرد کا شکریہ بھی ادا نہ کیا۔ حالانکہ اس نے ہمارے ساتھ اسقدر ہمدردی ظاہر کی مگر میں اسکی غلطی کی اصلاح کر دونگی۔ اور جب ابروچف تمہیں ملنے آئیگا۔ تو اسے کہوں گی کہ دوسری دفعہ اپنے دوست کو بھی ہمراہ لائے۔ ہاں جب ابروچف میرے پاس آئیگا۔ تو میں اُسی وقت تم کو بلالوں گی مگر یہ تو بتاؤ۔ اگر نوجوان آدمی نے اپنے دل کا بھید مجھے بتا دیا۔ اور میری سفارش کا خواہاں ہوا۔ تو میں تمہاری طرف سے اس کو کیا جواب دوں۔

الگا (ہنس کر) میڈم۔ میں اپنے بھائی کے مشورہ کے بغیر کبھی شادی نہیں کروں گی۔ میرا اور کوئی رشتہ دار نہیں۔ اور وہ میرے باپ کی جا بجا ہے۔

ڈروسی۔ یہ صحیح ہے۔ مگر وہ بہت جلد راضی ہو جاوے گا۔ وہ تم کو دل سے چاہتا ہے اور تمہاری ہر ایک خواہش پورا کرنے پر آمادہ ہے ماسوائے اس کے وہ ایک نوجوان خوب صورت اور دولتمند آدمی پر اعتراض ہی کیا کر سکتا ہے۔ یہ بنی بنائی بات ہے اور میں دیکھوں گی کہ اس میں کوئی نقص پیدا نہ ہو مگر ہم بہت دور نکل آئی ہیں۔ اور ملکہ کے کپڑے پہننے کا وقت قریب ہے مجھے جلد واپس جانا چاہئے چلو تم بھی واپس چلو۔

الگا۔ ملکہ کو ابھی میری ضرورت نہیں ہے۔ اور میں تھوڑی دور اور سیر کروں گی''

میڈم ڈروسی تو چلی گئی۔ اور الگا چہل قدمی کرتی ہوئی درختوں کے ایک جھنڈ تک پہنچ کر ایک بنچ پر بیٹھ گئی۔ اور گذشتہ رات کے واقعات پر غور کرنے لگی۔ اگرچہ دن بھر بھی وہ ان خیالات پر سوچتی رہی تھی۔ مگر میڈم ڈروسی کی گفتگو نے اُسے بالکل ان واقعات میں محو کر دیا تھا۔ وہ خطرناک ہجوم۔ اسکا لب مرگ ہونا۔ اور اسکے محافظ کا اسکو زندہ اور صحیح و سالم گھر تک پہونچا دینا۔ اور باوجود اس کے نہایت شریفانہ اور مودبانہ طور سے پیش آنا ایک ایک کر کے اسکی آنکھوں تلے پھر گئے۔ اسکا خوبصورت چہرہ اسکی کشادہ پیشانی۔ اور اسکی شیریں زبانی اسکی نصب العین ہوگئی۔ اور وہ بے اختیار بول اٹھی

اُسکا نام - ہاں اسکا نام ابروچینی ہے - کیا پیارا نام ہے - میں اُسے پیار کرتی ہوں -
معاً درختوں کے پتے حرکت میں آ گئے اور بجلی کی طرح کود کر ایک آدمی دو زانو ہو کر اس کے سامنے آ بیٹھا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا -
"آہا تم مجھے پیار کرتی ہو"

الگا - (گھبرا کر) او صاحب! (اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی)

ارلوف - خدا کے لئے وہ شیریں الفاظ واپس نہ لو - اپنے کئے پر پشیمان نہ ہو - کیونکہ میں ہزار جان سے تم پر فدا ہوں -

الگا - صاحب کھڑے ہو جاؤ - اٹھو - اٹھو -

ارلوف - جب تک تم میری اس حرکت لغو کو معاف نہ کرو گی - میں نہیں اٹھنے کا -

الگا - (اور بھی گھبرا کر کہ مبادا کوئی دیکھ نہ لے) صاحب جب تک تم کھڑے نہ ہو جاؤ گے تب تک میں معاف نہیں کروں گی"

ارلوف اٹھ بیٹھا اور الگا یہہ سمجھ کر کہ شاید وہ اسکے روبرو اپنا حوصلہ قایم نہ رکھ سکے واپس جانے لگی -

ارلوف - تم جاتی ہو! مجھے پھر نہیں دیکھنا نصیب نہ ہوگا کیونکہ میں اب خودکشی کر لونگا میرے لئے اب اور چارہ ہی کیا ہے

الگا - صاحب تم نے غلط سمجھا ہے میں اس وقت ملاقات کو ختم کرنا چاہتی ہوں مگر میں نے تم کو مجھے پھر ملنے سے منع نہیں کیا - میں نے کل ہی کہہ دیا تھا - کہ تم کس طرح مجھے مل سکتے ہو -

ارلوف - آہ - تم نے اپنی سرپرست کا ذکر کیا تھا

الگا - وہ ابھی اسی جگہہ تھی - اور اس نے مجھے یقین دلایا ہے - کہ وہ تم کو دیکھہ کر از حد خوش ہوگی - وہ بڑے اچھوں کی عورت ہے -

ارلوف - مگر کیا میں اسکی موجودگی کے بغیر تم کو علیحدگی میں نہیں مل سکتا اور نہ ہی کوئی گفتگو کر سکتا ہوں اس سے تو میرے لئے مرنا بہتر ہے -

الگا - مرنا! میں نہیں سمجھتی کہ تم بار بار مرنے کا کیوں ذکر کرتے ہو - میں ایک یتیم لڑکی ہوں اور دنیا کی راہ و رسم سے واقف نہیں - لیکن اتنا میں جانتی ہوں کہ اگر ہم ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں تو ہمیں معقول طریق کو استعمال میں لانا چاہئے - اور ایک دوسرے کی مرضی کے مطابق چلنا چاہئے -

ارلوف - کیا آپ کو مجھہ پر بدگمانی ہے کہ میں آپکی مرضی کے مطابق نہ چلوں گا - تم یقین کرو کہ میں تمہاری خاطر اپنا آپ قربان کرنے پر تیار ہوں

الگا - لیکن تم خود مجھے شک میں ڈال رہے ہو - کیونکہ تم اس جگہہ آنا نہیں چاہتے - جہاں تم میرے سرپرستوں اور میرے بھائی کے روبرو مجھے مل سکتے ہو -

ارلوف - تمہارا بھائی - کیا وہ بھی اسی جگہہ رہتا ہے -

الگا - نہیں وہ کبھی کبھی ملنے آیا کرتا ہے -
جب اسے فرصت حاصل ہوتی ہے اسی پر میری
آئندہ سود و بہبود کا دار مدار ہے - کیونکہ اس
کی مرضی کے بدوں میں کبھی شادی نہ کرونگی"
ارلوف یہہ سن کر چونک پڑا اور تفکرات کے
دریا میں ڈوب گیا - الگا کو اس کی خاموشی
ناگوار گذری اور اس نے کہا " اچھا خدا حافظ "
ارلوف (چونک کر) ذرا ٹھیرئے اور میری
عرض سن لیجئے - معلوم نہیں آپ نے میری اس
خاموشی سے کیا سمجھا ہے - اور میں کن افکار
میں تھا - اگر میری بات کا تم کو یقین نہ آئے - تو
ہم ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائینگے - میں خدا کو
گواہ رکھ کر کہتا ہوں - کہ میں تم کو دوبارہ دیکھنے
کا اس قدر آرزومند ہوں کہ میں بیان نہیں
کر سکتا - مگر جو شرائط آپ نے مقرر کی ہیں
ان کے بموجب یہہ خوشی مجھے میسر نہیں ہو سکتی
الگا - (حیران ہوکر) کیوں!
ارلوف - افسوس تم مجھے اس بات کے ظاہر
کرنے پر مجبور کرتی ہو جو میں مخفی رکھنا چاہتا
تھا - سنئے میں ایک جلاوطن ہوں - اور گورنمنٹ
کی معافی حاصل کرنے کے بدوں میں اسجگہہ
آیا ہوں - میرا نام جلاوطن آدمیوں کی فہرست
میں درج ہے اگر مجھے کوئی پہچان لے تو میں
فی الفور مارا جاؤنگا -
الگا - (اندوہگین ہوکر) مجھے یہہ معلوم نہ تھا کہ
تم جلاوطن شدہ ہو -
ارلوف - ہاں میں بدقسمت آدمی ہوں - اور
گو میں اپنے ملک کا جان نثار خادم ہوں مگر میرے
ملک نے مجھ کو خارج کیا ہوا ہے میں اس لئے
یہاں آزاد پھرتا ہوں - کہ میں ایک گمنام آدمی
ہوں - لیکن اگر میں کبھی پہچانا گیا - تو میں جانتا
ہوں کہ میرا کیا حشر ہوگا -
ارلوف نے کسیقدر سچ کہا - مگر اصل معاملہ نہ
بتایا گو وہ دل سے چاہتا تھا - کہ اصل واقعات
سے اپنی محبوبہ کو مطلع کردے - اور اسکو دھوکے
میں نہ رکھے - مگر یہہ راز اسکا اپنا نہیں تھا اس
میں اور لوگ شامل تھے - اور ان کے راز سے
کسی کو مطلع کرنا اس کے نزدیک ایک جرم تھا -
الگا بھی اس سے یہہ سمجھی کہ وہ گورنمنٹ کی
معمولی ناراضگی سے جلاوطن کیا گیا ہوگا جیسا
کہ ان دنوں دستور تھا کہ خفیف ناراضگی پر
لوگوں کو ملک بدر کیا جاتا تھا - اور بعض بخوف
جان خود بھی بھاگ جاتے تھے -
الگا - میں بہت خوش ہوں کہ تم نے اپنا
حال راست راست میرے روبرو بیان کردیا ہے
اب میں تم کو سٹیدم ڈروسی کے ہاں آنے پر
مجبور نہیں کرتی - مگر کیا میں ایک سوال تم سے
کر سکتی ہوں -
ارلوف - بلاشبہ -
الگا - میں یہہ دیکھتی ہوں کہ گاہی گاہی خاص

سفارشوں پر ایسے جلاوطن شدہ آدمیوں کے نام فہرست سے خارج کئے جاتے ہیں۔ کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو۔ کہ میں تمہارا نام اس فہرست سے خارج کرانیکی کوشش کروں۔ ملکہ صاحبہ مجھپر مہربان ہیں۔ اور میں اُس سے شہنشاہ کے پاس تمہاری سفارش کراؤنگی۔

ارلوف۔ یہہ درست ہے کہ شہنشاہ بورس بہ نسبت پہلے شہنشاہوں کے زیادہ فیاض ہے مگر اس کام کے لئے ایک عرصہ درکار ہوگا کیا اسوقت تک مجھے تمہاری ملاقات سے محروم رہنا پڑیگا۔

الگا۔ مگر میں کیا کر سکتی ہوں۔ کس جگہ میں تم سے ملاقات کر سکتی ہوں۔ تم نے خود ہی کہا ہے کہ تم کو ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔

ارلوف۔ کیا ہم رات کو اس جگہہ نہیں مل سکتے۔ جب کہ پارک میں بالکل خاموشی کا عالم طاری ہوگا۔

الگا۔ میں اس جگہہ رات کیوقت تم کو ملنے آؤں! نہیں ہرگز نہیں!

ارلوف۔ میں جانتا ہوں کہ تم نے کیوں انکار کیا ہے۔ تم کو غالباً مجھپر بھروسہ نہیں تمہارا خیال ہے کہ میں شریفانہ خیال کو ترک کر کے ناجائز فایدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا نہیں ہرگز نہیں۔ میری محبت سچی ہے۔ مجھ سے کبھی کوی حرکت شریفانہ طرز کے خلاف آپ نہ دیکھینگے اگر آپ کو اعتبار نہیں۔ تو میں تم کو ہرگز شکل نہ دکھاؤں گا اور کبھی اس جگہہ نہ آؤں گا۔ جہاں بغیر تمہاری اجازت کے مجھے آنیکا کوی حق حاصل نہیں۔ یہہ لیجئے چھوٹے دروازہ کی چابی ہے جو آپ بھول گئی تھیں۔ میں ہرگز اس سے فایدہ نہ اٹھاؤں گا۔ اور تم کو تکلیف نہ دوں گا۔ خواہ میری جان پر کیا کچھہ مصیبت نہ گذرے۔

الگا۔ تم نے میری جان بچای ہے اور میں کبھی خیال نہیں کر سکتی کہ تم میرے ساتھہ کوی کمینہ حرکت کروگے۔ یہہ بات کا میری ساتھہ اقرار کرو کہ میں تمہارا نام فہرست سے خارج کرنے کی کوشش کروں تو تم اسکی مزاحم نہ ہوگے۔ اس اقرار پر میں تمکو اجازت دیتی ہوں۔ کہ چابی اپنے پاس رکھو اور کل ۱۲ بجے رات کو میں اسی جگہہ تم کو آکر ملوں گی۔

ارلوف۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ کا اس کوشش میں مزاحم نہ ہوں گا۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے مجھپر اعتبار اور بھروسہ ظاہر کیا۔

الگا۔ میں خوش ہوں کہ تم نے میرا کہنا مان لیا ہے امید کہ یہہ کام جلدی ہوجائیگا۔ میں ملکہ کے علاوہ اپنے بھائی کو بھی اس بارہ میں تاکید کرونگی۔

ارلوف۔ کیا تمہارا بھائی بھی شہنشاہ کا مصاحب ہے۔

الگا — وہ صاحب تو نہیں مگر شہنشاہ کا منظور نظر ہے شہنشاہ اسکو بہت چاہتا ہے وہ شاہی باڈی گارڈ کا کرنل ہے اور اُسے کرنل شوزکی کہتے ہیں۔

ارلوف — شوزکی اکیا تمہارے بہائی کا نام شوزکی ہے؟ (اسکو از حد رنج ہوا کہ جس عورت پر وہ عاشق ہوا ہے اسکا بہائی اسکا جانی دشمن ہے)۔

الگا — ہاں! اور میرا نام الگا ہے کیا تم میرے بہائی کو جانتے ہو۔

ارلوف — نہیں۔ اس نام کا میرا ایک غریب دوست تہا۔ جو مر گیا ہوا ہے۔ مجھے اس کا خیال آگیا تہا۔ میں اب رخصت ہوتا ہوں اور کل رات کو اس جگہہ آپ کا انتظار کروں گا امید کہ میں مایوس نہ جاؤں گا۔

الگا — میں ضرور آؤنگی۔ پھر بھی مجھے خیال آتا ہے کہ یہہ حرکت میرے لئے زیبا نہیں

ارلوف — تمکو پھر مجھہ پر کچھہ شبہ ہو گیا ہے۔

الگا — نہیں۔ اگر شبہ ہوتا تو میں آنے کا اقرار ہی کیوں کرتی۔ امید نہیں کہ میرا بہائی اس کو نا زیبا حرکت خیال کرے۔ وہ میرا پیارا بہائی ہے۔ اور جب میں اسکو یہہ کل حال سناؤنگی تو وہ ناراض نہیں ہو گا۔ شادی کے متعلق اسکا یہہ خیال ہے کہ ہر ایک لڑکی کو اپنی پسند پر شادی کرنی چاہئے۔ اور اس کو مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھہ کو اس نے کئی دفعہ کہا ہے کہ الگا تمہیں اپنی شادی کی خود تجویز کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اتنی فرصت نہیں۔ کہ تمہارے لئے شوہر تلاش کروں۔ساتھہ ہی اسکو مجھہ پر پورا یقین ہے۔ کہ میں کوئی ایسی حرکت نہ کرونگی۔ جو میرے لئے زیبا نہ ہو اور جسکا افسوس کر میرے بہائی کو ندامت آئے۔

ارلوف — کیا رات کو شاہی سپاہی پارک میں روند پہرا کرتے ہیں۔

الگا — نہیں۔ یہاں صرف وہی سپاہی ہوتے ہیں جو شہنشاہ کے ہمراہ آتے ہیں رات کے پہرہ کے لئے صرف تین چوکیدار مقرر ہیں جو باری باری پہرہ دیتے ہیں۔

ارلوف — میں کوشش کرونگا۔ کہ چوکیدار مجھے دیکھہ نہ سکیں۔ لیجئے میں رخصت ہوتا ہوں

یہہ کہہ کر ارلوف چھوٹے دروازہ سے نکل کر سڑک پر آیا۔ اور آہستہ آہستہ دریا کے کنارے تک پہونچ گیا۔ وہاں جاکر وہ بیٹھہ گیا۔ اور دل میں سوچنے لگا۔ اسے اب معلوم ہو گیا تہا کہ جس عورت پر وہ عاشق ہوا ہے۔ اسکا اسکے ہاتھہ میں آنا اور اسکے ساتھہ شادی کرنا ناممکن ہے کیا یہہ بہتر تہا کہ وہ اس نازنین سے آئندہ کے لئے ملاقات ترک کردے۔ جسکا کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکلیگا۔ مگر اسکا تعشق اس درجہ تک بڑہا ہوا تہا کہ وہ ملاقات کے خیال کو ترک نہیں کر سکتا تہا

جوانی کی محبت سیلاب کا پانی ہوتا ہے۔ جو
کسی روک سے نہیں رکتا۔ اور جو کچھ سامنے آتا ہے
اُسے بہا لیجاتا ہے۔ پھر اُسے خیال آیا کہ کیوں
نہ وہ پرنس کی خدمت میں حاضر ہو کر اسکو کل
حال سنا دے۔ اور اس سے التجا کرے کہ اسکا
عہد اسکو واپس دیدے۔ اور اسکو اپنی ہمراہیت
سے آزاد کردے۔ مگر معاً اُسے یہ بات سوجھی
کہ ایسے نازک وقت میں اس قسم کا اظہار اسکی
بزدلی ظاہر کریگا۔ اور پرنس اس کو بڑا حقیر
سمجھے گا۔ جس نے عشق کی خاطر اتنے بڑے
عظیم الشان کام کو ترک کر دیا ہے اور وعدے
پر بیوفائی کی ہے۔ ایک شجاع آدمی کو اپنی عزت
و ناموری کا لحاظ سب سے زیادہ ہوتا ہے
اور ارلوف اپنی مردانگی پر ناز کرنیوالا آدمی تھا
بڑی جلدی اُس نے اس لغو خیال کو دل سے
دور کیا۔ اور اس بات سے اطمینان پایا کہ
عنقریب ہی پرنس کو تخت روس پر بیٹھنے کا
موقعہ ملیگا۔ اور اسوقت وہ ایسی حالت میں
ہوگا کہ بجائے اپنی جان بخشی کرانیکی اپنی محبوبہ
دلنواز کے بھائی سنوزکی کی جان بخشی کرا سکیگا
اور اسوقت اسکی ہمشیرہ سے شادی کی درخواست
کریگا۔ جسے سنوزکی نامنظور نہ کرے گا۔ پھر
وہ کیسا خوش ہوگا جب کہ پیاری الگا اس
سے ہم آغوش ہوگی۔
وہ انہیں خیالات میں تھا کہ مالابری نے چپکے سے
آ کر اسکی پشت پر ہاتھ رکھا اور کہا۔ میں پارک
کا گوشہ گوشہ دیکھ آیا ہوں"

ارلوف۔ خوب۔ اور تم باہر کس طرح آ گئے۔

مالابری۔ جسطرح اندر گیا تھا۔ اوسیطرح باہر
آ گیا۔ اس فصیل کی دیوار ایک جگہ جا کر اس
قدر چھوٹی ہے کہ میں بآسانی اس پر چڑھ کر
پارک میں گیا اور خوب پھرا۔ ہر ایک جگہ سے
میں نے پوری واقفیت حاصل کر لی ہے۔

ارلوف۔ تاریکی میں بھی تم وہاں چل پھر سکو
گے۔

مالابری۔ میری آنکھوں پر پٹی باندھ دو تب
بھی میں وہاں بآسانی چل پھر سکوں گا علاوہ
اسکے میں نے اس پارک میں ایک غار بھی دیکھی
ہے جس کے منہ پر جھاڑیاں اُگی ہوئی ہیں جنکی
وجہ سے اُسکا منہ ڈھنپا ہوا ہے اگر کوئی پہرہ
پیچھے دوڑے تو میں وہاں بآسانی چھپ سکتا
ہوں۔ وہ بڑی محفوظ جگہ ہے۔ وہاں ہتھیار
وغیرہ جو کچھ چاہیں ہم مخفی رکھ سکتے ہیں۔

ارلوف۔ بہت خوب مالابری۔ کل بارہ بجے
رات کو تم کو پارک میں درختوں کے جھنڈ کے
قریب پہرہ دینا ہوگا۔

مالابری۔ وہ۔ جہاں سے ایک چھوٹی سی سڑک
چھوٹے دروازہ کی طرف آتی ہے۔

ارلوف۔ ہاں وہی۔ تم نے پارک کا خوب
امتحان کیا ہے۔ تم نے ان درختوں کی کچھ فاصلہ پر

تصویر سے رہنا۔ اور اگر کوئی چوکیدار اس جھنڈ کی طرف آنے لگے تو اُلّو کی طرح آواز نکالنا۔

مالابری یہ تو آسان بات ہے۔ مگر میرے بولنے سے چوکیدار آگے بڑھنے سے رُک نہیں جائیگا۔ اور تم اگر چھپ گئے۔ تو وہ تمہاری معشوقہ کو تو ضرور دیکھ لے گا۔ پھر میں کیوں نہ چوکیدار کی گردن مروڑ ڈالوں۔

ارلوف دیکھو ایسا کام ہرگز نہ کرنا جب تک کہ ہم کو جان کا خطرہ نہ ہو۔

مالابری۔ ایسے سخت احکام کے ساتھ میں اپنا فرض ادا نہیں کرسکوں گا۔ مگر۔ ہاں مجھے خوب سوجھی ہے۔

ارلوف۔ کیا؟ نہیں وقت پر خوب سوجھتی ہے بتاؤ کیا کچھ تمہارے ذہن میں آیا ہے جلدی بتاؤ۔

مالابری۔ مجھے یہ تجویز سوجھی ہے کہ اگر چوکیدار اس طرف آنکلے۔ تو اسکو تمہارے پاس پہونچنے سے روکے رکھوں اور نہ ہی اسکی گردن توڑوں اور آپ بھی بالکل محفوظ رہوں۔ لیکن میں اکو ظاہر نہیں کروں گا۔ اس کام کو مجھ پر چھوڑ دو۔ میں تمہارے ہمراہ بھی نہیں آؤں گا۔ بلکہ کل سارا دن بھی غیر حاضر رہوں گا۔ اور رات کے ۳ بجے میں اس جگہ موجود ہونگا۔ تم نے بلا تردد اپنی معشوقہ کو مقررہ جگہ پر ملنا ہیں پہرہ پر مستعد رہونگا۔ کیا آپکو مجھ پر اعتبار ہے؟

ارلوف۔ کیوں نہیں۔ تم بڑے ضدی اور سرکش ہو۔ مگر بڑی ذہین ہو اور نہیں وقت پر خوب سوجھتی ہے۔

مالابری۔ تو چلیں ہم مکان پر چلیں کیونکہ مجھے کل سارا دن تیاری میں خرچ کرنا ہے۔

دسواں باب

دوسرے دن صبح کے ۹ بجے ہم پرنس کو گھوڑے پر سوار ہوٹل میں داخل ہوتے دیکھتے ہیں ہوٹل کا مالک دروازہ میں کھڑا ہے۔ اور اس نے بڑی تعظیم و تکریم سے پرنس کو سلام کیا ہے۔ پرنس گھوڑے سے اُتر کر اپنے کمرہ میں آیا ہے۔ اور دل میں کہہ رہا ہے۔ اب تک تو مجھے کامیابی ہوئی ہے دیکھیں آج کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ جنرل بسمنوف کو اپنے قابو میں لانا ایک مشکل کام ہے۔ لیکن اس سے زیادہ مشکلات میں نے حل کی ہیں۔ ایک آوارگی کی حالت سے نکلکر میں اس حالت تک پہنچا ہوں کہ دو بادشاہ میری امداد پر تلے بیٹھے ہیں۔ کئی ایک جان نثار افسر مجھ پر جان فدا کرنے کو موجود ہیں جسطرح مجھے ان باتوں میں کامیابی ہوئی ہے اسیطرح آج بھی ہوگی"۔

پرنس انہیں خیالات میں تھا کہ جنرل بسمنوف خوش خوش کمرے میں آیا۔ پرنس نے گرمجوشی سے اسکے ساتھ مصافحہ کیا۔ اور خدمتگار کو حاضری کا حکم

دیکھ دونوں میز کے سامنے بیٹھ گئے۔

پرنس۔ کہئے۔ مزاج تو اچھے ہیں۔

جنرل۔ میں آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ جوں جوں میں آپ کی فیاضی کا خیال کرتا ہوں۔ ووں ووں میرا دل شکریہ سے لبریز ہوتا جاتا ہے میں نے اپنی عمر میں اپنے آپ کو کسی شخص کا اسقدر مشکور نہیں پایا۔

پرنس۔ یہہ ایک معمولی بات ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ اگر آپ میری جگہہ ہوتے تو اس سے زیادہ فیاضی کو کام میں لاتے جنرل سمنوف کا نام شجاعت اور بہادری میں مشہور ہے اور شجاعت کیلئے فیاضی لازم ملزوم ہے مجھے اتفاق سے فیاضی کرنیکا موقعہ مل گیا ہے ورنہ جنٹلمینوں کے نزدیک یہہ کیا بڑی بات ہے جسقدر آپ شکرگذار ہو رہے ہیں۔ اسیقدر آپ کی نیک دلی اور وسیع حوصلگی کا میں قایل ہو رہا ہوں۔

جنرل۔ میں ان الفاظ کیلئے آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب آپ اُس شرط کا اظہار فرماویں۔

پرنس۔ ذرا ٹھیر جائیے۔ خدمتگار حاضری رکھہ جائے اتنے میں خدمتگار نے کہانے پینے کا سامان لاکر میز پر رکھہ دیا۔ اور پرنس نے اُسے حکم دیا کہ جب تک میں نہ بلاؤں۔ تب تک کوئی میرے پاس نہ آئے۔ خدمتگار آداب بجالاکر چلا گیا۔ اور پرنس نے دو گلاس شراب سے پر کرکے ایک جنرل کے سامنے رکھا اور اپنا گلاس اٹھا کر کہا "میں یہہ گلاس جنرل سمنوف کی صحت کے لئے پیتا ہوں"۔ جنرل نے پہر شکریہ ادا کیا اور گلاس چڑہا گیا۔ دوسری مرتبہ جنرل نے دو گلاس بہرے اور اپنا گلاس اٹھا کر کہا "میں یہہ گلاس کپتان ہوپسی کی صحت کیلئے پیتا ہوں" اسدفعہ پرنس نے جنرل کا شکریہ ادا کیا اور دوسرا دور بھی ختم ہوا

پرنس۔ جنرل سمنوف میں وعدہ کے مطابق آپکے سامنے وہ شرط پیش کرتا ہوں لیکن اس سے پیشتر میں یہہ جتا دینا ضرور سمجھتا ہوں کہ وہ راز ایک دوسرے شخص کا ہے۔ اس لئے آپ اس بات کا مجھہ سے اقرار کریں کہ اگر آپنے وہ شرط نامنظور کی تو آپ اُس راز کو مخفی رکھیں گے۔ اور کسی حالت میں بھی اوس کو ظاہر نہ کریں گے۔

جنرل۔ میں اس احتیاط کے لئے آپ کی تعریف کرتا ہوں گو میرے متعلق اسکی چنداں ضرورت نہ تھی میں اسقدر احسانمند ہوں کہ کسی حالت میں بھی آپکو ناراض نہیں کروں گا خواہ وہ راز کیسا ہی ہو میں اسکو اپنے صندوق سینہ میں محفوظ رکھوں گا۔ آپ بلا تامل بیان فرما دیں۔

پرنس۔ پہلے میں آپ سے یہہ سوال کرتا ہوں

کہ آپ کے پولیٹیکل خیالات کیا ہیں۔ اگر اس بارہ
میں آپ مجھ پر اعتبار کریں گے۔ تو مجھ کو بھی
وہ راز بیان کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا۔

جنرل۔ آپ شجاع اور فیاض ہونے کے
علاوہ دانا بھی ہیں۔ سنئیے میں ایک فوجی افسر
ہوں۔ اور میرے خیالات سوائے گورنمنٹ
کے احکام کی تعمیل کرنیکے اور کیا ہو سکتے ہیں۔

پرنس۔ میری مراد یہہ دریافت کرنیکی ہے۔ کہ
آیا موجودہ گورنمنٹ سے آپ خوش ہیں۔

جنرل۔ مجھے موجودہ گورنمنٹ سے ناراض
ہونیکی کوئی وجہ نہیں۔ بلکہ میں نے اسی گورنمنٹ
کے عہد میں یہہ ترقی حاصل کی ہے اور میں
اپنے آپکو گورنمنٹ کا وفادار خیال کرتا ہوں
آپ خود ایک فوجی افسر ہیں اور سمجھ سکتے ہیں کہ
فوجی افسر بالعموم گورنمنٹ کے طرفدار ہوتے
ہیں۔ اور شہنشاہ کی خدمتگذاری اپنا فرض
سمجھتے ہیں۔

پرنس۔ میں شاید اپنے سوال کو اچھی طرح بیان
نہیں کر سکا۔ میری مراد یہہ ہے۔ کہ شہنشاہ بورس
کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔ یہہ تو آپ
جانتے ہی ہیں کہ وہ شاہی خاندان سے نہیں۔

جنرل۔ بیشک وہ شاہی خاندان سے نہیں
لیکن جب شاہی خاندان کا کوئی ممبر یا یوں کہو
کہ تخت کا کوئی وارث نہ تھا تو بورس کے سوا اور
کون شخص تخت روس پر بیٹھنے کے لایق ہو سکتا
تھا۔ گو وہ شاہی خاندان سے نہیں ہے۔ مگر
اسکی بہن شہنشاہ فیوڈر کی بی بی اور روس
کی ملکہ تھی۔ ہاں کونٹ۔ رومناف کا سلسلہ شاہی
خاندان سے کچھ ملتا تھا۔ مگر بورس نے روس
کی اسقدر خدمتگذاری تھی۔ اور اسکی طاقت
بھی اسقدر بڑہی ہوئی تھی۔ کہ اس کے سامنے
کوئی دم نہ مار سکتا تھا۔ فیوڈر کے زمانہ میں
بھی درحقیقت یہی شہنشاہ تھا۔ اس کے
سامنے کسی کی کیا پیش جا سکتی تھی اور جہاں
تک میرا خیال ہے۔ اس نے اپنے آپ کو کمزور
شہنشاہ ثابت نہیں کیا۔

پرنس۔ یہہ سب کچھہ میں تسلیم کرتا ہوں مگر
کیا بورس نے تخت روس حاصل کرنے کے
لئے ناجایز ذرایع استعمال نہیں کئے۔

جنرل۔ ناجایز۔ جہاں تک میرا علم ہے اس
نے کوئی ایسا ذریعہ استعمال نہیں کیا۔

پرنس۔ کیا اس نے ایک جایز وارث کو تخت
روس سے محروم رکھنے کی کوشش نہیں کی۔

جنرل۔ کیا آپ کی مراد آیئون چہارم کی
ساتویں شادی سے ہے۔

پرنس۔ ہاں۔ کیا بورس نے یہہ کوشش نہیں
کی تھی۔ کہ پرنس ڈیمیٹری جو آیئون چہارم
کی ساتویں بی بی سے پیدا ہوا تھا جایز وارث نہ
قرار دیا جاوے۔ اس بنا پر کہ آیئون کی
ساتویں بی بی کلیسیا کے روبرو جایز بی بی

نہیں ہوسکتی

جنرل - یہہ سوال توفیوڈر کے عہد میں بھی پیش ہوا تہا - پرنس ڈمیٹری ہنوز چھوٹی عمر کا تہا - مگر کلیسیا نے پرنس کے حق میں فیصلہ دیا تہا - اور آیئون چہارم کی ساتویں بی بی کو جایز بی بی قرار دیا تہا -

پرنس - پہر کیا بورس نے پرنس ڈمیٹری کے اوصاف کی نسبت بُری افواہیں مشہور نہیں کی تہیں -

جنرل - یہہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ بورس نے وہ افواہیں مشہور کی تہیں مگر عام طور پر سنا جاتا تہا کہ پرنس ڈمیٹری بڑا سنگدل سفاک اور خونخوار ہے - دن بہر اسے سوائے درندوں کو قتل کرنے کے اور کوی کام نہیں ملازموں کے ساتہہ سخت بیرحمی سے پیش آتا ہے اور اسکی عادتیں بالکل درندوں کی ایسی ہوگئی ہیں چھوٹی عمر میں اسکا یہہ حال ہے تو بڑا ہوکر کیا کریگا - مگر یہہ باتیں تخت حاصل کرنے میں اسکی روک نہیں ہوسکتی تہیں روس کے تخت پر بڑے بڑے بیرحم اور سنگدل شہنشاہ بیٹھتے آئے ہیں - خود آیئون چہارم کا لقب ہیبتناک تہا - ابتک کوی وارث تخت بیرحمی اور سنگدلی کی وجہ سے محروم نہیں کیا گیا اور کوی شبہہ نہیں کہ پرنس ڈمیٹری بھی اپنے بہائی کے بعد شہنشاہ روس ہوتا اگر اسکی بے وقت موت اسے دنیا سے نہ اٹھا لیتی -

پرنس - موت اب بے وقت موت! وہ موت کیسی تھی -

جنرل - یہی سنا گیا تہا کہ پرنس اپنی وحشیانہ کہیل میں مصروف تہا کہ یک لخت زمین پر گر پڑا اور گرتے ہی مرگیا - ڈاکٹروں کی راے تھی کہ اسکی تلی پہٹ گئی ہے -

پرنس - اور اس بات کو دنیا نے تسلیم کرلیا کیا خوب! ایک انیس سال کا نوجوان آدمی جس کے سامنے درندوں کا شکار ایک معمولی کہیل تہا - جو اپنی زور و طاقت سے دیکھنے والوں کو حیران کرتا تہا جسکی تلوار اسکی کوی ڈہال نہ تھی - اسکی کھیلتے ہوے تلی پہٹ گئی - اور وہ مرگیا - دنیا بھی عجیب بیوقوف ہے -

جنرل - ایسا ہی مشہور ہوا تہا - اور کسی نے اس بات پر چنداں تعجب ظاہر نہ کیا تہا - کم از کم مجھے تو اور کچھہ یاد نہیں - دس سال کا واقعہ ہے - ساری باتیں کسکو یاد رہ سکتی ہیں -

پرنس - اگر پرنس ڈمیٹری ابتک زندہ ہو تو

جنرل - آپکی مراد اُس جعلی پرنس سے ہے جس نے روس کے تخت کا دعوی کیا ہے ہم اسکی نسبت سن چکے ہیں کہ وہ رومن کیتھلک پادریوں کی شرارت ہے - دراصل کلیسیای روم

روس پر اپنا تسلط جما کر کلیسیائی یونانی کو شکست
دینا چاہتی ہے - اور کچھ بات نہیں -

پرلنس - مگر شاہانِ پولنڈ اور سویڈن نے اس
پرلنس کے دعوی کو تسلیم کر لیا ہے - اور اسکی امداد
پر تلے بیٹھے ہیں -

جنرل - ہم جانتے ہیں کہ پولنڈ اور سویڈن کو
روس کے معاملات میں دست اندازی کرنے
کی حرص ہے - مگر وہ یاد رکھیں کہ جب تک
جنرل بسمنوف جیسے فوجی افسر روس میں
موجود ہیں تب تک پولش اور سویڈش
فوجوں کو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی - بورس
نے روسی فوج کو بڑی اچھی حالت پر پہونچا
دیا ہے - اس فوج کا مقابلہ کرنا اب کوئی آسان
بات نہیں - شہنشاہ کی نئی باڈی گارڈ
پلٹن ہو فرشتہ جیسی سپاہیوں سے بھرتی کی
گئی ہے - اسکا ایک ایک سپاہی بیس بیس کا
مقابلہ کر سکتا ہے - ان کا کمانڈر کرنل شوکی
بڑا اشتعال اور دلیر ہے - اور میں نہیں خیال
کر سکتا کہ جب تک شہنشاہ کے اردگرد ایسے
شجاع اور جان نثار افسر اور وزیر جنگ جیسے
ہوشیار اور چالاک آدمی موجود ہوں تب
تک کوئی جھوٹا دعویدار خواہ سارا یورپ
اسکی امداد کرے تخت روس کے قریب
پہونچ سکتا ہے - بلا شبہ بورس کا خاندان ہمیشہ
کے لئے روس پر حکمران رہیگا -

پرلنس - اگر بورس نیک نیت ہے اور تخت
روس اسکو جائز طور پر ملا ہے تو کونٹ رومناف
کو اس نے کیوں قید میں ڈال رکھا ہے -

جنرل - بیشک کونٹ رومنا کا اور کوئی قصور
نہیں سوائے اس کے کہ وہ شاہی خاندان سے
کچھ واسطہ رکھتا ہے - لیکن بورس کا اس کو
قید میں ڈال دینا اسکی دوراندیشی کا ثبوت
ہے - کیونکہ ممکن تھا کہ جو لوگ بورس سے
آزردہ ہوتے - وہ کونٹ رومناف کو تخت
پر بٹھانے کی سازش کرتے - اور اسطرح
روس میں خانہ جنگی شروع ہو جاتی اور ملک
تباہ ہو جاتا - غیر سلطنتیں موقعہ تاک کر حملہ
کر دیتیں - اور روس کو تاخت و تاراج
کر کے پائمال کر دیتیں - بورس نے دانائی
کی کہ اس قسم کی خانہ جنگیوں کا پہلے ہی
سے منہ بند کر دیا - ورنہ کیا عجب تھا کہ بعض
امراء جو بورس کی سختی کی وجہ سے ناراض ہوکر
اور کئی ان میں سے جلاوطن ہو گئے کونٹ
رومناف کے ساتھ ملکر بغاوت کا جھنڈا
بلند کر دیتے -

پرلنس - غاصب نے بیشک اپنے آپ کو محفوظ
رکھنے کے لئے خوب ہی حکمت عملیاں کی ہیں
اور لطف یہ ہے کہ بجائے بدنام ہونے کے وہ
ان شرارتوں کی وجہ سے نیکنام ہو رہا ہے -

جنرل (چونک کر) غاصب! شہنشاہ بورس

غاصب آپ نے یہہ کیا کہا ہے - آپ ایک فوجی افسر ہو کر ایسا کہنے کی جرات کر سکتے ہیں میرے تو رونگٹے کھڑے ہوگئے ہیں کوی سن لے گا تو ہمارا کیا حال ہوگا -

پرنس - آپ مطمئن رہیں کوی سنتا نہیں لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ بورس غاصب ہے - اس نے بے ایمانی سے تخت حاصل کیا ہے - اس نے اب تک ایک جایز وارث کو محروم رکھا ہوا ہے -

جنرل - کیا آپ اس جعلی پرنس کو سچا سمجھتے ہیں -

پرنس - ہاں - وہ در حقیقت پرنس ڈیمیٹری ہے -

جنرل - مگر وہ تو مر گیا ہوا ہے -

پرنس - نہیں - وہ زندہ ہے - بورس نے اسکو قتل کرنیکی سازش کی تھی - اور یہہ بے ایمان وزیر جنگ اسکا کارندہ تھا - مگر پرنس کی خوش قسمتی سے اسکی گورنس کو ایک دن پہلے اس سازش کا پتہ لگ گیا - اس نے رات کیوقت پرنس کو بھیس بدلا کر شہر سے نکال دیا اور تاکید کر دی - کہ اپنے آپ کو کسی جگہہ ظاہر نہ کرے کیونکہ بورس اسکو ضرور مروا ڈالے گا - دوسری رات اس کے قتل کے لئے مقرر تھی - نگہبانوں کو جب معلوم ہوگیا کہ ان کا شکار بھاگ گیا ہے تو اسکا فایدہ انہوں نے یہہ اٹھایا - کہ پرنس کی موت کا اعلان کر دیا - گورنس اور دیگر ملازموں کو قیدخانہ میں ڈال دیا گیا - اس عذر پر کہ انہوں نے پرنس کی اچھی طرح حفاظت نہیں کی مگر در اصل ان کا مقصود یہہ تہا کہ پرنس کے بھاگ جانے کا راز کسی پر ظاہر نہ ہو جائے - بیچارہ پرنس آوارہ و سرگرداں پولنڈ میں پہونچا - قریباً پانچ سال تک وہ آوارہ پھرتا رہا - آخر ایک پادری نے اس پر رحم کہا کر اسے اپنے گہر میں رکھ لیا اس جگہہ اسے تعلیم حاصل کرنیکا خوب ہی موقعہ ملا مگر ڈیڑھ سال کے بعد ہی اسے مجبوراً اس مکان سے نکلنا پڑا - اور کچھ سال پھر سیر و سیاحت میں اس نے صرف کئے - یکایک اسے خبر ملی - کہ امراء روس بورس سے ناراض ہیں - یہہ سن کر پرنس کے دل میں کچھ امید پیدا ہوی - اس نے اپنے آپ کو پرنس ڈیمیٹری مشہور کیا بتدریج شاہ پولنڈ کے کانوں تک یہہ خبر پہونچی - اس نے پرنس کو بلا بھیجا - اسکا حال سنا - اور اس کے ساتھ بادشاہوں کا سا سلوک کیا - یہہ خبر روس میں بھی پہونچی مگر بے ایمان غاصب نے پرنس کی نسبت یہہ مشہور کر دیا کہ وہ جھوٹا ہے - اگر وہ ایسا نہ کرتا - تو پرنس اب تک روس کے تخت پر ہوتا - اور بورس قیدخانہ میں ہوتا -

جنرل - میں یہہ واقعات سن کر حیران

ہوگیا ہوں - اور مجھے اعتبار نہیں آتا - کہ پرنس ڈیمیٹری ابتک زندہ ہو -

پرنس - میں نے خود پرنس کو دیکھا ہے - اور میں اچھی طرح ثابت کر چکا ہوں کہ وہ جھوٹا نہیں -

جنرل - لیکن میری تسلی کس طرح ہو سکتی ہے -

پرنس - آپ جلسہ نقاب پوشی میں موجود تھے اور کیا آپنے کچھ نہیں دیکھا -

جنرل - ہاں میں نے ایک جادوگر کو دیکھا تھا جس نے مجھہ کو وزیر جنگ کو شہنشاہ کو اور بالآخر کونٹس میری کو اپنا کمال دکھا کر حیران کیا -

پرنس - اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ جادوگر کون تھا -

جنرل - نہیں - وہ کہیں غائب ہوگیا تھا - بادشاہ نے اسکا چہرہ دیکھا تھا - مگر وہ بھی پہچان نہیں سکا کہ وہ کون تھا -

پرنس - وہ جادوگر میں تھا -

جنرل - آپ !

پرنس - ہاں - اور میں نے وزیر جنگ اور شہنشاہ کو حیران کیا تھا - کیا آپ نے دیکھا نہیں - کہ جس وقت میں نے ان کے کان میں چند الفاظ کہے ان کا رنگ فق ہوگیا تھا -

جنرل - ہاں -

پرنس - کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ الفاظ کیا تھے - کیا وزیر جنگ اور شہنشاہ نے ان کا اظہار کیا تھا -

جنرل - نہیں -

پرنس - وہ بھی راز تھا - جو پرنس ڈیمیٹری کے قتل کے منصوبہ اور اس کے بھاگ جانے کے متعلق تھا - آپ نے دیکھا نہیں - وہ سن کر کس قدر گھبرا گئے تھے -

جنرل - بیشک آپکی بات سچ معلوم ہوتی ہے مگر کونٹس میری بھی تو گھبرا گئی تھی - بلکہ غش کھا گئی تھی -

پرنس - اسکا راز اور تھا - اور وہ میں کسی کو بتا نہیں سکتا -

جنرل - مگر پرنس ڈیمیٹری کے متعلق راز آپکو کس طرح معلوم ہوا -

پرنس - خود پرنس نے مجھے بتایا تھا - کیا آپ مجھہ پر اعتبار نہیں کرتے -

جنرل - اعتبار تو کرتا ہوں - لیکن قلبی اطمینان چاہتا ہوں -

پرنس - وہ اطمینان کس طرح آپکو حاصل ہو سکتا ہے -

جنرل - میں خود پرنس کی زبان سے سنوں

پرنس - یہہ موقعہ بھی آپ کو مل جائیگا - اور میں امید کرتا ہوں - کہ سر دست اب آپ میری زبان پر ہی اعتبار کرینگے - جو کچھہ میں نے کہا ہے

بالکل سچ ہے۔ اب آپ بتائیں۔ کہ بورس غاصب
ہے یا نہیں۔
جنرل۔ ایسی صورت میں اور کیا کہا جا سکتا
ہے۔ لیکن اگر پرنس سچا ہے تو وہ کیوں روس
میں نہیں آجاتا۔ کیوں غیر طاقتوں کی امداد کا
وہ خواہاں ہوا ہے اور ابتک کیوں اس نے
اپنے آپ کو چھپائے رکھا۔
پرنس۔ اُسے خوف تھا کہ اگر بورس کو اسکے
حال سے اطلاع ہوگئی تو خواہ وہ کتنی دور دراز
جگہ میں ہو۔ بورس ضرور اسکو قتل کرا دینے
کی کوشش کریگا۔ اس لیئے اس نے اپنے آپکو
چھپائے رکھا۔ اور صرف اسوقت ظاہر کیا
جب کہ شاہ پولینڈ نے انکی حمایت کا بیڑہ
اٹھایا۔ آپ نے اسکے روس میں آنے کی بھی خبر
لکھی۔ کیا آپ کو یقین نہیں کہ جسوقت پرنس
نے روس میں قدم رکھا۔ اوسی وقت وہ گرفتار
ہو جائیگا۔ کیا شہنشاہ اور اس کے چالاک وزیر
ابھی سے اسکو اور اس کے رفقا کو گرفتار کرنے
میں مصروف نہیں ہیں۔ کیا ہر طرح سے اسکو
روس میں آنے سے روکنے کا انتظام نہیں
کیا جا رہا۔ ایسی حالتوں میں کس طرح پرنس
روس میں قدم رکھ سکتا ہے۔
جنرل۔ آپ کا کہنا صحیح ہے مگر آپ یہ بتائیں
کہ اس ساری قصہ سے آپکی کیا مراد ہے۔
پرنس۔ میری یہ مراد ہے کہ آپ پرنس کو امداد دینے
کا اقرار کریں۔ یہی میری شرط ہے۔
جنرل (گھبرا کر) لیکن میری عزت۔ میری
آبرو۔ اور میرا عہدہ! آپنے میرے ساتھ عجیب
سلوک کیا ہے۔ ایک طرف تو آپنے اپنی
خوشی سے مجھکو میرا عہدہ بخش دیا اور دوسری
طرف آپ اسکو چھڑانے کی شرط پیش کرتے ہیں
میں حیران ہوں اور میری سمجھ میں یہ بات
نہیں آتی۔
پرنس۔ آپکی عزت۔ آبرو۔ عہدہ سب کچھ
بحال رہیگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ملازمت
ترک کر کے پرنس کے پاس چلے جائیں۔ اس
صورت میں آپ پرنس کی اچھی خدمت ادا نہ
کر سکیں گے۔ بلکہ میں صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ
آپ حسب معمول اپنے سرکاری فرائض ادا کرتے
رہیں۔ لیکن جب وقت آئے تو آپ اپنے ڈویژن
کے ساتھ پرنس کی حمایت کریں۔
جنرل۔ میں کس طرح یہ حمایت اپنے ڈویژن کے
ساتھ ادا کر سکتا ہوں۔ اگر معرکہ آرائی ہوئی
تو میری سپاہ میرے کہنے سے پرنس کے ساتھ
نہیں جا ملیگی اور میں اکیلا کچھ بھی نہ کر سکوں گا
پرنس۔ آپکی فوج اسوقت تک پرنس کے ساتھ
مل جانے سے انکار کریگی جب تک بورس روس
کا شہنشاہ ہے۔ لیکن بورس کے علیحدہ ہو جانے
پر امید ہے کہ سپاہی آپ کا کہنا مان لیں گے
اور نئے شہنشاہ کی حمایت کرنے میں دریغ نہ

کریں گے۔

جنرل۔ مگر بورس کس طرح تخت سے علیحدہ کیا جائیگا۔

پرنس۔ یہہ کام پرنس کے دیگر رفقا نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ کسی طرح سے بورس کو اپنے قابو میں لے آئیں گے۔ آپ صرف اس بات کا اقرار کریں۔ کہ جب بورس کو پرنس کے رفیق اپنے قبضہ میں لے آئیں۔ تو اسوقت آپ اطلاع پاتے ہی پرنس کی حمایت کا بیڑا اٹھائیں۔ اور اسکو شہنشاہ تسلیم کرلیں۔ آپ کا ڈویژن جب پرنس کے ساتھ ہو جائیگا۔ تو وزرا و امرا میں سے کوئی بھی پرنس کی مخالفت کی جرات نہ کریگا۔ اور جب پرنس تخت پر بیٹھ جائیگا۔ تو تمام فوج بھی اسکی زیر فرمان ہو جائیگی۔ اسطرح روس میں نہ تو کوئی خانہ جنگی ہوگی۔ اور نہ ہی روس کے معاملات میں کسی غیر سلطنت کو دست اندازی کرنے کا موقعہ ملیگا۔ پرنس کو اپنے ملک کی بہبودی کا بڑا خیال ہے۔ اور کوئی شبہ نہیں کہ وہ روس کے تخت کے لائق شہنشاہ ثابت ہوگا۔

جنرل۔ اس عرصہ میں کوئی اور کام تو میرے سپرد نہ کیا جائیگا۔ میرا مطلب یہہ ہے کہ جب تک بورس گرفتار نہ ہو جائے۔ تب تک مجھے کسی کمیٹی میں شامل ہونے یا کوئی اور کام کرنے پر مجبور تو نہ کیا جائیگا۔

پرنس۔ نہیں۔ آپ اس امر کی طرف سے بالکل مطمئن رہیں۔ اور بدستور شہنشاہ کے جان نثار خادم بنے رہیں۔ اسکی مہربانی اور عنایت حاصل کرتے رہیں جب تک کہ نیا شہنشاہ آپ کو آپ کے لائق کسی بڑے عہدہ پر ممتاز کرنے کا موقعہ نہ پائے۔

جنرل (خوش ہوکر) میں خوشی کے ساتھ اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ اور میں بڑا ہی بیوقوف ہوں گا اگر میں اس شرط کو منظور نہ کر لوں۔ میں اسمیں کوئی دقت نہیں دیکھتا۔ مجھے کوئی کام ہی گورنمنٹ کے خلاف نہیں کرنا ہے۔ اور جس حال میں پرنس جائز وارث ہی تو اسکی بروقت حمایت کرنے میں میرا کیا نقصان ہے۔ بلکہ سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے میں دلی خوشی کے ساتھ آپ کی شرط تسلیم کرتا ہوں۔ آپ اطمینان رکھیں کہ میں کسی پر اس راز کو آشکار نہیں کروں گا۔ مگر کیا آپ بھی میری طرح پرنس کے حامی ہیں۔

پرنس۔ نہیں۔ میں نے ملازمت ترک کردی ہے۔ اور میں ہمہ تن پرنس کا رفیق بن گیا ہوں پرنس نے مجھے اپنا ایجنٹ مقرر کیا ہے اور میں اسکی طرف سے لوگوں کو اسکی حمایت کے لئے اکسا رہا ہوں جب یہہ تدبیر جسکا میں نے ذکر کیا ہے۔ کامیاب ہو جائیگی۔ تو میں آپکو اطلاع دوں گا۔

جنرل۔ آپ سے بہتر ایجنٹ پرنس کو مل بھی نہیں سکتا تھا۔ اگرچہ ایک ایسے آدمی پرنس کے ساتھ ہوں۔ تو اسکی کامیابی میں کیا شبہ ہے۔

پرنس مجھ سے بہتر آدمی پرنس کے ہمراہ ہیں ہیں تو ان کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتا بڑے شجاع بہادر اور وفادار آدمی پرنس کی رفاقت کا دم بھرتے ہیں۔ وہی چند دلیر آدمی یہ تدبیر کر رہے ہیں۔ کہ بدون معرکہ آرائی کے پرنس کو روس کے تخت پر بٹھادیں۔ جب آپ انکو دیکھیں گے تو میرے بیان کی تصدیق کر لیں گے۔

جنرل۔ خدا کرے وہ وقت جلد آئے۔

پرنس۔ بہت ہی جلد آئیگا۔ آپ مطمئن رہیں

جنرل۔ میرا زر و جواہر اب میرا ہے۔

پرنس۔ ان کے علاوہ اگر آپ کو ضرورت پڑے تو میں آپ کی امداد کرنے پر تیار ہوں۔

جنرل۔ اب امید نہیں کہ مجھے روپیہ کی ضرورت پڑے۔ میں نے اپنی طبیعت کو سنبھال لیا ہے اور یقین نہیں کہ پھر کبھی ایسی ذلت میں اپنے آپ کو مبتلا کروں۔ مجھے کافی سبق مل چکا ہے

پرنس۔ میں یہ سن کر بڑا خوش ہوں کیونکہ پرنس کا ایک بڑا عہدہ دار جس پر معلوم نہیں سلطنت کا کتنا بھاری بوجھ پڑے گا قمار باز نہیں ہونا چاہیئے۔

جنرل (خوش ہوکر) میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ کس طرح مجھے علم ہوگا کہ بورس گرفتار کر لیا گیا ہے۔

پرنس۔ میں ایک خاص سوار اوسی وقت آپ کے پاس بھیجوں گا۔ جب کہ بورس ہمارے ہاتھ گرفتار ہو جائیگا یا قتل کیا جائیگا۔ اور اس امر کی تو میں پہلے آپ کو اطلاع دوں گا کہ کس تاریخ کو ہم بورس کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسوقت تک ہمیں باہم ملنا بھی نہیں چاہیئے۔ تاکہ کسی کو کچھ شبہ نہ ہو۔

جنرل۔ اس جاسوس شہر میں آپ کو بڑی احتیاط سے رہنا چاہیئے۔ اور ایسے آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنی چاہیئے۔ جن پر آپ کو پورا وثوق ہو۔

پرنس۔ میں تمہارا ممنون ہوں کیا میں نے جنرل سمنوف کے ساتھ گفتگو کرنے میں کوئی غلطی کھائی ہے۔ ایسا ہی سمجھ لیجیے ہمارے رفیق بڑے وفادار ہیں۔ اور کوئی بھی ایسا نہیں جو بیوفائی کرے۔ حتی کہ عورتیں بھی۔

جنرل۔ آہا۔ کیا وہ عورت بھی پرنس کے رفیقوں میں سے ہے جسے کرنل شونر کی ریگا سے گرفتار کر کے لایا ہے۔

پرنس۔ ہاں وہ بڑی وفادار اور شجاع عورت ہے۔ اس سے قیاس کر لیجیے کہ پرنس کے ہمراہی کس دل گردے کے ہیں۔

جنرل - بیشک ہم سمجھتے تھے - کہ کرنل شوزر کی یوں ہی کسی دہقانی عورت کو پکڑ لایا ہے - کیونکہ اس نے وزیر جنگ کو کچھہ نہیں بتایا - واقعی پرنس تعریف کے لائق ہے جس کے ہمراہ ایسی شجاع عورتیں اور آپ جیسے بہادر اور دانا مرد ہیں -

پرنس - اور آپ ان بہادر آدمیوں سے اول نمبر پر ہوں گے -

اس کے بعد پرنس نے ... سے ... پر کئے - اور ایک ... سے پیش کر کے کہا - ... ڈیمیٹری کی صحت کے ... ہوں -

... - اور میں دلی خوشی سے اسکی تائید کرتا ہوں -

دونوں غٹ غٹ گلاس چڑھا گئے اور ہوٹل سے تکیے بعد دیگرے رخصت ہو گئے -

---

گیارہواں باب

گذشتہ باب میں جو واقعات گذرے ہیں انہیں پندرہ دن کا عرصہ گذر گیا ہے - اس عرصہ میں ارلوف اپنی محبوبہ دلنواز کو شاہی پارک میں ملنے جاتا رہا ہے - ظاہری عقلمندی سے پہرہ دیتا رہا ہے - اور اسکی بدولت عاشق و معشوق بے تکلف محبت کی باتیں کرنے کا موقعہ پاتے رہے ہیں - ارلوف کے دل میں ملاقات کے وقت ایک گھبراہٹ پیدا ہوتی رہی ہے مگر ملاقات کے وقت وہ دور ہو جاتی رہی - وہ گھبراہٹ یہ تھی - کہ ارلوف نے ... نام ابروچیف بتا یا تھا ... ہم نہ تھا کہ الگا ک ... ہی ہے جو ابروچیف ... ی دلیرانہ کارروائیوں سے ... ہ ہے اور اسے جانی دشمن خیال کرتا ہے ارلوف خوب جانتا تھا - کہ جب بہن بھائی کی ملاقات ہو گی - اور الگا اسکا نام شوزر کے سامنے ظاہر کریگی - تو وہ فوراً تاڑ جائیگا - کہ ابروچیف وہی شخص ہے جس نے قیدی عورت کو چھڑانے اور خود کرنل کو ندی میں غرق کرنے کی کوشش کی تھی - لیکن خوش قسمتی سے کرنل شوزر کسی مخفی مشن پر گیا ہوا تھا - اور اب تک الگا کو اس سے ملنے کا موقعہ نہ ملا تھا اس لئے الگا کو اب تک ارلوف کے صحیح حال سے آگاہی نہ ہوئی تھی - مگر آخر ایک دن ضرور یہ راز کھل جائیگا - اور معلوم نہیں الگا اسوقت ارلوف کی نسبت کیا خیال کریگی یہ گھبراہٹ تھی - جو ارلوف کو ستا رہی تھی اگر وہ کوئی اور نام بتا دیتا تو اسے یہ وقت پیش نہ آتی - مگر اسوقت اسے کیا معلوم تھا کہ جس نازنین پر اس نے دل فدا کیا ہے وہ اس کے جانی دشمن کی حقیقی بہن ہے - اب وہ سوائے

اس کے کیا کر سکتا تھا کہ تقدیر پر اپنے آپ کو
چھوڑ دے - اسی خیال سے وہ انگا کو ملنے جاتا
رہا - اور حالانکہ چوکیدار برابر روند پھرا کرتے
تھے - مگر ان کو کبھی کوئی نہ دکھائی دیا - دو تین
دفعہ اُلو کی آواز اروف کو پہونچی - اور وہ
اور انگا جھاڑیوں میں چھپ جاتے رہے
لیکن اس سے زیادہ ان کو کوئی تکلیف نہ ہوئی
انگا کو اروف نے کہہ دیا تھا - کہ اسکا ہمراہی پہرہ
پر ہے اور اسکو تاکید کی گئی ہے کہ اگر چوکیدار
کو ان کی طرف آتے دیکھے تو اُلو کی طرح آواز
نکالے -

اس عرصہ میں پرنس اس بڑی دلیرانہ سازش
کے انتظام میں مصروف رہا - اس کے رفقا
وقتاً فوقتاً اس کو ملتے رہے - مگر ابھی کوئی
دن مقرر نہیں کیا گیا تھا - اور اروف اس بات
کا بے صبری کے ساتھ انتظار کر رہا تھا کہ کب
انہیں کامیاب ہونیکا موقعہ ملتا ہے جس
پر ان کی دزدیدہ ملاقاتیں ختم ہو جائیں گی اور
وہ علانیہ اپنی محبوبہ دلنواز کو مل سکے گا -

پرنس اور سمنوف کی ملاقات کے پندرہ دن
بعد شام کے قریب میڈم ڈروسی کے کمرہ
میں انگا اور دو تین اور لیڈیاں بیٹھی ہوئی
بات چیت کر رہی تھیں - مسٹر ڈروسی بھی جو
پارک کا افسر تھا انکے پاس بیٹھا ہوا عجیب عجیب
باتیں لیڈیوں کو سنا رہا تھا جسکو سنکر سب خوش ہو رہی
تھیں - یکایک میڈم ڈروسی بول اُٹھی "ان
قصوں کو جانے دو - اور ہمیں اُن دہشت
ناک نظاروں کا حال سناؤ - جو پارک میں آج
کل دیکھے جا رہے ہیں"

لیڈیاں - کیسے نظارے!

میڈم ڈروسی - کیا تم نے کالے بھوت کی بابت
کچھ نہیں سنا!!

لیڈیاں - کالا بھوت! وہ کیا ہے -

میڈم ڈروسی - میں اسکی بابت کچھ نہیں
کہہ سکتی - کیونکہ کسی کو اس کے متعلق صحیح علم
نہیں - لیکن ہمیں شبہ نہیں کہ وہ بڑا دہشت
ناک ہے میرے شوہر سے پوچھو -

مسٹر ڈروسی - مجھ سے! میں نے نہ اُسے
دیکھا - اور نہ ہی میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں

لیڈیاں - اچھا جو کچھ تم نے سنا ہے وہی
سناؤ -

مسٹر ڈروسی - کیا تم سچ مچ سننا چاہتی ہو
دیکھو تم کانپ جاؤ گی -

لیڈیاں - ہم پہلے سے ہی کانپ رہی ہیں
پھر بھی ہم سننا چاہتی ہیں -

مسٹر ڈروسی - سنو وہ کوئی بھوت ہے
اور بڑا دہشت ناک ہے -

لیڈیاں - مگر اسکی شکل کیا ہے -

مسٹر ڈروسی - ایک مہیب شکل ہے اسکا
رنگ بالکل سیاہ ہے - اور اسکو دیکھ کر خوف

آتا ہے۔

لیڈیاں۔ کیا اس بھوت کا کوئی سر بھی ہے

مسٹر ڈروسی۔ ہاں اسکا سر بھی ہے اور چہرہ بھی۔ مگر بڑا وحشت ناک ہے۔ مجھے تو اسکا ذکر کرتے ہوئے ڈر آتا ہے۔

لیڈیاں۔ ہمیں خود دہشت آرہی ہے۔ مگر آخر بتاؤ۔ تو وہ ہے کیا۔

مسٹر ڈروسی۔ یہہ بھوت کئی دفعہ دکھائی دیا ہے۔ چوکیدار اسکو دیکھہ کر بھاگ جاتے رہے ہیں۔ مگر ایک چوکیدار جو زیادہ دلیر ہے اس نے جرات کرکے بھوت پر تلوار کا وار کیا مگر بھوت نے تلوار اسکے ہاتھہ سے چھین لی۔

لیڈیاں۔ پھر وہ بھاگ گیا؟

مسٹر ڈروسی۔ نہیں۔ وہ پھر آگے بڑھا۔ مگر بھوت پیچھے ہٹتا گیا۔ حتی اینکہ ایک مقام پر جا کر بھوت کہیں غائب ہو گیا۔ اس نے صبح آکر مجھے کل حقیقت سنائی اور یہہ بھی ظاہر کیا کہ اب کوئی چوکیدار پہرہ دینے کی جرات نہ کریگا اس پر آج میں نے بحیثیت پارک کا افسر ہونے کے شہنشاہ کے پاس رپوٹ بھیج دی ہے۔ یہہ بھوت نصف شب کو دکھائی دیتا ہے

الگا نے بڑی دلچسپی سے اس ساری گفتگو کو سنا اور دل میں خیال کیا کہ شاید آرلوف کے دشمنوں نے اسکو گرفتار کرنے کے خیال سے یہہ تجویز کی ہو۔ اس لئے اس نے دل میں ارادہ کر لیا کہ آج رات وہ ضرور اسکو اس حال سے مطلع کر دیگی تاکہ وہ آیندہ کے لئے خبردار ہو جائے اور اپنی حفاظت کا انتظام کرلے۔

لیڈیاں۔ یہہ تو بڑی خطرناک بات ہے اسکا کچھہ انتظام ہونا چاہیئے۔

مسٹر ڈروسی۔ میں نے رپوٹ آج بھیجدی ہے اور امید ہے کہ شہنشاہ کوئی ایسا انتظام کریگا جس سے کہ بھوت اس جگہ پھر دکھائی نہ دے گا۔

ایک آواز۔ ہاں آج رات ہی اسکا خاتمہ ہو جائیگا۔"

سب نے چونک کر دروازے کی طرف نظر کی اور کرنل شوز کی کو فوجی لباس میں اندر آتے اور مذکورہ بالا الفاظ کہتے دیکھا۔ سب کے سب کرنل کو دیکھکر خوش ہوئے۔ کیونکہ وہ بڑا ہر دلعزیز تھا اور الگا تو دوڑ کر اُس کے گلے سے چمٹ گئی۔

کرنل۔ میری پیاری بہن۔ مگر تم کیسی گھبرائی ہوئی ہو۔ کیا تمہیں امید نہ تھی۔ کہ میں پھر تمہیں مل سکوں گا۔

الگا۔ جب تم مخفی مشنوں پر جاتے ہو تو مجھے ہمیشہ تمہاری جان کی فکر رہتی ہے۔

کرنل۔ تم کو ہرگز بھی فکر نہیں کرنی چاہئے دشمن مجھہ سے ڈرتے ہیں۔ میں ابھی ایک مشن سے واپس آیا ہوں۔ اور تم دیکھتی ہو بالکل صحیح وسالم ہوں۔ ہاں لیڈی صاحبا!

آپ شاید کالے بھوت کا ذکر کر رہی تہیں۔

لیڈیاں ۔ کیا تم نے بھی سنا ہے؟

کرنل ۔ میں آج ہی واپس آیا اور سیدھا شہنشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں شہنشاہ کے ساتھ گفتگو کر رہا تہا۔ کہ مسٹر ڈروسی کی رپورٹ پہونچی۔

مسٹر ڈروسی ۔ اور آپ کا کیا خیال ہے۔

کرنل ۔ یہہ کہ تمہارے چوکیدار بڑے بیوقوف اور بزدل ہیں۔ یہہ بھوت باغیوں کی ایجاد ہوگی۔

مسٹر ڈروسی ۔ باغی! کیا ماسکو میں باغی موجود ہیں۔

کرنل ۔ بلاشبہ۔ گو میں ان کو گرفتار کرنے کی سخت کوشش کر رہا ہوں۔ خیر آج رات کالے بہوت کا تو خاتمہ ہو جائیگا۔

مسٹر ڈروسی ۔ کیا آپ خود اس کو گرفتار کریں گے۔

کرنل ۔ مجھے تو آج فرصت نہیں۔ کیونکہ مجھے ابھی واپس جانا ہے۔ میں صرف الگا کو ملنے آیا تہا۔ مگر میرا ایک سارجنٹ آج پہرہ دے گا وہ بڑا دلیر ہے۔ اور کسی بہوت سے خوف نہیں کہاتا۔

الگا ۔ اگر تم مجھے ملنے آئے ہو۔ اور تمہارے پاس وقت تھوڑا ہے تو سارا وقت مجھے ہی دو۔

کرنل ۔ لیڈی صاحبان آپ سنتی ہیں۔ الگا کہتی ہے کہ سارا وقت مجھے ہی دو۔

لیڈیاں ۔ ہماری کچھہ پروا نہ کرو۔ ہم تاش کھیلتی ہیں۔"

الگا اور کرنل دونوں اس بڑے کمرے کے ایک کونے کی طرف چلے گئے اور لیڈیاں تاش کھیلنے میں مصروف ہوئیں۔

الگا ۔ میرے پیارے بہائی۔ تم اسقدر عرصہ باہر رہے۔ میں تمہارا انتظار کرتے کرتے تھک گئی۔ میں نے بہت سی باتیں تمکو سنانی ہیں۔

کرنل ۔ اور میں بھی ایک عجیب بات تمہیں بتانی چاہتا ہوں گو مجھے فرصت تو کم ہے مگر اس پر بھی میں نے وقت نکال کر تمہارے لئے شوہر تلاش کر لیا ہے۔

الگا ۔ (چونک کر) میرا شوہر!

کرنل ۔ کیوں۔ کیا اسمیں کوئی خوف ناک بات ہے۔ تم اب شادی کے قابل ہو گئی ہو گی اور میرا خیال ہے کہ تم ساری عمر مجرد رہنا پسند نہ کرتی ہو گی۔

الگا ۔ مگر میرے پیارے بہائی۔ میں تم سے جدا ہونا نہیں چاہتی۔

کرنل ۔ میں بھی تم کو جدا کرنا نہیں چاہتا۔ مگر میں ایک سپاہی ہوں۔ مجھے ہر روز کہیں نہ کہیں جانا پڑتا ہے۔ ریگا سے میں واپس آیا تہا۔ تو اوڈیسہ مجھے دوسرے مشن پر بہیجا گیا۔ اور میں کہہ نہیں سکتا کہ مجھے کہاں کہاں جانا پڑیگا اور کیا کچھہ میرے پیش آئیگا۔ اس لئے میں نے

مناسب سمجھا ہے کہ کوئی بہادر آدمی تمہاری حفاظت کرنیوالا ہو۔ جو میری غیر حاضری میں تم کو خوش و خورم رکھے۔ تم اس میں کیا حرج دیکھتی ہو۔

الگا - ابھی اس بات کا ذکر نہ کرو۔ پھر کسی وقت دیکھا جائیگا۔ پہلے میری بات سنو جس دن تم گئے تھے۔ اوسی شام کو میری زندگی کا خاتمہ ہو چلا تھا۔

کرنل - خیر باشد۔ کس طرح۔

الگا - میڈم ڈروسی مجھے میلے میں ہمراہ لیگئیں مسٹر ڈروسی بھی ہمارے ساتھ تھا۔

کرنل - تم میلے میں گئیں؟ مجھے خیال نہ تھا کہ تم میلوں کی مشتاق ہو۔

الگا - میڈم ڈروسی نے اصرار کیا۔ اور میں انکار نہ کرسکی۔

کرنل - اچھا وہاں کیا ہوا

الگا - پلیٹ فارم کو آگ لگ گئی اور سخت گبھراہٹ پھیل گئی۔ میں ہمراہیوں سے جدا ہوگئی اور ہجوم میں کچل کر مر جاتی۔ اگر خدا مجھے ایک محافظ نہ بھیج دیتا۔

کرنل - الگا تمہیں ہرگز ایسے میلوں میں نہیں جانا چاہئے ذرا خیال تو کرو میرا کیا حال ہوتا۔ اگر اسوقت مجھے میڈم ڈروسی یہ سناتی۔ کہ میری پیاری بہن ایک عام میلہ میں خلقت کے پاؤں تلے کچل کر مر گئی ہے۔ تمہیں شرم کرنی چاہئے۔

الگا - اور میں شرم سے مر رہی ہوں۔

کرنل - یہ محافظ کون تھا۔ غالباً مسٹر ڈروسی ہوگا۔

الگا - نہیں وہ خود ہجوم میں پھنس گیا تھا اور بمشکل اپنی بی بی تک پہونچا۔ میرا محافظ ایک اجنبی تھا۔ جس نے اپنی جان پر کھیل کر میری جان بچائی۔ ورنہ میری موت میں کوئی شبہ نہ تھا۔

کرنل - خوب!

الگا - ہاں بہت بھائی۔ اس اجنبی نے بڑی مشکل سے میری جان بچائی۔ اور میری جان بچانے کے بعد میرے ساتھ بقدر شرافت سے پیش آیا جسقدر کہ اس نے شجاعت کا اظہار کیا تھا۔

کرنل - یہ اجنبی بڑا صاحب اوصاف معلوم ہوتا ہے اور مجھے اسکا حق ادا کرنا مشکل ہوگا۔

الگا - وہ مجھے گاڑی میں بٹھا کر اس جگہ لایا۔ اور پارک کے دروازے پر وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔

کرنل - مگر اس نے پھر ملنے کی بھی خواہش ظاہر کی ہوگی۔

الگا - ہاں۔ اور میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ میڈم ڈروسی کے ہاں آئے۔

کرنل - کیا وہ میڈم ڈروسی کے ہاں آیا ہے

الگا - نہیں۔

کرنل - تو یہ بڑی خراب بات ہے میں کس طرح اسکا شکریہ ادا کرنے کا موقعہ پاسکوں گا -

الگا - نہایت آسانی سے کیونکہ تم اس پر ایک مہربانی کرسکتے ہو -

کرنل - کیا مہربانی ؟

الگا - صرف یہ کہ اسکا نام مخروج آدمیوں کی فہرست سے خارج کیا جاوے -

کرنل - تو تمہارا محافظ جلاوطن شدہ ہے اور وہ بلا اجازت ماسکو میں آیا ہے خوب یاد رکھو کہ اگر وہ کہیں پکڑا گیا اور کسی نے اُسے شناخت کرلیا تو وہ فی الفور مارا جائیگا -

الگا - مجھے اس بات کا علم ہے اور اس لئے میں چاہتی ہوں کہ تم اسکی سفارش کرکے اسکا نام فہرست سے خارج کرادو -

کرنل - چونکہ اس نے تمہاری جان بچائی ہے اس لئے میں اس کے لئے کوشش کروں گا اسکا نام مجھے بتادو -

الگا - اسکا نام ایروچیف ہے -

کرنل (چونک کر) ایروچیف ! کیا اسکا نام ایروچیف ہی - تم نے غلطی تو نہیں کہا ہی -

الگا - (گھبرا کر) نہیں -

کرنل - کیا وہ میانہ قد کا نوجوان نہیں ہے پھرتیلا بدن - خوبصورت چہرہ - نیلی آنکھیں - سفید دانت اور میٹھی آواز -

الگا - ہاں وہی ہی - کیا تم اسکو کہیں ملی ہو -

کرنل - سنو میری بہن - یہ شخص جس نے تمہاری جان بچائی ہے - اور جس کے لئے تم سفارش کررہی ہو - کوئی معمولی جلاوطن شدہ آدمی نہیں بلکہ باغی ہے -

الگا - باغی !

کرنل - ہاں وہ باغی ہے - اور پھر ایک جرم کرنے کے قابل ہے اور سنو وہ اس غرض سے ماسکو میں آیا ہے کہ شہنشاہ کو کسی طرح قتل کردے

الگا - یہ ناممکن ہے - وہ کبھی قاتل نہیں ہوسکتا -

کرنل - ناممکن سمجھو یا ممکن - مگر اتنا اس نے ضرور کیا ہے کہ مجھے اوگرندی میں غرق کرنے کی اس نے کوشش کی تھی - کیا اس کے ساتھ کوئی اور نہ تھا -

الگا - ہاں اس کے ساتھ اس کا ایک خادم تھا - جس نے میری جان بچانے میں اُسے بڑی امداد دی -

کرنل - تو وہ وہی بدمعاش ہوگا - جس نے اوگرندی پر مجھے دھوکا دیا تھا - مجھے یقین ہے کہ تمہارے محافظ نے تم کو اپنے رہائشی مکان کا پتہ نہ دیا ہوگا -

الگا - نہیں - میں نے اس سے پوچھا بھی نہیں -

کرنل - وہ بڑا بیوقوف ہوتا اگر وہ اپنے مکان کا

پتہ تم کو بتا دینا۔ اسی وجہ سے وہ میڈم ڈُروسی کے ہاں بھی نہیں آیا اگر وہ آیا تو ہی وقت گرفتار کیا جائیگا۔ میں آج اسکا حلیہ مشتہر کرا دیتا ہوں۔

الگا (ہاتھ جوڑکر) نہیں بھائی۔ تم ہرگز ایسا مت کیجیو۔ خیال تو کرو اس نے میری جان بچائی ہے اور ہم اس کے شکریہ میں اسکو گرفتار کرائیں یہہ کیسی بُری بات ہے۔

کرنل۔ اچھا میں اس بات سے درگذر کرتا ہوں مگر اسکا ذکر میرے سامنے پھر ہرگز نہ کیجیو۔

الگا۔ میرے پیارے بھائی۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ تم کو معلوم نہیں کہ مجھے اس بات کی کس قدر فکر تھی۔

کرنل۔ دیکھو میں اور کچھ نہیں سُننا چاہتا۔ اس غدار نے تمہارے سر میں معلوم نہیں کیا خیالات ڈال دئیے ہیں۔ تم نے ضرور آپس میں میٹھی باتیں کی ہوں گی۔ اور جو کچھ اس نے تمکو کہا ہوگا تم نے اعتبار کر لیا ہوگا۔ لیکن مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میری بہن نے کوئی ایسی حرکت نہ کی ہوگی کہ اسکو سنکر مجھے شرمندگی حاصل ہو۔

الگا۔ نہیں بھائی۔ میں نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔

کرنل۔ بہت بہتر۔ اب تم اس شخص کو اپنے ذہن سے دور کرو۔ ایک ناگہانی واقعہ نے تمہیں اسکا ممنون بنا رکھا ہے اس نے تمہاری بڑی خدمت ادا کی ہے مگر میں بھی اس کی یہہ خدمت کروں گا کہ اسکو گرفتار نہیں کرونگا۔ اور اُسے فراموش کر دوں گا۔ تم بھی اسکو فراموش کر دو۔ اور اسکا کبھی خیال نہ کرو۔

الگا۔ اچھا میں کوشش کرونگی۔

کرنل۔ ضرور کوشش کرو۔"

یہہ کہہ کر دونوں بہن بھائی اٹھکر لیڈیوں کے پاس آئے۔ اور کرنل نے کہا "میں اب رخصت ہوتا ہوں۔ مگر گھبراؤ نہیں۔ میرا سارجنٹ آج رات کالے بھوت کا خاتمہ کر دیگا"۔ یہہ کہہ کر مسٹر ڈُروسی اور دیگر لیڈیوں سے مصافحہ کر کے اور اپنی بہن کو گلے سے لگا کر کرنل شوز کی چلا گیا۔ اور الگا بھی اپنے کمرے میں چلی گئی وہ نہایت غمگین تھی۔ کیونکہ اسے معلوم ہو گیا کہ جس آدمی کو وہ پیار کرتی ہے وہ شہنشاہ اور اس کے بھائی کا دشمن ہے اور کسی طرح وہ اس سے شادی نہیں کر سکتی۔ سب سے زیادہ اسکو یہہ بات ستا رہی تھی کہ ابروجیف نے اُسے دہوکا دیا۔ اور اپنے اصل حال سے اس کو آگاہ نہ کیا۔ اور اس پر اس نے اپنے دل میں عہد کر لیا کہ اب وہ کبھی اسکو نہیں ملیگی۔ مگر معاً اُسے یہہ خیال گذرا کہ ابروجیف کی جان خطرے میں ہے۔ اگر وہ حسب دستور پارک میں اُسے ملنے آتا رہا۔ تو کسی نہ کسی دن وہ ضرور پکڑا جائیگا کیا یہہ مناسب نہیں کہ اسکو

خطرہ سے آگاہ کر دیا جائے۔ اور آیندہ کے
لئے اُسے پارک میں آنے سے منع کر دیا جائے
یہ خیال اسکے دل میں ایسا جم گیا۔ کہ اس نے
اپنا عہد توڑکر آخری دفعہ اسکو ملنے کا ارادہ
کرلیا۔ اور جب بارہ بج گئے۔ اور محل کے کل
متنفس سو گئے تو وہ مخفی سیڑھی کے رستہ
حسب معمول اُترکر پارک میں گئی اور مقررہ مقام پر
پہونچ گئی۔ ابروچیف اسجگہ موجود تھا۔ اُلگا
جاتے ہی ایک بنچ پر خلاف معمول چپ چاپ
بیٹھ گئی اور کوئی محبت کا کلمہ نہ کہا۔

ابروچیف (نہایت گھبرا کر کہنے لگا) خیر باشد

الگا۔ یہاں سے چلے جاؤ۔

ابروچیف۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔

الگا۔ تم نے مجھے دہوکا دیا ہے۔

ابروچیف۔ میں نے تم کو دہوکا دیا؟

الگا۔ ہاں تم نے اپنے آپ کو میرے روبرو
جلاوطن شدہ بیان کیا تھا۔

ابروچیف۔ میں جو کچھہ اپنے متعلق کہہ سکتا
تھا وہ میں نے کہہ دیا تھا۔ اور میں نے دل میں
پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ جو نہیں ایک کام ختم ہوتا
ہے میں اپنے پورے حالات سے تمکو مطلع کر
دوں گا۔ اور اوسوقت مجھے کسی کا خوف
نہ رہیگا۔ بلکہ میں آزادی کے ساتھہ تم سے
شادی کی درخواست کروں گا۔

الگا۔ مجھ سے شادی! کیونکر اقبال تمہارے
دل میں آسکتا ہے۔

ابروچیف۔ وہ وقت دور نہیں جب کہ میں
ایک راز کو تم سے زیادہ دیر تک مخفی نہ رکھوں
گا۔ تم کو مجھہ پر کوئی شبہ نہ رہیگا۔ اور تم مجھے ایک
اعلے مرتبہ کا آدمی پاؤگی جس نے بڑی بڑی
معرکوں میں ناموری حاصل کی ہوئی ہے۔

الگا۔ اس سے تمہاری کیا مراد ہے۔ کیا تم ایک
سازش میں شریک نہیں ہو۔

ارلوف۔ چونکہ تم نے میرا راز دریافت کرلیا
ہے۔ اس لئے میں بھی انکار نہیں کرتا۔ بلاشبہ
میں ایک سازش میں شریک ہوں میں ایک
حقدار پرنس پر جان فدا کر رہا ہوں جو امید ہے
کہ ایک آدہ ماہ تک اپنے حق کو پہونچ جائیگا۔ اور
اوسوقت میری ناچیز خدمات کا مجھے خاطر خواہ
معاوضہ ملیگا۔ کم از کم اتنا تو ضرور ہوگا کہ موجودہ
گورنمنٹ زیر و زبر ہو جائیگی۔ اور میرے تمہارے
درمیان کوئی دست اندازی نہیں کر سکے گا۔

الگا۔ تو وہ بات سچ ہے۔

ارلوف۔ کون سی بات؟

الگا۔ یہ بات کہ تم اس شخص کے خلاف سازش
کر رہے ہو۔ جس نے روس میں امن قایم کیا ہے
اور روس کی عظمت اور شوکت بڑہائی ہے
وہ شخص جس نے مجھے اس درجہ پر پہونچایا ہے
کیونکہ وہ نہ ہوتا۔ تو میں غریبانہ اور یتیمانہ حالت
میں ہوتی۔

ارلوف۔ یہہ بات کس نے تم کو بتائی ہے۔

الگا۔ میرے بھائی نے جسکو شہنشاہ نے کرنل کے عہدہ پر ممتاز کیا ہے۔ اور جو شہنشاہ پر جان نثار کرتا ہے۔ جب تک سازشی میرے بھائی کو قتل نہ کرلیں گے۔ تب تک وہ شہنشاہ تک نہیں پہونچ سکیں گے۔

ارلوف۔ تمہارا بھائی کرنل! تو وہ آگیا ہے۔ اور اس کو معلوم ہوگیا ہے۔

الگا۔ وہ ابھی مجھے ملنے آیا تھا۔ اور میں نے اس کے پاس تمہاری سفارش کی۔

ارلوف۔ تو تم نے میرا نام بھی اس کو بتادیا ہوگا۔

الگا۔ ہاں۔ تم نے مجھے اس بارہ میں منع نہ کیا تھا۔ اور نہ ہی مجھے یہہ بتایا تھا کہ پچھلے دنوں چیف ابرو نے کرنل شوزکی کے ساتھ ریگا سے آتے ہوئے کیا سلوک کیا تھا۔ کیا اب تم یہہ کہنے کی جرأت کرسکتے ہو کہ تم مجھ سے شادی کی درخواست کروگے۔ اور میں اپنے بھائی کے جانی دشمن کے ساتھ شادی کرنا منظور کرونگی۔

ارلوف۔ کیا تم خیال کرسکتی ہو۔ کہ اب میں تمہارے بھائی کا ایک بال بھی بیکا ہونے دوں گا۔ جب غاصب تخت سے علیحدہ کیا جائیگا۔ تو میں پرنس کے پاس تمہارے بھائی کی سفارش کروں گا اور اس کو اس کے عہدہ پر بحال کرادوں گا۔

الگا۔ تم میرے بھائی کو نہیں جانتے۔ کرنل شوزکی جیسے آدمی دو آقاؤں کی خدمت نہیں کرسکتے۔ اتنا وہ کرسکتا ہے۔ کہ اگر تمہاری جان اس کے قبضہ میں ہو۔ تو وہ میری خاطر تمہاری جان بخش دے۔ مگر وہ یہہ کبھی نہیں کرسکتا کہ اپنی جان کو خطرہ میں دیکھ کر غدار بن جائے۔ کرنل شوزکی شہنشاہ کا وفادار خادم ہے۔ اور وہ کبھی اس کے دشمنوں کے ہاتھ سے کوئی مہربانی حاصل نہ کرے گا۔"

ارلوف اس کے جواب میں کچھہ کہنے کو ہی تھا۔ کہ اُلو کی آواز آئی۔ اور اس نے کہا:

"کوئی شخص ادھر آرہا ہے۔ ہمیں چھپ جانا چاہئے" معاً اسی وقت لکڑی پر تلوار کی ضرب کی آواز آئی۔ اور پھر ایک چیخ سنائی دی۔ اور ساتھہ ہی زمین پر کسی کے گرنے کی آواز محسوس ہوئی۔ الگا گبھرا گئی۔ اور اس کو چلنا دشوار ہوگیا ارلوف نے اُسے دلاسا دیا مگر الگا نے کہا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ اب میں کبھی تم کو نہیں ملوں گی"

ارلوف۔ کیوں!

الگا۔ اس لئے کہ میں ایک قاتل کے ہمراہی کو ملنا پسند نہیں کرتی۔

ارلوف۔ قاتل ہمراہی! تم کیا کہہ رہی ہو۔

الگا۔ میں اب سب کچھہ سمجھہ گئی ہوں۔ وہ کالا بھوت۔ تمہاری ایجاد ہے۔ بلاشبہ تمہارے

ہمراہی نے یہہ بھیس بنا رکھا ہے۔ اور وہ بجائے پہرہ دینے کے شہنشاہ کو قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آج ضرور اس نے کسی آدمی کو مار ڈالا ہے۔

ارلوف - میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے ہرگز ان باتوں کا علم نہیں۔ بلاشبہ میرا ہمراہی پہرہ پر کھڑا ہے۔ لیکن اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں۔ وہ ہرگز شہنشاہ کو اس جگہ قتل نہ کرے گا۔ کیونکہ گو میں نے شہنشاہ کے خلاف سازش کی ہے۔ مگر میں اوسے قاتلوں کی طرح قتل نہ کروں گا۔ میں اس پر روز روشن میں حملہ کروں گا۔ جب کہ اس کے سپاہی بھی اس کے ساتھ ہوں گے اور اس کو مجھے مار ڈالنے کا بھی یکساں موقعہ حاصل ہوگا۔

الگا - کیا یہہ سچ ہے۔ مگر تم کیوں شہنشاہ کے خلاف سازش کر رہے ہو۔

ارلوف - اس لیئے کہ میں اُسے غاصب سمجھتا ہوں۔ اور پرنس جائز وارث ہے جس نے اس کو محروم کر رکھا ہے۔

الگا - لیکن اگر تم روز روشن میں شہنشاہ پر حملہ کروگے۔ تو اُسوقت بھی میرا بھائی شہنشاہ کے ہمراہ ہوگا۔ اور تم میرے بھائی کو قتل کرنے میں دریغ نہ کروگے۔

ارلوف - میں کہہ چکا ہوں کہ میں تمہارے بھائی کا بال بھی بیکا نہ ہونے دوں گا۔ میں معرکہ کے وقت آپ سزا قبول کروں گا۔ بجائے اس کے کہ تمہارے بھائی کو کوئی نقصان پہونچاؤں۔ اب بتاؤ۔ تم پھر مجھہ کو ملوگی یا نہیں۔

الگا - تین دن کے بعد میں پھر تم کو ملوں گی لیکن وہ ملاقات ہماری آخری ہوگی۔

ارلوف - میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں اور اُسوقت میں حاضر ہوں گا۔ جب کہ کرنل شوزکی روسی فوج کے ایک جنرل کے ساتھ اپنی بہن کی شادی کرنے میں پس و پیش نہ کرے گا۔ مگر وہ روشنی کیسی دکھائی دے رہی ہے۔

الگا - یہہ لالٹین کی روشنی ہے۔ غالباً چوکیدار اودہر پھر رہا ہے۔ ہمیں اب جدا ہونا چاہیئے۔

ارلوف تو جلد جلد قدم اٹھاتا ہوا چھوٹے دروازہ سے باہر نکل گیا۔ مگر الگا کو گھبراہٹ نے آگھیرا اسے لاش کا خیال آیا۔ جو اسکی راہ میں پڑی ہوئی تھی۔ پھر بھی وہ ہمت کرکے آگے بڑھی۔ مگر جب لاش کچھہ فاصلہ سے اسکی نظر پڑی۔ تو اس کے دماغ میں چکر آگیا اور وہ غش کھاکر گر پڑی۔

بارھواں باب

گذشتہ باب میں جو واقعات مذکور ہوئے ہیں انہیں تین دن کا عرصہ گذر گیا ہے اور الگا تین

دن کے بعد بیماری کے بستر سے اٹھی ہے۔ اُسے چوکیدار جو لالٹین لئے گشت کر رہے تھے۔ سارجنٹ کی لاش کے قریب غش میں مبتلا دیکھ کر اُٹھا لے گئے تھے۔ اور میڈیم ڈروسی کے سپرد کر دیا تھا میڈیم ڈروسی اُسے ہوش میں لائی۔ مگر الگا کو بخار ہو گیا۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اور اس نے اُسے دماغ کا بخار قرار دیا۔ اور اندیشہ تھا۔ کہ الگا شاید اس بیماری سے جان بر نہ ہوگی۔ مگر میڈم ڈروسی کی تیمارداری اور ڈاکٹر کے علاج سے صبح بخار کچھ ہلکا ہو گیا۔ اور جب کرنل شوز کی گبھرا ہوا پہونچا۔ تو اسوقت ڈاکٹر نے یہ رائے ظاہر کر دی تھی۔ کہ اب الگا خطرہ سے نکل گئی ہے۔ پھر بھی کامل تین دن تک اُسے بیماری کے بستر پر لیٹے رہنا پڑا کرنل شوز کی کو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ الگا کس حال میں اور کس جگہ نصف شب کو پائی گئی تھی۔ اس سے اس نے سمجھ لیا کہ الگا اپنے محافظ کے ساتھ خفیہ ملاقاتیں کرتی رہی ہے۔ اور کالا بھوت بھی اسکی محافظ کی کوئی ایجاد ہوگا۔ جس نے اسکے بہادر سارجنٹ کو ملک عدم کی راہ دکھائی دو راتیں متواتر وہ دوسرے سارجنٹ کو ہمراہ لیکر خود رات کے وقت پارک میں روند پھرتا رہا۔ مگر انہیں کوئی کالا بھوت دکھائی نہ دیا۔ اس نے تمام سپاہیوں چوکیداروں کو سخت تاکید کر دی تھی۔ کہ کسی جگہ کالے بھوت کا ذکر نہ کریں۔ اور اسی غرض کے لئے مُردہ سارجنٹ نہایت چُپ چاپ طور پر دفن کر دیا گیا۔

کرنل شوز کی تین دن برابر اپنی بہن کی تیمارداری میں مصروف رہا۔ صرف رات کے وقت جب وہ روند جاتا تھا۔ تو میڈم ڈروسی مریضہ کے پاس بیٹھی رہتی تھی۔ کرنل نے اپنی بہن کو کوئی ملامت نہ کی۔ اور جب کبھی خود اس نے بولنے کا ارادہ کیا۔ تو کرنل اسکو منع کر دیتا۔ کہ "ڈاکٹر نے تم کو بولنے سے منع کیا ہے"!

تیسرے دن رات کے گیارہ بجے کرنل شوز کی اپنی بہن کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تمام دن الگا کی طبعیت اچھی رہی تھی۔ بخار ٹوٹ گیا تھا۔ پھر بھی وہ نہایت کمزور تھی۔ اُسے یک لخت خیال آیا۔ کہ آج رات اُسکا عاشق اُسے ملنے آئے گا اور ضرور ہے کہ وہ سپاہیوں کے ہاتھ گرفتار ہو جائے۔ اسکو خبردار کر دینا ضروری ہے۔ مگر افسوس وہ تو دو جا نہیں سکتی۔ اب وہ کرے۔ تو کیا کرے۔ اُسے کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ اس رات کے بعد پارک میں کیا کچھ ہوتا رہا۔ بھائی سے وہ کوئی ذکر کر نہ سکتی تھی۔ آخر اس نے پیچ و تاب کھانے شروع کئے۔

شوز کی - کیوں بہن! پھر کچھ تکلیف ہو گئی ہے۔

الگا - نہیں بھائی۔ مگر مجھے وحشت آ رہی ہے۔

شوز کی - کیسی وحشت۔ میری پیاری بہن!

میری موجودگی میں تمہیں کس بات کا خوف
ہے۔

الگا۔ مجھے خیال آرہا ہے کہ یہاں کیسے خطرناک
وقوعہ ہو رہے ہیں۔ وہ لاش ہمیشہ میرے
سامنے رہتی ہے۔ اور میں کانپ رہی ہوں
کہ اور کسی کا بھی ویسا حال نہ ہو۔

شوزکی۔ بہن مطمئن رہو۔ مجھے امید ہے
کہ میرے سارجنٹ کا قاتل پھر پارک میں
آنے کی جرأت نہ کریگا۔ کم از کم اس رات کے
بعد تو کوئی اجنبی پارک میں نہیں دیکھا گیا۔

الگا۔ خدا کا شکر ہے۔ مگر بھائی تمہیں اس بات
کا کس طرح یقین ہے۔

شوزکی۔ اسطرح کہ وہ رات میں خود گشت
کرتا رہا ہوں۔ اگر کوئی اجنبی پارک میں آتا تو
ضرور مجھ سے دوچار ہوتا۔

الگا۔ (گھبرا کر) خداوندا! کیا بھائی تم خود رات
کو پارک میں پھرتے رہتے ہو؟

شوزکی۔ ہاں میں پھرتا رہا ہوں۔ مگر میں نے
کچھ نہیں دیکھا۔ کالا بھوت کہیں کافور ہو گیا ہے۔

الگا۔ تو تم اب تو نہ جاؤگے۔ دیکھو وہ بڑے
سفاک اور سنگدل ہیں۔

شوزکی۔ بلاشبہ وہ ایسے ہی ہیں۔ مگر میں نے
ارادہ کر لیا ہے۔ کہ میں ضرور ان کو گرفتار
کروں گا۔

الگا۔ اس سے تمہاری کیا مراد ہے۔

شوزکی۔ میری یہہ مراد ہے۔ کہ میں آج
رات پھر جاؤں گا۔ اور آج ان سے کوئی مجھے
ملے گا۔ تو اپنے سارجنٹ کا بدلہ فی الفور
لوں گا۔

الگا۔ کیا تم اپنی جان خطرہ میں ڈالوگے۔

شوزکی۔ میری جان کا فکر نہ کرو۔ میں مسلح
ہو کر جاؤں گا۔ اور جو اجنبی مجھے نظر آئیگا۔
فی الفور اُسے قتل کر ڈالوں گا۔

الگا۔ اور اگر وہ کہیں تمہاری گھات میں بیٹھے
ہوئے ہوں۔ اور اچانک تم پر حملہ کر دیں تو میرا
کیا حال ہو گا۔

شوزکی۔ میری پیاری بہن۔ اگر میں مارا گیا
تو شہنشاہ اور ملکہ تمہاری خبر گیری کریں گے
ماسوائے اسکے تم شاہی باڈی گارڈ کے کپتان
کے ساتھ شادی کر لوگی۔ جس کا میں نے اُس
دن تم سے ذکر کیا تھا۔ شہنشاہ بھی اس میں راضی
ہے۔ شاہی گارڈ کے کپتان کی بی بی ہونا کچھ
چھوٹی سی بات نہیں۔ اور تم ہر طرح آسودہ رہو
گی۔ اس لئے تم کسی بات کا فکر نہ کرو۔ اور اب چپ
چاپ سو جاؤ۔ مبادا بخار عود کرے۔ میں اب
جاتا ہوں۔ اور امید ہے کہ میں صبح تم کو تندرست
دیکھوں گا۔

الگا۔ پیارے بھائی میں تمہاری منت کرتی
ہوں۔ کہ خدارا میرے پاس ہی ٹھیرو۔ اور آج
رات پارک میں نہ جاؤ۔ (کیونکہ اُسے گھبراہٹ تھی)

کہ کہیں ابروچیف اور اوسکا بہائی پارک میں
دوچار نہ ہوجائیں۔"

شوزکی - یہہ ناممکن ہے - میں ہرگز ٹہر نہیں
سکتا - لوشب بخیر -

الگا - پیارے بہائی ذرا ٹہیرو - اور میں وہ بات
تم کو بتادیتی ہوں - جواب تک میں نے تم سے
مخفی رکھی تھی -

شوزکی - میں اسوقت تمہاری کوئی بات
نہیں سن سکتا - ڈاکٹر نے تاکید کی ہے کہ تم کو
زیادہ بات کرنے کا موقعہ نہ دیا جاوے - تم
اسوقت آرام سے لیٹی رہو - کل صبح گفتگو کریں
گے "

اور الگا کی پیشانی پر بوسہ دیکر وہ کمرے سے
نکلکر باہر آیا - اور بڑے پھاٹک پر جہاں سپاہیوں
کی رہایش کے لئے پارک بنی ہوئی تھی آیا - ایک
کمرے میں اسکا دوسرا سارجنٹ شراب کی بوتلیں
ختم کرکے سگرٹ پی رہا تہا - جونہیں اس نے کرنل کو
آتے دیکھا - تو وہ فی الفور کہڑا ہوگیا -

کرنل - میرے اسلحہ کہاں ہیں -

سارجنٹ - یہہ لیجئے حاضر ہیں - میں نے تلوار
کی دہار دیکھ لی ہے - اگر بہوت اس مقام پر ہمیں
مل گیا - جہاں اس سارجنٹ کی لاش پائی گئی
تھی - تو امید ہے آج بہوت کی لاش وہاں دیکھی
جائیگی -

کرنل - مگر مجھے حیرانی ہے - کہ اول سارجنٹ کس
طرح مارا گیا - وہ بڑا تنو مند اور پہرتیلا تہا مجھے
معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کسی نے اچانک
حملہ کیا -

سارجنٹ - معاف کیجئے گا - سارجنٹ کی
تلوار زمین پر پڑی ہوئی تھی - اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ سارجنٹ نے پہلے تلوار کا وار کیا ہے
جسکو مخالف نے خالی دیکر تلوار اسکی چہین لی -
اور پہر اسکی گردن مروڑ کر اسے مار ڈالا -

کرنل - بیشک صحیح ہے - ڈاکٹر کی رپورٹ تہی
کہ لاش پر کوئی زخم نہیں پایا گیا - اس کا قاتل
بڑا ہی زور آور ہوگا جس نے اسکا گلا گہونٹ
کر اسے مار ڈالا - میرا گمان ہے کہ سارجنٹ
کا ہمارے کسی پورانے آشنا کے ساتھ سابقہ
پڑا ہے -

سارجنٹ - آپ کا شبہ کس پر ہے -

کرنل - وہ کوچبان جس نے تم کو داگر ندی پر
دہوکا دیا تہا - اگر تم اسوقت گہبرا جاتے اور
گہوڑی کو زور سے چابک نہ لگاتے تو ہم غرق ہوجاتے
اوسی نے تم کو ڈوبنا میں بدست بہی کیا تہا -

سارجنٹ - بیشک وہ بڑا طاقتور معلوم ہوتا
تہا - مگر وہ عورت نواب فیدغا نہیں ہے جس
کو وہ چہڑانا چاہتے تہے - پہر وہ اس جگہ کس لئے
آسکتے ہیں -

کرنل - یہاں آنے میں ان کی کچھہ اور اغراض
ہونگی - مگر ہمیں اس سے کیا - ہمکو چاہئے - کہ ان کا

آج خاتمہ کردیں۔ چلو اب چلیں۔ کیونکہ بارہ
بجے چاہتے ہیں۔ اور بھوت ہمیشہ اسی وقت
دکھائی دیتا رہا ہے۔ مگر یہہ بتاؤ ہمیں کل اور
پرسوں کیوں بھوت دکھائی نہیں دیا۔

سارجنٹ۔ میں نے یہہ سُنا ہے کہ وہ بھوت
ہمیشہ ایک آدمی کو دکھائی دیتا رہا ہے ہم چونکہ
دونوں پہرہ دیتے رہے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ
دو آدمی دیکھہ کر اس نے شکل دکھانے کی جرأت
نہ کی ہو۔

کرنل۔ تمہارا قیاس ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ اور
اس لئے میں آج تنہا ہی جاؤں گا۔

سارجنٹ۔ آپ ایک اعلی افسر ہوکر ایک ادنی
سپاہی کا کام کرتے ہیں۔ اگر کہیں آپ کو صدمہ
پہونچا۔ تو کیسی بُری بات ہوگی۔ آپ اسی جگہہ
ٹھیریں۔ اور مجھے تنہا جانے دیں۔ میں اس بھوت
کا خاتمہ کردوں گا۔

کرنل۔ میری اسمیں ایک خاص غرض ہے۔ اور
اس لئے میں خود ہی جاؤں گا۔ ہاں اگر مجھے ضرورت
پڑی۔ تو تم کو آواز دوں گا۔ تم مجھہ سے کچھہ فاصلہ
پر کھڑی رہنا۔ لو اب بارہ بجے چاہتے ہیں۔ اور
میں جاتا ہوں"

کرنل شوز کی بخوبی سمجھہ چکا تھا۔ کہ باغی ابرھیف
نے اسکی بہن کو پھسلالیا ہے۔ اور اس سے ملاقات
کرنے پارک میں آتا ہے۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ
خود اس باغی کو اپنے ہاتھہ سے قتل کرکے اپنی
بہن کی عزت بچائے۔ وہ اسی جوش میں اس مقام
پر پہونچا۔ جہاں اول سارجنٹ کی لاش پائی گئی
تھی۔ اس کے پہونچتے ہی اُلو کی آواز سنائی
دی۔ کرنل کو پہلے تو کچھہ دکھائی نہ دیا۔ مگر اس نے
غور سے دیکھا۔ تو درختوں کے پیچھے ایک بڑا
سیاہ بُت اُسے نظر آیا۔ اور اس نے کہا "اے
منحوس ذرا درختوں سے نکلکر سامنے آ۔ کہ میں
اچھی طرح تیری بُری شکل دیکھوں" اس پر
بھوت درختوں سے نکلکر سامنے آیا۔ واقعی اسکی
صورت نہایت ڈراونی تھی۔ مگر کرنل نے کہا "میں
بھوتوں سے ڈرا نہیں کرتا" اور تلوار کھینچ کر اس پر
حملہ کیا۔ بھوت بجائے مقابلہ کرنے کے پیچھے ہٹ گیا۔
اور جب کرنل نے کودکر اس پر پھر حملہ کیا۔ تو بھوت
دوڑنے لگا۔ کرنل بھی تلوار کھینچے اس کے پیچھے ہولیا
اور بلند آواز سے کہتا گیا "ٹھیرو۔ غدار۔ کیوں
بھاگتے ہو۔ اب تم بچ نہیں سکتے۔ میں تمہارا خاتمہ
کروں گا" مگر بھوت دوڑا گیا۔ اور چکر دیتا ہوا
اس غار کے مُنہ پر پہونچا۔ اتنے میں کرنل بھی اس
کے قریب پہونچگیا۔ اور کرنل کی تلوار بھوت کو ذرا
چھوگئی۔ مگر بھوت تو جست کرکے غار کے ایک طرف
ہوگیا۔ اور کرنل سر کے بل غار میں گر پڑا۔ اس کے
سر میں سخت چوٹ آئی۔ اور وہ گرتے ہی
بیہوش ہوگیا۔

چند منٹ کے بعد اُسے ہوش آیا۔ اس نے آنکھیں
کھولدیں۔ اور دیکھا ایک چھوٹی سی چور لالٹین

وہاں روشن ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا تختہ سیاہ رنگ کا پڑا ہوا ہے۔ اور ایک مضبوط آدمی بڑا چاقو پتھر پر رگڑ رہا ہے اسکو دیکھتے ہی غصہ سے اس نے اٹھنا چاہا۔ مگر اُسے جلد معلوم ہو گیا۔ کہ اس کے ہاتھ پاؤں باندہے ہوئے ہیں۔ اور وہ حرکت نہیں کر سکتا۔ اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ اور اپنی بہن کا خیال کرنے لگا۔ جسکی بیہودگی نے اس کو موت کے دروازہ تک پہونچایا۔ اسکی غلطی کو اس نے معاف کر دیا۔ اور دل میں کہا "شہنشاہ اس کی ضرور خبر گیری کریگا۔ اور اُسے تنگ نہ ہونے دیگا۔ میں نے آخر مرنا ہی تہا۔ اگر اس وقت باغی کے چاقو سے ذبح نہ ہوتا۔ تو کسی لڑائی میں مارا جاتا۔ مگر افسوس یہہ ہے۔ کہ میری موت ایسی وقت پر آئی ہے۔ جبکہ شہنشاہ کو جان کا خطرہ ہے۔ اور مجھے شہنشاہ کو اس کے دشمنوں سے بچانیکا موقعہ نہ ملیگا۔ مگر شہنشاہ اپنی حفاظت خوب کر سکتا ہے۔ اور میری موت اُسے اَور بھی خبردار کر دیگی"۔ وہ انہیں خیالات میں تہا کہ یکایک اُلو کی آواز سنائی دی۔ اور اس آدمی نے جو چاقو تیز کر رہا تہا۔ اوسی آواز میں جواب دیا۔ لمحہ بہر میں ایک خوبصورت پُھرتیلا نوجوان وہاں آموجود ہوا۔ کرنل نے اُسے ایک ہی نظر سے پہچان لیا۔ اور اس کی غیرت جوش میں آئی۔ مگر مصلحتاً وہ آنکھیں پھر بند کرکے چُپ چاپ پڑا رہا۔

ارلوف۔ کیا حادثہ ہوا ہے۔ اور تم کیا کر رہے ہو۔

مالا بری۔ اس نے مجھہ پر دو دفعہ تلوار کا وار کیا۔

ارلوف۔ مگر تم زخمی تو نہیں ہوئے۔

مالا بری۔ نہیں۔ میں بالکل بچ رہا۔

ارلوف۔ مگر اس نے تمہارا تعاقب کیا۔ میں نے اسکے دوڑنے اور تمکو للکارنے کی آوازیں سُنی تہیں۔

مالا بری۔ ہاں۔ اس نے میرا تعاقب کیا اور اسکی تلوار بہی مجھکو ذرا سی چہوگئی۔ مگر میں نے خوب داؤ کہیلا جب میں اس غار کے سر پر پہونچا تو کود کر ایک طرف ہو گیا۔ اور یہہ اوندہا اسمیں گر پڑا۔ اور بیہوش ہو گیا۔

ارلوف۔ مگر کیا وہ مر گیا ہے۔

مالا بری۔ نہیں۔ اسکی ہڈی بڑی سخت ہے اسکے سر میں کچھہ چوٹ آئی ہے۔ اور اسکی وجہ سے وہ بیہوش ہو گیا ہے۔ میں نے اسکو ہاتھہ پاؤں باندہ دیے ہیں۔

ارلوف (جہک کر اور اسکو دیکھہ کر) اس کی آنکھیں بند ہیں۔ اور وہ مطلق حرکت نہیں کرتا۔ کیا تم کو یقین ہے کہ وہ مر نہیں گیا۔

مالا بری۔ وہ مرا نہیں۔ صرف بیہوش ہے جب تک وہ ہوش میں آے۔ میں چاقو تیز کر رہا ہوں

کیونکہ بیہوشی میں اسکا گلا کاٹنا نہیں چاہتا یہہ ہمارا پرانا آشنا ہے۔

ارلوف ۔کیا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تہا کہ اس افسر کی جان پر حملہ نہ کرنا ۔جو کچہہ اوگنزدی پر ہوا تہا وہ بعجلی میں ہوا۔اب میں اس کا ایک بال بہی بیکا نہیں کرسکتا۔

مالابری ۔تمہاری نازنین نے تمہارے ہوش وحواس گم کردئے ہیں۔ بلاشبہ یہہ افسر تمہاری معشوقہ کا بہائی ہے۔ لیکن اس نے دو دفعہ میری جان لینے کی کوشش کی۔اور اب میری باری ہے۔

ارلوف ۔اگر تم نے ذرا بہی حرکت کی۔تو میں اسی جگہہ تم کو قتل کردوں گا۔

مالابری ۔(نہایت رنجیدہ ہوکر) بہت بہتر تم میرے افسر ہو۔ اور مجہے تمہارا حکم ماننا پڑتا ہے ۔مگر پرنس تمہارا افسر ہے ۔اور اگر اس کو معلوم ہوگیا۔ کہ تم نے ایک شاہی افسر کی جان بخش دی ہے ۔تو تمہاری خیر نہیں۔مجہے اس سے کیا سروکار۔میں آئندہ اس جگہہ نہیں آؤں گا ۔بہتر ہے کہ تم کسی اَور کو اپنا چوکیدار مقرر کرلو میرے جان بہی مجہے عزیز ہے۔ اور میں پسند نہیں کرتا۔ کہ شاہی سپاہی تو میری جان لینے کی کوشش کریں۔اور جب میری باری آئے تو تم مجہہ کو دہمکیاں دو۔

ارلوف ۔مجہے اب تمہاری خدمات کی ضرورت نہیں رہی ۔میری معشوقہ آج مجہے ملنے نہیں آئی اور میں بہی اب اس کو اوس وقت تک ملنے نہ آؤں گا ۔جب تک کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوجائیں ۔پہر میں روز روشن میں اُسے ملنے آؤں گا۔ اور اپنا اصلی نام بہی بتاؤں گا۔ اس لئے تم مطمئن رہو۔

مالابری ۔اور پہر تم اسکے ساتہہ شادی کی تجویز کروگے۔

ارلوف ۔کیوں نہیں۔ تہوڑے عرصہ میں صاحب تخت سے علیحدہ ہوجائیگا ۔اور جب پرنس روس کے تخت پر متمکن ہوگا ۔اور مجہے روسی فوج کا جنرل بنائیگا ۔تو اُس وقت کرنل شونزکی اپنی بہن کی میرے ساتہہ شادی کرنے میں تامل نہ کریگا۔

شونزکی ۔(بیصبر ہوکر) بے ایمان غدار!

مالابری ۔آہا۔ اسے ہوش آگیا ہے۔ اب میں اسکا کام تمام کرتا ہوں۔

ارلوف (شونزکی سے) صاحب معاف رکہنا میری مرضی کے بغیر میرے ہمراہی نے آپکے ساتہہ ایسا برا سلوک کیا ہے ۔مجہے امید ہے کہ آپ کو چنداں صدمہ نہیں پہونچا۔ ہم ابہی آپ کو اٹہاکر پارک کی سڑک پر چہوڑ آتے ہیں وہاں سے آپ اپنے آدمیوں کو آواز دیکر بلالیجئے گا ۔امید کہ آپ مجہے معاف کریں گے۔

شونزکی ۔معافی! تمہاری جیسے باغی کو معافی!

اگر میرے ہاتھ پاؤں باندھے نہ ہوتے۔ تو میں اسی وقت تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا۔ میں نے تمہاری بے ایمانی کا حال سن لیا ہے تم نے ایک سادہ لوح لڑکی کو پھسلا لیا ہے۔ اور تم جعلی پرنس کے طرفدار ہو۔ اور شہنشاہ کو قتل کرنے آئے ہو۔

مالابری۔ آہ تم ہمارے رازسے آگاہ ہو گئے ہو۔ اب تو تم کو ضرور قتل کر دینا چاہیئے۔

شوزکی۔ تمہاری سلامتی اسی میں ہے۔ کہ تم مجھے مار ڈالو۔ اگر میں زندہ رہا۔ تو تم پر کبھی رحم نہیں کروں گا۔ کس بات کا تم انتظار کر رہے ہو جلدی میرا کام تمام کرو۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔

ارلوف۔ آپ نے میری نسبت غلط رای قایم کی ہے۔ آپ کی بہن کے ساتھ میں معززانہ طور پر پیش آیا ہوں۔ میں نے اپنی عزت کو کبھی دھبہ نہیں لگایا۔ میں جو کچھ کروں گا۔ معززانہ طور پر کروں گا۔ میں سفاک قاتل نہیں ہوں۔ بلکہ ایک معزز سپاہی ہوں۔ جو اپنے مخالفوں کو اندھیرے میں قتل نہیں کرتا۔ بلکہ روز روشن میں ان کا مقابلہ کرتا ہے"۔

اتنے میں کسی نے کرنل کو بڑے زور سے پکارا یہہ سارجنٹ تھا۔ جو افسر کی پکار سن کر اسکو ڈھونڈھ رہا تھا۔

شوزکی۔ سارجنٹ ادہر آؤ۔ میں اس جگہ ہوں۔ باغیوں کو قتل کر دو۔

مالابری۔ خدا کی قسم اب تو کوئی مجھہ کو روک نہیں سکتا میں اسکا کام تمام کئے دیتا ہوں۔

ارلوف۔ اگر تم نے اس کے بال کو بھی ہاتھہ لگایا۔ تو میں اسی جگہہ تم کو مار ڈالوں گا۔ (شوزکی سے) خدا حافظ۔ اب ہم جدا ہوتے ہیں۔ اور خدا نے چاہا۔ تو ہم پھر ملیں گے۔ یا تو پرنس کے روبرو۔ اور یا فوجی عدالت کے روبرو۔ جو مجھے فی الفور ہلاک کریگی۔ اگر میں اپنے مشن میں ناکامیاب رہا"۔

یہہ کہہ کر ارلوف نے مالابری کو زور سے پکڑا اور اسے کھینچ کر چھوٹے دروازہ کی طرف لے گیا۔ اور وہ جلدی دروازہ سے نکلکر سڑک پر دوڑنے لگے۔ سارجنٹ اتنے میں کرنل کی پکار سن کر اسکے پاس گیا۔ اور اس کے ہاتھہ پاؤں کھول کر اسکو آزاد کر دیا۔

ارلوف اور مالابری کچھہ عرصہ تو دوڑے گئے آخر ایک جگہ جا کر انہوں نے دم لیا۔ ارلوف نے کہا "مالابری۔ میں آج سمجھا۔ کہ تم نے پہرہ دینے کے لئے کیا ایجاد کر رکھا تھا۔ مگر تمہیں یہہ کیا سوجھی۔

مالابری۔ چونکہ آپ کا حکم تھا۔ کہ پارک میں کوئی لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ اس لئے میں نے یہہ تدبیر کی۔ کہ ایک بھوت بنا کر چوکیداروں کو ڈرایا جائے۔ میں نے پندرہ فٹ تختہ لیکر اسکا بت بنایا۔ اور غار میں معہ دیگر

ضروری چیزوں کے اسکو مخفی رکھتا رہا۔

کچھ عرصہ تو کام خوب چلتا رہا۔ مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ شاہی سپاہی پہرہ پر مقرر کئے جائیں گے۔ جو میرا مقابلہ کریں گے اور مجھے ایک سپاہی کا گلا گھونٹنا پڑے گا۔ افسوس آج تم نے مجھے اس افسر کا گلا کاٹنے کا موقعہ نہ دیا۔ اسکا زندہ رہنا ہمارے لئے بڑے خطرہ کا موجب ہوگا۔

ارلوف۔ خواہ ہماری جان کیسی ہی خطرہ میں ہو۔ مگر میں اُنکا سے وعدہ کرچکا ہوں کہ میں اس کے بھائی کو کبھی ایذا نہ دوں گا۔

مالابری۔ اگر پرنس کو یہ حال معلوم ہوگیا۔ تو۔

ارلوف۔ پرنس کو کس طرح یہہ حال معلوم ہوسکتا ہے۔ تم کو اگر خوف ہے تو میں خود پرنس کے روبرو سچ سچ حال بتادوں گا۔

مالابری۔ مجھے خوف تو کوئی نہیں مگر یہہ اچھا ہوگا۔ کہ بجائے کسی اور ذریعہ کے پرنس کو خبر ملنے کے ہم خود ہی اسکو بتا دیں۔ تاکہ وہ یہہ نہ کہے۔ کہ ہم نے اس بات کو اتنی مدت اس سے چھپائے رکھا۔ اور اس کے احکام کے خلاف کارروائی کی۔

تیرہواں باب

کالا بھوت تو پھر پارک میں دکھائی نہ دیا مگر اسکا اثر یہہ ہوا۔ کہ شہنشاہ بیگم نے چند روز ماسکو میں رہنا پسند کیا۔ اور انگا بھی ملکہ کے ہمراہ ماسکو میں آگئی۔ کرنل شونر کی ہر شاہی محل میں اپنی بہن کو ملنے جاتا رہا۔ اور کوشش کرتا رہا۔ کہ کسی طرح اسکی بہن ابروچین کو بھول جائے۔ انگا بھائی کی باتیں چپ چاپ سنا کرتی۔ اور جواب میں کچھ نہ کہتی۔ کیونکہ اسکے دل میں ابروچین کی تصویر ایسی کندہ ہوئی تھی۔ کہ شاہی سے مٹ نہ سکتی تھی۔ وہ عموماً غمگین رہتی تھی اور دل میں کہا کرتی تھی۔ کہ اسکی محبت کا خدا جانے آخری نتیجہ کیا ہوگا۔

اُسے ماسکو میں آئے دس دن گذرے تھے کہ ایک دن بعد دوپہر ہم برنزر کی کو معہ جیکوبن کے پبلک باغ کی طرف جاتے دیکھتے ہیں۔ برنزر کی کے دل میں عجیب قسم کے ولولے پیدا ہورہے تھے اور اسکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ ان آنکھوں کی تیزی کوئی شخص برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ اس لئے برنزر کی عموماً نظر بھرکر کسی کی طرف نہ دیکھتا تھا۔ خود وزیر جنگ بھی اسکے چہرے کی طرف پوری توجہ سے دیکھنے

کی جرات نہ کرتا تہا - اور بڑی ملائمت سے اسکے
ساتہہ گفتگو کیا کرتا تہا - وہ خوب جانتا تہا کہ برنزکی
کس بلا کا آدمی ہے - اور اگرچہ وہ اسکی خدمت
ادا کر رہا تہا ہے - لیکن ذراسی بے احتیاطی سے
اس کے بگڑ جانے کا اندیشہ تہا - وہ اس کی
آنکہوں سے خوف کہاتا تہا - کیونکہ اس نے
تیز آنکہیں کبہی نہ دیکہی تہیں - جو دوسروں
پر خواہ وہ کسی قدر پایہ کے آدمی ہوں رعب
ڈالے بغیر نہیں رہتی تہیں - غرض برنزکی گو
ایک تنخواہ دار جاسوس تہا - مگر وزیر جنگ کو
اس کی غیر معمولی عزت کرنی پڑتی تہی - اس
کی کسی تجویز کی وہ مخالفت نہیں کرسکتا تہا
اور جو کچہہ وہ کہتا تہا - اس پر اسکو اعتبار کرنا
پڑتا تہا -

اس دن برنزکی بعد دوپہر ایک خاص غرض
کے لئے پبلک باغ کی طرف جا رہا تہا - ایک
دن پہلے وہ پرنس کو ملا تہا - اور اس نے پرنس
کو بتایا تہا - کہ کل شام کو شہنشاہ شاہی پارک
میں جائیگا - اور پرنس نے وہی دن شہنشاہ
پر حملہ کرنیکا تجویز کیا تہا -

برنزکی نے لڑائی میں کوی حصہ نہیں لینا
تہا - بلکہ اسکی سپرد لڑائی سے بھی زیادہ ضروری
کام تہا - پرنس نے اُسے یہہ کہا تہا - کہ وہ اپنے
گہر میں موجود رہے - اور جبوقت شہنشاہ
گرفتار ہوگا یا مارا جائیگا - تو فی الفور اسکو اس
بات کی اطلاع دی جاویگی - اور وہ خبر
پاتے ہی جنرل بسمنوف کے پاس جائے
اور کچہہ فوج ہمراہ لیکر شاہی محل محکمہ جنگ
اور دیگر محکمہ جات پر پرنس کے نام سے قبضہ
کرلے - چونکہ برنزکی ان مکانات سے بخوبی
واقف ہوچکا تہا - اس لئے اس سے بہتر آدمی
اس کام کے لئے پرنس کو نہیں مل سکتا تہا
اسمیں اندیشہ صرف فریخ باڈی گارڈ اور کرنل
شونزکی کی طرف سے تہا - مگر کرنل شونزکی کا
تو شہنشاہ کے ہمراہ جانا ضروری تہا - اور اس
لئے اسکا مارا جانا یا گرفتار ہونا بھی لازمی تہا
اور امید تہی - کہ فریخ باڈی گارڈ شہنشاہ
کو مقتول پاکر پرنس کی مخالفت نہ کرے گی
اور ماسوای اسکے جنرل بسمنوف کا ڈویژن اس
کو مطیع کرنے کے لئے کافی تہا -

اگرچہ برنزکی اور دیگر رفقا کو پرنس نے کہہ دیا
تہا - کہ کل شہنشاہ پر حملہ کیا جائیگا - مگر پھر بھی
احتیاطاً یہہ قرار پایا کہ سب رفقا باغ میں
چہل قدمی کے لئے بعد دوپہر جائیں - اور
اگر فرسن باغ کی بارہ دری پر انہیں دکہائی
دے تو وہ سمجہہ لیں - کہ حملہ کی تیاری ہوچکی
ہے - اور وہ ایک ایک کرکے پرنس کے پاس
آکر جمع ہوجائیں - مگر برنزکی کے لئے یہہ حکم
تہا کہ وہ فرسن کو دیکہہ کر اپنے گہر چلا جاوے - اور
وہاں ارلوف کا انتظار کرے جو معہ ایک تیز رفتار

گھوڑے کسکے پاس خبر لیکر پہونچے گا۔

جب برنزکی باغ میں داخل ہوا۔ تو بہت سے لوگ سیر کرتے ہوئے اُسے دکھائی دئے سب سے پہلے اسکی نظر ارلوف سے دوچار ہوئی مگر وہ چپ چاپ بدون کچھ کہنے کے پاس سے گذر گیا۔ پھر اس نے نزلین کو جیب میں ہاتھ ڈالے۔ اور ایک شخص کو رومی تاریخ کے حوالے سناتے دیکھا۔ اس سے کچھ فاصلہ پر بالابری ایک کرسی کو انگلی پر اُٹھا کر دل بہلا رہا تھا۔ باغ میں ایک چکر لگا کر وہ بارہ دری کے بالمقابل مگر اس سے دور فاصلہ پر ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ جیکوبن کو اس نے بنچ کی ٹانگ سے باندہ دیا۔ اور آپ ایک کتاب جیب سے نکال کر پڑہنے لگا۔

ابھی پانچ منٹ ہی گذری ہوں گے کہ کسی نے اسکے کاندہے پر ہاتھ رکھا۔ برنزکی نے جو نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو وزیر جنگ کے ایک جاسوس کو کھڑے پایا۔ یہہ وہی شخص تھا جسکو مالابری نے برنزکی کے مکان کے سامنے زدوکوب کیا تھا۔ برنزکی اسکو دیکھہ کر گو کسیقدر گھبرایا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ آج اسکا حاسد جاسوس باغ میں آئے۔ مگر اسکو اسبات کی طرف سے اطمینان تھا۔ کہ پرنس کے رفقا ایک دوسرے سے بات چیت نہیں کریں گے۔ بلکہ اجنبیوں کی طرح باغ میں پھرتے رہیں گے اور جب فرصن

ان کو دکھائی دیگا۔ تو وہ الگ الگ اپنے اپنے راستہ چلے جائیں گے۔

جاسوس۔ خوب رولنسکی۔ تم کتاب پڑہ رہے ہو۔ کیا یہہ کوئی دلچسپ کتاب ہے۔

برنزکی۔ نہیں کبروف۔ یہہ چنداں دلچسپ نہیں۔ میں نے اسکو ہاتھہ لیا۔ اور مجھے نیند آگئی۔ تم نے میرے کاندہے پر ہاتھہ رکھا۔ اور میں چونک پڑا۔ آج دن اچھا تھا۔ اس لئے میں نے چاہا دفتر جانے سے پہلے ذرا باغ کی ہوا کھا لوں

کبروف۔ مجھے بھی یہی خیال آیا۔ مگر میں دفتر سے ہو آیا ہوں۔ میں وزیر جنگ سے پوچھنے گیا تھا کہ آج کوئی حکم ہو تو اس کی تعمیل کروں۔ اس نے کہا آج کوئی کام نہیں اس پر میں نے دل میں کہا۔ میرے اچھے کبروف چلو آج ذرا باغ کی سیر کریں۔ اور میں بڑا خوش ہوں۔ کہ مجھے تم سے ملنے کا اتفاق ہو گیا۔

برنزکی۔ میرے دوست کبروف۔ تم بڑے چرب زبان ہو۔ اور میں بھی تم کو دیکھہ کر خوش ہوا ہوں۔ دگو دل سے وہ چاہتا تھا۔ کہ اسکا بس چلے تو کبروف کا گلا گھونٹ دے)

کبروف۔ کیا یہہ سازشی عورت کا کنا نہیں۔

برنزکی۔ ہاں یہہ اُسی عورت کا کُتا ہے مجھے اسکو ہر روز باہر لانا پڑتا ہے۔

گو میں کتوں کا مشتاق نہیں ہوں۔ مگر
ہمیں اکثر ایسی کام کرنے پڑتے ہیں۔ جو
ہماری طبعیت کے خلاف ہوتے ہیں۔

کبروف۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ہمیں
کیا کچھہ کرنا پڑتا ہے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ
ایک دفعہ مجھے عورت کا بھیس بدلنا پڑا
تھا۔ اور اس طرح میں نے ایک فوجی افسر
کو جو فوج سے بدوں اجازت بھاگ گیا تھا
گرفتار کیا۔ میں کسی دن تم کو وہ سارا
قصہ سناؤں گا۔ بڑا دلچسپ ہے۔ مگر یہہ کتا
بڑا خونخوار معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو کس طرح
آنکھیں نکال رہا ہے۔

برنزکی۔ ہاں یہہ بڑا تند ہے۔ اور کاٹنے
میں تامل نہیں کرتا۔ دیکھو اسکو ہاتھہ نہ لگانا
اجنبی کو دیکھہ کر یہہ بڑے غضب میں
آتا ہے۔

کبروف۔ فکر نہ کرو۔ میں بڑا محتاط ہوں
افسوس کہ یہہ خونخوار ہے۔ ورنہ بڑا خوبصورت
کتا تھا۔ جیسے کہ اسکی مالکہ خوبصورت ہے
مگر رونکی اب تم اسکے متعلق کیا کر رہے
ہو۔ کیا اس نے تم کو کوئی راز بتایا۔

برنزکی۔ افسوس بالکل نہیں۔ وہ
ظاہرا تو شکر گزار ہے۔ کہ میں نے اسکی
خدمت کی۔ اور اسکو قید سے آزاد کیا
اور یوں بھی وہ میرے گھر میں آسایش تمام
رہتی ہے۔ مگر اس نے کوئی بات مجھے نہیں
بتائی۔ جب میں اُس گھاٹی کے واقعہ کا ذکر
کرتا ہوں۔ تو وہ لاعلمی ظاہر کرتی ہے میں
حیران ہوں کہ اسکے ساتھہ کیا کیا جائے۔

کبروف۔ بڑی عجیب بات ہے کہ ایک
عورت ایسی شجاع اور وفادار ہے پرنس
بڑا خوش نصیب ہے۔ جسکے ساتھہ عورتیں
بھی اسقدر وفاداری کرتی ہیں۔ ہمارا آقا
بھی آج کہہ رہا تھا۔ کہ پرنس کے ہمراہی بڑے
وفادار اور جانثار ہیں۔

برنزکی۔ کیا وزیر جنگ نے ایسا کہا
تھا۔

کبروف۔ ہاں وہ اس عورت کا ذکر
ہی کر رہا تھا۔ اور کہتا تھا کہ باوجودیکہ رونکی
بڑا زیرک اور ہشیار ہے۔ مگر اس دہقانی
عورت سے کوئی راز دریافت نہیں کرسکا
وہ اسبات پر بڑا تعجب ظاہر کرتا تھا"

برنزکی نے دلمیں کہا "خوب تو وزیر جنگ
کی نظر تو مجھہ پر بھی ہے مجھے ہشیار رہنا چاہئے"
کبروف نے ذرا ٹھیر کر پھر کہا "کیا تم قیاس
کرسکتے ہو۔ کہ میں نے جواب میں کیا کہا"

برنزکی۔ نہیں۔ میں کچھہ قیاس نہیں کرسکتا

کبروف۔ میں نے اسکو یہہ کہا تھا کہ ایک
عورت سے راز دریافت کرنیوالا ضرور ہی کہ
خوبصورت نوجوان ہو۔ اور گو تم خوش وضع

آدمی ہو - اور جوانی کے وقت خوبصورت بھی ہو گے - اگر تم سالخوردہ ہو - اور ایک عورت کو عشق جتانے کے قابل نہیں ہو -

برنٹرکی - وزیر جنگ نے اس کے جواب میں کیا کہا -

کبروف - اس نے مجھے کہا - کہ تم بڑے بیوقوف ہو - باغی عورتیں محبت کے دام میں نہیں پھنسا کرتیں - میں نے اس بات کو تسلیم کیا اور مجھے خود یاد آ گیا - کہ ایک دفعہ میں اسی قسم کے معاملہ میں ناکامیاب رہا تھا - اور اسی وجہ سے میں کچھ ترقی نہیں کر سکا - مجھے پھر کوئی اچھا موقعہ ہی نہیں ملا - میں بڑی اعلے خدمات کرنے کے قابل ہوں - مگر افسوس ہے کہ مجھے معمولی چور بدمعاشوں کو گرفتار کرنے میں لگایا جاتا ہے - البتہ ایک امید میرے دل میں ہے

برنٹرکی - وہ کیا ؟

کبروف - وہ یہ کہ میں کسی طرح جعلی پرنس کو گرفتار کر دوں - جس نے تمام روس کو گھبراہٹ میں ڈال رکھا ہے -

برنٹرکی - مگر تمہاری امید بر آنے کے ضروری ہے کہ پرنس ماسکو میں موجود ہو -

کبروف - آخر کبھی تو وہ روس میں آئے گا - اور میں جسطرح ہو سکے - اس کو گرفتار کرنے کی کوشش کروں گا - وہ دن میرے لئے بڑی خوش قسمتی کا ہو گا - اور میں عمر بھر کے لئے خوش و خورم ہو جاؤں گا - مگر تمہارے کتے کو کیا ہو رہا ہے - جیسے کسی کی بو سونگھ رہا ہے - . . . .

برنٹرکی نے دیکھا کہ جیکوبن سچ مچ بڑا مضطرب ہو رہا ہے - اور اس نے دل میں افسوس کیا - کہ کیوں جیکوبن کو آج گھر میں ہی چھوڑ نہ آیا - مگر بعض وقت بڑے ہوشیار بھی غلطی کر جاتے ہیں - اور غلطی کا حال ان پر پیچھے کھلتا ہے) میں اپنی عمر کے دس سال اس بات کے لئے دینے پر تیار ہوں - کہ مجھے جعلی پرنس کو گرفتار کرنے کا موقعہ ملے -

برنٹرکی - تمہیں کیا ہو گیا ہے - تم بڑے جوش میں ہو - کیا تمہیں جعلی پرنس کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت ہے ؟

کبروف - نہیں میں نے تو اسکی شکل تک نہیں دیکھی - اور جو کچھ میں نے اسکی نسبت سنا ہے - اس سے میرے دل میں اسکی عزت اور عظمت بیٹھ گئی ہے -

برنٹرکی - پھر تم اسے گرفتار کرنے کے کیوں خواہاں ہو -

کبروف - آہ تم جاسوسی کے خدمات سے آگاہ نہیں ہو - جاسوس کو اسقدر انعام کا خیال نہیں ہوتا - جس قدر ناموری کا - اگر پرنس میرے قابو میں آ جائے - تو تم ہی بتاؤ - میری کس قدر شہرت ہو گی -

برنزکی۔ مگر مجھے یقین نہیں۔ کہ تم کو یہہ ناموری حاصل ہو۔ کیونکہ مَیں یقین نہیں کرتا۔ کہ پرنس کبھی روس کی سرزمین میں قدم رکھنے کی جُرات کرے گا۔ جب تک کہ ہزارہا سپاہی اس کے ہمراہ نہ ہوں۔ اوسوقت جاسوسوں کو ناموری حاصل کرنے کا موقعہ نہیں ملیگا۔ لیکن ہاں تم بجائے جاسوس ہونے کے کسی پلٹن کے کپتان بن جاؤ۔ اور میدان کارزار میں بڑھ کر تلوار مارو۔ تو البتہ تم ناموری حاصل کر سکوگے میرے دوست ان بلند خیالیوں کو جانے دو۔

کبروف۔ مگر اس کے ہمراہی تو ماسکو میں سُنے جاتے ہیں۔

برنزکی۔ کیا تم نے کسی کو دیکھا؟

کبروف۔ میں نے خود تو نہیں۔ لیکن ایک دان کرنل شوزکی وزیر جنگ سے کہہ رہا تہا کہ جعلی پرنس کے ہمراہی جنہیں وہ باغی کہا کرتا ہے ماسکو میں موجود ہیں۔ اور میں نے شاہی پار میں بہی بہوتوں کے دکہائی دینے کے متعلق کچہہ سنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر پرنس میرے ہاتہہ نہ آئے گا۔ تو اس کا کوی ہمراہی تو ضرور گرفتار کر دونگا۔

برنزکی۔ مجھے تو یہہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ پرنس کے ہمراہی اس جگہہ آکر کیا کر سکتے ہیں میرے ساتہہ وزیر جنگ نے کبھی یہہ ذکر نہیں کیا

کبروف۔ اور میرے ساتہہ بہی اس نے ذکر نہیں کیا۔ میں نے اتفاقیہ طور پر کرنل شوزکی اور وزیر جنگ کی گفتگو سُن لی تہی۔ مگر تمہارے کُتّے کو کیا ہوگیا ہے۔ شاید یہہ پاگل ہوگیا ہے۔"

برنزکی نے دیکہا کہ درحقیقت جیکو بن سخت مضطرب ہو رہا ہے۔ اور زنجیر توڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس نے ہاتہہ بڑہا کر جیکو بن کو پیار دیا۔ اور اس وقت اسکی نظر بارہ دری پر پڑی۔ اور فرسن اسے دکہائی دیا۔ اب تو اُسے یقین ہوگیا۔ کہ جیکو بن نے اپنے پُرانے مالک کو دیکھ لیا ہے۔ اور اسکے پاس جانے کا آرزومند ہے۔ فرسن لحظہ بہر ہی بارہ دری پر رہا۔ کیونکہ اس کا کام اسیقدر تہا۔ اور اس کے غایب ہونے ہی پرنس کے رفقا باغ میں سے نکلتے دکہائی دئے برنزکی بہی اُٹہا۔ اور جیکو بن کو بنچ سے کہولنے لگا۔ مگر بعض وقت تہوڑی سی غفلت بڑے بُرے نتیجوں کا موجب ہوتی ہے برنزکی نے دونوں ہاتہہ سے بنچ اٹہایا تاکہ کُتّے کی زنجیر بنچ کی ٹانگ سے نکالے مگر بنچ کا اٹہانا تہا۔ کہ جیکو بن کودا۔ اور تین چھلانگوں میں نظروں سے غایب ہوگیا یہہ دیکہہ کر برنزکی کا دل بیٹھہ گیا۔ اور اس نے دل میں کہا" جیکو بن اب ضرور فرسن کو جا

پکڑے گا - اور معلوم نہیں اسکا کیا نتیجہ ہوگا"

کبروف - (برترکی کی گبھراہٹ دیکھہ کر)
دوست کیوں گھبرائے ہو - اچھا ہوا کہ وہ
خونخوار کتا بھاگ گیا تمہیں اس کی پرورش
نہ کرنی پڑیگی - دیکھو اس کے کیسے خوفناک
دانت ہیں"

برترکی (سنکر) "ہاں اچھا ہوا - مجھے
اس سے چھٹکارا ملا - ایک عورت کا بوجھہ ہی
میرے لئے کافی ہے اسکی مجہہ کو بہتیری حفاظت
کرنی پڑتی ہے - اب میں جاتا ہوں
کیا تم بھی میرے ساتھہ چلوگے"

کبروف - نہیں - میں آج وزیر جنگ کو مل
چکا ہوں - آج میرے متعلق کوئی کام نہیں
آج ایک لاٹری پڑنے والی ہے اور میں وہ
دیکھنے جاؤنگا - مجھے لاٹری ڈالنے کا بڑا
شوق ہے - اچھا بندہ رخصت ہوتا ہے"

اور برترکی کو حیرانی میں چھوڑکر وہ بڑی تیزی
کے ساتھہ باغ سے نکل گیا - یہہ دیکھکر برترکی
کے دل میں بڑی گھبراہٹ پیدا ہوئی - اور
اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں کبروف کتے کا پیچھا کرکر
فرسن کے مکان تک نہ جا پہونچے مگر اب وہ
کیا کر سکتا تھا جو ہونا تھا سو ہو چکا - اس کی
امید اب اسی میں تھی - کہ چپ چاپ اپنے مکان
میں چلکر شہنشاہ کی موت کی خبر کا انتظار کرے
چنانچہ وہ مکان پر آیا اور اس نے آرما کو کہا
کہ جیکوبن کہیں بھاگ گیا ہے - اس نے عمداً
یہہ بات مخفی رکھی - کہ جیکوبن فرسن کو دیکھہ
بھاگا تھا اور اس کے پیچھے چلا گیا - نہ ہی آرما کو
اس امر کی کوئی اطلاع دی گئی تھی کہ پرنس
اور اس کے ہمراہی کیا کر رہے ہیں - آرما کو
جیکوبن کے گم ہو جانے کا حال سنکر افسوس
ہوا - مگر اس نے برترکی سے کوئی اور سوال
نہ کیا اور کہا "اگر جیکوبن کہیں بھاگ گیا تو وہ
ضرور خود بخود یہاں آ جائیگا"

اس عرصہ میں جیکوبن چھلانگیں بھرتا ہوا
بازار میں فرسن کو جا ملا - فرسن اسے دیکھتے
ہی خوشی سے پھولا جامے میں نہ سمایا - کیونکہ
اس غریب کی بی بی بھی اس سے جدا ہو گئی
تھی - اسکا مکان بھی جل گیا تھا - اور کتا بھی
گم ہو گیا تھا اس سے وہ کم از کم کتے کو پاکر
دل میں خوش ہوا اور اسے خیال آیا - کہ
کتے کے ذریعہ اسے اپنی بی بی کا پتہ بھی مل
جائیگا - اس نے زنجیر جیکوبن کے گلے میں لپیٹ
دی - اور تیز قدم سرائے کیطرف روانہ ہوا -
کیونکہ اسے گھوڑے اور ہتھیار ہم کیلئے تیار
کرنے تھے وہ جلد جلد جا رہا تھا - کہ جیکوبن نے
بھونکنا شروع کیا - اور فرسن نے پھر کر دیکھا
تو ایک آدمی اس سے بیس قدم کے فاصلہ پر
آ رہا تھا - فرسن نے اسے غور سے دیکھا - مگر اس
کو معمولی آدمی سمجھکر پھر چلنا شروع کیا جب وہ

سرائے کے سامنے پہونچا۔ تو کسی نے پیچھے سے دوڑ کر آسے سلام کی۔ فرسن نے دیکھا۔ تو یہہ وہی آدمی تہا۔ جو اسکے پیچھے پیچھے آرہا تہا۔

اجنبی۔ صاحب معاف رکھیے گا۔ میں اس گرد نواح سے ناواقف ہوں۔ کیا یہہ سڑک شاہی پارک کو سیدہی جاتی ہے۔

فرسن۔ ہاں یہی سڑک ہی۔ سیدہی چلے جاؤ

اجنبی۔ آہا یہہ سامنے سرائے ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ میرے ساتھ اندر چل کر ایک دو جام نوش فرمائیں۔

فرسن۔ مجھے پیاس نہیں۔ اور سوا اس کے سرائے کا دروازہ اور کھڑکیاں بند ہیں غالباً مالک سرائے کہیں گیا ہوا ہے۔

اجنبی۔ مگر اسکے اصطبل کا دروازہ تو کھلا ہے۔ فرسن نے دیکھا کہ فی الحقیقت اصطبل کا دروازہ کھلا ہوا تہا۔ اور سائیس گھوڑوں کو صاف کر رہے تھے مگر اس نے وضع قایم رکھہ کر کہا۔ اس سرائے کے مالک نے مسافروں کو سیر کے لئے گھوڑے خرید رکھے ہیں۔ شوقین آدمی آیتوار کو آتے ہیں اور گھوڑے سیر کے لئے کرایہ پر لے جاتے ہیں۔ مگر ان سائیسوں کے پاس شراب نہیں اور نہ ہی گودام کی کنجی ان کے پاس ہوگی۔ اس لئے اصطبل سے آپ کو پینے کی کوئی چیز نہ مل سکیگی میں اس سرائے کے حال سے واقف ہوں کیونکہ جب میں گاؤں سے آیا کرتا ہوں۔ تو یہاں کبہی پیاس بجہانے کے لئے ٹہرا کرتا ہوں۔ میری صلاح مانو۔ تو سیدہی چلے جاؤ اور تمہیں اس بازار کے آخر پر ایک سرائے ملیگی۔ وہاں تم کو ہر ایک چیز مل جائے گی۔

اجنبی۔ افسوس میرا دل چاہتا تہا۔ کہ آپ کے ساتہہ بیٹہہ کر دو تین گلاسوں کا لطف اٹہاتا۔

فرسن۔ مجھے بھی افسوس ہے مگر میرا راستہ اور ہے۔ لیجئے بندہ رخصت۔ (اور وہ دوسری طرف ہولیا۔ جب کہ اجنبی سیدہا چلا گیا)

فرسن چکر دیکر پہر سرائے کے سامنے آیا اور اس نے اصطبل میں جاکر سائیسوں کو سخت تنبیہ کی۔ کہ انہوں نے کیوں دروازہ کھلا رکھا تہا۔ اور دروازہ بند کرکے اس نے جیب سے کنجی نکالی۔ اور ایک چھوٹا دروازہ جو سرائے اور اصطبل کے درمیان تہا۔ کھول کر اس کمرے میں گیا۔ جہاں پرنس اسکا انتظار کر رہا تہا

پرنس۔ خوب فرسن تم آگئے۔

فرسن۔ میں کام کر آیا ہوں۔

پرنس۔ کیا ہمارے ہمراہی سب کے سب وہاں موجود تھے۔

فرسن۔ مجھے یقین ہے کہ وہ سب کے سب تھے میں سب کو نہیں جانتا۔ مگر آرلوف۔ ملامبری تمرلین کو میں نے دیکھا ہے۔

پرنس - کیا انہوں نے بھی تم کو دیکھا تھا -
فرسن - ہاں صاحب - میں لحظہ بھر ہی بارہ دری پر ٹھیرا اور پھر میں نے دیکھا - کہ سب کے سب باغ سے باہر جارہے تھے -
پرنس - بہت خوب - مگر کیا برنزکی بھی وہاں موجود تھا -
فرسن - وہ آدمی جسکو آپ نے خندق پر مارڈالنے کا حکم دیا تھا -
پرنس - ہاں وہی -
فرسن - میں نے اُسے نہیں دیکھا -
پرنس - پھر بھی وہ وہاں ضرور ہوگا - تم نے جلدی میں خیال نہیں کیا -
فرسن - ایسا ہی ہوگا - مگر ایک اجنبی میرے پیچھے پیچھے آیا تھا - میں نے تو سمجھا - کہ شاید وہ کوئی جاسوس ہے - مگر نہیں وہ کوئی بیوقوف تھا - وہ سرائے میں آکر تازہ دم ہونا چاہتا تھا -
پرنس - مگر تم نے اُسے کہہ دیا ہوگا - کہ آگے چلا جائے
فرسن - ہاں میں نے اس کو ایسا ہی کہا تھا مگر سائیسوں نے غلطی کی - کہ اصطبل کا دروازہ کھلا رکھا - اس نے گھوڑوں کو دیکھ لیا تھا -
پرنس - یہہ اچھا نہیں ہوا - مگر ایسی خفیف رکاوٹوں کا خیال کیا جاوے - تو کوئی کام آدمی کرہی نہیں سکتا - اب ہم نے پانسہ پھینک دیا ہے - جو کچھہ ہماری قسمت میں ہوگا - نکل آئیگا - اُس بات کا خیال نہ کرو - اور جب ہمارے ہمراہی آئیں - تو ان سب کو اصطبل میں جمع کرد - لیکن ارلوف آئے تو فی الفور اس کو میرے کمرے میں بھیجدو کیا ہمارے رفیقوں کے کھانے پینے کا سامان تم نے کافی جمع کر رکھا ہے -
فرسن - آپ مطمین رہیں - سامان ضرورت سے زیادہ جمع ہے - آج صبح شراب کا ایک پیپہ بھی میں نے لا رکھا ہے -
پرنس - میں تم پر ازحد خوش ہوں - اور تم کو اس وفاداری کے لئے خاطرخواہ انعام ملیگا - مگر یہہ کُتا کیسا ہے -
فرسن - صاحب یہہ میرا کُتا ہے - میری بی بی اُسے ہمراہ لیکر گھاٹی پر نشان دکھانے گئی تھی شاہی محافظ اس کُتے کو بھی پکڑ کرلے گئے تھے - آج یہہ بھیجے خودبخود ہی آنکلا ہے - مگر میری بی بی کا مجھے کوئی سراغ نہیں ملا -
پرنس - یہہ کُتا تمہیں کس موقعہ پر ملا تھا -
فرسن - میں باغ سے نکلا ہی تھا - کہ یہہ پھلانگیں بھرتا ہوا بازار میں مجھے مل گیا -
یہہ سُنکر پرنس کچھہ سوچ میں پڑ گیا - اور اسکو یاد آگیا - کہ برنزکی نے ایک ملاقات میں اسکو بتایا تھا - کہ آرما کا کُتا وہ ہر روز وزیر جنگ کے حکم سے باہر لے جایا کرتا ہے - اس غرض سے کہ اگر کُتا کسی کے پیچھے جاسے تو اس شخص کے نام پتہ سے وزیر کو مطلع

کیا جاوے۔ اس سے اُسے یقین ہو گیا
کہ برنز کی باغ میں ضرور موجود ہوگا
مگر اس نے فرسن کو یہہ بات نہ بتائی۔
کیونکہ شوہر بی بی کو ایک دوسرے کے
حال سے بے خبر رکھنے میں صرف یہی
مصلحت تھی۔ کہ کہیں وہ باہم ملنے کی
کوشش نہ کریں۔ اور اس طرح کوئی مضر
نتیجہ پیدا نہ ہو۔

پرنس۔ دیکھو فرسن۔ اب تم اصطبل میں
جاؤ۔ اور جوں جوں ہمارے ہمراہی آتے
جائیں۔ ان کو تیار کرتے جاؤ۔ ۶ بجے سب کے
سب مسلح ہو کر تیار رہیں۔ ارلوف جب آئے
تو اسکو میرے پاس بھیجدینا"

فرسن آداب بجا لاکر چلا گیا اور پرنس کمرے
میں ٹہلنے لگا۔ اُسے خیال آیا۔ کہ آج اسکی قسمت
کا فیصلہ ہو جائیگا۔ اگر وہ لڑائی مارا گیا۔ تو
ہمیشہ کے لئے اسکا دل سرد اور جوش ٹھنڈا
ہو جائیگا۔ اور اگر بورس مارا گیا۔ تو تخت روس
کو حاصل کرنے میں اسکا کوئی مزاحم نہ ہوگا
لیکن اگر آج اسکو شکست ہوئی یا تدبیر کامیاب
نہ ہو سکی۔ تو پھر اسکو سوائے پولش اور سویڈش
فوجوں کے ہمراہ لانے کے اور کوئی چارہ نہ رہیگا۔
اسکی دلیرانہ طبیعت اس بات سے ہچکچاتی
تھی۔ کہ راہزنوں کی طرح اُسے دشمن کی گھات
میں بیٹھنا پڑیگا۔ مگر اسکی سوائے وہ اور کس
طرح بورس سے مقابلہ کرنیکا موقعہ پا سکتا تھا۔
اور یہہ بھی اُسے یاد آگیا۔ کہ جنگ کے وقت
گھات میں بیٹھنا اور چھاپہ مارنا جائز قرار دیا
گیا ہے۔ اور کئی ایک نامور بہادروں
نے ایسے کام کئے ہیں۔

فرسن جب اصطبل کے راستہ داخل ہو کر پرنس
کے پاس گیا تھا۔ اگر وہ سڑک کی طرف دیکھتا
تو اُسے معلوم ہو جاتا۔ کہ جس آدمی کو اس
نے بیوقوف خیال کیا تھا۔ وہ بجائے پارک کی
سڑک پر جانے کے واپس آکر سرائے کے سامنے
ایک کونے میں چھپا ہوا ہے۔ اور اس نے فرسن
کو اصطبل میں داخل ہوتے اور دروازہ بند
کرتے دیکھ لیا ہے۔ مگر فرسن کو پرنس کے پاس
حاضر ہونے کی جلدی تھی۔ اس نے مطلق
دائیں بائیں خیال نہ کیا۔ اور اسبات پر
اطمینان کئے رہا۔ کہ بجائے اجنبی کے سامنے
سرائے میں داخل ہونیکے وہ ایک چکر لگا کر اندر
آیا ہے۔ اور اجنبی اس عرصہ میں پارک
کی سڑک پر دور نکل گیا ہوگا۔

یکے بعد دیگرے پرنس کے ہمراہی سرائے میں
آنے لگے۔ مگر ہر ایک شخص مقررہ اشارہ
کے بموجب دروازہ پر دستک دیتا اور فرسن
اسکو اندر بلا لیتا۔ جب ارلوف آیا تو اسکو
اس نے پرنس کے کمرے میں بھیجدیا۔ ارلوف
ٹوپی ہاتھ میں لئے ہوئے خوش خوش پرنس کے

پاس آیا - اور آتے ہی کہنے لگا "آخر کار وہ شاندار دن آگیا ہے - جب فرسن کو میں نے باغ میں مقررہ اشارہ کے بموجب دیکھا تو میں اسقدر خوش ہوا کہ پھولا جامے میں نہ سمایا - میرا جی چاہتا تھا - کہ اور کچھہ نہیں تو درختوں کی شاخیں ہی کاٹتا جاؤں -

پرنس - میں بڑا خوش ہوں - کہ تم بڑے جوش میں ہو -

ارلوف - مجھے کیوں جوش نہ آئے جب کہ ہمارا کام ختم ہونے کے قریب ہے - آج شام کو بورس کی زندگی کا خاتمہ ہوجائیگا - اور صبح کو جب لوگ اُٹھیں گے - تو پرنس ٹو بیٹسری کو اپنا شہنشاہ دیکھیں گے - وہ یہہ سُن کر خوش ہوں گے - کہ اب وہ جایز شہنشاہ کی رعایا بنے ہیں - جسکو غاصب نے اب تک محروم رکھا تھا

پرنس - خیر جو ہوگا - دیکھا جائیگا - مجھے تم یہہ بتاؤ - کہ کیا ہمارے کل رفیق باغ میں موجود تھے - اور کیا سب نے فرسن کو دیکھہ لیا تھا

ارلوف - ہاں صاحب - سب کے سب وہاں موجود تھے - ان میں بعض یہاں آ بھی گئے ہیں - اور اصطبل میں موجود ہیں - مالابری کو تو میں نے نہیں دیکھا - مگر تمرلین کو شروع سخن کا چرچا کرتے دیکھا ہے - امید ہے - کہ سب کے سب آدمی یہاں جمع ہو جائیں گے -

پرنس - کیا برنزکی بھی باغ میں موجود تھا -

ارلوف - ہاں وہ باغ میں ایک بنچ پر بیٹھا ہوا تھا - ایک کتا اسکے ہمراہ تھا - اور ایک مشتبہ شکل کے آدمی کے ساتھہ وہ بات چیت کر رہا تھا -

پرنس - میں خوب جانتا ہوں کہ برنزکی پورا وفادار ہے - مگر آج نادانستہ اس سے ایک غلطی ہوگئی ہے - وہ کتا جو اسکے پاس تھا - بھاگ کر فرسن کے پاس آگیا -

ارلوف - یہہ تو بُری بات ہوئی - ہم نے مصلحتاً شوہر بی بی کو ایک دوسرے کے حال سے بے خبر رکھا تھا - اب ان کو کُتے کے ذریعہ ایک دوسرے کو دیکھنے کا موقعہ ملے گا - کوئی بُرا نتیجہ نہ نکلے

پرنس - اب تک تو فرسن کو اسبات کا یقین ہے - کہ اسکی بی بی قیدخانہ میں ہے - کیونکہ اس نے برنزکی کو باغ میں نہیں دیکھا - اور نہ ہی اُسے اسبات کا علم ہے - کہ کتا برنزکی کے پاس سے بھاگ سے اسکے پاس آیا ہے -

ارلوف - یہہ بھی اچھی بات ہے - اور ہمیں زیادہ گبھراہٹ میں نہیں پڑنا چاہئے - ایک دو گھنٹوں میں قطعی فیصلہ ہو جائیگا - یا ہم فتحمند ہوں گے یا ------ "

پرنس - یا مقتول! میں تو قتل ہونے سے بالکل نہیں ڈرتا -

ارلوف - اور میں بھی خوف نہیں کھاتا بلکہ میں اپنے پیارے پرنس کے لئے جان دینا بہتر سمجھتا ہوں - پھر بھی میرا دل چاہتا ہے - کہ ہم زندہ ہی رہیں - میرے جیسے نوجوانوں کو زندہ رہنے کی بڑی خواہش ہوتی ہے خصوصاً جب کہ وہ عشق میں مبتلا ہوں

پرنس - کیا تم عشق میں مبتلا ہو -

ارلوف - میں آپ سے اس بات کو مخفی رکھنا نہیں چاہتا - میں درحقیقت عشق میں مبتلا ہوں - اور صرف اسبات کا انتظار کر رہا ہوں کہ کب مجھے کامیابی حاصل ہوتی ہے اور میں محبوبہ دلنواز سے شادی کی درخواست کرنے کا موقعہ پاتا ہوں -

پرنس - کیا تم شادی کی تجویز میں ہو؟

ارلوف - بلاشبہ - اور میں وہ سارا قصہ آپ کو سناتا ہوں -

پرنس - نہیں - لڑائی کا دن - محبت کی باتیں سُننے کے لئے موزون نہیں ہے اسوقت مجھے اَور ضروری ہدایات تم کو دینی ہیں - محبت کی باتیں پھر کریں گے -

ارلوف (وضع بدلکر) بہت بہتر - فرمائے کیا ارشاد ہے -

پرنس - سنو - مجھے پختہ طور پر خبر اطلاع ملی ہے - کہ بورس آج ۷ بجے شام کے معہ چند منتخب شاہی محافظوں کے کھلی گاڑی میں محل سے روانہ ہوگا - اس لئے ہماری گھات کے موقعہ پر وہ سات بجے سے کچھ منٹ پہلے پہونچے گا - ہمیں اسبات کا انتظام کر لینا چاہیئے کہ ہم اندھا دھند شاہی محافظوں پر حملہ نہ کریں - ہم وہاں منتظر رہیں - اور ایک پہرہ دار مقرر کریں - جو بورس اور اسکی جمعیت کو دیکھ بھال کر ہمیں حملہ کرنے کا اشارہ دے - یہ اشارہ پانے پر میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ گھات سے نکلکر حملہ کروں گا -

ارلوف - یہہ تجویز نہایت معقول ہے - ممکن ہے - بورس اپنی روانگی میں کچھ تبدیلی کردے - یا جمعیت اس کے ساتھہ زیادہ ہو تو اوسوقت پہرہ دار ہم کو مطلع کردے گا - اور ہم بجائے لاتعداد دشمنوں میں گھر جانے کے جان بچاکر بھاگ جائیں گے - اور کسی اَور موقعہ کا انتظار کریں گے -

پرنس - میرا دل تو نہیں چاہتا - کہ اس موقعہ کو ہاتھہ سے دیا جائے - اگر جمعیت کچھہ زیادہ ہو - مثلاً بجائے بیس کے تیس شاہی محافظ ہوں - تو میں منہ نہ موڑوں گا -

ارلوف - اور میں بھی ہرگز پشت نہ دوں گا لیکن پہرہ دار بڑا ہشیار اور باحوصلہ ہونا چاہیئے - اگر نشان دینے میں ذرا سی دیر یا جلدی ہوگئی - تو شاید ہمیں نقصان پہونچے -

پرنس - میرا بھی ایسا ہی خیال ہے - یہہ
کام نازک ہے اور اس لئے میں اس کام کو
تمہارے سپرد کرنا چاہتا ہوں -

ارلوف - میں اس عزت افزائی کے لئے
آپ کا مشکور ہوں - لیکن میرا دل چاہتا تھا کہ
بجائے پہرہ پر کھڑا رہنے کے میں لڑائی میں
بڑھ بڑھ کر تلوار مارنیکا موقعہ پاتا -

پرنس - لڑائی میں شامل ہونے سے تمہیں
کون سی بات روک سکتی ہے - تم نے کچھ
دور جاکر پہرہ نہیں دینا - سڑک کے کنارے
جو ٹیلہ ہے - تم وہاں کھڑے رہو - اور ہم
ٹیلہ کے پیچھے چھپے رہیں گے - ٹیلہ پر سے ہمیں
اشارہ دیکر تم بآسانی لڑائی میں شریک
ہو سکتے ہو -

ارلوف - بہت خوب - لیکن ایک سوال
کا مجھے جواب دیجئے - بورس کو کون ہم میں
سے قتل کرے گا -

پرنس - یہہ سوال تم نے کیوں کیا ہے ؟

ارلوف - اس لئے کہ میں اپنے آپ میں
بورس پر وار کرنے کی جرات نہیں پاتا -

پرنس - اور کیا تم خیال کر سکتے ہو - کہ میں
اسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا پسند کرتا ہوں
بلاشبہ میں اسکو سخت نفرت کی نگاہ سے
دیکھتا ہوں - اس لئے کہ اس نے مجھ سے
تخت چھین رکھا ہے - مگر اس سے میں انکار نہیں
کرسکتا کہ اس نے روسی فوج کو کئی ایک
خونخوار معرکوں میں فتح دلائی ہے - اور
روس کی عظمت اور شوکت غیر سلطنتوں کے
دل میں بٹھا دی ہے - میں چاہتا ہوں - کہ
ہم میں سے کوئی آدمی تن واحد اوسکو قتل
کرنے کا ذمہ نہ لے - ہم اکٹھے حملہ کریں گے - اور
اسوقت لڑتے ہوئے خواہ کسی کے ہاتھ سے وہ
مارا جائے - مگر کسی کی نسبت یہہ نہیں کہا جائے
گا - کہ اس نے بورس کو قتل کیا ہے -

ارلوف - پرنس میں آپ کی دانائی اور
قابلیت پر حیران ہوں - میں ہمہ تن تیار ہوں
اور مجھے حکم دیجئے - کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے

پرنس - تم اصطبل میں جاؤ - گھوڑے ہتھیار
اور ہمراہیوں کا ملاحظہ کرو - میں بھی تم کو اسی
جگہ آملتا ہوں - دیکھو دو گھوڑے تیز رفتار علیحدہ
کر دینا - انمیں سے ایک پر تو تم سوار ہو کر برنزکی
کے پاس خبر لیکر جاؤ گے - اور دوسرا گھوڑا
برنزکی کے لئے ہمراہ لئے جاؤ گے - اور تم دونوں
کو جنرل لسینوف کے پاس جانا ہوگا - باقی
کارروائی کا تم کو بخوبی علم ہے "

یہہ سن کر ارلوف خوش خوش اصطبل میں آیا
اسکی خوشی کا کوئی اندازہ نہ تھا - کیونکہ اسے
خیال آرہا تھا کہ کل صبح وہ آزادی کے ساتھ
بلاخوف و ہراس اپنی محبوبہ دلنواز کے روبرو
روز روشن میں اظہار تعشق کرنیکا موقعہ پائیگا -

اور کوئی شخص اسکا مزاحم نہیں ہو سکے گا
اُسے اچھی طرح معلوم ہو گیا تہا - کہ کرنل شوز کی
اسکا جانی دشمن ہو گیا ہے - اس نے اس
رات بیہوشی کے بہانے ارلوف اور مالابری
کی باہم گفتگو سُن لی تھی - اور کرنل کو معلوم
ہو گیا تہا - کہ ان کے کیا ارادے ہیں - اس
لئے ارلوف کو ہر وقت خدشہ لگا رہتا تہا
کہ کہیں کرنل شوز کی اسکو گرفتار نہ کرلے
چنانچہ وہ اس رات سے کبہی پارک میں نہ گیا
تہا - اور دن کے وقت بھی شہر میں کم نکلتا
تہا - اور بے صبری کے ساتہہ اوس دن
کا انتظار کر رہا تہا - جب کہ اُسے مخفی رہنے کی
آئندہ ضرورت نہ رہیگی - اور آج وہ بڑا
ہی خوش تہا کہ آخرکار وہ کامیابی کی دہلیز
تک پہونچ گئے ہیں -

پرنس کے کل رفقا اصطبل میں جمع ہو گئے تہے
سب سے پیچہے مالابری آیا - اور ارلوف کو
سلام کرکے ایک طرف کہڑا ہو گیا - ارلوف
نے پہلے گھوڑوں کا ملاحظہ کیا - ان میں دو
تیز رفتار گھوڑے اس نے علیحدہ کر دئے
اور فرسن کو کہا کہ ان پر زین ڈال کر ان کو
تیار رکہے - اور ایک مضبوط گہوڑا میدان
جنگ کے لئے اس نے منتخب کیا - یہہ گھوڑا
سفید رنگ کا تہا - اور اگرچہ سبک رفتار
دکہائی نہ دیتا تہا - مگر اسکے ہاتہہ پاؤں بڑی
مضبوط تھی - اسکے بعد اس نے ہتھیار دیکہے اور
اپنے ہمراہیوں میں تقسیم کئے - اس سے
فراغت پاکر سب کے سب ناشتہ کرنے لگے
اور فرسن نے دل کہول کر مے ارغوانی
تقسیم کی - جب ساڑہے پانچ بج گئے تو خود
پرنس اصطبل میں آیا - اسکی وردی بڑی
خوبصورت تھی اور اسکے جسم پر موزون تھی
ایسا معلوم ہوتا تہا - کہ ایک بڑے بہاری جنگ
کے لئے ہزار ہا سپاہیوں کا جنرل تیار ہو کر آیا
ہے - جرنیلی کے آثار اسکے چہرے سے ہویدا
تھے اور شجاعت اور مردانگی اسکی پیشانی پر
برس رہی تھی - اسکے رفقا کا دل اسکو دیکہہ کر
باغ باغ ہو گیا - اور وہ اسکے لئے جان دینے
پر تیار ہو گئے - اسنے آتے ہی اپنے لفٹننٹ
کے ساتہہ کچہہ مشورہ کیا - اور پہر کل حاضرین
کو چند ایک جرات دلانے والے الفاظ کہے
اور پہر ان کو تاکید کی - کہ ایک ایک کرکے
اصطبل سے نکل جائیں - اور سب کے سب
مقررہ ٹیلے کے پاس جاکر جمع ہو جائیں چند
منٹ میں اصطبل خالی ہو گیا اور وہاں پرنس
اسکا لفٹننٹ ارلوف اور فرسن رہ گئے
فرسن کے ذمے یہہ کام تہا کہ وہ سرائے میں
موجود رہے - اور جب ارلوف اسکے پاس
آئے - تو اسکو دونوں گہوڑے جو علیحدہ
رکہے گئے تہے تیار کر دے -

پہلے ارلوف سرائے سے نکلا۔ اس سے پانچ منٹ بعد پرنس بھی سوار ہو کر مقررہ مقام کی طرف گیا۔ فریسن نے دروازہ بند کر لیا۔ اور مہم کے نتیجہ کا انتظار کرنے لگا۔

بلاشبہ جو کام ارلوف کے سپرد ہوا تھا۔ بڑا ہی نازک تھا۔ اور مہم کی کامیابی کا بہت کچھہ حصر اسکی صحیح اور بروقت اشارہ دینے پر تھا اشارہ صرف یہہ تھا۔ کہ جب وہ شہنشاہ کو گاڑی میں بیٹھا دیکھے۔ اور اسکی جمعیت بھی اندازہ کے مطابق پائے۔ تو وہ نہایت بلند آواز سے "پیرسنس" کا لفظ کہے جس کو سُنتے ہی پرنس گھات سے نکل کر دشمن پر حملہ کر دے اور ارلوف بھی لڑائی میں شامل ہو جائے۔ چھہ بج چکے تھے۔ اور سورج غروب ہونے کے قریب تہا۔ وہ ٹیلہ پر ایک اونچی جگہ کھڑا ہو گیا۔ جہاں سے کہ وہ اچھی طرح شہنشاہ اور اسکی جمعیت کو دیکھنے کا موقعہ پا سکے چند منٹ تک وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔ کہ اُسے گاڑی کے پہیوں کی آواز آئی۔ مگر یہہ آواز پارک کی طرف سے آ رہی تھی۔ اور وہ دل میں حیران ہی تہا کہ ایک کرایہ کی گاڑی عین اسکے بالمقابل کھڑی ہو گئی۔ کوچبان نے ارلوف کو دیکھہ لیا۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھہ لیا۔ گاڑیبان بڑا مسخرہ تہا۔ اس نے زور سے کہا "آؤ دوست شہر ملو گے۔ آج جلدی تمہیں پہونچا دوں گا۔ کرایہ بھی کم لوں گا" ارلوف نے کچھہ جواب نہ دیا۔ اور گاڑیبان نے پہر کہا "کیا اپنی معشوقہ کا انتظار کر رہے ہو۔ واقعی وہ بڑی خوبصورت تھی" اس پر بھی ارلوف خاموش رہا۔ اور گاڑیبان نے پہر کہا "کیا تم پر بجلی گری ہے کہ بولنے کی طاقت تم میں باقی نہیں رہی۔ یا تمہاری زبان کسی نے کاٹ لی ہے گو پیغام ہی دو۔ تمہاری معشوقہ اگر شہر میں ہے تو میں اسے پہونچا دوں گا۔ کچھہ بولو ہی تو سہی" اب تو ارلوف نا سے رہا نہ گیا اور اُسے سخت غصہ آیا۔ مگر معاً اس نے سوچا۔ کہ اگر وہ گاڑیبان کی گوشمالی کرنے میں مصروف ہو گیا اور شہنشاہ کی گاڑی آ گئی۔ تو وہ اپنے ہمراہیوں کو مقررہ نشان نہ دے سکے گا۔ اسلئے اس نے ضبط کو کام فرمایا اور بدستور خاموش رہا۔ گاڑی بان بھی زیادہ بکواس کرنے کی پرواہ نہ کر کے روانہ ہو گیا۔ اور ارلوف بجائے بلندی پر کھڑا ہونے کے ذرا نیچے ہو کر ایک درخت کی آڑ میں ہو گیا۔ اوسی وقت دو سوار شاہی گارڈ کے سڑک پر سے گذرے اور ارلوف نے سمجھہ لیا۔ کہ شہنشاہ کی سواری بھی اب چنداں دور نہ ہوگی۔ وہ دلیری کر کے پہر اونچی جگہ کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے دور تک نظر دوڑا کر دیکھا۔ کہ ایک بڑی کھلی گاڑی شہر کی طرف سے آ رہی ہے۔ اور کرایہ کی گاڑی اس کو جا ملی ہے۔ شاہی گاڑی کے کوچبان نے گاڑیبان

... یا ہے اور کچھہ اس سے پوچھا ہے۔ ارلوف گھبرایا کہ کہیں گاڑیبان نے شاہی کوچبان کو اسکی متعلق خبر نہ دیدی ہو۔ مگر اب سوای چپ چاپ انتظار کرنے کے اور کچھہ نہیں ہو سکتا تہا۔ کچھہ منٹ بعد کرایہ کی گاڑی شہر کو روانہ ہوئی۔ اور شاہی گاڑی آگے بڑہی مگر ارلوف یہہ دیکھہ کر متعجب ہوا۔ کہ شاہی گاڑی کے ساتھہ محافظ سوار نہ تھے۔ اور وہ دل میں سوچنے لگا۔ کہ صرف شہنشاہ کی گاڑی پر حملہ کرنا ان کے لئے بدنامی کا موجب ہوگا۔ اور ان کی شجاعت اور مردانگی پر دہتبہ عائد ہوگا۔ وہ اسی خیال میں تہا۔ کہ گاڑی سے کچھہ فاصلہ پر اسے گرد اڑتی نظر آئی اور اس سے اس نے قیاس کرلیا کہ شاہی سوار بھی آرہے ہیں۔ مگر اسبات کی وہ کوی وجہ دریافت نہ کرسکا کہ وہ گاڑی سے اتنا فاصلہ پیچھے کیوں آرہے ہیں۔

شاہی گاڑی اب قریب پہونچ گئی اور ارلوف نے دیکھا کہ گاڑی کے باہر کوچبان کے ساتھہ ایک اور شخص بھی بیٹھا ہوا ہے۔ اور اندر ایک مرد اور ایک عورت ہے۔ اس نے سمجھا کہ شہنشاہ کے ساتھہ اسکی ملکہ بھی ہے۔ اور وہ پہر گھبرایا کہ کس طرح ایک عورت کی موجودگی میں شہنشاہ پر حملہ کیا جاسکیگا۔ مگر اسکی حیرانی جلد دور ہوگئی اور گاڑی عین اسکی متوازی سڑک پر آکر ٹہیر گئی۔ اب تو اسکی حیرانی اور بھی بڑہ گئی۔ جب اس نے گاڑی میں بجائے شہنشاہ کے کرنل شوزکی کو دیکھا۔ کرنل گاڑی سے اُترا۔ تو ارلوف کی نظر اس عورت سے دوچار ہوی جسے اسنے ملکہ خیال کیا تہا۔ مگر اسکی حیرانی کا کچھہ اندازہ نہ رہا۔ جبکہ بجای ملکہ کے اس نے اُلگا کو بیٹھے دیکھا۔ الگا نے بھی ارلوف کو دیکھہ کر ایک چیخ ماری اور گاڑی میں ہی غش کہا کر بیہوش ہوگئی۔ کرنل نے ذرہ بھی اپنی بہن کی پرواہ نہ کرکے کوچبان کو کہا کہ گاڑی جلدی پارک میں لے جاؤ۔ اور اُلگا کو وہاں پہونچا دو۔

ارلوف سمجھہ گیا کہ ان کی سازش کا راز فاش ہوگیا ہے۔ اور اب ان کی جان کی خیر نہیں۔ وہ گھوڑے کو ایک چکر دیکر ٹیلہ کی پچھلی طرف اُترا۔ جہاں پرنس اور اسکے ہمراہی مقررہ اشارہ کے منتظر تھے

ارلوف - میرے پیارے پرنس ہم سے دغا کی گئی ہے۔ شہنشاہ گاڑی میں نہیں۔ بلکہ شاہی گارڈ کا افسر ہے اور شاہی رسالہ گاڑی کے پیچھے آرہا ہے۔ آپ سب کے سب جلدی جان بچاکر بہاگ جائیں۔ اور میں سڑک پر جاکر ان کا مقابلہ کرتا ہوں۔ مجھے قتل یا گرفتار کرنے میں وہ رُک جائیں گے۔ اور آپ کا تعاقب نہ کریں گے۔ اسطرح آپ کو بہاگ جانے کی مہلت مل جایگی"

اگر کوی اور کم سمجھہ جنرل ہوتا تو خواہ مخواہ ارلوف سے کئی ایک سوال کرنے میں وقت

ضایع کرتا - مگر پرنس وقت کی قدر جانتا تہا - اور
اس نے فی الفور قیاس کرلیا کہ ان کا ڈہال
پہیرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے - اس
نے دلیرانہ آواز میں ہمراہیوں کو کہا " میرے
دوستو جلد تتر بتر ہو جاؤ - گہوڑے اور ہتہیار
اسی جگہ چہوڑدو - اور ہر ایک شخص اپنی
اپنی جان بچانیکی کوشش کرے - اس دفعہ ہمیں
ناکامی ہوئی ہے - مگر ہم جلد کوئی اور تدبیر
کرینگے - میرے پیارے لفٹنٹ میرے جانثار
ارلوف جاؤ اپنے آپ کو ہمارے لئے قربان
کرو " یہہ سنتے ہی سب نے ہتہیار پہینکدئے
گہوڑوں سے اترگئے اور متفرق طور پر کہیتوں
میں ہولئے اور ارلوف بدستور مسلح - گہوڑے
کو ایڑی لگا شجاعت اور مردانگی کے جوش سے
بہرا ہوا سڑک پر آیا - اتنے میں شاہی سوار
کرنل شوزکی کے پاس پہونچ گئے تہے اور کرنل
اپنے گہوڑے پر جو ایک سوار لئے آتا تہا سوار
ہوا - ارلوف نے انہیں دیکہتے ہی بلند آواز سے نعرہ
مارا " پرنس ڈیمٹری کی عمر دراز ہو "
اور گہوڑے کو ایڑی لگا سیدہا سڑک پر ہولیا -
کرنل شوزکی اور اسکے ہمراہی یہہ سنتے ہی آگ
بگولا ہوگئے - اور ارلوف کے تعاقب میں روانہ
ہوئے - تہوڑی دور جاکر کرنل کو معلوم ہوگیا - کہ
اس نے صرف ایک آدمی کا تعاقب کرنے میں
غلطی کہائی ہے - جبکہ اسکے باقی ہمراہی موقعہ
پاکر بہاگ گئے ہونگے - مگر اب کیا ہوسکتا تہا - اس
نے دل میں سمجہا - کہ اگر یہہ باغی ہی اسکے ہاتہہ آ
جائے تو بڑی غنیمت ہے گہوڑ دوڑ شروع ہوئی
ارلوف دل میں بڑا پشیمان ہوا کہ کیوں وہ تیز
رفتار گہوڑا جسے وہ سراء میں چہوڑ آیا تہا اس
موقعہ پر نہ لایا - اگر وہ گہوڑا ہوتا تو اسوقت
دشمنوں سے بچ جانے میں اسکو بڑی امداد دیتا
مگر اسوقت اسے خیال نہ تہا کہ بجائے لڑائی کے
اسے جان بچانے کے لئے گہوڑ دوڑ کرنی پڑیگی پہر
بہی وہ بڑا شاہسوار تہا اور اسکو یقین تہا کہ وہ
حتی المقدور دشمنوں کو نزدیک نہ پہونچنے دیگا اور
کسی موڑ یا درخت زار پر پہونچکر وہ دشمن کو دہوکا
دیجائیگا - بدقسمتی سے سڑک بالکل صاف تہی - دائیں
بائیں کوئی جہاڑی یا درخت نہ تہا - اسلئے وہ
سیدہا چلا گیا - کرنل اور اسکے سوار بہی برابر تعاقب
کئے گئے - اور کرنل کے دل میں بڑی آرزو تہی کہ
کسیطرح اس باغی کو زندہ گرفتار کرے - اب وہ
پارک کے قریب پہونچ گئے - اور پارک کی
فصیل کے مقابل سڑک پر ارلوف نے دو سوار
دونوں طرف کہڑے دیکہے اس نے سمجہہ لیا کہ یہہ
وہی دو سوار ہونگے جو گاڑی کے آگے بطور
ہراول گئے تہے - ارلوف کے لئے یہہ بڑی
مشکل کا سامنا تہا پیچہے کرنل اور اسکے سوار سر توڑ
آرہے تہے - آگے رستہ رکا ہوا تہا - دائیں
بائیں اسکے دشمن کہڑے تہے - مگر بہادر اور من چلے

(ار)لوف کے دل میں ذرا بھی خوف نہ آیا اور سوار دنکو دیکھتے ہی اس نے گھوڑے کی باگیں چھوڑ دیں اور دونوں ہاتھوں میں تلواریں کھینچکر وہ بڑی تیزی کے ساتھ ایک سوار پر ٹوٹ پڑا۔ وار ایسا کاری تھا۔ کہ سوار زخمی ہو کر گھوڑے سے گرا اور گرتے ہی مر گیا۔ معًا دوسرے نے ارلوف پر حملہ کیا۔ مگر ارلوف نے بجلی کی طرح کودکر وار خالی دیا۔ اور لحظہ بھر میں اسکی تلوار سوار کے سینہ سے پار ہو گئی۔ رستہ صاف ہو گیا۔ مگر جونہیں ارلوف نے گھوڑے کو ایڑی لگائی کرنل شوز کی اسکے قریب پہونچگیا اور اسکی تلوار کی نوک ارلوف کے گھوڑے کو ذرا سی چھو گئی۔

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

اس تلوار کے چھو جانے سے ارلوف کا گھوڑا ہوا ہو گیا اور راس نے وہ تیزی ظاہر کی اور ایسی چھلانگیں بھریں کہ ارلوف کا دل خوش ہو گیا اور اسکا وہ افسوس جاتا رہا کہ کیوں وہ سبک رفتار گھوڑے کو نہ لایا کیونکہ گھوڑا تو اب ہوا کو بھی پیچھے چھوڑنے لگا اور ارلوف اور کرنل کے درمیان پھر کئی قدم کا فاصلہ ہو گیا۔ کرنل بھی بدمست آدمی کی طرح بدون کچھ سوچے سمجھے کے تعاقب کئے گیا وہ جانتا تھا۔ کہ اگر باغی اسکے ہاتھ سے بچگیا تو اسکی سخت بدنامی ہوگی۔ اور کسی طرح وہ شہنشاہ کو منہ دکھانیکے قابل نہ ہو سکیگا۔ اور وزیر جنگ جو اسکے منظور نظر ہونے پر رشک کھاتا تھا۔ اسکی نسبت شہنشاہ کے دل میں کیا کچھ بدظنی پیدا کرنیکا موقعہ پائیگا۔ اسکا گھوڑا سیاہ رنگ کا تھا اور تیز رفتاری کے لئے مشہور تھا کرنل کے دل میں اطمینان تھا کہ آخر کار باغی کا سفید گھوڑا دم توڑ کر رہ جائیگا۔ اور باغی کو زندہ گرفتار کرنے کا اسے موقعہ مل جائیگا۔ سفید اور سیاہ گھوڑے کی رفتار اسقدر تیز ہو گئی۔ کہ کرنل کے ہمراہی پیچھے رہ جانے لگے۔

پارک کے اختتام پر سڑک رخ بدلکر دریا کے کنارے کنارے جاتی تھی۔ اور جب ارلوف گھوڑا موڑ پر پھیرا اور پیچھے نظر کی تو سوائے کرنل کے اور کوئی اسے تعاقب کرنیوالا نظر نہ آیا۔ کرنل کے ہمراہی ایک ایک کر کے رہ گئے تھے کیونکہ ان کے گھوڑے ارلوف اور کرنل کے گھوڑوں کے برابر نہیں جا سکتے تھے۔ ارلوف اسبات سے تو خوش ہوا کہ شاہی سوار بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر اسکو اسبات پر افسوس ہوا۔ کہ خود کرنل شوز کی اسکا پیچھا کئے آرہا ہے۔ ارلوف کے سامنے دو چار سواروں کا مقابلہ کرنا کچھ مشکل نہ تھا اور کرنل شوز کی کا تو وہ بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکتا تھا۔ مگر انگا کی تصویر اسکی آنکھوں کے سامنے تھی۔ اور اسکے ساتھ جو عہد اس نے کیا تھا۔ وہ اسے یاد آرہا تھا۔ وہ خوب

جانتا تھا۔ کہ اگر کرنل اسکے ہاتھہ سے مارا گیا تو
الگا کبھی بھی اس شخص کے ساتھہ شادی کرنی
منظور نہ کریگی۔ جس کے ہاتھہ اسکی بھائی کے
خون سے آلودہ ہوں گے۔ وہ اس کو
حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھی گی
اور کوئی عذر بھی اسکے نزدیک قابل
نہ ہوگا۔

یہہ وقت تھی جو ہماری بہادر اور شجاع ارلوف
کو پیش آرہی تھی اور اس مشکل سے وہ صرف اپنے
سفید گھوڑی کی مدد سے نکل سکتا تھا کیونکہ وہ
خوب جانتا تھا کہ اگر اسکا گھوڑا دم توڑ کر رہ گیا
تو کرنل شوز کی اسکو گرفتار کئے بغیر نہ رہیگا اور
خود ارلوف گرفتار رہونے یا مارا جانے کو پسند
کریگا۔ بجائے اسکے کہ الگا کے ساتھہ وعدہ خلافی
کرے اور اسکے بھائی پر تلوار کا وار کرے
سڑک اب [illegible] اور تنگ ہوتی جاتی تھی اور
گھوڑے بھی تھک گئے تھے۔ مگر سوار ایڑی لگائے
انہیں اڑائے لئے جا رہے تھے۔ اور کرنل دل
میں کہہ رہا تھا۔ خواہ میرا گھوڑا مر بھی جائے۔ مگر
اس باغی کا پیچھا نہ چھوڑوں گا۔ پھر وہ گھوڑی
کو کہتا۔

"میرے [illegible] کروشاباش سفید گھوڑا
دم توڑ دے۔ اور گر گھوڑا انہیں تو شاباش
سوار بھی [illegible] ہو جائے"

مگر باوجود ان طفل تسلیوں کے ارلوف
برابر فاصلہ چھوڑتا گیا اور کرنل حیران
اُسے کس بلا کے سوار اور گھوڑے سے پالا پڑا
ہے۔ یکایک اُسے ایک تجویز سوجھی اور اس نے
للکار کر کہا "نامرد کیوں بھاگا جاتا ہے ذرا ٹھیر
اور میرا مقابلہ کر۔ وہ پرنس کیسا بزدل ہوگا جس
کے ہمراہی بھاگنے میں ایسے مشاق ہیں۔ ٹھیر ٹھیر
نامرد۔ بزدل"۔ کرنل کا خیال تھا کہ اگر باغی میں
کچھہ غیرت اور حمیت ہوئی تو وہ رک کر اسکا
مقابلہ کریگا۔ اور بلاشبہ ارلوف کے دل پر کرنل
کے الفاظ نے نشتر کا کام دیا۔ اور اسکی عرق
حمیت جوش میں آئی۔ لحظہ بھر کے لئے اس نے
گھوڑا روک لیا مگر معاً الگا کی تصویر اسکے سامنے آگئی
اور اسنے دل میں کہا "الگا میں تیری خاطر سب سے
اپنی پیاری چیز عزت اور ناموری بھی قربان کر رہا ہوں"
اور گھوڑی کو پھر ایڑی لگائی۔ مگر اس عرصہ میں کرنل
باغی کو گھوڑا روکے ہوئے دیکھہ کر بجلی کیطرح کودا
اور جب ارلوف کے گھوڑی نے قدم اٹھائے تو کرنل کی تلوار
کی نوک ارلوف کے بازو کو چھو گئی۔ مگر یہہ واقعہ بجلی کی
چمک کی طرح گذر گیا اور ارلوف کا گھوڑا چاروں قدم
اٹھائے ہوا ہو گیا۔ کرنل نے پھر زور سے کہا "نامرد
کیوں بھاگا جاتا ہے۔ کیوں بزدلوں کیطرح جان
گنواتا ہے۔ بہادروں کی طرح جان دے"۔ مگر ارلوف
اپنی پہلی غلطی کا نقصان دیکھہ چکا تھا۔ اب اس نے
کرنل کے الفاظ کی کچھہ پرواہ نہ کی۔ کرنل کا گھوڑا
اب کچھہ ڈھیلا پڑ گیا۔ کرنل نے زور سے ایڑی

ں - مگر گھوڑا ایک چھلانگ بھر کر بے دم ہو کر گر پڑا اور کرنل بھی زمین پر آ رہا -

کرنل - اوہ - میں بےعزت ہو گیا میں برباد ہو گیا میرا اب کہیں ٹھکانا نہیں رہا - خدا کے لئے باغی مجھے قتل کر جا - میں اس بےعزتی کے ساتھہ واپس نہیں جا سکتا - خدا کے لئے مجھہ پر رحم کر اور میری زندگی کا رشتہ کاٹ دے - کم از کم دنیا کو یہہ معلوم تو ہو کہ میں لڑائی میں لڑتا ہوا مارا گیا ہوں - میں نے اپنی جان شہنشاہ پر قربان کی - خدا کے لئے مجھہ پر رحم کر" ارلوف نے یہہ آواز سنی اور گھوڑا روک دیا - اسکا گھوڑا بھی اب زیادہ نہیں چل سکتا تھا اور اسنے بلند آواز سے کہا "جس جان کو میں نے پارک میں اپنے ہمراہی کے ہاتھہ سے بچایا تھا اسکو میں اپنے ہاتھہ سے ضایع نہیں کرونگا - لو خدا حافظ ہم پھر کبھی ملیں گے" اور اسنے گھوڑی کو ایڑی لگائی مگر گھوڑی میں اب طاقت کہاں تھی - خفیف زخم جو کرنل کی تلوار سے اسکی پشت پر آیا تھا اس سے لہو جاری تھا اور ارلوف کا بازو بھی خفیف سا زخمی ہو رہا تھا سوار اور گھوڑی دونوں کا برا حال تھا پھر بھی بھاگنا ضروری تھا اور ارلوف گھوڑی کو ہانکے چلا - کرنل غصہ کہا کر اٹھا اور دیوانہ وار پیادہ ارلوف کے پیچھے دوڑا - ارلوف نے سمجھا کہ کرنل پاگل ہو گیا ہے اور وہ اسکی جان لئے یا اپنی جان دئے بغیر نہ رہیگا اسنے اس مصیبت سے بچنے کے لئے ایک دلیرانہ تجویز کی - دریا سڑک کے نیچے لہریں مارتا ہوا جا رہا تھا اور دریا میں کود پڑنا اسے کرنل سے دو چار ہونیکی بہ نسبت زیادہ آسان دکھائی دیا - ایک لحظہ اس تجویز کو عمل میں لانیکے لئے کافی تھا - اور اسکو یاد کرکے ارلوف نے گھوڑے کا منہ دریا کی طرف کیا اور اس زور سے ایڑی لگائی - کہ گھوڑا مارے درد کے بیتاب ہو کر کودا - اور لحظہ بھر میں سوار دریا کے درمیان تھا ؎

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسہا

کرنل یہہ دلیرانہ حرکت دیکھ کر دنگ رہ گیا اور اسنے سمجھہ لیا کہ باغی نے محض اس سے مقابلہ نہ کرنے کی خاطر اپنی جان کو معرض خطرہ میں ڈال دیا ہے - اسکے دل پر اس کارروائی کا عجیب اثر ہوا اور وہ اپنے دشمن کی شجاعت ہمت اور فیاضی پر عش عش کرتا ہوا اس جگہ واپس آیا جہاں اسکا گھوڑا پڑا تھا - اسنے گھوڑے کو اٹھایا - اسکو پیار دلاسا دیا - اور اس پر سوار ہو کر آہستہ قدم واپس روانہ ہوا - اسے اپنی بےعزتی کا خیال بالکل بھول گیا اور اپنے دشمن کی شجاعت - جرات - اور حوصلہ کے خیالات میں مستغرق ہو گیا -

---

چودھواں باب

برنر کی اپنے مکان میں قاصد کا انتظار کرتے تھا باغ سے

اسکے بعد وہ ضروری اعلان اور اشتہار بنانے میں مصروف رہا جو برلنس کے نام سے اس نے شہر میں مشتہر کرنے تھے اسکی طبیعت میں بڑا جوش تھا۔ اور اس نے جاسوسی کا برقعہ اتار کر ایک بڑے لیڈر اور سرغنہ کا جامہ پہن لیا تھا۔ اسکی آنکھیں پوری تیزی کے ساتھ چمک رہی تھیں اسکے اعضا قوت اور زور سے بھر گئے تھے اس کے دل میں جوانی کی امنگیں پیدا ہو رہی تھیں اور وہ ہر طرح سے اس نازک اور اہم کام کے لئے جو اسکو سپرد ہوا تھا مستعد تھا۔

ارما اسکی غیر معمولی حالت دیکھہ کر دل میں تعجب کر رہی تھی۔ وہ جانتی تھی۔ کہ برنزکی شام کو باہر چلا جایا کرتا ہے اور ہمیشہ سست اور کاہل دکھائی دیتا ہے مگر آج وہ گھر سے باہر تک نہ نکلا اور غیر معمولی طور پر ہشیار اور چوکس دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن اس نے برنزکی سے کوئی سوال نہ کیا۔ اور چپ چاپ اسکے چہرہ کی طرف دیکھتی رہی۔

۸ بج چکے تھے۔ اور برنزکی کمرہ میں ٹہلنے لگا۔ وہ قاصد کے گھوڑے کے سموں کی آواز پر۔

چون گوش روزہ دار برا اللہ اکبر ست۔

کان لگائے ہوئے تھا۔ مگر اسے کوئی آواز سنائی نہ دی اس پر اس نے کھڑکی کھولکر باہر دیکھا مگر کچھہ دکھائی نہ دیا۔ اور اس نے بے صبری سے کہا "ابھی تک کوئی نہیں آیا۔ بڑی اس نے دیر لگا دی"

ارما۔ برنزکی کو مضطرب دیکھکر کیا آپ بیمار ہیں؟

برنزکی۔ نہیں۔ تم جاکر سو رہو۔ میں آج باہر نہیں جاؤنگا۔ اور اسی جگہہ کچھہ دیر تک بیٹھا رہونگا۔ تمہارا بیٹھنا فضول ہے۔ اسلئے تم جاکر آرام کرو۔

ارما۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ کو خطرہ میں دیکھہ کر مجھہ کو نیند آ جائیگی۔

برنزکی۔ میں کسی خطرہ میں نہیں ہوں۔ تم کو معلوم نہیں کہ پرنس نے مجھے سالخوردہ سمجھہ کر دلیرانہ کارروائیوں میں شریک ہونے سے معافی دی ہے۔

ارما۔ مگر میں جانتی ہوں کہ آپ نے اپنی جان خطرہ میں ڈالکر میری جان بچائی۔ اور ابتک آپنے مجھے اپنی حفاظت میں رکھا ہوا ہے کیا ہمیں اندیشہ نہیں کہ اگر جاسوسوں کو ہمارا پتہ لگ جائے۔ تو ہم دونو کورٹ مارشل میں حاضر کئے جائیں گے اور غالباً قتل کئے جائیں گے۔

برنزکی کچھہ جواب دینے کو تھا کہ گھڑیال نے ۹ بجائے اور اس نے کہا "وہ اب نہیں آئیگا۔ وقت گذر گیا ہے" اور وہ اندوہگین ہو گیا۔

ارما۔ آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں۔

برنزکی۔ تم پوچھتی ہو کہ میں کسکا انتظار کر رہا ہوں سنو میں اس قاصد کا انتظار کر رہا ہوں جس نے مجھہ کو آکر یہہ خوش خبری دینی ہے۔ کہ تم آزاد ہو گئی ہو۔ اور غاصب مارا گیا ہے۔ یہی قاصد وہی شخص ہے۔ جسکو تم نے اپنے مکان واقعہ ریگا میں میرے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تھا اور پھر اسی شام کو اس جگہہ دیکھا تھا۔

ارما۔ وہ جو ایک نوجوان لڑکی کو ہمراہ لایا

برنزکی۔ ہاں۔ کاش وہ لڑکی اس سے دوچار
نہ ہوتی۔ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید ہماری
ناکامیابی میں اس لڑکی کا بھی کچھہ حصہ ہو۔

ارما۔ کس بات کی ناکامیابی۔

برنزکی۔ مجھے اس بات کو تم سے زیادہ دیر تک
مخفی رکھنے کی ضرورت نہیں۔ سنو آج سر شام
پرنس اور اسکے ہمراہیوں نے غاصب پر پارک کے
راہ میں حملہ کرنا تہا۔ اور ارلوف نے غاصب
کی موت کی خبر لیکر میرے پاس آنا تہا۔ وہ چونکہ
ابتک نہیں آیا۔ اس سے میرا گمان ہے کہ ہماری
پارٹی کو شکست ہوئی ہوگی۔

ارما۔ ممکن ہے وہ لڑائی میں مارا گیا ہو۔

برنزکی۔ اگر صرف یہی روکاوٹ پیدا ہوتی تو
پرنس کسی اور ہمراہی کو ضرور میرے پاس بہیجدیتا
چونکہ کوئی ابتک نہیں آیا۔ اسلئے میں یقین
کرتا ہوں کہ ہم ناکامیاب رہے ہیں۔

ارما۔ کیا آپکو معلوم تہا کہ آج شام کو ہماری
قسمت کا فیصلہ ہونا تہا۔

برنزکی۔ بیشک۔ کیا مجھے اپنی پارٹی کے ساتھہ
ہمدردی نہیں؟ اگرچہ میں لڑائی میں شامل نہیں
ہوا۔ لیکن میرا دل پرنس کے ساتھہ ہے۔

ارما۔ بلاشبہ آپکو ہمدردی ہے لیکن مجھے جس
بات پر حیرانی رہی ہے وہ یہہ ہے کہ ابتک
آپنے اپنی امیدیں اپنے غم اور اپنی خوشیاں
مجھہ سے چھپائے رکھی ہیں۔

برنزکی۔ مگر تم کو بتانے سے کیا حاصل تہا۔

ارما۔ میں آپکے رنج و راحت میں شریک ہوکر
خوش ہوتی۔

برنزکی۔ خیر اب تمکو سب کچھہ معلوم ہوگیا ہے
میں۔ تم اور ہمارے ہمراہی سب برباد و تباہ
ہوجائیں گے۔

ارما۔ آپ بھی؟

برنزکی۔ ہاں ابتک ہماری پارٹی کے آدمی یا
تو میدان کارزار میں مقتول پڑے ہونگے یا دشمن
کے ہاتھہ گرفتار ہونگے اور وزیر جنگ کے جاسوس
میری تلاش کر رہے ہونگے۔ مجھے صرف تمہاری
سلامتی کا خیال ہے تم کو ضرور بہاگ جانا چاہیئے
تم بڑے حوصلہ والی ہو اور ہمت کرکے سرحد پر پہنچ
جاؤگی۔ میں تمہیں اپنے دوستوں کی جو راستہ پر ہیں
فہرست دیدونگا۔ اور ایک خط ایک پولش امیر کے
نام لکھہ دونگا۔ اسطرح تم بآسانی روس کی سرحد سے
نکل جاوگی اور اپنی باقی عمر امن اور آسائش میں بسر
کروگی۔ تمکو اس لباس میں کوئی پہچان نہ سکیگا اور تم
خاطر جمعی کے ساتھہ روس کی حد سے پار ہوجاوگی۔

ارما۔ یہہ باتیں بیفایدہ ہیں میں ہرگز نہ جاؤنگی

برنزکی۔ کیوں۔ کیا تم دیوانی ہوگئی ہو کہ ایسے
شہر میں رہنا چاہتی ہو۔ جہاں تمہارے چار طرف
سے دشمن ہی دشمن ہیں۔

ارما۔ مگر مجھے خیال ہے کہ میرا ایک دوست اور ایک

محافظ موجود ہے۔

برنزکی - تمہاری مراد اپنے شوہر سے ہے۔ سنو میں نے ابتک مصلحتاً تم سے یہہ بات چھپا رکھی تھی اب چھپانیکی کچھ ضرورت نہیں رہی۔ سنو تمہارے شوہر نے آج کی سازش میں بڑا بھاری حصہ لیا ہے جس مکان میں گھوڑے اسلحہ وغیرہ جمع کئے گئے تھے۔ وہ فرسن کے ہی سپرد تھا۔ اوسی نے اس مہم کی کل تیاری کی ہے وہ آج رات یا تو قتل ہوگیا ہو اور یا گرفتار ہوگیا ہوگا تمہارے لئے دونو باتیں یکساں ہیں

ارما - فرسن مارا گیا! کیا میں آزاد ہوگئی ہوں؟ مگر نہیں آپ مجھے دہوکا دیکر بھاگ جانے پر آمادہ کررہے ہیں

برنزکی - میں حلفاً کہتا ہوں کہ تمہارے شوہر نے اس سازش میں بڑا حصہ لیا ہے اگر وہ سازش جیسی کہ میرا یقین ہے ناکامیاب رہی ہے تو تمہارا شوہر ضرور مارا گیا ہوگا یا کم از کم دشمن کے ہاتھ گرفتار ہوگا۔ اور فوجی عدالت اُسے قتل کا فتویٰ دیگی۔

ارما - (دل میں) میں آزاد۔

برنزکی - اسی نے آج ہمکو باغ میں مقررہ اشارہ دیا تھا۔ اسلئے اب تمہارا کوئی محافظ نہیں رہا بہتر ہے کہ تم بھاگ جاؤ۔

ارما - نہیں۔ میں نہیں جاؤنگی۔

برنزکی - یہہ دیوانہ پن ہے۔ دشمن تم پر ہرگز رحم نہیں کھائیں گے یہی غنیمت ہے کہ اب تک تم انکے ہاتھ سے بچی رہی ہو۔ کون جانتا ہے کہ تمہارے کتنے کے ذریعہ وہ تمکو گرفتار کرنیکا موقعہ پائیں۔

ارما - تو وہ فرسن کے پیچھے گیا ہوگا۔ کیوں [illegible]

برنزکی - ہاں یہہ درست ہے۔ میں نے اس خیال سے تم کو یہہ بات نہیں بتائی تھی کہ آج ہماری سازش کامیاب ہوجای۔ تو پھر تمکو اس بات سے مطلع کروں گا مگر چونکہ اب کوئی امید کامیابی کی نہیں ہے اسلئے میں ظاہر کرتا ہوں کہ جبکہ میں نے فرسن کو دیکھ لیا تھا اور وہ اسکے پیچھے بھاگ گیا وہ کتا اب ضرور دشمنوں کے ہاتھ آیا ہوگا اور وہ اسکے ذریعہ تمکو گرفتار کرنیکا فائدہ اٹھائینگے اس مکان کی پہلے سے ہی حفاظت کی جارہی ہے اور مجھے تعجب ہے کہ ابتک ہم دونو کیوں آزاد ہیں آج چونکہ شہنشاہ کو اپنی جان کا اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔ اسلئے ضرور کل ہماری جستجو ہوگی اور معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ اسلئے تم سمجھ سکتی ہو کہ تمہارا یہاں سے بھاگ جانا کس قدر ضروری ہے۔

ارما - بہت اچھا اگر آپ بھی بھاگ جانا چاہتے ہیں تو میں بھی آپکے ہمراہ بھاگ چلوں گا۔

برنزکی - مگر تم اس بات کو بھول گئی ہو کہ میں ایک مرد ہوں اور آخر دم تک اپنی ڈیوٹی کا پابند رہنا میرے لئے لازمی ہے

ارما - میں ایک عورت ہوں اور گو کوئی ڈیوٹی اب میرے سپرد نہیں ہے۔ مگر میں آپکے ساتھ مرنیکا حق رکھتی ہوں۔

برنزکی - (چونک کر) میرے ساتھ! میری موت کے ساتھ تمہارا کیا تعلق ہے نہ تم میری بیٹی ہو نہ تم میری بہن ہو۔ تمہارا کہنا میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم اپنی جان شیریں میرے ہمراہ رہ کر کیوں ضایع کرو۔

ارما - کیا میں اسبات کو کبھی فراموش کرسکتی ہوں کہ مجھے محض آپکی بدولت آزادی حاصل ہوئی ورنہ میں ابتک

میں مبتلا ہوئی مجھے یہہ خوشی تمہاری بدولت حاصل ہے۔

برنزکی ۔ خوشی! ۔ اس ذلت کی زندگی میں تمہارے لئے کیا خوشی ہوسکتی ہے تم اپنے گہر میں خوش وخورم نہیں۔ تمہارا شوہر تمہیں محبت کرتا تہا۔

ارما ۔ محبت! نہیں مجھے کوئی محبت نہ کرتا تہا۔ مدت ہوئی۔ کہ محبت کے لفظ سے میں ناآشنا ہوں۔

برنزکی ۔ کیا فرسن کے ساتھہ تمہاری شادی نہیں ہوئی تھی۔

ارما ۔ بیشک۔ فرسن پہلے مجھ سے محبت رکھتا تہا۔ مگر تہوڑا عرصہ بعد اسکی محبت جاتی رہی۔ اسے محبت ہوتی۔ تو اتبک بہرصورت وہ مجھہ تک پہونچنے کی کوشش کرتا۔

برنزکی ۔ [illegible] خیال بالکل غلط ہے۔ تمہارے شوہر کو پرنس نے تمہاری تلاش کرنے سے منع کیا ہوا تہا اور اسے کب علم تہا کہ تم اس مکان میں رہتی ہو۔ [illegible] کا الزام مجھہ پر ہے کیونکہ میں نے پرنس کے بموجب تمہاری موجودگی کو فرسن پر ظاہر نہ کیا۔

ارما ۔ بیشک ہمارا باہم نہ ملنا پرنس کے فواید کے لئے ضروری ہوگا اور خدا گواہ ہے کہ میں فرسن کو اسکی بدسلوکیاں دل سے معاف کرتی ہوں۔

برنزکی ۔ بدسلوکی!

ارما ۔ ہاں اسنے مجھ سے یہہ بدسلوکی کی کہ وہ میری [illegible] زیادہ مشتاق ہوگیا میری ہمکو مطلق [illegible] اور دولت جمع کرنیکا خیال اسکو دل میں پیدا ہوگیا۔ اگرچہ اسنے پرنس کی ابتک وفاداری سے خدمت کی ہے اس غرض سے کہ اسکو بہت سی دولت مل جائیگی لیکن چونکہ آج سازش میں ناکامی ہوئی ہے اسلئے میں جانتی ہوں کہ وہ پرنس سے علیحدہ ہوجانا پسند کریگا

برنزکی ۔ مجھے اسکی نسبت ایسا خیال نہ تہا۔

ارما ۔ میں اسکی عادت سے بخوبی واقف ہوں۔ وہ بڑا لالچی ہوگیا ہے اسنے دو سال مجھکو نہایت تنگ رکھا کبھی پیار اور محبت کا لفظ اسکے منہ سے نہ نکلا میں دل ہی دل میں کڑہتی رہی اور چونکہ ایک شریف خاندان کا لہو میری رگوں میں جوش زن تہا اپنے فرائض خاموشی کے ساتھہ بجالاتی رہی اور کبھی اپنے شوہر کو شکایت کا موقعہ نہ دیا اور اسکی بے پرواہی کو صبر کے ساتھہ برداشت کرتی رہی لیکن میری آنکھیں آپکی سحرکار آنکھوں سے دوچار ہوئیں تو میرا صبر جاتا رہا۔ آپ کی کشادہ پیشانی دیکھہ کر میرے دل میں عجیب قسم کے جذبات پیدا ہوئے اور میرا دل بے اختیار آپکی طرف مایل ہوگیا۔ جب میں گہاٹی پر نشان دکہانے گئی۔ تو آپکی تصویر میرے سامنے تھی۔ جب سپاہیوں نے مجھے چارطرف سے گہیر لیا آپ میری آنکہوں کے سامنے تہے۔ جب سپاہی افسر نے مجھے اٹہا کر چٹان پر دے مارنیکا ارادہ کیا تو آپکی شکل میرے روبرو تہی اور آخرکار جب قید خانہ میں آکر آپنے مجھکو آزاد کیا تو میں نے سمجہا کہ آپ میرے محافظ فرشتہ ہو جو مجھے اپنے ہمراہ آسمان پر لے جانے آئے ہو۔

برنزکی ۔ (نہایت گہبراکر) ارما۔ اگر تم میری کچھہ بہی شکرگذار ہو تو تم ماسکو سے بہاگ جاؤ۔

ارما۔ جب تک آپ اس جگہہ ہیں۔ میں نہیں جاؤنگی۔ میں آپکے ساتھہ جان دونگی۔

برنزکی۔ کیا تم نہیں دیکھتی۔ کہ تمہارا رہنا میرے لئے کئی آفتوں کا باعث ہوگا۔ اگر میں تنہا رہگیا تو کسی نہ کسی طرح دشمنوں کے ہاتھہ سے بچ جانیکی کوشش کرونگا مگر تمہاری موجودگی ہم دونوں کو تباہ کردیگی۔ سو میرے ساتھہ مرنیکا نام نہ لو۔ عورت کا فرض یہہ ہے کہ وہ صرف اس شخص کی خاطر جان قربان کرے جسکو ساتھہ اسے تعشق ہو۔

ارما۔ تو میرا فرض ہے کہ میں آپکی خاطر جان قربان کروں کیونکہ میں آپسے تعشق رکھتی ہوں۔ برنزکی کے سر پر گویا پہاڑ ٹوٹا۔ زمین اسکے قدموں کے نیچے سے نکل گئی اور وہ بے حس وحرکت ہوگیا اور کانپتی ہوئی آواز سے اس نے کہا۔ مجھہ سے تعشق! کیا تم یہہ کہنے کی جرات کرسکتی ہو کہ تم کو مجھہ سے تعشق ہے۔

ارما۔ اگر میں اسمیں قصوروار ہوں تو خدا بہتر جانتا ہے لیکن اس سے انکار نہیں کرسکتی کہ میں آپسے تعشق رکھتی ہوں بلاشبہ ایک اور شخص نے مجھہ پر حق جتایا ہے اور میں اسکی حق کو کبھی فراموش نہ کرونگی اور کبھی اپنی آپکی عزت نکرونگی لیکن میرے دل کے جذبات کو کوئی روک نہیں سکتا اور میری محبت کا کوئی مزاحم نہیں ہوسکتا۔ میں آپسے سچا عشق رکھتی ہوں اور اگر آپ مارے گئے تو مجھے اپنی زندگی کی کچھہ پرواہ نہ رہیگی

برنزکی۔ بدقسمت عورت! تو نہیں جانتی کہ مجھہ کو تیرے ساتھہ ہرگز تعشق نہیں اور نہ کبھی ہوگا میں نے عمر بھر میں ایک ہی عورت سے محبت کی ہے اور میرے دل میں کسی اور کی محبت کی بالکل گنجائش نہیں رہی۔

ارما۔ میں خوب جانتی ہوں کہ آپکی محبت کی حقدار وہ خوش نصیب عورت تھی جسکی تصویر اس کمرے میں آویزاں ہے اور آپ کبھی اسکو فراموش کرکے مجھہ سے محبت نہ کرینگے مگر مجھے اسبات کی کب پرواہ ہے میں اس محبت کی خواہشمند نہیں ہوں جو گناہ سے آلودہ ہوتی ہے جو کچھہ میں آپسے چاہتی ہوں وہ یہہ ہے کہ آپ مجھے اپنے پاس بطور ایک خادمہ اور ایک کنیز کے رہنے دیں اور جب ہم گرفتار ہوجائیں تو قتل گاہ میں ہماری روحیں ایک ہی وقت میں جسم کے قفس سے پرواز کریں بس مجھہ پر اتنی مہربانی کرو میں اور کچھہ نہیں چاہتی

برنزکی۔ ارما تم دیوانی ہوگئی ہو۔

ارما۔ ہاں میں دیوانی ہوگئی ہوں اور میرے دیوانہ پن کا وہی علاج ہے جو میں نے عرض کیا ہے کیا آپ مجھہ پر رحم نہیں کھائینگے اور مجھکو حقارت اور نفرت سے دیکھینگے۔

برنزکی۔ اچھا میرے سامنے قسم کھاؤ۔ کہ تم پھر کبھی میرے سامنے اپنے ان جذبات کا اظہار نہ کروگی۔

ارما۔ میں قسم کھاتی ہوں کہ میں صبر کرونگی۔

برنزکی۔ بہت خوب۔ اب ایک حیرت انگیز بات سنو جس شخص کے ساتھہ تم نے اپنی قسمت کو وابستہ کیا ہے وہ وزیر جنگ کا جاسوس ہے۔

ارما۔ یہہ ناممکن ہے۔

برنزکی۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہہ بالکل سچ ہے میں نے تم کو وزیر جنگ کے ایما سے قیدخانہ سے چھڑایا تھا تاکہ تم سے راز دریافت کروں۔ میں نے وزیر جنگ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ پرنس کے کل ہمراہیوں کو گرفتار کرادونگا

...ے ہیں وزیر سے تنخواہ پاتا ہوں۔

ارما ۔ (برنزکی کے چہرہ کی طرف دیکھ کر) نہیں۔ یہہ ناممکن ہے۔ میں نے ابھی آپ کے چہرہ پر امید کے آثار اور تمہاری آنکھوں سے خوشی کے شعلے نکلتے دیکھے تھے جبکہ آپ قاصد کا انتظار کر رہے تھے۔ اگر آپ وزیر جنگ سے تنخواہ پاتے ہو اور اسکے پاس آتے جاتے ہو تو اسکی یہہ وجہ ہوگی۔ کہ آپ اسطرح وزیر جنگ کو دہوکا دیکر پرنس کی خدمت ادا کرتے ہونگے۔ میں آپکے چہرے پر بیوفائی کی علامت نہیں پاتی اور آپکی پیشانی آپ کی زبان کی تردید کر رہی ہے۔

برنزکی ۔ ارما تمہارا صدق تم کو صحیح نتیجہ پر پہونچا دیتا ہے۔ میں فی الحقیقت پرنس کی خدمت ادا کر رہا ہوں مگر کیا تم جان بچانا نہیں چاہتیں۔

ارما ۔ اب میں ہرگز نہ جاؤنگی۔ کیونکہ میرے جانے کی وجہ سے وزیر جنگ کو تم پر شبہ ہو جائیگا اور تم گرفتار ہو جاؤگے۔

برنزکی ۔ بہت اچھا۔ ہم اکٹھے جان دینگے۔ اب رات زیادہ گذر چکی ہے بارہ بھی بج چکے ہیں۔ تم جاکر آرام کرو۔

ارما ۔ مگر کوئی شخص دروازہ پر دستک دے رہا ہے اور بڑے زور سے۔ غالباً تمہارا قاصد ہوگا اور فتح کی خوشخبری لایا ہوگا

برنزکی ۔ یا کوئی پولیس افسر ہمیں گرفتار کرنے آیا ہوگا۔ تم اسی جگہ ٹھیرو۔ میں خود جاکر دروازہ کھولتا ہوں

برنزکی نے دروازہ کھولا۔ اور وہ بڑا ہی خوش ہوا جب اس نے ارلوف کو اندر آتے دیکھا برنزکی نے جلد دروازہ بند کر لیا اور کمرے میں آکر جوش سے کہا۔ "اخر کار تم آگئے۔ خدا کا شکر ہے۔ مجھے اندیشہ تھا کہ شاید اب تمہاری صورت مجھے نظر نہ آئیگی"۔

ارلوف ۔ تمہارا قیاس درست تھا۔ کیونکہ میرا بچ جانا معجزے سے کم نہیں مگر ہماری سازش ناکام رہی۔

برنزکی ۔ (گھبرا کر) کیا پرنس۔ کیا ہمارے ہمراہی۔

ارلوف ۔ پرنس اور ہمارے ہمراہی سب کے سب زندہ اور صحیح وسالم ہیں۔ کوئی گرفتار نہیں ہوا۔

برنزکی ۔ تو کیا شاہی سواروں کی تعداد زیادہ تھی۔

ارلوف ۔ نہیں۔ میں ابھی سب کچھ بتائے دیتا ہوں مگر مجھے ذرا دم لینے دو۔

برنزکی ۔ (اسکے بازو پر خون دیکھ کر) کیا تم زخمی ہو۔ بتاؤ کیا گذرا۔

ارلوف ۔ نہیں۔ یوں ہی تلوار میرے بازو سے چھو گئی تھی۔ کل تک زخم اچھا ہو جائیگا۔ میں نے رومال سے زخم باندھا ہوا ہے۔

برنزکی ۔ ارما تم اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔

ارما نے برنزکی کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور ایک ٹھنڈی سانس بھر کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ارلوف ۔ کیا یہہ عورت دیوانی ہو گئی ہے۔

برنزکی ۔ نہیں وہ مسحور ہو گئی ہے۔

ارلوف ۔ تم نے اسکو مسحور کیا ہوگا۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا۔ کہ تم مشکل میں پڑوگے۔

برنزکی ۔ کچھ مضائقہ نہیں۔ تم اپنا حال مجھے سناؤ

ارلوف نے ایک گلاس شراب کا نوش کیا اور پھر بلا کم وکاست کل حال برنزکی کو سنایا۔ اور آخر میں کہا

کہ بمشکل تمام میں دریا کے دوسرے کنارے پہونچا
گھوڑا میں نے راہ میں چھوڑ دیا اور پیادہ اس جگہ
تک پہونچا ہوں"

برنزکی ارلوف کی تقریر سنکر جوش سے بھر گیا۔ اسکا
چہرہ تمتما اٹھا۔ اور اسنے دیوانہ وار ارلوف کو گلے
سے لگایا۔ اور کہا "میرے پیارے دوست محض
تمہاری جان نثاری کی وجہ سے ہماری جانیں بچ
گئی ہیں۔ ورنہ ابتک ہم قید خانہ میں ہوتے۔
شاباش میرے پیارے ارلوف شاباش!

ارلوف۔ کون جانتا ہے آئندہ کیا پیش آئے مگر
ہمیں تا دم زیست ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔

برنزکی۔ پرنس کا اب کیا ارادہ ہے۔

ارلوف۔ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس نے جدا ہوتے
وقت یہی کہا تھا۔ کہ ہر ایک آدمی اپنی اپنی جان بچانے
کی کوشش کرے۔ جب تک کہ کوئی اور تدبیر نہ کی
جائے۔

برنزکی۔ اور اب وہ کہاں ٹھیرے گا۔

ارلوف۔ کسی اور رفیق کے ہاں پناہ لے گا اور
امید ہے کہ تمہارے ذریعہ ہمکو اسکے احکام کی اطلاع
ملیگی۔ اس لئے میں یہاں آیا کروں گا۔

برنزکی۔ اب تم کو بڑی احتیاط کرنی چاہیئے
اور اس مکان میں ہرگز نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ
جب آنا ہو تو اس گلی کے سرے پر ایک پبلک ہوس
ہے جہاں میں شام کو جایا کرتا ہوں۔ وہاں آیا کرو
اور ذرا ٹھیر کر چپ چاپ اٹھ جایا کرو۔ میں بھی تمہارے
پیچھے آ جایا کروں گا
باتیں کیا کریں گے۔

ارلوف۔ میں اپنا نام بھی بدل لوں گا اور لباس
بھی۔ بلکہ بھیس بھی بدل کر پھرا کروں گا۔ کیونکہ
میرے چہرے سے بہت لوگ آگاہ ہیں۔ میں
اپنا انتظام تو کر لوں گا۔ مگر پرنس کی مجھے از حد فکر ہے

برنزکی۔ اسکی فکر نہ کرو۔ کیونکہ کسی کو اس بات کا
وگمان بھی نہیں۔ کہ پرنس بذات خود ماسکو میں موجود
ہے۔ میں نے وزیر جنگ کو ہر طرح سے یقین دلا
ہے۔ پرنس کے حلیہ سے لوگ واقف نہیں۔ اس
وہ امن میں رہیگا۔

ارلوف۔ اچھا اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ اور
جا کر اپنے لئے کوئی بھیس تجویز کرتا ہوں۔ تاکہ و
جنگ کے جاسوس مجھے شناخت نہ کر سکیں۔ افسو
چند گھنٹے پہلے تو میں ایک دلیر شکاری تھا۔ مگر ا
خود شکار بن گیا ہوں اور لومڑی کی طرح چھپتے پھرنے
مجبور ہوا ہوں۔

برنزکی۔ تم اس لومڑی کے بھیس میں
شیر دکھائی دو گے۔ اور اپنے کارناموں سے
دنیا کو حیران کر دو گے"

اس کے بعد برنزکی پھر ارلوف سے بغلگیر ہو
اور محبت کے ساتھ اسے رخصت کیا۔

پندرہواں باب

دوسرے دن صبح کے وقت وزیر جنگ اپنے دفتر کے کمرے میں بیٹھا ہوا کبروف کی رپورٹ سن رہا تھا۔

وزیر۔ کس طرح تمہیں سراغ ملا۔

کبروف۔ ایک کتنے کی مدد سے۔

وزیر۔ خوب اُس باغی عورت کا کتا۔

کبروف۔ حضور کا قیاس صحیح ہے۔ میں رونسکی کو پبلک باغ میں ملا۔ کتا اسکے پاس بندھا ہوا تھا اور وہ کتاب پڑھ رہا تھا۔ کتا زنجیر چھڑا کر بھاگا۔ یہ دیکھ کر میں نے رونسکی سے اجازت لی۔ اور باغ سے جلد جلد نکل آیا۔

وزیر۔ مگر رونسکی نے کیا کیا۔

کبروف۔ وہ باغ سے نکلکر غالباً گھر چلا گیا۔

وزیر۔ اور اس نے اس بات کی مطلق پروا نہ کی کہ کتا کدہر بھاگ گیا ہے۔

کبروف۔ ہاں حضور۔ اُس نے مطلق توجہ نہ کی مگر میں دوڑ کر کتنے اور اسکے مالک کو جا ملا۔

وزیر۔ کیا کتنے نے اپنے مالک کو پہچان لیا۔

کبروف۔ انہوں نے خوب باہم پیار کیا۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ اور عورت بازار میں پہونچکر میں نے اوسکو مخاطب کیا۔

وزیر۔ یہ تم سے غلطی ہوئی۔

کبروف۔ حضور معاف کیجئے۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو اسکو مجھ پر شبہ ہوجاتا۔ اور جو کچھ میں نے معلوم کیا ہے وہ ہرگز نہ معلوم نہ کرسکتا۔

وزیر۔ تم نے کیا معلوم کیا۔

کبروف۔ سرائے کے اصطبل میں میں نے کئی ایک گھوڑے دیکھے جن کو سائیس صاف کر رہے تھے میں پہلے تو سیدھا چلا گیا۔ مگر جلد واپس آکر سرائے کے سامنے ایک کونے میں لیٹ رہا۔ وہ شخص چکر لگا کر اصطبل کے راستہ داخل ہوا۔ اس نے سائیسوں کو تنبیہ کی اور دروازہ بند کرکے اندر چلا گیا۔ اس سے میں نے سمجھ لیا کہ یہہ باغیوں کی جا پناہ ہے اور چونکہ آج شہنشاہ نے پارک کو جانا ہے۔ اسلئے شاید اس پر حملہ کی تیاری ہورہی ہے۔ اور یہہ حملہ غالباً پارک کی سڑک پر کیا جائیگا۔

وزیر۔ تم نے خوب قیاس کیا۔ پھر تم نے کیا کیا۔

کبروف۔ میں شہر کو روانہ ہوا

وزیر۔ مگر کیا وجہ ہے کہ تم سیدھے میرے پاس نہ آئے۔

کبروف۔ حضور وقت تھوڑا تھا۔ ۲ بجے شہنشاہ نے روانہ ہونا تھا اور میں نے سمجھا کہ اگر اطلاع شہنشاہ کو ۲ بجے کے بعد ملی تو نتیجہ خطرناک ہوگا اسلئے میں وہاں سے سیدھا شاہی محل کو روانہ ہوا اور ۲ بجے سے چند منٹ پہلے وہاں پہونچا شاہی سوار شہنشاہ کے ہمراہ جانے کے لئے تیار کھڑے تھے میں نے دربان کو کہا کہ مجھے شہنشاہ کے پاس جانے کی اجازت دو مگر اسنے مجھے ڈانٹا کہ شہنشاہ اسوقت پارک میں جانیکے لئے تیار ہیں اس لئے ملاقات نہیں ہوسکتی۔ میں نے ہر چند کہا کام ضروری ہے۔ مگر اسنے نہ مانا میں مایوس ہوا اور میں نے سمجھ لیا کہ شہنشاہ کی زندگی کا آج خاتمہ ہوجائیگا۔ مگر خوش قسمتی سے اسوقت

کرنل شوزکی باہر آیا۔ میں نے اسکو سلام کیا اور الگ لیجا کر کل ماجرا سنایا اور تاکید کی۔ کہ کسی طرح شہنشاہ کو پارک جانے سے روکا جائے۔ کرنل شوزکی فوراً اندر جا کر شہنشاہ کو ملا۔ اور بڑی مشکل سے اسکو جانے سے باز رکھا کرنل شوزکی بڑا ہشیار افسر ہے۔

وزیر (ترشی سے) تمہاری رائے کی ضرورت نہیں صرف واقعات سناؤ۔

کبروف۔ بہت بہتر حضور۔ کرنل تہوڑی دیر کے بعد معہ اپنی بہن کے باہر آیا۔ اور مجہہ کو الگ لیجا کر کہنے لگا۔ کہ ہم بجائے شہنشاہ کے شاہی گاڑی میں بیٹھہ کر جاتے ہیں تم کوچبان کے ساتھہ بیٹھہ جاؤ میں نے عرض کی۔ کہ آپ نہ جائیں۔ اور ایک پلٹن باغیوں کی گرفتاری کے لئے بہیجدیں۔ مگر کرنل نے میری بات کی کچھہ پروا نہ کی۔ یہہ فوجی افسر بڑے ضدی ہوتے ہیں

وزیر۔ اور بیوقوف بہی۔ اس شخص نے ریگا میں بہی بڑی غلطیاں کیں۔

کبروف۔ اور رات کو اس نے اور بہی زیادہ کیں دو سوار آگے روانہ ہوئے۔ اسکے پیچہے شاہی گاڑی تہی۔ اور باقی سوار گاڑی سے کچھہ فاصلہ پر تہے راہ میں ایک گاڑیبان ہمیں ملا جس نے ہم کو یہہ بتایا کہ اس ٹیلہ پر ایک سوار مسلح کہڑا ہے۔ میں نے اس سے قیاس کر لیا کہ اسکے قریب ہی باغی گہات میں بیٹہے ہونگے

وزیر۔ کیا تم نے اس گاڑیبان کا نمبر لکھہ لیا۔

کبروف۔ نہیں۔ کرنل نے مہلت نہ دی۔ اس نے کوچبان کو گاڑی تیز چلانے کا حکم دیا اور چند منٹ میں ہم اس ٹیلہ کے قریب پہونچ گئے۔ وہاں فی الحقیقت ایک سوار مسلح پہرہ پر کہڑا تہا۔

وزیر۔ کیا تم اسکا حلیہ بیان کر سکتے ہو۔

کبروف۔ ہاں۔ وہ لانبے قد کا پہرتیلا خوبصورت جوان ہے۔ کرنل شوزکی آپ کو زیادہ بتا سکتا ہے کیونکہ اسنے اسکو پہچان لیا تہا۔

وزیر۔ یہہ کیا بیہودہ بکواس ہے۔ کسطرح ان کی جان پہچان ہو سکتی ہے۔

کبروف۔ اگر کرنل کی شناخت قابل اعتبار نہیں تو اسکی بہن کی شناخت ضرور قابل اعتبار ہی کیونکہ وہ اسکو دیکہتے ہی غش کہا گئی۔

وزیر۔ اسکی وجہ۔

کبروف۔ کیا حضور نے پارک میں کالے بہوت کا قصہ نہیں سنا میں نے سنا تہا کہ اس بہوت کے ساتہہ کرنل شوزکی کی بہن کا بہی کچھہ تذکرہ ہوتا ہے۔ اور میرا یہہ خیال ہے کہ یہہ باغی سوار غالباً پارک میں جاتا رہا ہوگا

وزیر۔ اصل واقعہ کا ذکر کرو ان لغویاتوں کو جانے دو۔

کبروف۔ کرنل نے گاڑی وہاں کہڑی کرنے کا حکم دیا اور آپ اتر پڑا۔ اور ہمیں کوچبان کے ہمراہ پارک میں پہونچا۔ وہاں ہم نے کرنل کی بہن کو ایک لیڈی کے سپرد کیا۔ جب میں اس کام سے فراغت حاصل کر کے پہاٹک کے باہر آیا تو میں نے شاہی سوار سڑک پر مقتول دیکہے۔ جنہیں غالباً ایک باغی نے جسکا کرنل اور اسکے سپاہی تعاقب کر رہے تہے بہاگتے ہوئے قتل کر دیا۔ اور آپ صاف بچ کر نکل گیا۔

حیران ہوکر) ایک باغی -

ف - ہاں حضور - صرف ایک ہی - اور میری
ستہ میں وہ وہی تھا - جو پہرہ پر تھا - کرنل نے دوسروں
کا خیال نہ کرکے صرف اوسی کا تعاقب کیا - میں
عرصہ تک وہاں کھڑا رہا اور مجھے امید تھی کہ باغی کو کرنل
اور اسکے ہمراہی زندہ یا مردہ گرفتار کرکے لاتے ہیں مگر
میں بڑا مایوس اور حیران ہوا جب میں نے کرنل کو
پژمردہ اور خستہ خاطر خالی ہاتھ واپس آتے دیکھا
اسنے کہا کہ باغی دریا میں کود پڑا ہے اور غالباً غرق
ہوگیا ہوگا -

وزیر - اس دل گردے کے آدمی دریا میں غرق نہیں ہوتے
دریا بھی ان کا لحاظ کرتے ہیں اچھا پھر تم نے کیا کیا

بروف - ہم پھر اوسی مقام پر گئے اور ہم نے دیکھا
ٹیلے کے پیچھے کئی ایک گھوڑے اور ہتھیار پڑے ہوئے ہیں
وہ سب کے سب ہم نے گرفتار کرکے شاہی اصطبل میں
بھجدئے -

وزیر - مگر باغی ہتھیار اور گھوڑے کیوں چھوڑ گئے حالانکہ
بھاگنے کے وقت ان دونو چیزوں کی ان کو اشد ضرورت تھی

بروف - اسلئے کہ پیادہ آدمی کے لئے بھاگنا آسان
ہے وہ بآسانی چھپتا ہوا جان بچا سکتا ہے جب کہ
سوار کے لئے چھپنا ذرا مشکل ہوتا ہے -

وزیر - مگر میں حیران ہوں کہ کسطرح انہوں نے آن فان
میں اپنا عزم بدل دیا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا
سرغنہ بڑا باحوصلہ ہشیار اور دلیر آدمی ہے -

بروف - میرا خیال ہے کہ اس سازش کا افسر وہی
باغی ہے جو دریا میں کود پڑا اور جس نے اپنی جان
اپنے ہمراہیوں پر قربان کی - پھر میں وہاں سے اس
سرائے میں آیا - وہاں کوئی متنفس نہ تھا - اس سے
مجھے اور بھی باغیوں کی دانائی کا قایل ہونا پڑا - وہاں
صرف دو تیز رفتار گھوڑے موجود تھے - جو غالباً
ماسکو میں خبر پہونچانے کے لئے رکھے گئے تھے -

وزیر - بہت خوب - مگر کیا کرنل بھی تمہارے ساتھ واپس آیا

کبروف - نہیں وہ سرائے سے مجھ سے جدا ہوگیا -

وزیر - مگر وہ گھوڑے میرے پاس کیوں نہ لائے گئے

کبروف - یہ کام میرے متعلق نہ تھا - کرنل نے
انہیں شاہی اصطبل میں بھیج دیا -

وزیر - اچھا میں کرنل کو آج بلا کر باقی حالات پوچھونگا
وہ واقعی گدھا ہے - کہ اس نے صرف ایک باغی
کا تعاقب کیا - اور باقی باغیوں کو بھاگ جانے کی
مہلت دی -

کبروف - حضور میرا قیاس ہے کہ کرنل کو اس باغی
کے ساتھ ذاتی عداوت تھی - میں نے اسکی بہن کے
غش کھانے سے یہ بات معلوم کی ہے -

وزیر - کیا تم خیال کرتے ہو کہ اس سے کچھ سراغ ملیگا

کبروف - ہاں حضور - اگر وہ نوجوان باغی دریا میں
غرق نہیں ہوا تو ضرور عاشق و معشوق باہم ملاقات
کرنے کی کوشش کرینگے اور اگر معشوقہ کی حرکات
پر نظر رکھی جائے تو مجھے امید ہے کچھ نہ کچھ سراغ ملجائیگا

وزیر - بہت خوب - تم جسطرح چاہو کرو - مگر ہاں
اوس گدھے کا کیا ہوا -

کبروف۔ وہ غالباً اپنے مالک کے ساتھ ہوگا۔ اور اگر ہم اس باغی عورت کا خیال رکھیں تو شاید ہمیں کچھہ اور سراغ بھی مل جائے۔

وزیر(خوش ہوکر) بہت خوب۔ کل جاسوسوں کو کتنے کے حلیہ سے آگاہ کردو۔ مگر ہاں رونسکی کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے۔

کبروف۔ حضور میں کچھہ نہیں کہہ سکتا۔ اگر حضور کی یہہ مرضی ہے کہ اسکی حرکات پر بھی بے معلوم نظر رکھی جائے تو بندہ کو تعمیل حکم میں کوئی انکار نہیں۔

وزیر۔ بہتر۔ مگر اسکو معلوم نہ ہو۔ کیونکہ مجھے اسکے ساتھہ بڑا کام ہے اگر وہ بگڑ گیا۔ تو ہم کو بڑی دقت ہوگی۔ مجھے اس پر پورا اعتبار تھا مگر اب مجھے یہہ شک پڑ گیا ہے کہ کیوں وہ کتنے کے پیچھے نہ گیا حالانکہ اسی غرض سے وہ اسکو میرے حکم سے باہر لے جایا کرتا تھا۔ اچھا اب مجھے یہہ بتاؤ۔ کہ اس سازش کا اصل سرغنہ کون تھا۔

کبروف۔ میں نے عرض کردیا ہے کہ اس دلیرانہ سازش کا سرغنہ وہی باغی تھا۔ جسکا کہ میں اسکی دلیری پر حیران ہوں۔ وہ شریف ہوتا ہے۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کون ہے۔

وزیر۔ اور تم نے ابھی تک اس جادوگر کو بھی تلاش نہیں کیا۔

کبروف۔ اسکے متعلق مجھے کوئی سراغ اب تک نہیں ملا۔ جس پر کچھہ کارروائی کی جاسکے۔ مگر کیا عجب ہے کہ وہ جادوگر بھی یہی دلیر باغی ہو۔ کیونکہ اسمیں دلیری اور دانائی دونوں اوصاف موجود ہیں۔

وزیر۔ (خوش ہوکر) یہہ ایک سو اشرفیاں اٹھالو اور ایک ہزار اشرفیاں اُسدن تم کو ملیں گی جب تم ثابت کردو۔ کہ جادوگر اور اس سازش کا سرغنہ ایک ہی شخص ہے۔ اور دو ہزار اُسوقت جب کہ تم اس سرغنہ کو گرفتار کروگے۔

کبروف۔ (خوشی سے پھولکر) حضور میں عہد کرتا ہوں کہ یا تو اس سرغنہ کو گرفتار کرونگا۔ اور یا اسکے ہاتھہ سے مارا جاؤنگا

دربار روس کے اسرار

کی

پہلی جلد تمام ہوئی

Hasan Raza

دربار روس کے اسرار

یعنی

مسٹریز آف دی کورٹ آف رشیہ

دوسری جلد

پہلا باب

اُن واقعات کو جو پہلی جلد میں مذکور ہوئے۔ ایک ماہ کا عرصہ گذر گیا ہے وزیر جنگ اور اس کا چالاک جاسوس کبروف باغیوں کا پتہ لگانے کی سخت کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر اب تک وہ بدستور تاریکی میں ہیں۔

کبروف۔ برنز کی اور ارما کی حرکات سکنات پر بھی نظر رکھتا ہے۔ مگر اسکو کوئی مشتبہ بات معلوم نہیں ہوئی۔

ببرنز کی حسب معمول وزیر جنگ کو ملنے جاتا ہے۔ اور وزیر جنگ بدستور بخندہ پیشانی اس سے پیش آتا ہے۔

ارما کے متعلق ہمیشہ وزیر جنگ کو یہی کہتا ہے۔ کہ وہ ایک معمولی عورت ہے اور وہ غلطی سے گرفتار کی گئی ہے۔ اور بتدریج اس نے وزیر جنگ کو اس بات پر راضی کرلیا ہے۔ کہ ارما کو ریگا میں بھیج دیا جائے۔ اور پھر اس کی حرکات پر نظر رکھ کر معلوم کیا جائے کہ وہاں جاکر وہ کیا کرتی ہے۔

ارلوف ایک اور مکان میں رہائش رکھتا ہے۔ اور سوائے بھیس بدلنے کے باہر نہیں نکلتا۔

ناتالا بہی نے ایک دکان کرایہ پر لے رکھی ہے۔ تفتر لین نے لانڈری کا دفتر کہولا ہوا ہے۔ اور پرنس نے ایک اور مکان میں پناہ لی ہے۔ سوائے فرسن کے باقی سب ایک دوسرے کے حال سے باخبر رہتے ہیں۔ لیکن ایسی احتیاط سے باہم ملتے ہیں۔ کہ کسی کو ان پر شبہ نہیں گذرا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باغیوں کا نام ونشان ہی ماسکو سے مٹ گیا ہے فرسن نے ایک زمیندار کے ہاں نوکری اختیار کر لی ہے۔ اور غریبانہ لباس میں زمیندار کی پیداوار سبزی وغیرہ شہر میں فروخت کے لیے لاتا ہے۔ کتے کو اس نے حفاظت سے باندہ رکہا ہے۔ اس نے اپنی طرف سے پرنس کے ساتھ قطع تعلق کر لیا ہے اور گو وہ ایسا غدار ثابت نہیں ہوا کہ حکام کے پاس جا کر اپنے رفقا پر مخبری کرے لیکن ان کی کسی آیندہ کارروائی میں شریک ہونا اس نے ترک کر دیا ہے اسکو اپنے مکان کے جل جانے کا بڑا رنج ہے۔ اور اس سے زیادہ اپنی بی بی کے گم ہوجانے کا صدمہ ہے۔ اور محض اپنی بی بی کی تلاش کرنے کے لیئے ماسکو میں آتا جاتا ہے۔ اور اس کو امید ہے کہ اس کی بی بی کا اس کو ضرور پتہ مل جائیگا۔ کیونکہ جیکوبن پر اسکو پورا بھروسہ ہے۔ کہ وہ اسکو اس جگہ لے جائیگا۔ جہاں وہ اپنی مالکہ کے ہمراہ رہتا تہا۔ مگر بخوف گرفتاری وہ جیکوبن کو شہر میں ہمراہ نہیں لاتا۔ اور اس امید میں ہے کہ سازش کا معاملہ ذرا ٹھنڈا ہوجائے۔ تو جیکوبن کے ذریعہ اپنی بی بی کی تلاش کرے۔ وہ اچھی طرح دل میں سمجھ بیٹھا ہے کہ پرنس کو کامیابی ہونی مشکل ہے اور وہ اور اس کے رفقا آج کل گرفتار ہوجائیں گے۔ اس لیئے اس نے اپنی جان بچانے کی خاطر ان سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اور ان کو ملنے یا ان کا پتہ لگانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

انگا بدستور شہنشاہ بیگم کی خدمت میں حاضر رہتی ہے۔ اور دل ہی دل میں اپنے عاشق کا غم کہاتی ہے۔ مگر کسی پر ظاہر نہیں کرتی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس نے اپنے عاشق کو بالکل فراموش کر دیا ہے پھر بھی کبروف اسکی حرکات سکنات پر نظر رکہتا ہے۔ اور اس کے حال سے پورا باخبر رہتا ہے۔

کرنل شوز کی ایک دفعہ پھر رنگا کے کنارے

اس خیال سے گیا ہے۔ کہ شاید باغی اس گرد و نواح میں چلے گئے ہوں۔ مگر وہاں اُسے کوئی مشتبہ آدمی دکھائی نہیں دیا وہ ناکام واپس آیا ہے۔ اور حیران ہے کہ باغیوں کو زمین نگل گئی یا آسمان نے اٹھالیا۔ اسی حیرانی میں وہ شہنشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ اور اپنی ناکامی کی رپورٹ شہنشاہ کے روبرو عرض کی ہے۔ شہنشاہ بھی متعجب ہے۔ اور اس کے دل میں یہہ شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ درحقیقت کوئی سازش اس کے خلاف نہیں ہوئی۔ اور نہ ہو رہی ہے۔ وزیر جنگ اور کرنل شوزکی محض اسکی جان کی حفاظت کی خاطر کسی خیالی خوف اور وہمی اندیشہ میں مبتلا ہیں۔ پھر بھی اس نے کرنل شوزکی کی وفاداری اور جفاکشی کی تعریف کی ہے۔ اور کرنل خوش خوش اپنی بہن کو ملنے آیا ہے۔

الگا۔ میں تمہیں دیکھہ کر کس قدر خوش ہوئی ہوں۔ جب تم جاتے ہو۔ مجھے یہی اندیشہ رہتا ہے کہ شاید تم واپس نہ آؤ۔

شوزکی۔ میری پیاری بہن۔ تم عجیب لڑکی ہو۔ بیفایدہ وہم میں مبتلا رہتی ہو۔ تمہیں خیال ہے کہ میں ہر وقت خطروں میں گھرا رہتا ہوں۔ مگر میں ابھی ریگا سے بالکل صحیح و سالم واپس آیا ہوں۔ ہاں میں ایک ضروری امر میں تم سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ تم سمجھہ گئی ہوگی۔

الگا۔ نہیں بھائی۔

شوزکی۔ تمہاری شادی سے زیادہ ضروری کونسی بات ہو سکتی ہے۔

الگا۔ میری شادی!

شوزکی۔ ہاں۔ یہہ جلد ہونی چاہئے۔ کیا تمہیں کچھہ اعتراض ہے۔

الگا۔ ہاں۔ میں ابھی شادی نہیں کروں گی۔

شوزکی۔ کیوں۔ کیا تم بوڑھی ہو کر شادی کروگی۔ یہی تو شادی کی عمر ہے۔

الگا۔ مگر میں تم سے جدا ہونا نہیں چاہتی۔

شوزکی۔ میری پیاری بہن۔ سنو۔ ہم ایک دوسرے کو از حد پیار کرتے ہیں۔ اس لئے ہم میں کوئی غلط فہمی نہ ہونی چاہئے سچ بتاؤ۔ تمہارے دل میں کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم نے میلہ کے نتایج کو دل سے فراموش نہیں کیا۔

الگا۔ میں کسطرح اس آدمی کو فراموش کر سکتی ہوں جس نے میری جان بچائی۔

شوزکی۔ میں اس بات میں تم کو ملامت نہیں کرتا۔ بلکہ ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو اب تک میں نے تم سے مخفی رکھی تھی سنو

اس شخص نے اس رات جب کہ ہیں بہوت کا شکار کرنے گیا تہا - اپنے ہمراہی کے ہاتہہ سے میری جان بچائی تھی - اور دوسری مرتبہ صرف مجہہ سے لڑائی نہ کرنے کے خیال سے وہ دریا میں کود پڑا تہا -

الگا - پہر مجہے تم اس شخص کو چاہنے سے کیوں روکتے ہو -

شوزکی - میں نہیں روکتا - میرے دل پر اسکی فیاضی کا گہرا اثر ہے - اور اگر وہ کبہی میرے سامنے آجاتا - تو میں اسکو گرفتار کرنے کی جرات اپنے آپ میں نہ پاتا - مگر تم کو معلوم ہے کہ وہ مرگیا ہوا ہے -

الگا - تم نے مجہے ایسا کہا تہا - مگر میں اس پر اعتبار نہیں کرتی - اور نہ ہی میں دوسرے کو اپنا دل دے سکتی ہوں - میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ غرقاب نہیں ہوا - کیونکہ اس کی لاش کا کہیں پتہ نہیں ملا -

شوزکی - مجہے یقین ہے کہ وہ ضرور ڈوب گیا - اگر وہ زندہ ہوتا تو ضرور اپنے حال سے تم کو مطلع کرتا - ایک ماہ تک اسکا خاموش رہنا اسبات کی پختہ دلیل ہے - کہ وہ دریا میں غرقاب ہوگیا -

الگا - ممکن ہے وہ ماسکو سے چلا گیا ہو - یا اس نے عمداً اپنے دشمنوں کو اپنے غرقاب ہونیکا مغالطہ دیا ہو - تاکہ اسکی جستجو نہ کریں

شوزکی - اگر وہ زندہ ہے اور اس نے تم کو مطلع نہیں کیا - تو یہہ سمجھو کہ اس نے تمکو فراموش کردیا ہے - ورنہ وہ ضرور کسی نہ کسی طرح سے تم کو دیکہنے کی کوشش کرتا سچے عشق کو خطرہ کی پرواہ نہیں ہوتی وزیر جنگ کے جاسوس اسکی جستجو کرتے رہے ہیں - اور ابتک انہیں اسکا کچہہ پتہ نہیں ملا - میرے خیال میں تو اسکے لئے بھی بہتر ہے کہ وہ غرقاب ہوگیا ہے - کیونکہ اگر وہ پکڑا گیا تو سوای پہانسی پر لٹکائے جانے کے اسے کوئی اور امید نہ رکہنی چاہئے -

الگا - مگر تم نے کہا تہا کہ باغیوں میں سے کوئی گرفتار نہیں ہوا -

شوزکی - یہہ درست ہے مگر کبہی نہ کبہی وہ ضرور گرفتار ہوں گے - جاسوس بڑی سرگرمی سے ان کی تلاش کررہے ہیں -

الگا - وہ بہاگ جائیں گے اور روس کی سرحد سے پار چلے جائیں گے -

شوزکی - شہر ماسکو سے نکلنا ان کے لئے آسان نہیں - جابجا پہرے کہڑے کئے گئے ہیں اور کسی آدمی کو بغیر پروانہ راہداری کے جانا نہیں ملتا - سنو - اسکا خیال ترک کردو سمجہو کہ وہ مرگیا ہے - اور اگر زندہ ہے - تو بھی تمکو وہ مل نہیں سکے گا - بتاؤ - اب تمہارا کیا ارادہ ہے -

الگا۔ مجھے کچھ دن مہلت دو۔
شونکی۔ اچھا میں دو دن کی تم کو مہلت دیتا ہوں۔ تیسرے دن میں پھر تمہارے پاس آؤں گا۔ امید کہ اس عرصہ میں تم اچھی طرح دل میں فیصلہ کر لوگی۔"

یہہ کہہ کر کرنل تو چلا گیا۔ اور الگا زار زار رونے لگی۔ اسکی آخری امید منقطع ہو گئی اور اب اسکے لئے کوئی چارہ نہ تہا۔ کہ شادی سے صاف انکار کر کے تارک بن جائے۔ مگر تارک بننے سے پیشتر وہ یہہ معلوم کرنا چاہتی تھی۔ کہ اسکا عاشق فی الحقیقت مر گیا ہے۔ یا ابھی تک زندہ ہے۔ اُسے علم نہ تہا۔ کہ اسکا عاشق کہاں رہتا ہے۔ اور نہ ہی کسی اور سے اسکے متعلق دریافت کر سکتی تھی۔ یکایک اُسے اُس عورت کا خیال آیا۔ جس کے ہاں اسکا عاشق اُسے میلہ کی رات کو لیگیا تہا۔ مگر اس مکان کا نمبر وغیرہ بھی اُسے معلوم نہ تہا۔ اور صرف اتنا ہی اُسے یاد تہا۔ کہ جب وہ مکان سے واپس آئے تھے۔ تو بڑے چوک میں وہ گاڑی پر سوار ہوئے تھے۔ چوک کا خیال آتے ہی وہ اُٹھ بیٹھی۔ اس نے سادہ لباس پہنا۔ اور محل سے چپ چاپ باہر چلی گئی۔ دن کے بارہ بجے تھے۔ جبکہ وہ بڑے چوک میں پہونچی۔ کوئی اسکا جان پہچان نہ تہا۔ وہ توکل کر کے ایک گلی کی طرف چلی۔ جب کچھہ دور تک گئی۔ اور اُسے مکان کا کچھہ پتہ نہ ملا۔ تو وہ مایوس واپس ہوئی۔ گلی میں اُسے ایک بنجارہ ملا جس نے الگا کی طرف خوب غور سے دیکھکر کہا۔" کیا آپ کسی مکان کو تلاش کر رہی ہیں۔ مجھے بتائے۔ میں اس گرد نواح سے خوب واقف ہوں۔" الگا نے پہلے تو خیال کیا کہ اپنا ارادہ اس بنجارہ کو آگاہ کر دے۔ مگر معاً اُسے خیال آیا۔ کہ کسی ناواقف آدمی کو اپنے حال سے مطلع کرنا دور اندیشی نہیں۔ اس لئے وہ چُپ چاپ رہی اور بنجارہ کو کچھہ جواب دینے کے آگے بڑہی۔ وہ چند قدم کے فاصلہ پر گئی تھی کہ یکایک اُسے ایک عورت غریبانہ لباس میں آتی ہوئی ملی۔ الگا اُسے دیکھہ کر ٹھیر گئی اور خدا کا شکر بجا لائی۔ آرما نے بھی الگا کو فی الفور پہچان لیا۔ اور کہا۔" اس کونے میں چلو۔ سر راہ باتیں کرنا مناسب نہیں۔"
دونو بازار کے ایک کونے میں چلی گئیں۔ اور الگا نے کہا۔" میں تمہاری تلاش میں تھی اور مایوس ہو کر واپس چلی تھی۔ کہ خدا نے تم سے ملا دیا۔ مجھے اپنے گھر لے چلو۔ میں نے کچھہ دریافت کرنا ہے۔"
آرما۔ گھر چلنے کی ضرورت نہیں۔ اسی جگہ پوچھہ لو۔

الگا - بہت بہتر۔ میرا صرف ایک سوال ہے اور میری زندگی تمہارے جواب پر منحصر ہے

ارما - فرمائیے - میں حاضر ہوں -

الگا - مجھے یہہ بتائے - کہ کیا وہ جوان جو مجھے اُس رات تمہارے ہاں لایا تھا - ابھی تک زندہ ہے ؟ -

ارما - مگر تم کیوں پوچھتی ہو -

الگا - اس لئے کہ میں اسکے ساتھ محبت رکھتی ہوں -

ارما - خوب - تم اس سے محبت رکھتی ہو - اور باوجود اس کے کامل ایک ماہ تک تم نے اس کی خبر خیریت دریافت نہیں کی -

الگا - میں کس طرح دریافت کرسکتی تھی میرے پاس کون تھا جس سے میں سوال کرتی - میں صبر کے ساتھ انتظار کرتی رہی کہ وہ خود کسی نہ کسی طرح مجھے اطلاع دے گا کہ وہ ابھی تک زندہ ہے - اور مجھے اس نے فراموش نہیں کیا - مگر اس نے کوئی اطلاع نہ دی اور آخرکار میں تھک کر اسکی تلاش میں نکلی -

ارما - تو تم کو میرے مکان کا نمبر وغیرہ یاد تھا -

الگا - نہیں - مجھے صرف بڑے چوک کا پتہ تھا - اور وہاں سے میں اس گلی کی طرف آئی - مگر تمہارا مکان نہ پاکر مایوس واپس جا رہی تھی - اگر تم مجھے نہ مل جاتیں - تو میں گھر جا کر اپنا کام تمام کر دیتی -

ارما - مگر تم کو کس طرح معلوم ہے کہ میں اس شخص کے متعلق تمہیں کوئی خبر دینے کے قابل ہوں -

الگا - آہ - تم نے مجھے کوئی دشمن یا کوئی جاسوس خیال کیا ہے ؟ (ارما نے کچھ جواب نہ دیا) تو میرا قیاس صحیح ہے - تم کو اندیشہ ہے - کہ میں کہیں تمہارے ساتھ بیوفائی نہ کروں - اس پر میں تمہیں ملامت نہیں کرتی - تمہاری جگہ اگر میں ہوتی تو غالباً ایسا ہی کرتی - مگر سنو - میں شہنشاہ بیگم کے پاس ملازم ہوں - میرا بھائی شہنشاہ کا وفادار کرنل ہے - جو باغیوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہا ہے - مگر مجھے اس سے کیا - میں اپنے عاشق کو محبت کرتی ہوں - اور میں اس پر اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوں - تم خود عورت ہو - اور سمجھ سکتی ہو - کہ کوئی عورت اپنی بدنامی گوارا نہیں کرتی - جب تک کہ اُسے سچی الفت اور محبت نہ ہو - کیا میری یہ حرکت میری بدنامی کا باعث نہیں - اگر مجھے اپنے عاشق سے سچی محبت نہ ہوتی - تو میں اس وقت کیوں بازاروں میں خوار ہوتی -

ارما- مجھے تمہاری بات پر یقین آگیا ہے۔ اور میں تمہارے سوال کا جواب یوں دیتی ہوں کہ جس آدمی کو تم محبت کرتی ہو۔ وہ زندہ اور صحیح و سالم ہے۔

الگا- تم نے تو مجھے ہلاکت سے بچالیا ہے۔

ارما- ہاں۔ وہ زندہ ہے اور تم کو ابتک پیار کرتا ہے۔

الگا- کیا وہ مجھے پیار کرتا ہے!۔ کیا وہ مجھے ابتک چاہتا ہے؟ اور میں اسکو قصور وار سمجھ رہی تھی۔

ارما- مگر وہ کیا کر سکتا تھا۔ جاسوس اسکی تلاش میں ہیں۔ اور اسکی گرفتار کرنے کے لیئے گورنمنٹ نے انعام مقرر کیا ہوا ہے۔

الگا- میں بڑی شرمندہ ہوئی ہوں۔ کہ میں نے اسکی محبت پر شک کیا۔ خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں رہتا ہے۔

ارما- یہہ بات میں ہرگز نہیں بتا سکتی یہہ راز کسی کو بتایا نہیں جا سکتا۔

الگا- تم کہتی ہو کہ وہ مجھے ابتک پیار کرتا ہے۔ اور باوجود اسکے تم مجھے اسکو ملنے سے روکتی ہو۔ کیا یہہ بیرحمی نہیں۔

ارما- میں عہد کر چکی ہوں کہ اسکی جائے رہائش سے کسی کو آگاہ نہ کرونگی۔

الگا- بہت بہتر۔ میں رخصت ہوتی ہوں میرے لئے سوائے مرجانے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ جب تم اسکو ملو تو اُسے کہدینا کہ میں آخر دم تک اسکو محبت کرتی تھی اور مرتے وقت اسکا نام میری زبان پر جاری تھا۔

ارما- عنقریب ہی ہماری قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ تم اسوقت تک انتظار کرو۔

الگا- انتظار! میں کسطرح انتظار کر سکتی ہوں۔ جب کہ وہ سقدر خطرہ میں گھرا ہوا ہے۔ کیا عجب ہے۔ کہ کل تک اسکی جان بچانا ناممکن ہوجاوے۔

ارما- تم کسطرح اسکو بچا سکتی ہو۔

الگا- میں کسیطرح اسکو ماسکو سے باہر نکال دونگی۔ اور اگر وہ پکڑا بھی گیا۔ تو شہنشاہ کے قدموں میں گر کر اسکی رہائی کی التجا کرونگی۔

ارما- یاد رکھو کہ شہنشاہ اسکی کبھی جان بخشی نہیں کریگا۔

الگا- کیوں نہیں۔ میں شہنشاہ بیگم سے بھی سفارش کراؤنگی۔ اور اپنے بھائی کو بھی آمادہ کرونگی۔ اس نے شہنشاہ کی ازحد خدمت ادا کی ہے۔ اور شہنشاہ اس کی التجا کو نا منظور نہ کریگا۔

ارما- تمہارا بھائی۔ وہی جو شاہی باڈی گارڈ کا افسر ہے۔ خوب۔

الگا - میں جانتی ہوں - کہ اس نے میری عاشق کا اس خطرناک رات کو تعاقب کیا تھا - مگر میں یہہ جانتی ہوں - کہ وہ اپنی جان کے لیئے اسکا ممنون احسان ہے اور اس خدمت کا معاوضہ ادا کرنے میں کبھی دریغ نہ کرے گا -

ارما - اچھا اس بات کا اقرار کرو - کہ اگر ہمارے رفیق گرفتار ہو گئے - تو تم بجائے ایک کے دو کو بچانے کی کوشش کرو گی -

الگا - میں اقرار کرتی ہوں کہ میں دو کے لیئے سفارش کرونگی -

ارما - بہت بہتر - میں تم پر اعتبار کرتی ہوں - سنو - تمہارا عاشق محلہ مانٹسک مکان ۸ میں رہتا ہے - اس مکان کی نچلی منزل میں لاٹری کا دفتر ہے - وہاں ایک کلرک بیٹھا ہوا ہوگا - جب تم دیکھو کہ کلرک کے پاس کوئی اور آدمی نہیں - تو تم نے اسکے پاس جاکر کہنا کہ مجھے نمبر ۹۳ اور ۹۴ کا ٹکٹ دو - وہ تم کو جواب دیگا - کہ ٹکٹوں کا نمبر صرف ۹۰ تک ہے - اس لیئے اس سے آگے کے نہیں مل سکتے - اس پر تم نے اسکو کہنا کہ مجھے یہہ بتاؤ - کہ

"نمبر ۳ کا کیا نتیجہ ہوگا"

یہہ پاس ورڈ ہے - اور کلرک تم کو تمہاری عاشق سے ملا دیگا -

الگا - میں تہ دل سے تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں -

ارما - میں اب جاتی ہوں - کیونکہ ہم بہت زیادہ عرصہ تک یہاں کھڑی رہی ہیں کسی کو ہم پر شبہ نہ ہو جائے"

الگا نے بڑی گرمجوشی سے ارما کے ساتھ مصافحہ کیا - اور رخصت ہو کر خوش خوش محلہ مانٹسک کی طرف چلی - جلدی میں اس نے بنجارے سے ٹھوکر کھائی - جو گلی میں آوازیں کس رہا تھا - مگر وہ جلد سنبھل کر دوڑی گئی - اور اس نے مطلق کسی کی طرف دھیان نہ کیا -

جب وہ محلہ مانٹسک میں مکان ۸ کے سامنے پہونچی تو اسنے دیکھا کہ فی الحقیقت وہاں لاٹری کا دفتر ہے - اور ایک کلرک میز کے سامنے بیٹھا ہوا ہے - خوش قسمتی سے کوئی اور شخص کلرک کے پاس نہیں بیٹھا ہوا تھا الگا جرات کر کے آگے بڑہی - کلرک نے اسے دیکھہ کر کہا " آئیے لیڈی صاحبہ تشریف لائیے کیا آپ قسمت آزمائی کرنا چاہتی ہیں - بہت خوب - فرمائیے کس نمبر کے ٹکٹ آپ کو درکار ہیں " الگا نے کچھہ جواب نہ دیا - اور کلرک نے پھر کہا " فرمائیے کیا ارشاد ہے - کیا آپ تین ٹکٹ لینا چاہتی ہیں - بہت خوب میں تم کو اچھے نمبر تلاش کر دوں گا - سنئیے پانچ

۹ - اور ۱۹ اپٹرسے مبارک نمبر ہیں - اور بالکل
خالی ہیں"
الگا نے پھر بھی کچھہ جواب نہ دیا - اور کلرک
نے کہا "کیا آپ چار ٹکٹ لینا چاہتی ہیں -
بیشک یہہ مفید بات ہوگی - آپ کو چار چانس
ملیں گے - لاٹری میں ہمیشہ وہ لوگ فایدہ
اٹھاتے ہیں - جو زیادہ تعداد کے ٹکٹ خرید
کرتے ہیں - ٹھیرئے میں رجسٹر سے دیکھہ کر
بتاتا ہوں - یہہ دیکھئے ۲۴ - ۲۶ - ۳۲ اور
۴۸ خالی ہیں - اور میرے خیال میں ایک شاعر
نے کیا اچھا کہا ہے"
الگا - صاحب - میں صرف نمبر ۳۹ اور ۹۴
کے ٹکٹ لینا چاہتی ہوں -
یہہ سنتے ہی کلرک اس طرح چونک پڑا - کہ اسکی
کی ٹوپی نیچے جا پڑی - اور الگا کو معلوم ہوا - کہ
اسکا چہرہ اس نے کہیں دیکھا ہوا ہے -
کلرک - یہہ ٹکٹ نہیں مل سکتے - کیونکہ
ٹکٹوں کا نمبر ۹۰ تک ختم ہو جاتا ہے -
الگا - تو مجھے یہہ بتاؤ - کہ نمبر ۹۴ کا کیا نتیجہ
ہوگا"
یہہ سنکر وہ کرسی سے اچھل پڑا اور کہنے لگا
" اخاہ - لیڈی صاحبہ آپ ہیں"
الگا - کیا تم جانتے ہو -
کلرک - ہاں - مگر آپ کو دیکھے مجھے عرصہ
گذر گیا ہے - کیا آپ کو میلہ کا دن بھول گیا ہے
وہ آتش زدگی - وہ خلقت کا ہجوم جس
سے آپ کو میرے دوست نے بڑی
مشکل سے بچایا -
الگا - کیا اسوقت اس کے ہمراہی تم ہی
تھے ہے ہاں اب مجھے یاد آگیا ہے -
کلرک - ہاں میں اس وقت موجود تھا
اور آپ کی ہمراہی لیڈی کو میں نے بچایا تھا
مجھے وہ بڑی پیاری معلوم ہوتی تھی - اُس
خوبصورت عورت کا کیا حال ہے
الگا - وہ بالکل بخیریت ہے - مگر میرا کام
جلدی کرو - تاکہ کوئی اور شخص نہ آجاے
کلرک - میں حاضر ہوں - اور ابھی آپ
کو نمبر ۹۴ کے نتیجہ سے مطلع کرتا ہوں -
یہہ کہکر کلرک نے اٹھکر پہلے دوکان کا
دروازہ بند کر دیا - اور پھر اندر آکر کمرہ
کی ایک دیوار میں کسی چیز کو زور سے دبایا
جسپر ایک چھوٹا سا دروازہ دیوار میں نمایاں
ہو گیا - ناظرین سمجھہ گئے ہوں گے - کہ یہہ کلرک
ہمارا پرانا رفیق تمزلین تھا - اور اس نے
بڑی گرمجوشی سے کہا -
" لیڈی صاحبہ - میں آپ کو دیکھہ کر بڑا
خوش ہوا - خصوصاً یہہ دیکھہ کر کہ آپ بھی
ہماری پارٹی میں شامل ہوگئی ہیں - کیونکہ
آپ کو ہمارا پاس ورڈ معلوم ہے - میرا دوست
آپ کو دیکھہ کر بڑا ہی خوش ہوگا - اسکے کئے امید

ہوسکتی تھی ۔ کہ آپ اس کے غریب اور
تاریک مکان کو اپنی شمع حسن سے منور
کریں گی ۔

الگا ۔ مہربانی کرکے جلدی کیجئے ۔

نمزلین ۔ سُنئے ۔ اس دروازہ کے آگے آپکو
ایک زینہ ملیگا ۔ اس زینہ کے اوپر ایک دروازہ
دکھائی دیگا ۔ آپ نے اس دروازہ پر دودفعہ
دستک دینا ۔ اس پر دروازہ کُھل جائیگا
اور آپ میرے دوست کو اس طرح کمرے سے
نکلنا دیکھیں گی ۔ جیسے کہ بادل میں سے
آفتاب نکلتا ہے ۔

الگا فی الفور زینہ چڑھ کر اوپر گئی ۔ اور
نمزلین نے چور دروازہ بند کرکے دکان
کا دروازہ کھول دیا ۔ اور بدستور مینہ کے
سامنے آبیٹھا ۔

الگا نے ہدایت کے بموجب دروازہ پر
دستک دی ۔ معاً کسی نے دروازہ کھولا
اور الگا دیوانہ وار اوسکے گلے لپٹ گئی

ارلوف ۔ (حیرانی اور خوشی سے) تم یہاں
میں تو سمجھ بیٹھا تھا ۔ کہ شاید عمر بھر میں تمہاری
شکل دیکھنا نصیب نہ ہوگا ۔

الگا ۔ میں بھی مایوس ہو چکی تھی ۔ اور سمجھی
کہ تم مرگئے ہو ۔ کیونکہ تم نے اس تمام عرصہ
میں مجھے یاد تک نہ کیا ۔

ارلوف ۔ میں ابتک ماسکو سے چلاگیا ہوتا
اگر مجھے تمہاری یاد اس جگہ رہنے پر مجبور
نہ کرتی ۔

الگا ۔ میری یاد ! مگر تم نے مجھے ملنے کی
کوشش نہیں کی ۔

ارلوف ۔ مگر میں کیا کرسکتا تھا ۔ جاسوس
چار طرف پھر رہے ہیں ۔ اور میں تمہاری ہاں
جانیکی جرأت نہیں کرسکتا تھا تم کو معلوم
نہیں کہ میری گرفتاری کے لئے کیا کچھ کوششیں
ہو رہی ہیں ۔

الگا ۔ مجھے سب کچھ معلوم ہے ۔ لیکن تم نے
مجھے خط بھی نہ لکھا ۔ اگر خط لکھتے ۔ تو میں خود
تمکو ملنے آتی ۔

ارلوف ۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ تمہارا خیال
میری نسبت ویسا ہی ہے ۔ تو میں ضرور خط لکھتا
مگر مجھے خیال تھا ۔ کہ اس شب کے واقعات
دیکھکر تم اپنے دل سے مجھے فراموش کرنے
کی کوشش کرتی ہوگی ۔

الگا ۔ تو تم نے مجھ پر شبہ کیا ۔ اچھا سچ سچ
بتاؤ ۔ جب تم نے مجھے اپنے بھائی کے ساتھ
شاہی گاڑی میں دیکھا تھا ۔ تو میری نسبت
تم نے کیا خیال کیا تھا ۔

ارلوف ۔ اسوقت تو میں نے یہی سمجھا تھا
کہ تمہارا بھائی تم کو جبراً گاڑی میں ہمراہ لایا
ہے ۔

الگا ۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ

تم نے میری نسبت زیادہ بدظنی سے کام
نہ لیا۔ میرے پیارے ابروچیف اب تم کو
ماسکو سے چلا جانا چاہیئے۔

ارلوف ۔ تم جانتی ہو۔ کہ یہہ ناممکن ہے

الگا ۔ میں تمہاری منت کرتی ہوں۔ کہ
تم ضرور ماسکو سے بھاگ جاؤ۔

ارلوف ۔ بھاگ جاؤں۔ اور تم کو ہمیشہ
کے لئے کھو دوں۔

الگا ۔ تم کسطرح یہہ کہہ سکتے ہو کہ میں بھی
تمہارے پیچھے نہ آؤنگی۔

ارلوف ۔ تم آؤ گی ؟ کیا تم اپنے بھائی
کو چھوڑ دوگی۔ اور شہنشاہ بیگم کی ملازمت
ترک کر دوگی ؟

الگا ۔ سنو۔ میرے پیارے ابروچیف۔ گو
میری تجاویز خواب کی ایسی ہیں۔ مگر اسمیں
شبہ نہیں۔ کہ اگر میں بھی ماسکو سے نکلکر
تم کو آملوں۔ اور ہماری شادی ہو جاوے
تو میرا بھائی خواہ مخواہ شہنشاہ کے پاس
سفارش کر کے تمہاری جان بخشی کرادے
گا۔ اور اسوقت ہم خوش خوش پھر ماسکو
میں آجائیں گے۔

ارلوف ۔ میری پیاری الگا۔ تمہاری
تجاویز واقعی خواب کی ایسی ہیں۔ کیونکہ
میں ان آدمیوں میں سے نہیں ہوں۔
جنہیں شہنشاہ کبھی معاف کر سکتا ہے۔

الگا ۔ مگر تم سازش کرنا چھوڑ دوگے اور
شہنشاہ کے وفادار ملازم ہو جاؤ گے
شہنشاہ بیگم بھی مجھ پر مہربانی کر کے
ضرور تم کو معافی دیدیگی۔

ارلوف ۔ مگر تم کو علم نہیں کہ شہر کے باہر
ہر ایک تنگ راہ پر پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اور
کوئی آدمی بدون پروانہ راہداری کے بھاگ
نہیں سکتا۔

الگا ۔ مجھے اس بات کا علم ہے۔

ارلوف ۔ پھر تمہیں کیا امید ہو سکتی ہے
میں اس جگہ بھی ہر وقت خطرہ میں رہتا ہوں
جیسے تم کو ہمارا پاس ورڈ اور لاٹری آفس
معلوم ہو گیا ہے۔ ممکن ہے کوئی جاسوس
بھی یہہ راز دریافت کرلے۔

الگا ۔ مجھے یہہ راز ایک عورت نے بتایا
ہے۔ میں خود اسکے پاس گئی تھی۔ اسنے مجھ
پر اعتبار کیا۔ اور مجھے تمہارا پتہ بتایا۔ تمہارے
دوست نے بھی جو نیچے کلرک بنا ہوا ہے۔
مجھے پہچان لیا۔ اور اس طرح مجھے تم تک
آنے کا موقعہ دیا۔ وہ عورت وہی ہے۔
جسکے ہاں تم مجھے میلہ کی رات لے گئے تھے۔

ارلوف ۔ میرا دوست جو نیچے کلرک کا کام
کرتا ہے۔ محض میری حفاظت کے لئے
یہاں رہتا ہے۔ جب تک کوئی اسکو پاس
ورڈ نہ بتائے۔ تب تک وہ کسی کو میرے پاس

نہیں آنے دیتا۔ پھر بھی ممکن ہے۔ کہ
کوئی جاسوس یہہ پاس ورڈ دریافت
کرلے۔ اور نہیں گرفتار کرنے میں تامل
نہ کرے

انگا۔ تم کہتے ہو۔ کہ ماسکو سے باہر جانے
کے لئے راہداری کی ضرورت ہے۔ میں
اپنی بھائی کو کہہ کر ایک پروانہ راہداری
تم کو لادونگی۔

ارلوف۔ تمہارے بھائی کا پروانہ کچھہ
کام نہ دے سکے گا۔ اور یہہ میں امید نہیں
کرسکتا۔ کہ وہ ایک باغی کے لئے اپنی آپ
کو معرض خطرہ میں ڈالنا منظور کرے گا۔

انگا۔ تمہارا نام پروانہ میں نہ لکھا جائے گا
اور نہ ہی کسی باغی کے لئے وہ پروانہ لیا
جائے گا۔

ارلوف۔ کیا وہ سادہ پروانہ ہوگا؟
میں نہیں جانتا۔ کہ کسی شخص کو ایسا پروانہ جاری
کرنے کا اختیار ہے۔

انگا۔ مگر کیا سرکاری ملازم خصوصاً وزیر جنگ
کے جاسوس باہر نہیں آتے جاتے۔ ان کے
پاس ضرور راہداری کا پروانہ ہوتا ہوگا۔

ارلوف۔ تو مجھے بھی شاہی سپاہیوں
کا بھیس بدلنا پڑے گا۔

انگا۔ اسمیں کیا حرج ہے۔

ارلوف۔ کچھہ نہیں۔ بلکہ میں خوش ہونگا
اگر میں اپنے دشمنوں کو مغالطہ دینے کا موقع
پاؤں۔

انگا۔ اچھا تم مجھہ سے اقرار کرتے ہو کہ
اگر میں پروانہ تمہارے پاس لے آؤں
تو تم اسکا فایدہ اٹھاؤ گے۔

ارلوف۔ میری پیاری انگا۔ افسوس ہے
کہ میں اپنے ہمراہیوں کو ترک نہیں کرسکتا
جنہوں نے اپنی جانیں خطرہ میں ڈالی ہوئی
ہیں۔ ایسے خطرہ کے وقت میں کس طرح ان کو
چھوڑ کر بھاگنے کا خیال دل میں لاسکتا ہوں

انگا۔ کیا تم مرنے پر راضی ہو۔ اور میرے لئے
زندہ رہنا نہیں چاہتے۔ ذرا خیال تو کرو
اگر تم مارے گئے تو میرا کیا حال ہوگا"

ارلوف کچھہ سوچ میں پڑگیا۔ اور اُسے خیال
آیا کہ کیوں نہ اس پروانہ کے ذریعہ پرنس کو
ماسکو سے باہر نکالنے کا فایدہ اٹھاؤں۔
اور پھر آپ کسی اور حیلہ سے نکل جاؤں۔ پرنس
کی جان بچانے کا خیال اس پر غالب آیا اور
اس نے کہا۔

"اچھا میری پیاری اگر تمہاری مرضی ہے۔ تو
میں راضی ہوں۔ تم پروانہ لے آؤ۔ اور میں
اس سے فایدہ اٹھاؤنگا"

انگا۔ (خوش ہوکر) میرے پیارے ابروچف
اب مجھے یقین ہوگیا ہے۔ کہ واقعی تم مجھہ سے
محبت رکھتے ہو۔ اب میں رخصت ہوتی ہوں

پرسوں پروانہ راہداری لیکر پھر آؤں گی

ارلوف - میں یہہ کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ پرسوں میں اسی جگہ ہوں گا - کیا عجب ہو کہ مجھے آج ہی اس مکان سے نکلنا پڑے جاسوسوں کا ہروقت مجھے اندیشہ رہتا ہے بہتر ہے کہ ہم کوئی جگہ ملاقات کے لئے مقرر کریں - کیوں نہ میں خود ہی بھیس بدلکر شاہی محل کے ملحقہ باغ میں انتظار کروں

الگا - بہت بہتر - میں وہاں آجاؤں گی لیکن اگر تم مجھہ کو وہاں نہ ملے -

ارلوف - تو تم نے اس جگہ آجانا - اس صورت میں بھی اسی جگہ ہوں گا -

یہہ کہہ کر الگا اٹھ کر ارلوف سے بغلگیر ہوئی اور اجازت طلب کی - ارلوف خود اُسے مخفی دروازہ تک لایا - اور اس پر دستک دی تین چار منٹ کے بعد تمر لین نے دروازہ کھولا - اور کہا " معاف رکھنا - ایک بیہودہ آدمی نے ٹکٹ لینے کے لئے مجھے روک رکھا -

ارلوف - چپ رہو اور جلدی کرو -

تمر لین - فکر نہ کرو - باہر کا دروازہ بند ہے -

یہہ کہہ کر اس نے دروازہ کھولا - اور الگا چلی گئی -

ارلوف - دروازہ پھر بند کر دو - اور مجھے بھیس بدلنے میں مدد دو -

تھوڑی دیر میں بجائے ایک نوجوان خوبصورت آدمی کے وہاں ایک بوڑھا عینک لگائے - اور سلائی لئے ہوئے دکھائی دیا -

تمر لین - کیا تم باہر جاتے ہو -

ارلوف - ہاں میں پرنس کو ملنے جاتا ہوں -

تمر لین - اسکا مکان بہت دور ہے - ذرا احتیاط رکھنا -

ارلوف - فکر نہ کرو - تم پھر اپنے میز کے سامنے بیٹھہ جاؤ - ایسا نہ ہو کہ کوئی ٹکٹ لینے آئے اور تم کو اپنے کام پر حاضر نہ دیکھہ کر کچھہ شبہ کرے - ہاں وہ شخص کون تھا - جو ٹکٹ لینے آیا تھا -

تمر لین - ایک غریب بنجارہ تھا - یہہ لوگ بھی کیسے بیوقوف ہیں - کہ اپنی روزانہ کمائی پر قسمت آزمائی کرنے آجاتے ہیں - ہاں اگر اس بیہودہ آدمی مالا بری کو ملو تو اُسے کہہ دینا کہ میں اُسے دیکھنے کے لئے ترس رہا ہوں -

ارلوف - بہت اچھا - ذرا احتیاط سے رہنا - میں اب جاتا ہوں -

ارلوف جب باہر نکلا - تو سامنے اس نے ایک بنجارہ کو دیکھا - جو لاٹری آفس کی طرف نظر کئے کھڑا تھا - مگر اس نے اسکا چنداں خیال

نہ کیا۔ اور آہستہ قدم لاٹھی ٹیکتا ہوا برنس کے مکان کی طرف چلا۔ اس نے جلد ہی پہونچنے کی غرض سے دریا کا رُخ کیا۔ جو شہر کے بیچوں بیچ جا رہا تھا۔ جب وہ کچھہ دور نکل گیا۔ اور اس نے مڑکر دیکھا۔ تو بنجارے کو اپنے پیچھے آتے پایا۔ اب تو اس نے اپنے دل میں سمجھہ لیا۔ کہ وہ کوئی جاسوس ہے اسکو دہوکھا دینے کی غرض سے وہ حمام کی طرف چلا جو دریا کے کنارے لوگوں کے غسل کرنے کے لئے بنا ہوا تھا۔ اور جاتے ہی ایک حمام والے کو ایک اشرفی دیکر اندر چلا گیا۔ دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ اور دل میں کہنے لگا " میرے اچھے جاسوس میں تمہارے قابو نہیں آؤں گا۔ جب تک کہ تم دروازہ توڑو۔ میں جان بچا کر نکل جاؤں گا "

پہر کہڑکی اس نے کہڑکی کھولی۔ جو عین دریا کے اوپر تھی۔ اس نے اوپر کے کپڑے اتار دیئے۔ اور جلدی ایک کونے میں پہینک دی کپڑوں کی ایک گٹھری بناکر اس نے سر پر باندھ لی۔ اور کھڑکی میں سے دریا میں اترنے کو تہا۔ کہ اُسے دروازہ پر شور اور گفتگو سنائی دی۔

خادم حمام ۔ سنو صاحب تم اندر نہیں جا سکتے۔ بنجاروں کا اس حمام میں کیا کام ہے یہاں وہ لوگ آتے ہیں۔ جو ایک ایک اشرفی دے ڈالتے ہیں۔

بنجارہ ۔ میں بنجارہ نہیں ہوں۔ میں وزیر جنگ کا جاسوس ہوں۔ اس لئے جلدی دروازہ کہول دو۔

خادم ۔ یہاں جاسوسوں کا کچھہ کام نہیں صرف ایک بوڑھا شریف آدمی اندر گیا ہوا ہے وہ کوئی چور نہیں ہے۔ چلو ٹھنڈی ٹھنڈی کہاؤ۔ یہاں مت بناؤ۔

جاسوس ۔ بیوقوف آدمی۔ وہ بوڑھا آدمی باغی ہے۔ تم نے اسکو پناہ دی ہے۔ اور تم بھی قید خانہ میں ڈالے جاؤگے۔ کیا تم نے منادی نہیں سنی۔ کہ جو شخص باغیوں کو پناہ دیگا۔ وہ پانچ سال کے لئے جیل خانہ میں رہیگا۔

خادم ۔ مگر مجھے اعتبار نہیں آتا۔

کبروف تم بڑے ضدی ہو۔ یہہ لو پانچ اشرفیاں۔ اور دروازہ کہول دو۔

خادم ۔ میں آپ کی فیاضی کا مشکور ہوں مگر دروازہ اندر سے بند ہے۔

کبروف ۔ تو آؤ۔ اس دروازہ کو توڑ دیں میں دس اشرفیاں تم کو اور دوں گا۔

اتنے میں ارلوف نہایت آرام کے ساتھہ کھڑکی میں سے لٹک کر دریا میں آرہا۔ اور کنارے کنارے تیرتا ہوا جلدی کشتیوں کی آڑ میں

چھپ گیا۔

جاسوس اور خادم نے بڑی مشکل سے دروازہ توڑا۔ اور جب اندر آکر دیکھا۔ تو کمرہ بالکل خالی تھا۔ اور مرغ پرواز کر گیا تھا جاسوس نے دریا پر نظر کی۔ تو اُسے کچھہ دکھائی نہ دیا۔ ارلوف بہت دور جاکر کنارے پر آیا۔ اور اس نے جلد جلد کپڑے پہن لئے۔ اور روانہ ہوا۔ آگے اس کو شاہی گارڈ کی بارکیں دکھائی دیں۔ اور وہ پس پا ہونے کو تھا۔ کہ اُسے نجارہ دوڑتا ہوا دکھائی دیا۔ اب تو ارلوف کے اوسان خطا ہوگئے۔ وہ اپنی حکمت عملی سے پھندے میں پھنس گیا تھا۔ اسنے سمجھہ لیا کہ اسکا وقت قریب آگیا ہے۔ اور اب گرفتار ہونے سے اسکو کوی بات نہیں روک سکتی۔ اسنے خیال کیا کہ بارک کے سنتری کے حوالہ اپنے آپ کو کر دے۔ مگر اوسیوقت اسکی نظر بارک کے اوپر لے کمرے پر پڑی۔ اور کھڑکی میں ایک افسر دکھائی دیا۔ افسر کو اس نے فی الفور پہچان لیا۔ اور دل میں کہا ”وہ کرنل شوز کی ہے۔ یہہ میرا آخری چانس ہے پہلو آزما کر دیکھیں“ اس نے سنتری سے کرنل کے کمرے کا رستہ دریافت کیا۔ سنتری نے اشارہ سے جواب دیا۔ اور ارلوف دوڑ کر زینہ چڑہکر کمرہ میں داخل ہوا اور فی الفور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ کرنل شوز کی دروازہ بند ہوتے دیکھکر چونک پڑا۔ اور اس نے تلوار نیام سے نکال لی مگر ارلوف نے ہنسکر کہا ”کرنل تم کو تلوار کھینچنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میں مسلح نہیں ہوں۔

کرنل۔ تم کیوں اس جگہ آئے ہو۔

ارلوف۔ گستاخی معاف۔ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں۔ کہ اپنی بہن کے ساتھ مجھے شادی کرنے کی اجازت دو۔

کرنل۔ (ناراض ہوکر) تمہاری اس سے کیا مراد ہے۔

ارلوف۔ میں اُنکا سے تعشق رکھتا ہوں اور اس سے شادی کرنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ ماسواے اسکے میری جان بھی اس وقت خطرہ میں ہے۔

کرنل۔ تم کسطرح مجھہ سے ایسی گفتگو کر سکتے ہو۔ تم بڑے گستاخ ہو۔

اس موقعہ پر دروازہ پر زور سے کسی نے دستک دی۔ کرنل دروازہ کی طرف بڑہنے کو تھا۔ کہ ارلوف نے آہستہ آواز میں اسکو کہا ”وہ شخص وزیر جنگ کا جاسوس ہے۔ اور مجھے گرفتار کرنے آیا ہے۔ اسنے مجھے بارکوں میں آتے دیکھہ لیا ہے۔ اور اسکا گمان ہے کہ میں

تمہاری کمرے میں ہوں - میں نے سمجھا تھا کہ تمہاری کمرہ میں مجھے کوئی گرفتار نہیں کر سکے گا "

اس موقعہ پر پھر کسی نے زور سے کہا ۔ "شہنشاہ کے نام پر دروازہ کھول دو "

کرنل کے دل میں رحم آیا - اور اس نے ارلوف کو اشارہ سے کہا " اس چھوٹے کمرہ میں جا کر چھپ رہو "

ارلوف دبے پاؤں دوسرے کمرہ میں چلا گیا - اور کرنل نے دروازہ کھولا - ایک شخص نجارہ کے لباس میں آگے بڑہا اور اس نے کہا " کرنل صاحب - کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا "

کرنل - اوہ - میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں - تم جاسوس ہو - مگر تم یہاں کیا کرنے آئے ہو -

کبروف - میں ایک باغی کی تلاش میں آیا ہوں -

کرنل - مگر باغیوں کو تلاش کرتے ہوئے اس کمرہ میں تمہارا آنا کیسے ہوا -

کبروف - کرنل صاحب - باغی ان بارکوں کی طرف آرہا تھا - اور سنتری نے مجھے کہا ہے کہ وہ آپ کے کمرہ میں آیا ہے -

کرنل - سنتری کو مغالطہ ہوا ہے - یہاں کوئی نہیں آیا - اور تم نے میرے کمرہ میں آنیکی کیوں جرات کی ہے

کبروف - مگر کرنل صاحب -

کرنل - کس نے تم کو شہنشاہ کا نام لینے کا اختیار دیا - یہہ صرف فوجی سپاہیوں کا حق ہے اور تم ایک جاسوس ہو -

کبروف - بیشک ایسا کہنے کا مجھے حق حاصل نہ تھا - مگر ضرورت کے لحاظ سے میں نے ایسا کہہ دیا - اور اسمیں شہنشاہ کی خدمت ادا کرنی مقصود تھی - میں ایک معزز آدمی ہوں اور کئی سال سے میں سرکاری خدمت ادا کر رہا ہوں - آپ منسٹر جنگ سے میری بابت پوچھہ سکتے ہیں -

کرنل - کچھہ ضرورت کسی سے پوچھنے کی نہیں ہے - میں نے تم کو کہہ دیا ہے - کہ یہاں کوئی غیر شخص نہیں آیا -

کبروف - مگر میرا خیال ہے کہ میں نے دوسرے آدمی کی آواز بھی اس کمرہ میں سنی تھی -

کرنل - کیا تم میری زبان پر اعتبار نہیں کرتے - نکل جاؤ - ورنہ میں لات مار کر تم کو نکال دوں گا -

کبروف - صاحب میں جانتا ہوں ممکن ہے - میں نے غلطی کہائی ہو - مگر وزیر جنگ کو اس بات کی ضرور اطلاع دونگا -

کرنل - میری طرف سے تم جہنم میں جاؤ - مگر

اس جگہ کبھی قدم نہ رکھنا۔ ہم یہاں سب فوجی رہتے ہیں۔ اور جاسوسوں کو دیکھنا نہیں چاہتے۔ جاؤ دور ہو جاؤ" اور کرنل نے دروازہ بند کرکے زنجیر لگا دی۔ اور ارلوف کے قریب آکر کہا "اب ہم کھلے بندوں گفتگو کرسکتے ہیں۔"

ارلوف۔ پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ جو کچھ میں نے آپ پر امید ظاہر کی تھی۔ اسمیں مجھے مایوسی نہیں ہوی آپ نے واقعی میری بڑی خدمت ادا کی ہے

کرنل۔ صاحب میں روس کے دشمنوں کی خدمت ادا نہیں کیا کرتا۔

ارلوف۔ معاف رکھئے گا میں روس کا دشمن نہیں ہوں۔ بلکہ بورس کا۔

کرنل۔ میرے نزدیک وہ ایک ہی بات ہے میں اس مباحثہ میں وقت ضایع نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے تم پر یہ ثابت کرنا تہا۔ کہ جاسوسوں کے ساتھ میرا کوی تعلق نہیں مگر تمہاری گستاخانہ درخواست کو میں منظور نہیں کر سکتا۔

ارلوف۔ بہت بہتر۔ میں جاتا ہوں۔

کرنل۔ جاسوس تمہاری گہات میں بیٹھا ہوا ہوگا۔

ارلوف۔ کچھہ پرواہ نہیں۔ وہ مجھے کہلے میدان میں گرفتار کرے گا۔ اور اسطرح آپ اس الزام سے بچ جائیں گے۔ کہ آپ نے مجھے پناہ دی۔ میں آپ کی عزت پر کوی حرف لانا نہیں چاہتا۔

کرنل۔ تم کو میری عزت کی کیا پرواہ ہے۔

ارلوف۔ آپ نے میرے ساتھہ نیک سلوک کیا ہے۔ اور مجھہ کو نہیں چاہیئے کہ میں اس کے معاوضہ میں خواہ مخواہ آپ پر کوی الزام آنے دوں۔ وہ جاسوس ضرور کسی ہمراہی کو یہاں چھوڑ گیا ہوگا۔ اور آپ وزیر جنگ کے پاس میری گرفتاری کا وارنٹ لینے گیا ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ میں آپ کے کمرے میں گرفتار کیا جاؤں

کرنل۔ اور یہ تم کس طرح جانتے ہو کہ میں تم کو بچا نہیں سکتا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ تم نے میری جان بچائی تھی۔

ارلوف۔ اس بات کا آپ پر کوی احسان نہیں۔ میرا ہی نوکر ہمراہی آپ کو قتل کرنا چاہتا تہا اور میں نے اُسے روک دیا۔

کرنل۔ میں شہنشاہ کا خادم ہوں۔ اور اس لئے باغیوں کے معاملہ کے ساتھہ میرا کوی واسطہ نہیں۔ مگر میں اپنی بہن کی شادی کسی لایق آدمی سے کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ آدمی تم نہیں ہوسکتے۔ اس لئے میں تم کو تاکید کرتا ہوں۔ کہ اس کا خیال ترک کردو۔

ارلوف۔ میں جانتا ہوں کہ میں اُنکا کا

شوہر نہیں بن سکتا - کیونکہ میں پرنس پر جان فدا کئے ہوئے ہوں - مگر آپ مجھے اُنکا کے ساتھہ محبت کرنے سے نہیں روک سکتے

کرنل - تم ٹبرے بے باک ہو - اور تمہاری گستاخی کی کوی حد نہیں - کیا تم خیال کرسکتے ہو - کہ میں ایک باغی کو جس نے مجھہ کو غرق کرنے کی سازش کی بھی - اپنی بہن سے محبت کرنے کی جرات دلاؤں گا -

ارلوف - آپ مطمئن رہیں - جاسوس ابھی مجھہ کو گرفتار کرلیں گے - اور پھر آپ کو میری باتیں سُننے کا اتفاق نہ ہوگا - اتنا میں ضرور عرض کئے دیتا ہوں - کہ جس وقت میں نے آپ کو غرق کرنے کی سازش کی بھی - اس وقت اُنکا سے میری ملاقات نہیں ہوی بھی - لیکن ملاقات کے وقت سے لیکر میں نے اُنکا کے بھائی کو اپنا نہنگ سمجھا ہوا ہے - آپ مجھے اپنے ہاتھہ سے قتل کریں تو میں اُف نہیں کروں گا - اس لئے کہ آپ پر الزام نہ آئے -

کرنل - بدقسمت آدمی - میرا دل تمہاری شجاعت پر بھر آیا ہے - اور ماسوائے اسکے مجھے اپنی بہن کا خیال ہے -

ارلوف - آپ کی مراد یہہ ہے کہ وہ مجھے چاہتی ہے -

کرنل - اگر تم گرفتار ہوگئے - اور اسکو خبر مل گئی تو وہ نہیں بچنے کی - اور اسکی موت کے موجب تم ہوگے -

ارلوف - خدا جانتا ہے - کہ میں اُنکا کے دل کو ذرا تکلیف دینا نہیں چاہتا میری جان تو اُوزکی ہو چکی ہے - لیکن میں اپنی عزت اسکو بچانے کے لئے قربان کرنے پر تیار ہوں -

کرنل - تو جعلی پرنس کا ساتھہ چھوڑ دو - ہمارے ساتھہ مل جاؤ - اور مجھے ان باغیوں کے گرفتار کرنے میں مدد دو - جو شہنشاہ کو قتل کرنے کی کوشش کررہے ہیں -

ارلوف - آپ نے غلط سمجھا ہے - میں ایک عورت کو بچانے کے لئے عشق و محبت میں بیوفا ہونا گوارا کرسکتا ہوں - اور اسکو جھوٹ موٹ جتا سکتا ہوں کہ مجھے اسکے ساتھہ تعشق نہیں رہا - لیکن میں غدار ہرگز نہیں بن سکتا -

کرنل - مگر کیا تم نہیں جانتے کہ تمہاری جان کی خیر نہیں - جب تک کہ میرے ہمراہ چلکر شہنشاہ کے قدموں پر سر نہ رکھدو -

ارلوف - میں افسوس کرتا ہوں کہ آپنے مجھے کوی کمینہ بزدل خیال کیا ہے

کرنل - اچھا تم اپنے ہمراہیونکو گرفتار نہ کراؤ میں جانتا ہوں کہ تم ایک شجاع آدمی ہو میں نے تمہاری شجاعت کا اُس رات بخوبی امتحان

کرلیا ہے ۔ مگر شہنشاہ بہادر آدمیوں کو
از حد چاہتا ہے ۔ اگر تم شہنشاہ کے پاس
جاکر روس کی طرف سے لڑنے کا وعدہ کرو ۔
ارلوف ۔ تمہاری مراد شہنشاہ کی
طرف سے لڑنے کی ہے ۔
کرنل ۔ ہاں ۔ اگر تم ایسا کرو ۔ تو شہنشاہ
ضرور تمہیں کوئی بڑا عہدہ فوج میں دیدی
گا ۔ اور اس طرح تم ایک ناخوش لڑکی کو
اس اذیت سے بچالوگے ۔ کہ اسکا عاشق
پھانسی پر لٹکایا گیا ہے ۔
ارلوف ۔ میں نے صرف جائز اور حقدار
پرنس کی خدمت کرنے کی قسم کھائی ہے
میں اس قسم کو ہرگز توڑ نہیں سکتا ۔ ایسا
ہوسکتا ہے کہ میں بجائے پھانسی پر لٹکائے جانے
کے کہیں لڑکر مارا جاؤں ۔ کیونکہ میرا اصلی نام
کسی کو معلوم نہیں ۔ اس لئے انکا کو کچھہ پتہ
نہ ملیگا ۔ کہ میرا کیا حال ہوا ۔ وہ غالباً یہہ سمجھی
گی ۔ کہ میں جان بچاکر بھاگ گیا ہوں ۔
کرنل ۔ تو تم میرے کہنے پر عمل کرنے سے انکار
کرتے ہو ۔
ارلوف ۔ آپ خود ہی بتائیں ۔ کہ اگر آپ
میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے ۔ آپ بھی ماشاءاللہ
ایک شجاع سپاہی ہیں ۔ (کرنل نے کچھہ جواب
نہ دیا) دیکھو کرنل صاحب مجھے ضرور مرجانا
ہے ۔ میں یہاں سے نکلکر دریا کی طرف دوڑونگا
جاسوس میرا تعاقب کریں گے ۔ میں ان کی
مزاحمت کروں گا ۔ اور اس طرح لڑتے ہوئے
مارا جاؤں گا ۔ آپ اپنی بہن کو کہہ دیجئے گا
کہ ابروچف کہیں گم ہوگیا ہے ۔ اس کا
کچھہ پتہ نہیں چلتا ۔
کرنل ۔ افسوس تم نے اس بات کا خیال
نہیں کیا کہ میری گردن پر تمہارا احسان ہے
میں کس طرح تم کو اپنی آنکھوں کے سامنے
قتل ہوتے دیکھہ سکوں گا ۔ میں تم کو گرفتار
نہیں ہونے دوں گا ۔ ادہر آؤ ۔
ارلوف اپنی طرف سے تو مرنے پر تیار تھا
مگر کرنل کے امید دلانے پر اس نے خیال
کیا ۔ کہ شاید اسکا زندہ رہنا پرنس کے لئے
مفید ہوسکے ۔ اسلئے وہ چپ چاپ کرنل
کے پیچھے ہولیا ۔
کرنل ۔ یہہ تہ خانہ ہے ۔ یہاں کوئی
تمہیں تلاش کرنے نہیں آنے گا ۔ دن بھر
تم اسی جگہ چھپے رہو ۔ یہہ دروازہ باہر کی
طرف نکلتا ہے ۔ یہہ اسکی کنجی ہے ۔ جب
رات ہوجائے ۔ تو تم نے چپکے سے نکل جانا
میں اب جاتا ہوں ۔ اور اب ہم برابر ہوگئے
ہیں ۔ میری گردن پر جو احسان تمہارا تھا
اس سے میں سبکدوش ہوگیا ہوں ۔
یہہ کہہ کر کرنل چلا گیا ۔ اور ارلوف ان عجیب
واقعات پر غور کرنے لگا ۔ اتنے میں اسے

نیند نے آگھیرا اور وہ سو گیا۔ جب وہ بیدار ہوا۔ تو رات تاریک ہو گئی تھی۔ وہ دل مضبوط کر کے اٹھا۔ دروازہ کھولا اور بیس منٹ میں وہ اس مکان کے قریب جا پہونچا۔ جہاں وہ دوپہر کے وقت پرنس کو ملنے چلا تھا۔ اس مکان کے سامنے ایک بڑا انبار لکڑیوں کا تھا۔ جو کسی نے مکان بنانے کی خاطر جمع کر رکھا تھا۔ ارلوف نے پرنس کے مکان کے دروازہ پر مقررہ طور پر دستک دی۔ اور ساتھ ہی اُلو کی طرح آواز نکالی۔ اس کے آواز نکالتے ہی کسی نے اسکی گردن پکڑ لی۔ مگر ارلوف بڑا پھرتیلا تھا۔ جھٹ گردن چھڑا کر حریف کے مقابل ہو گیا۔

ارلوف۔ بے ایمان۔ اہا۔ مالابری تم ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔

مالابری۔ میں نے تم کو جاسوس خیال کیا تھا۔ کیونکہ ہمارے اشارات آشکارا ہو گئے ہیں۔

ارلوف۔ اور تم اس وقت یہاں کیا کرنے آئے تھے۔

مالابری۔ میں پرنس کو اطلاع دینے آیا تھا کہ مکان تبدیل کر دے۔ کیونکہ اس مکان پر جاسوسوں کو کچھ شبہ ہے۔ مگر میرے آنے سے پیشتر ہی پرنس چلا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ برنتزگی نے اسکو اس بارہ میں اطلاع دی ہوگی۔

ارلوف۔ میری جائے رہایش کا بھی جاسوسوں کو پتہ لگ گیا ہے۔ اور مجھے تمرلین کا اندیشہ ہے۔ اگر وہ وہاں سے چلا نہ گیا۔ تو ضرور گرفتار ہو جائیگا۔ افسوس مجھے وقت نہیں ملا کہ میں اُسے مطلع کرتا

مالابری۔ میں جا کر اُسے مطلع کئے دیتا ہوں۔

ارلوف۔ وہ تم کو دیکھنا بھی چاہتا تھا۔

مالابری۔ تو چلو۔

ارلوف۔ میں تم سے سوڑ پر جدا ہو جاؤں گا۔ مجھے اپنی رہایش کے لئے کوئی اور جگہ تلاش کرنی ہے۔

مالابری۔ کیوں نہ تم میری دکان پر چلے جاؤ۔ میں تمرلین کو آگاہ کر کے تم کو وہاں آملوں گا۔

ارلوف۔ بہت بہتر چلو۔

وہ ابھی چند قدم کے فاصلہ پر گئے تھے کہ سیٹی کی آواز آئی۔ اور پھر کئی آدمیوں کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

ارلوف۔ ہم نے باتوں میں ناحق وقت ضایع کیا۔ اب ہمارے لئے بھاگنا مشکل ہو گیا ہے۔ نہیں بیشک صحیح خبر ملی تھی کہ پرنس کی جائے رہایش پر جاسوسوں کو شبہ ہے۔

مالابری - اور میرا یہہ قیاس بھی صحیح ہے کہ پرنس کو برنر کی نے اطلاع دی ہوگی - کہ جس مکان میں وہ رہتا ہے - اس کی نسبت جاسوسوں نے یہہ قرار دیا ہے کہ وہاں باغی سکونت رکھتے ہیں - اس نے یہی کہا ہوگا کہ آج رات اس مکان کا محاصرہ کرنے کے لئے فوج بھیجی جاے گی جب ہی پرنس یہاں سے کوچ کر گیا ہے

ارلوف - خدا کا شکر ہے کہ پرنس بچ گیا ہے -

مالابری - لیکن ہم قابو آگئے ہیں -

ارلوف - شاید اس مکان کے پیچھے سے کوی رستہ ہو -

مالابری - نہیں - ادہر کوی رستہ نہیں نکلتا - مجھے ایک تجویز سوجھی ہے - آؤ اس لکڑیوں کے انبار پر چڑہ جائیں

ارلوف - لیکن سپاہی ہم کو دیکھہ لیں گے -

مالابری - کیا مضایقہ ہے - میں صرف یہہ چاہتا ہوں کہ گرفتار ہونے سے پہلے دو تین سپاہیوں کے سر توڑنے کا لطف اٹھاؤں - چلو جلدی کرو -

دونوں دوست لکڑیوں کے انبار پر چڑہ گئے - اتنے میں سپاہی بھی نزدیک آگئے مکان انہوں نے گھیر لیا - اور ان کے افسر نے انہیں مشعلیں روشن کرنیکا حکم دیا -

ارلوف - لو اب ہم ضرور گرفتار ہوں گے روشنی ہیں وہ ضرور ہمکو دیکھہ لیں گے -

مالابری - اور بھی اچھا ہوا - میں ذرا تاک کر نشانہ لگاؤں گا -

مشعلیں روشن ہوئیں - اور سپاہیوں نے لکڑیوں کے انبار پر دو آدمی دیکھہ کر بڑا شور کیا " آہا - دو باغی ہماری قابو آگئے ہیں " ایک نے ذرا ابہرہ کر دیکھا اور کہا " واہ - واہ ایک تو حمام کا لوڑنا ہے " اس شخص کو ارلوف نے بھی پہچان لیا - یہہ کبروف تہا جس نے ارلوف کو دن کے وقت اس قدر تنگ کیا تہا - معاً ایک اور بولا " آہا یہہ تو ریگا کی سڑک کے مسافر ہیں " یہہ کرنل شوز کی کا دوسرا سارجنٹ تہا -

خود کرنل سپاہیوں کے ہمراہ نہ تہا - بلکہ اس نے صرف ایک ماتحت افسر کو وزیر جنگ کے حکم کے بموجب چند سپاہیوں کے ہمراہ مشتبہ مکان کا محاصرہ کرنے کے لئے بہیجدیا تہا -

مالابری - کہو کیا صلاح ہے -

ارلوف - میں زندہ تو گرفتار نہیں ہونگا

مالابری - امیہ میں بھی -

دونوں نے ایک ایک لکڑی اٹہالی -

افسر - باغیو نیچے اتر آؤ - اور اپنے آپ کو

ہمارے حوالہ کردو۔

ارلوف۔ آپ ہی ذرا اوپر آنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ ہم نرم اسامیاں نہیں ہیں آئیے ذرا تشریف لائیے۔

افسر۔ کون جوانمرد انبار پر چڑھنا چاہتا ہے

سارجنٹ۔ میں جاتا ہوں۔

سارجنٹ انبار پر چڑھا۔ مگر جب مالابری کے قریب پہونچا۔ تو مالابری نے اس زور سے اسکے سر پر لکڑی ماری کہ بیچارہ سارجنٹ کا سر پاش پاش ہوگیا۔ سپاہی یہہ زور وقوت دیکھکر دنگ رہ گئے۔ اور افسر کو اس قدر غصہ آیا۔ کہ اسنے سپاہیوں کو حکم دیا۔ کہ تلواریں کھینچ کر باغیوں پر ٹوٹ پڑیں۔ مگر معاً کبروف نے کہا۔ صاحب آپ کو یاد ہے۔ کہ وزیر جنگ نے باغیوں کو زندہ پکڑنے کی تاکید کی ہوی ہے۔ اسلئے آپکو چاہئیے۔ کہ ان کو قتل نہ کریں ان کے ذریعہ ہمیں اور باغیوں کا پتہ ملیگا۔

افسر چپ ہوگیا۔ مگر اس کے سپاہیوں میں سے کسی کو انبار پر چڑھنے کی جرأت نہ پڑی آخر کار اس نے کہا۔ اچھا سب سپاہی چارطرف سے انبار پر چڑھیں۔

ارلوف۔ کہو۔ اب کیا تجویز ہے۔

مالابری۔ اب یہہ تجویز ہے کہ جس وقت سپاہی اوپر چڑھیں۔ تو ہم نیچے سے ایک لکڑی کھینچ کر زور سے انبار کو گرا دیں۔ ہم بھی مر جائیں گے۔ مگر ہمارے ساتھ کئی سپاہی بھی ہلاک ہوں گے۔ اور مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ کیونکہ مرگ انبوہ جشنے دارد۔

ارلوف۔ بہت اچھا۔ آؤ۔ دونوں ملکر زور لگائیں۔

سپاہیوں کو مالابری کی اس نئی تجویز کا کچھہ علم نہ تھا۔ وہ بے دھڑک اوپر چڑھے اور لحظہ بھر میں لکڑیوں کے انبار میں حرکت آئی۔ اور سپاہی سر کے بل نیچے گرے۔ اور لکڑیوں کے نیچے دب گئے۔ جن کے سر کھل گئے وہ تو مرگئے۔ مگر باقی مجروح ہوئے۔ خود ارلوف اور مالابری بھی زخمی ہوی مگر بچ گئے۔ اور ان کا دلی منشا پورا نہ ہوا۔

باقی سپاہیوں پر اس حادثہ کا ایسا خوف چھا گیا کہ وہ بت کی طرح ٹھہرے رہ گئے۔ آخر کبروف اور افسر نے انہیں حکم دیا کہ انبار کے نیچے سے سپاہیوں کو نکالیں۔ کبروف کو سخت افسوس ہوا کہ باغی زندہ اس کے ہاتھہ نہ آئے۔ اور ساتھہ ہی اس کے کئی ایک سپاہی محافظ بھی کام آئے۔

جب لکڑیاں اٹھاکر سپاہیوں کو نکالا گیا۔ تو افسر بہت ہی مغموم ہوا۔ نصف کے قریب سپاہی بالکل مردہ تھے۔ مگر کبروف بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ دونوں باغی صرف مجروح ہوئے

ستے ہے - اور ان کی زندگی کا ابھی خاتمہ نہیں ہوا تھا -

دوسرا باب

تیسرے دن علی الصباح الگا اپنے بھائی کا انتظار کر رہی تھی - آج اس کی شادی کا فیصلہ ہونا تھا - اور اس نے اپنے بھائی کو قطعی جواب دینا تھا - اس نے اس بات کا مصمم ارادہ کیا ہوا تھا - کہ جس طرح ہو سکے ابر وچیف کو ماسکو سے نکال دے - اور اگر خود اس کو اس کے پاس جانے کا موقعہ نہ ملے - اور اس کا بھائی اس کو دوسرے شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرے تو وہ دنیا کو خیرباد کہہ کر خانقاہ میں چلی جائے اور تارک بن کر باقی عمر خدا کی خدمت میں صرف کرے -

اتنے میں اسکا بھائی آیا - مگر بجائے خوش خوش آنے کے جیسے کہ اس کا معمول تھا وہ غمگین اور اندوہگین نظر آتا تھا -

الگا (گھبرا کر) کیوں بھائی خیر تو ہے - دلگیر کیوں ہو -

کرنل - کچھ نہیں -

الگا - تمہاری دل میں کوئی بات ہے - جس کو چھپانے کی تم کوشش کر رہے ہو -

کرنل - نہیں - میں میرا تمہارا جواب سننے آیا ہوں -

الگا - مجھے اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ وہ زندہ ہے -

کرنل - کون !

الگا - وہ - جس نے میری جان بچائی اور تم کو قتل ہونے سے محفوظ رکھا -

کرنل - تم کو کس طرح معلوم ہوا - کہ وہ زندہ ہے -

الگا - سچ تو یہہ ہے کہ میں اس کو خود ملی ہوں -

کرنل - تم اسکو ملی ہو ! یہہ ناممکن ہے -

الگا - میں اسکے پاس گئی تھی - جہاں وہ چھپ کر رہتا ہے -

کرنل - کم بخت لڑکی - کیا تو اپنی عزت کو داغ لگایا چاہتی ہے -

الگا - معاف رکھنا - مجھے اس کے ساتھ تعشق ہے -

کرنل - بیوقوف لڑکی - تم نے میری دل کو بڑا صدمہ پہونچایا ہے - یہہ پہلی دفعہ ہے کہ تم نے میرا دل دکھایا ہے - میں تم کو تنبیہ کرنے کی جرات اپنے آپ میں نہیں پاتا اچھا مجھے کل حال بتاؤ - کس طرح تم کو اس کی رہائش کا پتہ ملا -

الگا - میں اس عورت کے ہاں گئی تھی - جس
کے ہاں وہ مجھے میلہ کی رات کو لے گیا تھا
اس سے میں نے اسکی رہایش کا پتہ پوچھا
اور وہاں اسکو ملنے گئی -
کرنل - کیا یہہ پرسوں کا واقعہ نہیں ہے -
جب میں تم کو مل کر گیا تھا -
الگا - ہاں پیارے بھائی - میں نے آج تم
کو قطعی جواب دینا تھا - اس لئے میں نے یہہ
بات معلوم کرنے کی کوشش کی - کہ وہ زندہ
ہے یا مر گیا ہے - خدا جانتا ہے کہ اگر مجھ پر
یہہ ثابت ہو جاتا - کہ وہ مر گیا ہے تو میں
تمہارے کہنے پر عمل کرتی - مگر اب جو وہ
زندہ ہے - اس لئے میں کسی دوسرے کو
دل نہیں دے سکتی -
کرنل - ان باتوں کو جانے دو - صرف
مجھے یہہ بتاؤ - کہ کس وقت تم اس کو ملی
تھی -
الگا - دوپہر کے وقت -
کرنل - جبھی ! -
الگا - بھائی آپ کی اس سے کیا مراد ہے -
کرنل - کم بخت لڑکی - تو نے اس شخص کو
سخت نقصان پہونچایا ہے - کوی جاسوس
تیرے پیچھے گیا ہے اور اس نے
تمہارے عاشق کی جای رہایش معلوم کر لی
ہے - چنانچہ جب وہ باہر نکلا - تو جاسوس
نے اس کا پیچھا کیا - اور وہ دریا میں
تیرتا ہوا ہماری بارکوں میں پہونچا - اس
نے مجھے کھڑکی میں سے دیکھہ لیا - اور
میرے پاس آکر پناہ لی -
الگا - اور تم نے اس کے ساتھہ بے مروتی
نہ کی ہوگی -
کرنل - مجھے تم نے کیا سمجھا ہے - بیشک
میرا فرض تھا - کہ میں اُسے گرفتار کر لیتا - مگر
میری گردن پر اسکا احسان تھا - اسکا معاوضہ
میں نے ادا کر دیا ہے - اور اب ہم برابر ہو
گئے ہیں -
الگا - کیا تم نے اس کو چھپا دیا -
کرنل - ہاں - جاسوس اس کو گرفتار کرنا
چاہتا تھا - مگر میں نے اس کو سخت سست
کہہ کر نکال دیا -
الگا - پیاری بھائی - میں تہ دل سے تمہارا
شکریہ ادا کرتی ہوں -
کرنل - شکریہ کی کوی ضرورت نہیں - میں
اس کے سوا اور کچھہ کر ہی نہیں سکتا تھا -
میں نے اُسے تہ خانہ میں چھپا دیا ہے - دروازہ
کی کنجی اسکی حوالہ کر دی - تمام دن وہ وہاں
پڑا رہا - اور رات کو چپ چاپ نکل گیا -
اسکا اتنا نتیجہ ضرور ہوا - کہ مجھہ میں اور وزیر
جنگ میں کچھہ ناراضگی ہو گئی ہے - اور امید
ہے کہ وہ شہنشاہ کے پاس بھی میری

شکایت کریگا۔ تاہم شہنشاہ جانتا ہے کہ میں
کس قدر وفاداری کے ساتھ اسکی خدمت
ادا کرتا ہوں۔ وہ وزیر کی شکایت کی کچھ پروا
نہ کریگا۔ گو وزیر دل سے چاہتا ہے کہ کسی
طرح مجھے شہنشاہ کی نظروں سے گرادے
اسکا جاسوس چند اور آدمی ہمراہ لیکر معہ
وارنٹ گرفتاری کے میرے پاس آیا۔ مگر میں
نے ان کو بارک کی تلاشی لینے سے منع کرکے
ان کو نکال دیا۔ اور آپ وزیر جنگ کے پاس
گیا۔ وہاں ہم میں بڑی تکرار ہوی۔ اور آخر
وزیر نے تسلیم کرلیا۔ کہ اس کا جاسوس غلطی
پر تھا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ وزیر دل میں
کینہ رکھتا ہے۔ اور ضرور کسی وقت مجھے
صدمہ پہونچانیکی کوشش کریگا۔ کچھ مضایقہ
نہیں۔ میں آیندہ کے لئے ہشیار رہوں
گا۔ اُسی دن شام کو مجھے حکم ملا کہ چند سپاہی
معہ ایک ماتحت افسر کے ایک مشتبہ مکان
کا محاصرہ کرنے کے لئے بھیجدے۔ میں نے
اسکی تعمیل کردی۔ اور خود نہ گیا۔

میری پیاری بہن اب تم کو سب کچھ معلوم
ہوگیا ہے۔ میں نے اس شخص کی خاطر اتنی
بدنامی گوارا کی ہے۔ مگر اس کو گرفتار نہیں
کرایا۔ پھر مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور آج کل
میں گرفتار ہوجائیگا۔

الگا۔ اور اس کا کیا حال ہوگا۔

کرنل۔ جو سلوک دوسرے باغیوں کے
ساتھ کیا جاتا ہے۔ وہی اس کے ساتھ
کیا جائیگا۔ کیوں اس نے شہنشاہ کی
ملازمت اختیار نہ کی۔ وہ بڑا شجاع ہے
اور وہ بڑے رتبہ پر جلد ہی پہونچ جاتا۔ میں
نے ہرچند کوشش کی کہ وہ ہماری ساتھ
مل جائے۔ مگر اس نے صاف انکار کیا۔ میں
اسکو ضرور بچالیتا۔ مگر اب کیا ہوسکتا ہے

الگا۔ میرے پیارے بھائی۔ تم اب بھی
اسکو پھانسی سے بچا سکتے ہو۔ یہہ میں جانتی
ہوں کہ وہ ہرگز ہرگز اپنے ہمراہیوں سے
دغا نہ کرے گا۔ اور پرنس کی طرفداری
سے باز نہ رہیگا۔ مگر میرے ساتھ اس نے
اس بات کا اقرار کرلیا ہے کہ اس کو ماسکو
سے نکل جانیکا موقعہ ملے تو وہ بخوشی چلا
جائیگا۔

کرنل۔ یہی تو مشکل ہے۔ وہ کسطرح ماسکو
سے باہر جاسکتا ہے۔

الگا۔ تم اسکو پروانہ راہداری لے دو۔

کرنل۔ میری پیاری بہن مشکل یہہ ہے
کہ پروانہ راہداری مہیا کرنا میرے اختیار
میں نہیں ہے۔

الگا۔ مگر تمہارے سپاہی باہر آتے جاتے
ہیں۔

کرنل۔ ہاں۔ جسوقت وہ ڈیوٹی پر جاتے

ہیں - لیکن ان کے لئے ضروری ہے - کہ وہ وردی پہنے ہوئے ہوں -
الگا - اگر ایک وردی اور ایک پروانہ مہیا ہو جای تو اسکی جان بچ سکتی ہے -
کرنل - لیکن اس بات کا بھی تمہیں علم ہے کہ اگر یہہ بات کسی کو معلوم ہو گئی - تو میرا کورٹ مارشل ہوگا - کم از کم پانچسال کے لئے مجھے قید کی سزا ملیگی - کیا تم اپنے عاشق کی جان کا خیال اپنے بھائی کی عزت آبرو اور ازادی سے زیادہ رکھتی ہو -
الگا - اگر مجھے اس بات کا یقین نہ ہوتا کہ تم ایسی کاریگری سے اس کام کو کرسکوگے کہ کسی کو اسکی اطلاع تک نہ ہوسکے - تو میں کبھی تم کو اس بارہ میں تکلیف نہ دیتی - بھائی ایک گمنام سپاہی کو امداد دینے میں کیا حرج ہے - کون اس بات کی پرواہ کرے گا -
کرنل - بہن وہ کوئی گمنام سپاہی نہیں اسکی نسبت عام خیال ہے کہ وہ کوئی ذی رتبہ آدمی ہے - گو ابھی تک اس کے اصلی نام سے کسی کو آگاہی حاصل نہیں ہوئی - پھر بھی اپنی جوانمردی اور مردانگی سے اس نے اپنے آپ کو کافی مشہور کر رکھا ہے - اس وقت اسکی گرفتاری کے لئے بڑا انعام مقرر ہے -

الگا - تو کیا اس کے بچاؤ کی کوئی سبیل نہیں -
کرنل - جہاں تک میں سوچ سکتا ہوں کوئی نہیں -
الگا - تم اپنے اردلی کا پاس اسکو دیدو -
کرنل - اور میں بیغیرت ہونے کے لئے تیار ہو جاؤں - ہرگز نہیں -
الگا - تم میری التجا کو منظور نہیں کرتے
کرنل - نہیں - ہرگز نہیں -
الگا - تو میرے لئے سوای مر جانے کے اور کوئی چارہ نہیں - میں اب جاتی ہوں اور اسکو اس بات سے آگاہ کرتی ہوں کہ تمہاری بچاؤ کی کوئی صورت نہیں -
کرنل - کیا تم باغی کو ملنے جاتی ہو - میں ہرگز تم کو جانے نہیں دوں گا -
الگا - میں ضرور جاؤنگی - وہ میرا منتظر ہوگا -
کرنل - تم اس کمرہ سے ہرگز باہر نہیں جا سکوگی - میں قفل لگا دوں گا -
الگا - بھائی - تم ایسی بیرحمی کا کام نہیں کروگے - کیا تم مجھے زندہ درگور کرنا چاہتے ہو (اور زار زار رونے لگی -)

یہہ دیکھکر کرنل کا دل بھر آیا - اور بہن کو گلے سے لگا کر اسکے آنسو پونچھے - اور کہا - "الگا میں نہیں چاہتا کہ تمہارے دل کو زخمی

کروں - مگر تم نے مجھے ایسا مجبور کر دیا ہے کہ میں باز نہیں رہ سکتا - سنو جس آدمی کو تم ملنا چاہتی ہو وہ مقررہ مقام پر نہیں ہے۔"

الگا - (گھبرا کر) کیوں -

کرنل - میں نے اسکی بچانیکی بڑی کوشش کی اور میں سمجھا تھا کہ وہ بچ کر نکل گیا ہے - مگر بدقسمتی سے وہ اتفاقیہ ہمارے سپاہیوں کے قابو آگیا -

الگا - کس طرح -

کرنل - سپاہی ایک مشتبہ مکان کا محاصرہ کرنے گئے تھے - وہاں انہیں اور تو کوئی نہ ملا - مگر تمہارا عاشق معہ ایک ہمراہی کے ان سے دوچار ہوا - مگر دونوں بلا کے آدمی ہیں - کہ کئی سپاہی اور خصوصاً میرا سارجنٹ انہوں نے قتل کر دئے -

الگا - اور خود -

کرنل - اور خود گرفتار ہوکر حوالات سپرد"

الگا کی آنکھوں میں تاریکی چھا گئی - اور وہ ایک چیخ مار کر بیہوش ہو گئی -

---

تیسرا باب

جس دن ارلوف اور مالا بری گرفتار ہوئی - اس سے دوسرے دن برنسز کی نہایت غمگین اور اندوہگین اپنی مکان پر آیا - آرما اس کے کمرے کو آراستہ کرنے میں مصروف تھی - اسکا چہرہ افسردہ دیکھکر وہ بھی غمگین ہو گئی - برنسز کی آتے ہی بدون کوئی لفظ کہنے کے کرسی پر بیٹھ گیا اور چپ چاپ کچھ سوچنے لگا - ارما دیر تک اسکی طرف دیکھتی رہی - آخر اس سے رہا نہ گیا - اور اس نے کہا "کچھ خیر ہے آج آپ بڑے مغموم ہیں"

برنسز کی - ارما - تم کو اب ماسکو سے چلا جانا چاہئے - کیونکہ اب تمہارا یہاں رہنا خطرہ سے خالی نہیں - وزیر جنگ سخت ناراض ہے - کہ اسکو کوئی راز تمہاری زبان سے معلوم نہیں ہوا - اس لئے عجب نہیں کہ وہ تمہیں جیلخانہ میں بھیجدے -

ارما - میں ایک عجیب بات آپ کو بتانا چاہتی ہوں -

برنسز کی - مگر تم نے میرے سوال کا کیوں جواب نہیں دیا -

ارما - میں پہلے یہہ بتانا چاہتی ہوں - کہ میں نے اپنے شوہر کو دیکھا ہے -

برنسز کی - کب اور کس جگہہ ؟

ارما - آج صبح - میں بازار میں سبزی لینے گئی تھی - تو اسکو میں نے ایک گاڑی میں جاتے ہوئے دیکھا تھا -

برنسز کی - تو کیا اس نے بھی تم کو دیکھا -

ارما - نہیں - وہ مجھہ سے کچھہ فاصلہ پر
تہا - اب مجھے پختہ یقین ہوگیا ہے - کہ اسکو
اپنی سلامتی کی کوئی جگہ مل گئی - اور وہ
مزے میں رہیگا -
برزنزکی - تم کو کس طرح اس بات کا یقین
ہوگیا ہے -
ارما - اسکی پوشاک دہقانیوں کی ایسی تھی
اور گاڑی میں سبزی لدی ہوئی تھی - وہ
ضرور کسی زمیندار کے پاس ملازم ہوگیا
ہے - اور اسکی سبزی بیچنے شہر میں آتا ہے
برزنزکی - مگر وہ نالایق ماسکو سے چلا
کیوں نہ گیا - کیوں وہ اس جگہہ ٹھیرا ہوا
ہے -
ارما - صرف مجھکو تلاش کرنے کی غرض سے
اسکو ٹہرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے - مگر
میں اسے دکھائی نہ دوںگی -
برزنزکی - کیا کُتا بھی اس کے ہمراہ تہا -
ارما - کُتا تو میں نے نہیں دیکھا - مگر مجھے
تعجب ہے کہ جیکوبن اس دن سے میرے
پاس نہیں آیا - اس سے مجھے شبہ پڑتا
ہے - کہ شاید کُتا فرسن کے پاس نہیں -
ورنہ وہ ضرور اس کے ذریعہ مجھکو تلاش
کرنے آتا -
برزنزکی - ممکن ہے وہ کسی اچھے موقعہ کا
انتظار کر رہا ہو - اور کُتے کو اس نے اس
عرصہ میں باندہ رکھا ہو -
ارما - مگر میں نہیں چاہتی کہ وہ مجھکو یہاں
دیکھہ پائے -
برزنزکی - تو تم ماسکو سے چلا جانا پسند
کرتی ہو -
ارما - ہاں - اب مجھے اپنے شوہر کی جان
کا اندیشہ نہیں رہا - اگر وہ گرفتار ہو جاتا
تو میں بھی اپنے آپ کو حکام کے سپرد کر دیتی
اور اسکے ساتہہ ہی عدالت کے روبرو پیش
ہوتی - مگر اب چونکہ وہ آزاد ہے - اس لئے
میرا یہاں رہنا ضروری نہیں - میں ابھی
چلی جانے پر تیار ہوں - جب میں چلی جاؤں
تو آپ نے اس خبر کو عام طور پر مشہور کرا دینا
کہ وہ عورت جو رنگا کی گھاٹی پر گرفتار ہوگئی
تھی - کہیں بھاگ گئی ہے - یہہ خبر جب
میرا شوہر سنیگا - تو وہ بھی ماسکو سے چلا
جائے گا - اور میری تلاش نہ کریگا -
برزنزکی - بہت خوب - میں خوش ہوں - کہ
تم جانے پر تیار ہو -
ارما - مگر آپ بھی میرے پیچھے جائیں گے -
برزنزکی - نہیں - میں اسی جگہہ رہوں گا -
ارما - جب پرنس کی سازش ناکام رہی ہے
اور کامیابی کی کوئی امید نہیں - تو پھر آپ کا
یہاں رہنا فضول ہے -
برزنزکی - تم کو خبر نہیں - ہماری چند دوست

گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور میں ان کی امداد کرنا چاہتا ہوں۔ تم غالباً اس خوبصورت نوجوان کو بھولی نہ ہو گی۔ جس نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر پرنس اور ہمراہیوں کی جانیں بچائیں۔ میں اسکو بہر حال اپنی تدبیر کروں گا۔ داروغہ کو رشوت دوں گا۔ یا کسی اور طریق سے نہیں قید خانہ سے ازاد کرا دوں گا۔ اور اگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ تو میں ملکہ کے ذریعہ شہنشاہ سے اسکو معاف کرانیکی کوشش کروں گا کیونکہ ملکہ میری ممنون احسان ہے۔ اگرچہ اس بات کو عرصہ گذر گیا ہے۔ مگر مجھے امید ہے کہ ملکہ کو وہ احسان بھولا نہیں ہوگا۔

ارما - اسکو بچانیکے لئے میں ایک تدبیر آپکو بتائے دیتی ہوں۔ آپ اس لڑکی کو ملیں جس کو ارلوف بیہوش ہمارے ہاں لایا تھا۔ وہ مجھے کل ملی تھی۔ اور اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ دو آدمیوں کی جان بخشی کرانیکی کوشش کریگی۔

برنسزکی - دوسرا کون۔

ارما - دوسرے کی شرط میں نے لگائی تھی اور میں نے اس سے پختہ وعدہ لے لیا تھا۔ میرا خیال آپ کو بچانے کے لئے تھا۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی جان خطرہ میں نہیں اس لئے آپ اپنی جگہ کسی اور کو بچا سکتے ہیں

برنسزکی - ارما میں تمہاری فیاضی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھکو معلوم نہیں کہ اس فوجی افسر کی بہن میرے دوستوں کو کیا امداد دے سکیگی۔ مگر میں اپنی طرف سے ازحد کوشش کروں گا۔ اور جب تک ان کی جان میں جان ہو گی۔ میں ان کو آزاد کرانے کی کوشش سے منہ نہ موڑوں گا۔

ارما - اور اگر ان کو موت کا فتویٰ دیا گیا اور آپ کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہوئی۔

برنسزکی - تو میں ملازمت چھوڑ دوں گا۔ اور اس شہر سے نکل جاؤں گا۔

ارما - کیا آپ پولینڈ میں نہیں آئیں گے جہاں آپ مجھے بھیج رہے ہیں۔

برنسزکی - ہاں میں پولینڈ میں چلا جاؤں گا اور اپنی عمر کے باقی دن اسی جگہ بسر کر دوں گا۔

ارما - اور مجھے آپ کی خدمت کرنے کا پھر موقعہ ملیگا۔

برنسزکی - ہاں میں ضرور تم کو وہاں ملوں گا۔ مگر اب تم کو جانا چاہئے۔

ارما - فرمائے میں کیا کروں۔

برنسزکی - یہ کاغذ ہے اس پر کل ہدایات لکھی ہوئی ہیں۔ جہاں جہاں تم کو ٹھہرنا ہے اور جہاں جہاں تم کو حفاظت کے ساتھ رکھا جائیگا۔ تم اسوقت معمولی طور پر بازار میں سودا لینے جاؤ۔ تاکہ اگر کوئی جاسوس

مکان کے ارد گرد ہو۔ تو اسکو کچھ شبہ نہ ہو جائے۔ بازار کے آخر پر جو ہوٹل ہے۔ اسمیں تم چلے جانا۔ اس کے دو دروازے ہیں۔ ایک طرف سے اندر جا کر دوسری طرف سے باہر نکل جانا۔ اس طرح اگر کوئی جاسوس تمہارے پیچھے جائیگا۔ تو مغالطہ کھا کر مایوس واپس آئیگا۔ تم شہر سے باہر نکل کر اس کاغذ کا مطالعہ کیجیو۔ اور اسکی ہدایات پر عمل کیجیو۔ اس طرح تم منزل بمنزل بآرام پولنڈ کی سرحد پر پہنچ جاؤگی۔ یہہ لو دو سو اشرفیاں تمہارے خرچ کے لیئے ہیں انہیں کمر میں باندھ لو۔ کیا اور کچھ پوچھنا چاہتی ہو۔

ارما۔ ہاں ایک بات۔

برنزکی۔ کہو۔

ارما۔ اس بات کا میرے ساتھ حلفیہ اقرار کرو کہ آپ ضرور مجھکو پولنڈ میں ملیں گے

برنزکی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں زندہ رہا تو ضرور تم کو آملوں گا۔ مگر سنو کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔

ارما۔ کسی آدمی کی دستک تو معلوم نہیں ہوتی۔ ٹھیرو۔ سنو۔ کوئی کتا ہے۔ کیا عجب ہے کہ جیکوبن ہی آیا ہو۔ میں دروازہ کھولکر اُسے اندر بُلا لیتی ہوں۔

برنزکی۔ ٹھیرو۔ تم مت جاؤ۔ ممکن ہے کتے کے ہمراہ کوئی اور آدمی بھی ہو۔ شاید وہ تمہارا شوہر ہی ہو۔

ارما۔ اگر میرا شوہر ہوتا تو خود دروازہ کھٹکھٹاتا

برنزکی۔ نہیں تم دروازہ کھولنے نہ جاؤ بلکہ دوسرے کمرہ میں چھپی رہو۔ میں خود دروازہ جاکر کھولتا ہوں۔ اگر کوئی خدشہ نہ ہوا تو میں تم کو بلا لوں گا۔ اس کمرہ میں سے تم بآسانی ہماری گفتگو سن سکوگی۔

ارما دوسری کمرے میں چلی گئی۔ مگر اس نے دروازہ کے ساتھ کان لگا دیئے۔ برنزکی نے جاکر دروازہ کھولا۔ اور فرسن معہ جیکوبن کے اس کے سامنے آموجود ہوا۔ جیکوبن اندر دوڑ کر جانا چاہتا تھا۔ مگر فرسن نے زنجیر سے اُسے قابو کیا ہوا تھا۔ برنزکی پہلے تو ششدر رہ گیا۔ مگر جلدی کمرہ میں جاکر اس نے کہا "خوب میں نے سمجھا تھا۔ تم ماسکو سے چلے گئے ہو"

فرسن۔ تمہارا خیال غلط تھا۔ میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔

برنزکی۔ بیشک۔ اور میں خوش ہوں کہ جاسوسوں نے تم کو گرفتار نہیں کیا۔ خیر یہہ تو بتاؤ۔ کہ تم اس جگہ کس لیئے آئے۔

فرسن۔ ابھی بتائے دیتا ہوں۔

برنزکی۔ تمہیں میرے مکان کا پتہ کس طرح ملا۔

فرسن۔ جیکوبن مجھے لے آیا ہے۔ میں تمہاری
تلاش میں تھا
برنزکی۔ کیوں۔
فرسن۔ تم خود سمجھ سکتے ہو۔
برنزکی۔ مطلق نہیں۔ کیا تم یہاں سے نکل
جانے کے لئے میری امداد چاہتے ہو۔
فرسن۔ مجھے تمہاری امداد کی کچھ ضرورت نہیں
اگر میں چاہتا تو اب تک پولنڈ میں پہونچ گیا
ہوتا۔ میرے جیسے گمنام آدمی کے لئے کہیں
جانا کب مشکل ہے۔
برنزکی۔ تم بڑے خوش قسمت ہو کہ ایسی
آسانی سے اپنی جان بچا سکتے ہو۔ ہمیں تو
جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ مگر تم اس
جگہ کس طرح آئے ہو۔
فرسن۔ میں اپنی بی بی کو تلاش کرنے آیا ہوں
برنزکی۔ تمہاری بی بی! تم نے اپنی
بی بی میرے سپرد نہیں کر رکھی تھی۔
فرسن۔ مگر تم نے بدوں میری اجازت کے
خود بخود اُسے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔
برنزکی۔ ایسے بیہودہ تمسخر سے تمہاری
کیا مراد ہے۔
فرسن۔ میں تمسخر نہیں کر رہا۔ سنو میری
بی بی ریگا کی گھاٹی پر گرفتار ہوئی تھی۔ مگر
یا تو اسکو چھوڑ دیا گیا ہے۔ یا کسی نے اسکو
چھڑا لیا ہے۔ کیونکہ کسی جیلخانہ میں اسکا
پتہ نہیں ملتا۔
برنزکی۔ مگر اس سے یہہ تو ثابت نہیں
ہوتا کہ وہ میرے پاس ہے۔
فرسن۔ ثابت تو نہیں ہوتا مگر مجھے
یقین ہے کہ وہ اسی جگہہ ہے۔ دیکھو تیرے
کُتّے کی حرکات مجھے یقین دلا رہی ہیں (جیکوبن
اپنی مالک کے پاس جانے کے لئے زور کر
رہا تھا۔ مگر فرسن نے اُسے مضبوط پکڑا ہوا
تھا) اسمیں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ وہ اسی
جگہہ ہے۔ تم مہربانی کرکے اسکو میرے حوالہ
کردو۔
برنزکی۔ تم پاگل ہو گئے ہو۔
فرسن۔ میں پوری ہوش وحواس میں
ہوں۔ اور پھر کہتا ہوں کہ میری بی بی میرے
حوالہ کردو۔
برنزکی۔ تو اسکی کسی اَور جگہ جاکر تلاش کرو
فرسن۔ میں ہرگز نہ جاؤں گا جب تک
کہ تم اُسے میرے حوالہ نہ کردو
برنزکی۔ کمبخت آدمی۔ کیا اس بلند حوصلہ
اور وفادار عورت کو ہلاک کرنا چاہتے ہو
جس نے ریگا میں ہم سب کی جانیں بچائی
تھیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جاسوس تمہاری
جستجو میں ہیں۔ اور آج کل تم ضرور اُن کے
قابو آجاؤ گے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے
بعض دلیر اور شجاع ہمراہی اسوقت قید خانہ

نہیں ہیں۔ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ اگر مجھے اس دلیر اور وفادار عورت کے بچانے کی قدرت ہوتی۔ اور اس وقت وہ میرے پاس ہوتی۔ تو میں اسکو تمہارے حوالہ کر کے اسکو خطرہ میں ڈالنا گوارا کرتا۔

فرسن۔ اب تو تم انکار نہیں کر سکتے۔

برنزکی۔ تمہاری کیا مراد ہے۔ تم کیا چاہتے ہو۔

فرسن۔ میں چاہتا ہوں کہ میری بی بی ضرور تمہارے پاس ہے۔ تم مجھ کو اپنے مکان کی تلاشی لینے دو۔ اگر مجھ کو میری بی بی نہ ملی تو میں چپ چاپ یہاں سے رخصت ہو جاؤنگا

برنزکی۔ میں ہرگز تم کو اس بات کی اجازت نہیں دوں گا۔ بہتر ہے کہ تم چلے جاؤ۔

فرسن۔ میں ہرگز نہیں جاؤں گا جب تک کہ میری تسلی نہ ہو جائے۔ خبردار ہو جاؤ۔ تم مجھے تنگ کر رہے ہو۔ اور تنگ آمد بجنگ آمد کا مقولہ تم نے سنا ہوا ہے۔

برنزکی۔ میں تمہاری دھمکیوں کی پروا نہیں کرتا۔ میرے مکان سے نکل جاؤ دور ہو جاؤ۔

فرسن۔ اور میں کہتا ہوں کہ تم ایکطرف ہٹ جاؤ۔ اور مجھے تلاشی لینے دو۔ میں آخری دفعہ تم کو پھر کہتا ہوں کہ مجھے تلاشی لینے دو۔

برنزکی۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ تم دور ہو جاؤ۔

فرسن۔ تم میرا کہنا نہیں مانتے۔ اچھا لو مر جاؤ۔"

فرسن نے کپڑوں کے اندر سے فی الفور تلوار نکالی۔ اور برنزکی پر وار کیا۔ مگر ارینا بجلی کی طرح کوند کر ان کے درمیان آگئی اور خنجر کا وار اس پر پڑا۔ پیشتر اسکے کہ فرسن اصل حقیقت سے آگاہ ہو۔ ارینا برنزکی کی سینہ سپر اور اپنے شوہر کے خنجر سے گھایل ہو کر برنزکی کے قدموں میں گر پڑی۔ اور جیکوبن اسکا منہ چاٹنے لگا۔

برنزکی یہہ ستم دیکھ کر فرسن پر ٹوٹ پڑا۔ اور اسکو گلے سے پکڑ لیا۔ مگر فرسن تنومند آدمی تھا۔ اس نے جد و جہد کر کے گلا چھڑا لیا اور دروازہ کی طرف بھاگا۔ برنزکی اس کے پیچھے دوڑا۔ نیچے سے کئی آدمیوں کے قدموں کی آہٹ آرہی تھی۔ اور برنزکی نے کہا "قاتل کو پکڑ لو۔ کہیں جانے نہ پائے"۔ فرسن یہہ دیکھ کر کہ نیچے جا کر وہ گرفتار ہو جائیگا۔ پچھلے پاؤں پلٹا۔ اور برنزکی کے پاس سے گذرتے ہوئے خنجر کا وار اس پر کیا جس سے برنزکی کا بازو زخمی ہو گیا۔ مگر پیشتر اسکے کہ برنزکی سنبھلے فرسن زینہ چڑھ کر مکان کی چھت پر چلا گیا۔ برنزکی نے نچلے آدمیوں کو آواز دی۔ جلدی آؤ۔ قاتل بھاگا

جاتا ہے۔ معاً چند سپاہی اسکرد گی کبروف
برنزرکی کے سامنے آموجود ہوتے

کبروف۔ یہاں کہاں جا رہا ہے۔ تمہارا بازو
لہولہان ہے۔

برنزرکی۔ جلدی میرے ساتھ اوپر چلو۔
ورنہ قاتل بھاگ جائیگا۔

کبروف۔ قاتل! کیسا قاتل!

برنزرکی۔ وہ ضرور بھاگ جائیگا۔ وہ
دوسرے مکان پر کود کر نکل جائیگا۔ جلدی
کرو۔ میرے ساتھ آؤ۔

کبروف۔ میرے پیارے دوست!
میں نہیں سمجھ سکتا کہ تمہاری گھبراہٹ کی
وجہ کیا ہے۔ مجھے وزیر جنگ نے ایک خاص
کام کے لئے بھیجا ہے۔ پہلے میں اپنا فرض
ادا کرلوں۔ پیچھے ہم تمہارے قاتل کی جستجو
کرینگے۔

برنزرکی (ناراض ہوکر) بہت بہتر۔ اگر
وہ بھاگ گیا تو تم ذمہ وار رہو۔ اچھا بتاؤ تم
کس طرح آئے۔

کبروف۔ مجھے وزیر جنگ نے اس لئے
بھیجا ہے کہ میں اس باغی عورت کو جیلخانہ
لے جاؤں۔ کیونکہ اس نے ابتک کوئی راز
نہیں بتایا۔ اور اس لئے وزیر جنگ کا خیال
ہے کہ شاید عذاب کی تکلیف پاکر وہ کچھ بتانا
پسند کرے۔

برنزرکی۔ بہت بہتر۔ میرے کمرے میں چلو
اور اس عورت کو بخوشی ہمراہ لیجائیے۔"

برنزرکی کبروف کو اندر لیگیا۔ وہ نظارہ
دیکھکر ششدر رہ گیا۔ ارما گھائل زمین پر
پڑی تھی۔ زخم سے خون جاری تھا اور زندگی
کی کوئی علامت اسمیں باقی نہ جاتی تھی جیکوبن
اسکے پاس بیٹھا ہوا آنسو بہا رہا تھا۔ کبروف
کے دل پر اس نظارہ کا بڑا اثر ہوا اور کہنے لگا
"معاملہ کی صورت ہی بدل گئی ہے۔ عورت
مُردہ دکھائی دیتی ہے۔ اور میرے آقا کو
اسکی دلی راز سے کچھ آگاہی نہ مل سکیگی۔ مگر
کس نے اسکو قتل کیا۔"

برنزرکی۔ اسکا قاتل وہی شخص تھا جس کو
تم نے بھاگ جانیکی مہلت دی ہے۔

کبروف۔ وہ کون شخص ہے۔ اور کہاں
سے آیا ہے۔

برنزرکی۔ ایک باغی ہے۔ اور اس عورت
کا شوہر ہے۔

کبروف۔ آہ اب میں سمجھ گیا۔ یہ کتا وہی
ہے۔ جسکی بدولت مجھے اس سازش کا سراغ
ملا تھا۔ میں اس کتّے کی تلاش میں تھا۔ اور اسکے
مالک کو گرفتار کرنا چاہتا تھا۔

برنزرکی۔ وہ تمہارے قابو میں تھا۔ مگر تم نے
خود اسکو بھاگنے کا موقعہ دیا۔ ابتک وہ
دوسرے مکان کے راستہ دور نکل گیا ہوگا۔

کبروف - میرے ہمراہیو - جلد جاؤ - اور اسکی تلاش کرو - (فی الفور سب کے سب چلے گئے) اب ہم تنہا ہیں - یہہ تو بتاؤ - کہ کس طرح یہہ واقعہ ہوا -

برنزکی - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتے کے ذریعہ اس باغی نے میرے مکان کا سُراغ لگایا - مجھے کسی قسم کا شبہ نہ تھا - میں نے فوراً دروازہ کھول دیا - اس نے غالباً اپنی بی بی کو دیکھہ لیا - مجھہ پر تلوار کا وار کیا - مگر اسکی بی بی جلد ہماری درمیان آگئی اور گھایل ہوکر گر پڑی - میں نے قاتل کو گلے سے پکڑ لیا مگر وہ چھڑا کر بھاگا - پیچھے کا دٹ دیکھہ کر وہ پلٹا اور راہ پر جاتے ہوئے مجھہ پر بھی تلوار کا وار کرکے میرا بازو زخمی کیا - اور صرف تمہاری بیعقلی کی وجہ سے وہ جان بچا کر بھاگ گیا -

کبروف - خدا کی قسم - میرے پیارے رونسکی میں نے تم پر ناحق شک وشبہ کیا - اور وزیر جنگ کو بھی اس بات کا یقین دلایا - کہ تم باغیوں کے ساتھہ مل گئے ہو - مگر میں اسکا شک وشبہ مٹا دوں گا - اور کبھی تم پر بدگمانی نہ کروں گا -

اتنے میں سپاہی واپس آئے اور انہوں نے کہا "کہ قاتل کا کچھہ پتہ نہیں ملا" - اس پر کبروف نے خفا ہوکر کہا "تم سب کے سب گدھے ہو - میں خود جاتا ہوں" جب وہ چلا گیا - تو برنزکی نے جھک کر آرما کی پیشانی پر بوسہ دیا - اور اس کے دل پر ہاتھہ رکھا - خوش قسمتی سے دل کی حرکت اُسے محسوس ہوئی - اور وہ امید بھری دل کے ساتھہ آرما کا زخم باندھنے - اور اسکو ہوش میں لانے میں مصروف ہوا - اور اپنے زخم کی اس نے مطلق پروا نہ کی

چوتھا باب

گذشتہ باب میں جو واقعات مذکور ہوئے ہیں ان کے تیسرے دن شام کے قریب کونٹس میری کے محل کے ملحقہ باغ میں ہم دو قد آور آدمیوں کو ٹہلتے ہوئے دیکھتے ہیں - دونوں چپ چاپ باغ کی ایک روش پر جا رہے تھے - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کوئی محفوظ جگہہ تلاش کر رہے ہیں جہاں وہ باتیں کرسکیں - ایک لحظہ وہ درختوں کے ایک جھنڈ کے قریب ٹھہر گئے - اور ایک نے کہا "میرے پیاری پرنس - افسوس ہے کہ ہماری سازش ناکام رہی - اور بجائے اور کوئی تدبیر کرنے کے ہمیں جانیں بچانے کا تردد ہو رہا ہے

پرنس - میرے پیاری برنزکی - اگر تم وقت پر مجھے اطلاع نہ دیتے - تو اب تک جیلخانہ میں ہوتا بلا شبہ"

برنزکی - مگر مجھے افسوس ہے کہ میں ارلوف کو مطلع نہ کرسکا - ورنہ وہ گرفتار نہ ہوتے

پرنس - مجھے اپنے بہادر لفٹنٹ کی گرفتاری کا از حد رنج ہے - وہ میرا دوست وبازو تھا - اور میں نہیں سمجھتا کہ اسکی بغیر میں کیا کر سکوں گا - وہ ہر وقت مجھ پر جان فدا کرنے کے لئے تیار رہتا تھا - افسوس مالابری بھی گرفتار ہوگیا مجھے یاد ہے کہ خارق پر صرف اسکی بدولت میری جان بچ گئی تھی -

برنزکی - تمرلین بھی گرفتار ہوگیا ہے -

پرنس - کس طرح -

برنزکی - معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عورت ارلوف کو تمرلین کے دفتر میں ملنے گئی - وزیر جنگ کا جاسوس کبروف نامی نے اسکا پیچھا کیا -

پرنس - وہی بدذات - جس نے ہماری سازش کو خاک میں ملا دیا -

برنزکی - اس میں تو میری ہی غفلت تھی اگر کتا میرے پاس سے بھاگ نہ جاتا - تو جاسوس کو کبھی ہماری سازش کا پتہ نہ ملتا - بعض وقت خفیف خفیف باتیں بڑی بڑی نتیجوں کا باعث ہو جاتی ہیں -

پرنس - مگر فرسن اور اسکا کتا کہاں گم ہو گئے

برنزکی - کتا تو میرے پاس ہے - مگر فرسن کہیں گم ہوگیا ہے - اسکی یادگار میرے اس بازو پر موجود ہے -

پرنس - یادگار! کیسی یادگار!

برنزکی نے کل حال سے پرنس کو آگاہ کیا - پرنس سن کر بڑا حیران ہوا - اور پھر غضب میں آکر کہنے لگا " معلوم ہوتا ہے اس بے ایمان نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے - بہت بہتر - مجھکو اگر کہیں مل گیا - تو فی الفور اُسے قتل کر دوں گا اپنے ہمراہیوں کو بھی کہہ دوں گا - کہ جس جگہ اُسے پائیں قتل کر دیں - مگر اسکی بی بی کا کیا حال ہے

برنزکی - زخم خطرناک ہے - مگر اسکی جان بچ گئی ہے - میں نے اُسے ایک دوست کے ہاں رکھا ہے - جہاں اسکی اچھی طرح خبر گیری ہو سکی کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وزیر جنگ کو اس بات کی اطلاع ہو جائے کہ وہ عورت زندہ ہے - اور میرے پاس ہے - اسکے جاسوس نے اسکو خبر دی ہو گی کہ وہ مر گئی ہے - اب اسکی کوئی جستجو نہ کریگا - ماسوائے اسکے مجھ پر بھی وزیر جنگ اور اسکے جاسوس کو بدگمانی نہیں - اس ظالم عورت نے اتنی خدمت میری ادا کر دی ہے -

پرنس - خیر اسکا قصہ جانے دو - یہہ بتاؤ کہ ہمارے ہمراہی کس طرح آزاد کئے جائیں -

برنزکی - میں تو یہہ تدبیر کی ہے کہ داروغہ جیلخانہ سے ملکر انکو رہا کرایا جاوے - اگر اسمیں مجھے کامیابی نہ ہوئی - تو دو تدبیریں اور استعمال میں لاؤنگا -

پرنس - وہ کیا -

برنزکی - اول تو اس عورت کے پاس

جاؤں گا۔ جسکی وجہ سے ارلوف گرفتار ہوا
ہے۔ وہ اسکی رہائی کی کوشش کریگی۔ اور اگر
اس سے کچھہ بن نہ پڑا۔ تو میں ملکہ کے پاس
جاؤں گا۔ وہ میری ممنون ہے۔

پرلنس۔ یہہ تدابیر اسوقت کرنی چاہئے
جب کہ ہم بالکل مایوس ہو جائیں۔
میرا دل تو یہی چاہتا ہے۔ کہ اپنے زور بازو
اور حکمت عملی سے ان کو چھوڑایا جاوے۔ اور
غاصب کی منت سماجت نہ کی جاوے۔ اگر
میرے ہمراہی غاصب کی مہربانی سے رہا ہوے
تو پھر وہ اسکے خلاف کچھہ نہ کرسکیں گے۔

برنزگی۔ میرا خیال ہے کہ آپکے ہمراہی
غاصب کے ممنون ہونے کے بجاے مرنا
پسند کریں گے۔

پرلنس۔ مجھے بھی ان پر ایسی ہی امید ہے مگر
میں یہہ نہیں چاہتا۔ کہ انکی عزیز جانیں ضایع
جائیں۔ انہوں نے میری بڑی خدمت ادا
کی ہے۔ اور مجھہ کو نہیں چاہئے۔ کہ اپنی ذاتی
غرض کے لئے انکی جانیں تلف ہونے دوں
اگر کسی طرح ان کو آزاد کرنے میں ہم کو کامیابی
نہ ہوئی تو ان کی جانیں بچانیکی ضرور کوشش
کی جائیگی۔ اور اسی غرض سے میں آج اس
جگہ آیا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ تمہاری
دونوں تدبیروں سے میری تدبیر زیادہ
کارگر ہوگی۔

برنزگی۔ وہ کیا تدبیر ہے۔

پرلنس۔ جس طرح تم نے دو عورتوں سے امداد
لینے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ اُسی طرح میں نے بھی
ایک عورت سے کام نکالنا تجویز کیا ہے۔

برنزگی۔ وہ کون عورت ہے۔

پرلنس۔ کونٹس میری۔

برنزگی۔ کونٹس میری! اس سے آپ کس
طرح امداد لے سکتے ہیں۔ یہہ درست ہے۔ کہ
شہنشاہ کے مزاج میں اُسے بڑا رسوخ حاصل ہے
اور وہ جو کچھہ چاہیگی۔ شہنشاہ سے منوالیگی۔ مگر
آپ کس طرح اسکو ایسا کرنے پر مجبور کریں گے۔
مجھے تو امید نہیں کہ وہ آپکی صورت آشنا بھی ہو

پرلنس۔ مجھے ایک راز معلوم ہے۔ جس کے ذریعہ
میں اس سے کام لے لوں گا۔

برنزگی۔ اور وہ راز۔

پرلنس۔ میرے پیارے برنزگی۔ وہ راز کوئی
اور متنفس نہیں سن سکتا۔

برنزگی۔ تو میری گستاخی معاف کیجئے گا۔

پرلنس۔ معافی کی کچھہ ضرورت نہیں۔ اچھا یہہ
بتاؤ۔ کہ قیدیوں کو چھڑانے کی کس طرح کارروائی
شروع کی جاے۔

برنزگی۔ جب تک قیدیوں کو بڑے جیلخانہ
میں نہ بھیجا جائیگا۔ تب تک کوئی کارروائی
نہیں کی جاسکتی۔ ابھی وزیر جنگ نے انہیں
اپنے مکان کے ایک کمرہ میں بند رکھا ہے

پیرلنس - مگر وزیر نے کیوں انہیں اپنے
مکان میں بند رکھا ہے -

برزنزگی - صرف اس لئے کہ پیار یا دہمکی
سے اُن سے راز کی باتیں دریافت کرے -

پیرلنس - مجھے امید نہیں کہ ہمارے ہمراہیوں
میں سے کوئی بھی اسکو کچھہ بتائے -

برزنزگی - جب ایک عورت نے ان کو کچھہ
نہیں بتایا - تو مردوں سے وہ کیا دریافت
کرسکتا ہے اور مرد بھی وہ - جو اپنی جان پر
کھیل جانا بہتر سمجھتے ہیں بہ نسبت اس کے
کہ غداری کے ملزم بنیں -

پیرلنس - پھر ایسی لاحاصل کوشش کرنے سے
وزیر کو کیا فایدہ پہونچ سکتا ہے -

برزنزگی - اسکا اپنا خیال ہے کہ لالچ اور
دہمکی سے ہر ایک قابو میں آسکتا ہے چونکہ
وہ خود اس طبیعت کا ہے - اس لئے دوسروں
کو بھی وہ ایسا ہی خیال کرتا ہے - زیادہ تر
وہ آپ کے متعلق حالات دریافت کرنا چاہتا
ہے - کہ آپ کہاں ہیں - اور کیا کر رہے ہیں -
اور اس خطرناک سازش کا سرغنہ کون تہا

پیرلنس - وہ ضرور اس میں ناکام رہیگا
مگر کیوں نہ ہم کوشش کرکے اپنے ہمراہیوں کو
اس کے ہاتہہ سے چہڑالیں -

برزنزگی - میں نے عرض کردیا ہے - کہ
جب تک وہ بڑے جیلخانہ میں نہ جائیں -
تب تک کوئی کوشش نہیں کی جا سکتی -

پیرلنس - اُسوقت تک انتظار نہیں کیا جا
سکتا - معلوم نہیں اس عرصہ میں کیا کچھہ
پیش آجائے - مجھے اب جلدی ماسکو سے
نکل جانا چاہئے - اور میں اپنے ہمراہیوں
کو ہمراہ لے جانا چاہتا ہوں -

برزنزگی - آپ بتائیں آپ کیا کرنا چاہتے
ہیں -

پیرلنس - میری تو یہہ رائے ہے - کہ کل رات
ہم کوشش کریں - کیا وزیر جنگ کے مکان
میں سپاہی بھی رہتے ہیں -

برزنزگی - معمولی تین چار چوکیدار مکان
کی حفاظت کے لیئے ہیں - اور دو سپاہی
قیدیوں کی نگرانی کے لیئے - قیدی رہایشی
مکان سے کچھہ فاصلہ پر ایک مکان
میں بند ہیں - اس مکان کا احاطہ بڑا
وسیع ہے - اور اس میں بہت سی
عمارات ہیں - گرداگرد بڑی اونچی دیوار
ہے - مگر پچہلی طرف کوئی چوکیدار نہیں
صرف دیوار کو ہی کافی حفاظت سمجہا
گیا ہے -

پیرلنس - تو کیوں نہ ہم پچہلی طرف
سے دیوار پر چڑہکر اندر جا اُتریں -
اور قیدیوں کو چہڑاکر اوسی رستہ
واپس آئیں -

برنزکی - میں نے جب ارما کو چھڑا نے کا بہانہ کیا تھا - تو اسی طرح کیا تھا - مگر مشکل یہہ ہے - کہ اس دفعہ سپاہی مقابلہ پر آمادہ ہوں گے -

پرنس - سپاہیوں کو ہم جلدی مغلوب کرکے ان کی مشکیں باندہ دیں گے - یہہ کوئی مشکل نہیں -

برنزکی - لیکن انہوں نے چلانا شروع کیا - تو تمام چوکیدار وہاں جمع ہو جائیں گے -

پرنس - ہم تنہا نہیں ہوں گے - میں اپنے کل ہمراہیوں کو جو ابھی گرفتار نہیں ہوئے - مقررہ جگہ پر آنے کے لئے تاکید کروں گا - ہم سب کے سب احاطہ میں چلے جائیں گے - تاکہ چوکیداروں کی تعداد زیادہ ہو تو ہم سب کو مغلوب کرسکیں - باہر پانچ تیز رفتار گھوڑے تیار رہیں گے - ایک میرے لئے تین قیدیوں کے لئے اور ایک تمہارے لیئے -

برنزکی - میرے لیئے ؟

پرنس - اگر معاملہ نے طول کھینچا - اور تم کو کسی چوکیدار وغیرہ نے شناخت کرلیا - تو پھر تمہارا یہاں رہنا خطرناک ہوگا - اسلئے تم بھی میرے ہمراہ چلوگے - ایک دفعہ ہم گھوڑوں تک پہنچ گئے - تو پھر ہم کسی کے قابو نہیں آسکتے - خواہ ساری پلٹن ہمارے تعاقب میں روانہ کی جاوے -

برنزکی - مگر ارما بیمار ہے - اور اس کو پیچھے چھوڑ جانا اچھا نہیں - مبادا کہیں وہ دشمنوں کے ہاتھ پڑ جائے -

پرنس میں ایک آدمی کی ڈیوٹی لگا دوں گا کہ بحالت تمہارے میری ہمراہ جانے کے وہ ارما کی خبر گیری کرے - اور جب وہ تندرست ہوجاوے تو اُسے بھیس بدلا کر پولنڈ میں لے آئے - اور کیا عجب ہے کہ معاملہ چپ چاپ ہی فیصلہ پاجاوے - اور تم کو میرے ہمراہ جانیکی ضرورت ہی نہ پڑے -

برنزکی - آپ مالک ہیں - جس طرح مجھے ارشاد فرمائیں - میں حاضر ہوں -

پرنس - کل رات کے بارہ بجے ہم کو وزیر جنگ کے مکان کی پچھلی طرف جمع ہونا چاہیئے -

برنزکی - مگر آپ ہمراہیوں کو کس طرح مطلع کرینگے

پرنس - فرسن کے بعد میں نے ایک آدمی کو بطور خادم اپنے پاس رکھا ہوا ہے - اسکی ذریعہ کل رفیقوں کو اطلاع مل جائیگی - وہ بڑا ہوشیار ہے اور کام مستعدی سے کرتا ہے اگرچہ فرسن سے کم درجہ پر ہے مجھے اس بے ایمان کے علیحدہ ہوجانیکا افسوس ہے -

برنزکی - وہ پہلے ہی آپکے ہمراہ کچھ محبت کی خاطر نہ تھا - اسکی بی بی نے مجھے بتایا ہے

کہ وہ بڑا لالچی ہو گیا ہے۔ اور محض روپیہ کمانیکے لالچ سے وہ آپکے ساتھ تھا۔ اب چونکہ اسکو یقین ہو گیا ہے کہ سازش ناکام رہی۔ اور آپکے ہاتھ سے تخت حاصل کرنے کا موقعہ جاتا رہا۔ اسلئے وہ آپسے علیحدہ ہو گیا ہے

پرلنس - لیکن وہ لالچی ہے۔ تو ضرور وہ ہمکو گرفتار کرادیگا۔ کیا عجب ہے کہ وہ وزیر جنگ کے ساتھ جاملے۔

برنزکی - وہ وزیر جنگ کو چھوڑ ماسکو بھر میں کسی کو اپنا چہرہ نہیں دکھا سکتا۔ کیونکہ اسنے اپنی بی بی کو قتل کیا ہے اگر وہ کہیں ملگیا تو فی الفور اُسے قتل کے جرم میں پھانسی دیا جائیگا۔ جان کا خوف اسکو ماسکو سے نکل جانے پر مجبور کریگا۔ اور مجھے تو امید ہے کہ اسوقت تک وہ بہت دور نکل گیا ہوگا یہہ کام اسکی ہاتھ سے سرزد نہ ہوتا تو اسکی طرف سے ضرور ہمیں اندلشہ کرنا چاہئے تھا مگر اب ہمیں اوسکی طرف سے کچھ اندلشہ نہیں رہا۔ میری رای یہہ ہے کہ جس طرح ممکن ہو آپ جلدی ماسکو سے چلے جائیں۔ آپ کا یہاں رہنا خطرہ سے خالی نہیں۔ وزیر جنگ کے جاسوس بڑے ہشیار ہیں۔

پرلنس - اگر کل ہم کامیاب ہوگئے۔ تو میں ضرور چلا جاؤں گا۔

برنزکی - میری یہہ راے ہے کہ اگر ناکامی بھی ہو۔ تب بھی کم از کم آپ کو جلد جانا چاہئے۔ اور مجھے اور رفیقیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہئے۔ ہماری جانیں آپ کی جان کے مقابلہ میں کیا ہیں۔ ہمارے لئے پھانسی پر لٹکایا جانا یا جنگ میں مارا جانا یکساں ہے جب ہم آپ پر جان فدا کر چکے ہیں۔ تو اس بات کا کیا مضایقہ ہے کہ کس طرح ہماری جان نکلتی ہے۔ ہمارے جیسے آپ کو بہتیرے جان نثار مل جائیں گے۔ لیکن خدانخواستہ اگر آپ کہیں گرفتار ہوگئے۔ تو سارا معاملہ ہی درہم برہم ہو جائیگا

پرلنس - میرے پیارے برنزکی۔ تمہارے جیسے آدمی کہاں دستیاب ہو سکتے ہیں اس غدار زمانہ میں کب قابل اعتبار آدمی مل سکتے ہیں۔ دیکھو فرسن کو میں کیسا وفادار خیال کرتا تھا۔ اور اس نے خدمت بھی کس مستعدی کے ساتھ کی مگر اب معلوم ہوا ہے کہ وہ صرف لالچ کی وجہ سے ہمارے ساتھ تھا

برنزکی - ایک فرسن نے غداری کی تو کیا ہوا سینکڑوں آپ کے وفادار خدمتگار ہیں۔ لیکن یہہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہہ ساری بازی آپ ہی کے دم کے ساتھ ہے۔ اس لئے آپ کو اپنی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ ہمارے لئے آپکو اپنی جان خطرہ میں

نہیں گوارا ہی ہا ہے - میرا دل بھی چاہتا
ہے کہ آپ کل کی مہم ترک کر دیں - اور کل
ماسکو سے چلے جائیں - آپ کو کوئی جانتا
پہچانتا نہیں - جنرل اسمنوف کے ذریعہ
آپ پروانہ راہداری حاصل کر سکتے ہیں
قیدیوں کے چھڑانے کے لئے میں
کوشش کرتا رہوں گا - اور جب وہ آزاد
ہو گئے تو آپ کے پاس پہونچ جائیں گے

پرنس - اگر میں خطرہ کے موقعہ پر اپنے
ہمراہیوں کو ترک کر دوں - تو کل مجھے ان
سے کیا امید رکھنی چاہئے - پیارے
برنزکی تم گھبراؤ نہیں - میں ان آدمیوں میں
سے نہیں ہوں - جو خفیف حادثوں کا
شکار ہو جاتے ہیں - میرا دل گواہی دیتا
ہے کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا - اور
مجھے روس کے تخت پر بیٹھنا نصیب ہو گا
میری طبیعت ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرتی
کہ اپنی جان کے خوف سے اپنی ہمراہیوں
کا خیال ترک کر دوں - یہہ بات
میرے لئے زیبا نہیں - تم اچھی طرح
جانتے ہو - کہ جب تک آدمی خطرہ
میں نہ پڑے - تب تک اس کو ناموری
حاصل نہیں ہو سکتی - پھر مجھے تم کس
طرح یہہ صلاح دے سکتے ہو - کہ میں
ایک بزدل کی طرح اپنی جان چھپاتا
پھروں -

برنزکی - میرے پیارے پرنس اس
میں کوئی بزدلی نہیں - میں خود اس لفظ
سے ناآشنا ہوں - میری مراد صرف احتیاط
سے تھی - اور احتیاط کرنے میں کوئی بزدلی
نہیں پائی جاتی - بہت بہتر میں آپ کو نہیں
روکتا - مگر اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا
ہوں - کہ آپ احاطہ کے اندر نہ جائیں اور
گھوڑوں کے پاس باہر کھڑے رہیں -
قیدیوں کے چھڑانے کا کام میرے سپرد
کریں -

پرنس - افسوس میں اس بات کو بھی
منظور نہیں کر سکتا - میں بھی تمہارے
ساتھ اندر چلوں گا - اگر مجھے احاطہ کے اندر لوگوں
سے واقفیت ہوتی - تو تم کو باہر گھوڑوں
کے پاس کھڑا کر جاتا - تاکہ اندر تم کو کوئی پہچان
نہ لے - مگر مجبوراً تمہیں اندر لے جانا پڑے
گا - اب وقت قریب ہے - تم جاؤ - اور میں
مقررہ مقام پر کونٹس کو ملنے جاتا ہوں -
میں نے اُسے آج رقعہ لکھا تھا - اور
مجھے امید ہے - کہ وہ ضرور مقررہ
جگہہ پر آئے گی -

پانچوان باب

اگرچہ پرنس نے جو تدبیر قیدیوں کو چھوڑانے کے لیئے کی تھی وہ نہایت عمدہ تھی۔ اور اُس نے کونٹس تیری سے بھی امداد کا انتظام کرلیا تھا مگر دوسرے دن برنز کی کی زبانی معلوم ہوا کہ اُنہیں اُن تدابیر پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف برنز کی اکیلا ہی اُس کام کو انجام دے سکتا ہے پہرہ داروں کو اپنے ساتھ ملا لینا اور قیدیوں کو بلاکسی شور وغوغا کے چھڑا لینا برنز کی کے نزدیک کچھ مشکل کام نہ تھا مگر زیادہ مشکل جو اُن کو پیش آئی وہ یہہ تھی کہ وہ ماسکو سے کسی بہانہ بھی باہر نہیں جا سکتے تھے ماسکو کے ارد گرد سنگین پہرہ کھڑا کیا گیا تھا۔ اور کسی شخص کو بھی بدون اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے خواہ اُن کے پاس پروانہ راہ داری بھی کیوں نہ ہو باہر جانے نہ دیا جاتا تھا۔ اور اب قیدیوں کے بھاگ جانے کے بعد اور بھی سخت نگرانی کا حکم نافذ ہوا خود وزیر جنگ شہر میں گشت کیا کرتا تھا۔ اور افسروں کو بار بار تاکید کرتا تھا پرنس اور اُس کے رفقا کے لیئے اب کوئی راہ نہ تھی سوائے اس کے کہ کہیں چھپ کر گذارہ کریں۔ اور لوف خدا سے چاہتا تھا کہ غیر ملک کی اُنکو امداد لینی نہ پڑے اس بات سے بہت خوش ہوا کہ وہ ماسکو میں رہنے پر مجبور رہا کیونکہ ماسکو میں رہکر وہ لوگوں کو پرنس کا طرفدار بنانے کی بخوبی کوشش کرسکتا تھا۔ اور اُسکا یہی منشا تھا کہ لوگوں میں ایک عام بغاوت پرنس کے حق میں کھڑی کردے اور اسی طرح بدون سخت مقابلہ اور معرکہ آرائی کے پرنس کو تخت روس پر بیٹھا دے۔

ایک رات کو ایک چھوٹے سے ہوٹل کے کمرہ میں چار آدمی ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے تاش کھیل رہے تھے تین تو اُن میں روسی افسر تھے اور چوتھا نوجوان آدمی اپنے لباس سے پولنڈ کا باشندہ معلوم ہوتا تھا جب کچھ عرصہ کھیل جاری رہی۔ تو یک لخت نوجوان آدمی نے کہا۔ تم دھوکا کر رہے ہو اور ایک لمبی تلوار نیام سے نکالکر اس نے اس زور کے ساتھ تاش پر ضرب لگائی کہ تاش دو ٹکڑے ہو گیا اور تلوار میز میں دھنس گئی۔ میز بھی ضرب نہ سہار کر حرکت میں آ گئی اور روسی افسر غصہ میں بھرے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

ایک ۔۔۔ پولنڈ کے کتے۔ یہ کیا بکواس

تو نے کی ہے جلد اپنی تلوار میز سے نکال کر
اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور گھٹنے
ٹیک کر ہم سے معافی کا خواستگار ہو۔
نوجوان۔ کمینے روسی اگر کچھ جرأت
ہے تو اپنی تلوار نیام سے نکال۔
دوسرا۔ کیا تو انکار کر سکتا ہے
نوجوان۔ ہاں۔ (اور اُس نے
نہایت حقارت سے ان افسروں کی
طرف دیکھا)
پہلا۔ اچھا اگر یوں ہی تیری مرضی ہے
تو تلوار اُٹھا تیرے دن پورے ہو چکے ہیں
نوجوان۔ تم تینوں میرے مقابل
کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم تینوں کا مقابلہ
کرونگا۔
پہلا۔ بڑا ہی چھوڑ دے۔ موت تیرے
سر پر سوار ہے۔ پہلے میرے ہاتھ سے
بچ لے۔ پھر دوسروں کا خیال کرنا۔ لو وار
سنبھالو۔ لڑائی شروع ہوئی۔ نوجوان
نے ایسی سبکدستی سے روسی افسر کے
وار خالی دیئے کہ اسکو تعجب ہوا۔ اسپر
نوجوان نے کہا اب تمہیں میرے بازو
کا زور معلوم ہو گیا ہے۔ اب اپنے
ہمراہیوں کو کہو کہ تیری حمایت کریں ورنہ
تیری خیر نہیں برابر کا مقابلہ جبھی معلوم ہوگا کہ تم تینوں
ایک طرف ہو اور میں اکیلا ایک طرف
صرف ایک اکیلے کے ساتھ لڑنا گویا
قتل عمد کا مجرم بنتا ہے۔ لو اب میری
باری آئی ذرا ہوشیار اوار سنبھالنا یہہ کہتے
ہی ایک وار تو اس نے بالمقابل روسی
افسر پر کیا اور بجلی کی طرح کوند کر باقی
دوسروں کے رخساروں کو تلوار کی
نوک سے چھوا یہہ بات انکو تلوار کھینچنے
کے لئے کافی تھی۔ تینوں بہادر اس
نوجوان پر وار کرنے لگے۔ نوجوان نے
ایک وار خالی دیا۔ اور اس نے اسی
طرح کا نیم دائرہ باندھ کر اچھل کود کر وار
خالی دیئے کہ روسی افسر کچھ گھبرا گئے
نوجوان چاہتا تو انہیں قتل کر دیتا۔ مگر
اس کا منشا خون بہانا نہیں تھا۔ اس نے
جھٹ سبکدستی کر کے پہلے افسر کی تلوار
پر ایسا وار کیا کہ اسکی تلوار ہاتھ سے چھوٹ
کر فاصلہ پر جا پڑی۔ یکے بعد دیگرے دوسروں
کو بھی اس نے بے ہتھیار کر دیا۔ پھر اپنی
تلوار نیام میں کر کے انہیں جھک کر سلام
کیا اور کہا امید ہے آئندہ تم کسی پول
کو کتا نہ کہو گے جو ایک تین روسیوں کو
شکست فاش دے سکتا ہے۔
روسی افسر۔ تم کون ہو۔ گو
تم نے شہریوں کا لباس پہنا ہوا ہے مگر
تم کوئی بڑے جنگجو معلوم ہوتے ہو تمہارا کیا

نام اور عہدہ ہے۔

نوجوان- میں پول ہوں جیسے کہ میرے لباس سے ظاہر ہے اور میں کوئی جنگجو نہیں بلکہ شہری آدمی ہوں ہے مجھے تیغ زنی کا شوق تہا۔ اور میں نے اس میں خاصی مشق کی ہوئی ہے۔ اور کچھ نہیں۔

روسی افسر- تمہارا نام۔

نوجوان- میرا نام ڈلفو ہے میں ماسکو کی سیر کرنے آیا ہوں۔

روسی افسر- یہ تمہارا نام اور کام اصلی نہیں مگر خیر ہم زیادہ اصرار نہیں کرسکتے کیونکہ ہم اسوقت مغلوب ہو گئے ہیں اور تم غالب ہو اسلئے ہمارا حق تمسے سوال کرنے کا نہیں۔

نوجوان- یہہ تمنے عقل کی بات کہی اس سے زیادہ میں تمہیں بتانا نہیں چاہتا تمہارا جو دل چاہے قیاس کرو۔

یہ کہکر نوجوان ڈلفو ہوٹل سے نکل آیا اور اپنے دوست کے ہاں جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا چلا وہ دل میں خیال کر رہا تھا۔ کہ اسکی آج کی کارروائی کا ضرور ماسکو میں چرچا ہوگا۔ اور دیکھیں اس کا اثر کیا پڑتا ہے ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا۔ کہ ایک سنسان جگہ میں امداد امداد کی آواز آئی ڈلفو دوڑ کر وہاں پہونچا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ چھ آدمیوں نے ایک شخص کو نیچے گرایا ہوا ہے اور انہیں سے ایک تلوار سے اسکا کام تمام کیا چاہتا ہے یہ سوچنے کا وقت نہیں تہا۔ ڈلفو نے کود کر ایک ہاتھ سے قاتل کا سر الگ کر دیا۔ اُس کے ہمراہی یہ دیکھکر ایک دم اُس پر ٹوٹ پڑے مگر نوجوان ڈلفو جو تجربہ کار تین آدمیوں کو شکست دیکر آیا تہا۔ پانچ بے رحم قاتلوں سے کب خوف کہا سکتا تہا۔ اُس کی تلوار بجلی کی طرح اُن کی آنکھوں کے سامنے چمکنے لگی اور ابہی پانچ منٹ نہیں گذرے ہوں گے کہ پانچ سے دو آدمی گھایل ہوکر زمین پر گر پڑے۔ باقی تین دہشت زدہ ہوکر بھاگ نکلے جب میدان صاف ہوگیا تو وہ شخص زمین سے اُٹھا اور ہاتھ بڑھا کر ڈلفو کا شکریہ ادا کرنے لگا۔ اور کہنے لگا اگر تم ایک منٹ نہ آتے تو میرا کام اُن قاتلوں نے تمام کر دیا تہا۔

ڈلفو- مگر انہوں نے کیوں تم پر حملہ کیا۔

شخص- مجھے شک پڑتا ہے کہ میرے ایک دشمن نے جو ایک مقتدر آدمی ہے ان قاتلوں کو میرے قتل کرنے پر

پر آمادہ کیا۔ صاحب تم کون
ہو۔ اور تمہارا کیا نام ہے۔
ڈلفو۔ میں ایک پول ہوں۔ اور
بالکل گمنام ہوں۔ اس سے تمکو
میرا کچھ پتہ نہ ملے گا۔ کیونکہ میں کوئی
بڑا معزز آدمی نہیں ہوں۔
شخص۔ مجھے ہمیشہ یاد رکھوں گا کہ
کس شخص نے آج رات میری جان
بچائی۔ کوئی شک نہیں کہ اُن قاتلوں
نے مجھ پر پورا غلبہ پا لیا تھا۔
معلوم ہوتا ہے کہ وہ میرے
پیچھے چپ چاپ آئے اور اس سنسان
جگہ میں جب کہ میں محض بے خبر تھا یکلخت
سے مجھ پر حملہ کرکے مجھے نیچے گرا دیا۔
اور مجھکو تلوار کھینچنے کا بھی موقع نہ دیا
کیونکہ وہ خوب جانتے ہوں گے۔ کہ اگر
ایک دفعہ میں تلوار کھینچ لیتا تو اُن کی
خیر نہیں تھی۔ مگر صاحب تم بھی کوئی
بلا کے جنگجو ہو۔ ایسا زور بازو اور
ایسی ہاتھ کی صفائی میں نے کم دیکھی
ہے۔ مہربانی کرکے مجھے اپنا نام بتادو
شاید میں کسی وقت آج کا معاوضہ
ادا کرسکوں۔
ڈلفو۔ میرا نام ڈلفو ہے اور میں
صرف ماسکو کی سیر کرنے آیا ہوں۔
اتفاق سے میں نے تمہاری امداد
کی آواز سُن لی۔ اور تمہاری
امداد کو پہونچا تم اگر میری جگہ ہوتے
تو ایسا ہی کرتے یہ ایک معمولی بات
ہے اور میرا آپ پر کوئی احسان نہیں
کیونکہ میں نے ایک مغلوب شخص
کی امداد کی ہے۔ جو مجھ پر وقت کے
لحاظ سے فرض تھی۔ آپ دل میں
معاوضہ کا خیال ہی نہ لاویں۔ لیجئے بندہ
رخصت ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ
بخیریت و عافیت سے گھر پہونچ جاوینگے
شخص ذرا ٹھیرو۔ یہ لو میری انگوٹھی
مجھ سے اسکو پہن لو۔ اور یاد رکھنا کہ اگر
کبھی تمکو امداد کی ضرورت پڑے۔ تو
اس انگوٹھی کو میرے پاس بھیج دینا۔
خواہ تم کیسی ہی مصیبت میں کیوں نہ
ہو۔ میں تمہاری امداد کو پہونچونگا۔ اور
جوں کہو گے عمل میں لاؤنگا۔ کیونکہ
میں اس بات کو فراموش نہیں کرسکتا
کہ محض تمہاری بدولت میری جان
بچ گئی ہے اور میرے دشمن کو ناکامی
حاصل ہوئی ہے۔
ڈلفو نے انگوٹھی لینے سے انکار
کیا جب اس شخص نے کہا کہ یہ کسی
معمولی آدمی کی انگوٹھی نہیں یہ جنرل

لبسمنوف کی انگوٹھی ہے۔ تو ڈلفو نے انگوٹھی لے کر اس سے کہا اچھا جنرل صاحب میں آپ کے اصرار پر انگوٹھی لے لیتا ہوں اگر آپ اپنے وعدہ پر قایم رہے تو عجب نہیں۔ کہ اس انگوٹھی کو میں کبھی استعمال میں لاؤں۔

جنرل۔ ہاں۔ میں اپنی جان تک تو دریغ کبھی نہیں کرونگا اور اس سے بڑہ کر تمکو کام ہی کیا ہو سکتا ہے یہ کہکر دونوں نے مصافحہ کیا اور اپنے اپنے راستہ چلے۔

ڈلفو۔ جب اپنے مکان کے نزدیک پہونچا۔ جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ تو باہر کا دروازہ بند پایا۔ یہ مکان ایک مشہور یہودی کا تھا جو بڑا مالدار سمجھا جاتا تھا۔ اور تمام اُمرا اُس کے قرضدار تھے ڈلفو نے حسب معمول دروازے پر دستک دی مگر کسی نے دروازہ نہ کھولا۔ ڈلفو نے دروازے کے ساتھ کان لگایا اور اندر سے اُسے چند آدمیوں کی آواز سُنائی دی۔ اُس نے سمجھا ہو نہ ہو آج رات اسکے دوست کے ہاں چور پڑے ہیں۔ اور اُسکو لوٹنا چاہتے ہیں۔ کوئی تدبیر کرنی چاہئے کہ دروازہ کھل جائے ایک دفعہ اندر چلا جاؤں اور پھر دیکھوں گا کہ معاملہ کی کیا صورت بنتی ہے۔

ڈلفو نے پھر زور سے دروازہ پر دستک دی۔ اور بلند آواز سے کہا "موسیٰ دروازہ کھول۔ ایک شخص نے اندر سے آواز بدلا کر پوچھا "کون اسوقت دروازہ توڑ رہا ہے؟

ڈلفو۔ میرے دوست دروازہ کھولدے مجھے روپیہ کی ضرورت ہے اور میں کچھ جواہرات گروی رکھنے آیا ہوں۔

آواز۔ چلے جاؤ۔ یہ وقت لین دین کا نہیں ہے مجھے بیزار مت کرو۔

ڈلفو۔ میرے دوست موسیٰ۔ میرے جواہرات بڑے قیمتی ہیں اور روپیہ تھوڑا ہی قرض لوں گا۔ دیکھو پچھتاؤ گے اور وقت ہاتھ نہیں آئیگا۔ میں کسی اور کے ہاں چلا جاؤنگا۔ مجھے روپیہ کی سخت ضرورت ہے جلدی دروازہ کھولو۔

پانچ منٹ تک کوئی جواب نہ ملا۔ ڈلفو نے دل میں سمجھا کہ غالباً چور آپسمیں مشورہ کرتے ہوں گے۔ اور خیال کرتے ہوں گے کہ مجھسے جواہرات چھین کر مجھے باہر نکال دیں۔

آخر کار دروازہ کھلا - اور ڈلفو نے اندر جا کر دیکھا کہ موسٰی یہودی کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے اور چھ مسلح راہزن اُسکے گرد کھڑے ہیں -

ڈلفو - واہ میرے دوست - تمہارے ہاں گاہک بہت آئے ہوئے ہیں جبھی مجھے کہتے تھے کہ یہ لین دین کا وقت نہیں - خوب تم لین دین میں بخوبی مصروف ہو -

یہودی نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک چور نے جو اُن کا سرگروہ تھا - آگے بڑھ کر کہا " وہ جواہرات دکھا جنپر تو قرض اُٹھانا چاہتا ہے -

ڈلفو - اور تو کون بدمعاش ہے - جو مجھ سے یہ سوال کرتا ہے -

چور - ہم موسٰی یہودی کے اس وقت قائم مقام ہیں - اس لئے ہمیں جواہرات دکھاؤ - پھر ہم تجھکو روپیہ قرض دیں گے

ڈلفو - تو جھوٹ بکتا ہے میں جانتا ہوں تم سب چور ہو - اگر تم نے میرے ساتھ زیادہ بات کی تو بجائے جواہرات کے تلوار کے کاری زخم اپنے جسم پر دیکھو گے -

چور - (ہنس کر) تو بیوقوف معلوم ہوتا ہے اندھے دیکھتا نہیں کہ تو ہمارے قابو میں ہے تیری جان ہمارے ہاتھ میں ہے چاہیں تو اسی وقت تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں - مگر ہم تمپر رحم کھاتے ہیں - لا جواہرات دکھا -

ڈلفو (تلوار کھینچ کر) او نادان انہیں خبر نہیں کہ میں ابھی تیرا سر اڑا دونگا - اور تیرے ہمراہیوں کو گلی تک جانے نہ دونگا -

چور - اچھا ٹھہر تجھے اس بیہودہ پن کا مزہ چکھاتا ہوں -

اس نے تلوار کھینچ کر ڈلفو پر وار کیا اس خیال سے کہ اسکا کام تمام کر دے - مگر چور نے سخت دھوکا کھایا وار خالی گیا اور ساتھ ہی ڈلفو کی تیز تلوار ہوا کاٹتی ہوئی اس کے سر پر پڑی اور اوس کے گلے تک اُتر گئی - چور دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑا - اس کے ہمراہی ہاتھ کی ایسی صفائی دیکھکر دنگ رہ گئے مگر جلدی سنبھل کر انتقام کے جوش سے ڈلفو پر ایک دم ٹوٹ پڑے اتفاق سے کمرہ چھوٹا تھا - اور پانچوں چور ایک ہی دفعہ ڈلفو پر وار نہ کر سکتے تھے ڈلفو کی تلوار پھر ہوا کو چیرتی ہوئی ایک چور کے سر پر پڑی اور اُسے گھائل کیا - ایک منٹ کے بعد تیسرا چور بھی لہو لہان ہو کر فرش پر گرا

باقی تین گھبرا گئے - اور دو زانو ہوکر رحم
کے خواستگار ہوئے - ڈلفو نے انہیں
کہا کہ اپنے ہمراہیوں کی لاشوں کو اٹھا کر
چلے جاؤ - اور پھر کبھی اس مکان کا رُخ
نہ کرنا اس لئے جلدی سے یہودی کے
بند کھولے - وہ اندر سے تین بوریاں لایا
تینوں لاشیں انہیں ڈالی گئیں اور تینوں
باقی ماندہ چور لاشوں کو اٹھا کر مکان
سے باہر نکال دیئے گئے جب وہ چلے
گئے تو موسٰے نے کہا کونٹ ارلوف -
میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - صرف
تمہاری ہی بدولت میری جان بچ گئی -

ارلوف - موسٰی - نادان ہوگیا ہے
کہ اس طرح تو مجھے مخاطب کرتا ہے اتنی
جلدی ہی بھول گیا ہے بس یاد رکھ کہ میرا
نام ڈلفو ہے - جب تک ہمارا کام ختم نہ
ہو جائے -

موسٰی - معاف کیجئے گا - شکریہ کے جوش
میں میرے منہ سے اصل نام نکل گیا
آئندہ احتیاط رکھونگا خدا وہ وقت جلد
لاوے کہ اس اخفا کی ضرورت نہ رہے

ارلوف - موسٰی معاملہ ذرا مشکل ہوگیا
ہے وزیر جنگ کے جاسوس چار طرف
پھر رہے ہیں آج میں نے ایسی کارروائی
کی ہے کہ وزیر جنگ کی توجہ اور طرف
پھر جاوے - اور میں اس کو حیران کرنے
کے لئے اور بھی کچھ کرونگا - اب مجھے
آرام کرنے دو - ہاں تم ایلین کوئی تازہ
خبر لایا تھا کہ نہیں -

موسٰی - آج وہ نہیں آیا - غالباً کوئی
ضروری خبر اُسے نہ ملی ہوگی - اُسکا بھیس
مکمل ہے - امید نہیں کہ وہ پہچانا جائے
آپ بھی بھیس بدل کر جایا کریں -

ارلوف - میری طرف سے تم مطمئن
رہو - میں جو کچھ کر رہا ہوں ٹھیک کر
رہا ہوں - ہماری کامیابی اسی پر منحصر
ہے کہ عام لوگوں کے دلوں میں ہماری
ہمدردی کا جوش پھیل جائے - میں
مختلف گروہوں کے سرغنوں کے ساتھ
بات چیت کر رہا ہوں - امید ہے کہ
ہم کامیاب ہوں گے -

موسٰی - اور پھر کیا ہی خوشی اور
راحت ہمیں نصیب ہوگی - اور خصوصاً
مجھے اس خیال سے کہ میرا روپیہ خوب
کام آیا -

ارلوف - موسٰی تم خوب یاد رکھو
کہ تمہارا روپیہ بڑے منافع پر لگ رہا
ہے تمہیں ایک ایک کے دو دو ملینگے
ایسا بھاری سود تمنے عمر بھر میں نہ لیا
ہوگا - مگر یہ تو بتاؤ اگر بالفرض ہمیں

فوج بھرتی کرنی پڑے تو کیا تم کافی روپیہ دے سکوگے - گو مجھے یقین ہے - کہ ہمیں ایسی ضرورت نہ پڑیگی - اور تھوڑے خرچ سے ہی ہمارا کام چل جائے گا -

موسٰی - میں نے کیا کہنا ہے - آپ خود آنکھوں سے دیکھ لیں اور اندازہ کرلیں کہ میرے پاس آپ کی ضرورت پورا کرنے کے لئے کافی روپیہ ہے یا نہیں -

موسٰی آرلوف کس طرح میں ابھی آپ کو تہ خانہ میں لے جاتا ہوں جسکا راز مجھسے وہ چور پوچھ رہے تھے - اور مجھے سخت عذاب دے رہے تھے - میں نے کسی آدمی کو ابھی تک یہ راز نہیں بتایا - مگر آپ سے انکار نہیں ہوسکتا - کیونکہ اگر آپ نہ آتے تو ہمیرا کام تمام ہو چکا تھا - گو خزانہ چوروں کو نہ ملتا - مگر خزانہ میرے کسی کام نہ کا تھا - میں گو یہودی ہوں مگر اتنا خوب سمجھتا ہوں کہ وہ خزانہ بس اب آپ ہی کا ہے -

ارلوف - نہیں تمہارا خزانہ تمکو مبارک ہو - میں ضرورت کے مطابق خرچ کرونگا - اور دوگنا ادا کرونگا -

موسٰی ارلوف کو ایک چھوٹے سے کمرے میں لے گیا - وہاں اُس نے ایک سپرنگ دبایا - اور ایک راستہ دکھائی دیا - اس راستہ سے ۳ فٹ آگے بڑھ کر اس نے ایک اور سپرنگ دبایا اور ایک دروازہ کھل گیا - ارلوف اور موسٰے دونوں ایک کمرہ میں داخل ہوئے جو نہایت ہی آراستہ تھا اور اسکے ساتھ ہی تین چار کمرہ اور تھے اخیر کے کمرہ میں پہونچکر موسٰی نے دو آہنی صندوق جو دیواروں میں نصب تھے کھولے - ارلوف نے جو صندوقوں کے اندر نظر کی تو کیا دیکھا کہ مختلف قسم کے خالص جواہرات تھیلوں میں بھرے ہوئے اور کئی تھیلیاں اشرفیوں سے پر ہیں -

ارلوف - موسٰی تمنے تو معلوم نہیں کتنی سلطنتوں کا خزانہ اندر جمع کر رکھا ہے - اس قدر دولت سے تو روس کے برابر ایک اور سلطنت بنائی جا سکتی ہے تیری آنکھیں تو چندھا گئی ہیں -

موسٰی - یہہ سب کچھ آپ پر نثار ہیں اگر روپیہ سے آپ کا مطلب حاصل ہوسکے تو پھر کیا چاہئے -

ارلوف - بیشک روپیہ بڑی چیز ہے اور روپیہ سے سب کام نکل سکتے

ہیں مگر پھر بھی روپیوں کی ضرورت ہے۔
اچھا جو خدا کو منظور ہے۔ میں پرنس کو ملونگا
تو ضرور تمہاری وفاداری کا ذکر کرونگا۔

موسٰی۔ پرنس کہاں رہتا ہے۔

ارلوف۔ میں نے اس رات کے بعد جب
ہم آزاد ہوئے پرنس کو نہیں دیکھا۔ میں نے
خود اُسے تاکید کی تھی کہ کہیں باہر نہ نکلے۔
امید ہے کہ ہرسنر کی کی معرفت ہمیں اسکی
جائے رہائش سے اطلاع مل جائے گی میں
نے تمبرلین کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔ کہ
ہرسنر کی کو مل کر خبریں دریافت کرتا رہے۔
مگر آج وہ آیا نہیں۔

موسٰی کیا یہ اچھا نہو گا۔ کہ پرنس ان کمروں
میں رہے یہاں اسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

ارلوف۔ بیشک تم نے ٹھیک کہا ہے۔
مگر میں نے دریا کے کنارے ایک ماہی گیر کے
ساتھ انتظام کیا ہوا ہے جو ایک جھونپڑی
میں رہتا ہے دیکھنے کو باہر سے وہ ایک
جھونپڑی ہے۔ مگر اس کے نیچے رہائش کے
لئے خفیہ کمرے بنے ہوئے ہیں۔ وہ جگہ نہایت
محفوظ ہے۔ بہر حال میں پرنس سے اس بارہ
میں مشورہ کرونگا۔ کیونکہ ہمیں جلد کوئی
کارروائی کرنی چاہئے۔ دیر میں بہت خطرہ ہے

موسٰی۔ مگر شاہی فوج کا کیا حال ہے میں نے
سنا تھا کہ جنرل لبسمنوف پرنس کے ساتھ
ملا ہوا ہے۔

ارلوف۔ بیشک ایسا ہی تھا۔ مگر
جب سے ہماری پہلی سازش ناکام گئی
اسوقت سے جنرل بھی کچھ سرد ہو گیا ہے۔
شائد اس نے کچھ خیال کیا ہے کہ سازش
کامیاب نہ ہو گی۔

موسٰی۔ اگر جنرل لبسمنوف پرنس
کے ساتھ نہ ہوا تو کامیابی کی کوئی صورت
نہیں۔ کیونکہ شہر کی بغاوت جسکی آپ
کوشش کر رہے ہیں شاہی فوج کے سامنے
کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ شاہی فوج فی الفور
بغاوت کو دبا دے گی اور قتل عام کا بازار گرم
کرے گی۔ کئی بغاوتیں اسی طرح روکی گئی
ہیں یہ شاہی فوج کے سپاہی ہیں جو اپنے ہموطنوں
کو قتل کرنے میں ذرا دریغ نہیں کرتے بڑے
بے رحم اور سفاک ہیں۔

ارلوف۔ گھبراؤ نہیں خدا سب مشکل
آسان کر دے گا۔ آج جنرل لبسمنوف کی
میں نے ایک خدمت ادا کی ہے اور امید
ہے کہ وہ وقت پہ ہماری خوب امداد کرے گا۔
اس طرف سے ہمیں کوئی فکر نہیں مجھے تو
روسی جاسوسوں کی طرف سے اندیشہ
ہے۔ یہ بڑی بلا کے آدمی ہیں۔ جاسوسی
انہیں پر ختم ہے۔

موسٰی۔ خصوصاً کبروف ا۔ جس نے

پہلی سازش کو خاک میں ملا دیا۔
ارلوف۔ خدا کرے کہ وہ کبھی میرے ہتھے چڑھے۔ تو اسکو جاسوسی کا مزہ چکھاؤں مگر ایک کبروف تو نہیں۔ سینکڑوں جاسوس وزیر جنگ نے چھوڑے ہوئے ہیں۔ اور سرکاری روپیہ بارش کی طرح برس رہا ہے۔
موشی۔ اچھا اب رات بہت گذر گئی اب چلکر اپنے کمرہ میں آرام کریں اور میں بھی اب آرام کرتا ہوں۔ میں اُس وقت کا خیال کرکے اب بھی کانپ رہا ہوں۔ کہ اگر آپ وقت پر نہ آتے تو میرا کیا حشر ہوتا۔
ارلوف۔ اور ہماری سازش کو بھی سخت صدمہ پہونچتا۔

چھٹا باب

دوسری رات کو قریباً گیارہ بجے ارلوف ایک معمولی لباس پہنے ہوئے اور لمبی تلوار کپڑوں میں چھپائے ہوئے یہودی کے مکان سے نکلا۔ اسکا اصل منشار پرنس کو ملنے کا تھا۔ مگر جب وہ ایک امیر محلہ میں پہونچا تو ایک مکان سے چیخنے چلانے کی آوازیں آئیں۔ نوجوان فی الفور دروازے پر پہونچا وہاں ایک روسی سپاہی کھڑا تھا۔
ارلوف۔ ایک طرف ہو جاؤ سپاہی پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ مارے جاؤگے۔
مگر ارلوف بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے بڑھا اور سپاہی نے تلوار کھینچ لی۔ ارلوف نے بھی تلوار نیام سے نکالکر اُلٹی طرف سے اسکے سر پر اس زور سے ماری کہ سپاہی بیہوش ہوکر گر پڑا۔ اور ارلوف دوڑ کر مکان کے اندر چلا گیا۔ ایک کمرہ میں ایک خوبصورت نوجوان انیس سالہ لیڈی ایک صلیب کے سامنے دوزانو دعا مانگ رہی تھی۔
ارلوف کو دیکھکر وہ چونک پڑی۔ اور اسکی گھبراہٹ دیکھکر ارلوف نے کہا لیڈی صاحبہ معاف رکھنا۔ میں نے دخل در معقولات دیا ہے۔ مگر مجھے خیال ہے کہ میں نے چیخنے اور چلانے کی آوازیں سنی تھیں۔
لیڈی۔ (مطمئن ہوکر) بیشک اس مکان میں آج رونا اور پیٹنا ہے کیونکہ میرے والد کو گورنر نے کسی سازش کے الزام میں پکڑ منگایا۔ حالانکہ ہمیں کسی سازش کا کوئی علم نہیں چھ سپاہی اندر گھس آئے اور میرے باپ کو گھیر لیا اور اسکے عیال اطفال کے سامنے اسکو زمین پر گرا دیا۔ اب اسکی مشکیں باندھ کر اسکو اٹھا کر

لیجانا چاہتے ہیں میں خوفناک نظارہ برداشت نہ کرکے خدا سے یہاں دعا مانگ رہی ہوں۔
ارلوف۔ وہ غالباً اس ساتھ کے کمرہ میں ہیں۔
ارلوف دروازہ کھولکر اس دوسرے کمرہ میں گیا۔ اس نے ایسا نظارہ دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں خون بھر گیا۔ چھ ظالم سپاہی تلوار کھینچے کھڑے تھے اور ایک عمر رسیدہ امیر زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے سرہانے اسکی بی بی بیٹھی ہوئی تھی۔ اور پاس ہی ایک تیرہ سال کا لڑکا کھڑا تھا۔ جو بار بار قہر کی نظروں سے روسی سپاہیوں کو دیکھ رہا تھا۔ غالباً دل میں کہہ رہا تھا اگر میں جوان ہوتا۔ تو تمکو اس بدسلوکی کا خوب مزہ چکھاتا جونہیں ارلوف اندر داخل ہوا سپاہیوں کے افسر نے جو بڑا منہ زور وحشی تھا ارلوف کو غصہ سے کہا۔ "تو کون ہے"!
ارلوف۔ میں پول ہوں۔
افسر۔ تیرا کیا نام ہے؟
ارلوف۔ قاتل۔ میں تیرے جیسے سفاک آدمیوں کو اپنا نام نہیں بتایا کرتا۔
افسر۔ کیا تو جانتا ہے کہ تو کس کو مخاطب کر رہا ہے۔
ارلوف۔ تیرے بھونکنے سے قیاس کرتا ہوں کہ ایک کتے کو۔!
افسر (اپنے سپاہیوں کو) اس گستاخ آدمی کو فی الفور قتل کر ڈالو۔
ارلوف۔ ٹھہرو میں لحظہ بھر کے لئے ہتھیار پھینک دیتا ہوں۔
افسر۔ خوب اب تجھے ہوش آگیا ہے اور بہت جلدی آیا ہے۔
ارلوف (اسکی پرواہ نہ کرکے) لیڈی صاحبہ آپ ذرا دوسرے کمرہ میں چلی جائیں اپنے بیٹے کو بھی ہمراہ لے جائیں۔ امید ہے کہ میں اس افسر کی منت سماجت کرکے تیرے شوہر کی خلاصی کرا دونگا۔
لیڈی معہ اپنے لڑکے کے دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ ارلوف کی بات پر اس نے اعتبار کر لیا۔ اور اپنے دل میں سمجھ لیا کہ وہ ضرور اس کے شوہر کی کچھ امداد کریگا۔
افسر۔ بے ایمان آدمی کس نے تجھے اس مکان میں حکم کرنے کا اختیار دیا ہے۔
ارلوف۔ (تلوار دکھاکر) اس میرے جانباز رفیق اور جاں نثار دوست نے۔
افسر۔ کیا تو مقابلہ پر آمادہ ہے۔
ارلوف۔ ظالم آقا کے ظالم نوکر میں تیری تواضع کرنے کے لئے حاضر ہوں۔
افسر۔ پاجی آدمی کیا تو سمجھتا ہے کہ میں

ایک دغا باز کو اپنے ساتھ تنہا لڑنے کا
استحقاق دونگا۔

ارلوف۔ میں کبھی امید نہیں کر سکتا کہ
تو ایسا کریگا۔ ایک کُتا جو ایسا بے شرم ہے
کہ ایک بوڑھے آدمی کو اسکی عورت اور بچے کے
سامھنے زمین پر گرا دیتا ہے اور اُسکی مشکیں
باندھتا ہے وہ کبھی اپنے حریف کے بلمقابل
تنہا لڑنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتا۔

افسر۔ دغا باز آدمی میں نے بڑا حوصلہ
کیا۔ اگر زیادہ بکواس کی تو ابھی ڈھیر کر دونگا۔

ارلوف۔ مجھے امید نہیں کہ ایسا کرنے
کی جرأت کر سکے چونکہ تجھے تامل ہے۔ اور
تو کوئی بزدل اور کمینہ ہے اس لئے میں
تجھے اس مکان کے مالک کی طرف سے حکم
دیتا ہوں کہ اپنے ظالم سپاہیوں کو لیکر
اس مکان سے فی الفور نکل جا۔

افسر۔ اب اور بھی متعجب ہوا اس نے
سمجھا کہ اس کا حریف غالباً تنہا نہیں ضرور
اس کے ہمراہ اور آدمی ہوں گے۔ کیونکہ
ایک آدمی چھ سپاہیوں کے مقابلہ کی
کبھی جرأت نہیں کر سکتا۔ وہ اسی حیرانی
میں تھا۔ کہ یکایک دروازہ زور سے کھلا اور
سپاہی جسکا ارلوف نے سر توڑا تھا۔ لہو
لہان حواس باختہ پکارتا ہوا اندر آیا۔ دغا
دغا۔ جونہی اسکی نظر ارلوف پر پڑی وہ
چلا یا۔

وہ دیکھو دغا باز کھڑا ہے اسکو گرفتار کر لو۔
یہہ سنتے ہی سپاہیوں نے ارلوف پر
حملہ کیا۔ خوش قسمتی سے کمرہ بڑا تھا ارلوف
اپنی لمبی تلوار کو حسب منشا چلا سکتا تھا
پانچ منٹ نہ گذرے تھے۔ کہ سپاہیوں
کے حوصلے ٹوٹ گئے اور افسر تو ششدر
رہ گیا۔ اب تک تو ارلوف صرف اپنے
بچاؤ پر تھا جب اس نے دیکھا کہ دشمن کا بازو
کمزور ہو گیا ہے اور ضربیں اچھی پڑنے لگیں
تو اس نے جھٹ بجلی کی طرح کونکر ایک روسی کو ڈھیر
کیا وہ گرا ہی تھا کہ دوسرا اچھلا کر فرش کے ساتھ جا
ملا تیسرے ... کی بھی خوب گت بنی باقی ماندہ
سراسیمہ ہو کر بھاگ گئے۔

جب لڑائی ختم ہو چکی تو ارلوف نے لیڈی کو
بلا کر کہا کہ تمہیں جلدی بھاگ جانا چاہئے ابھی
وہ بدمعاش جو بھاگ گئے ہیں ایک بڑی پلٹن
لیکر یہاں آجائیں گے اور میں بھی اتنے کثیر
سپاہیوں کا مقابلہ نہیں کر سکونگا۔

لیڈی۔ افسوس ہم کہاں بھاگ سکتے ہیں۔
اور کدھر جا سکتے ہیں تمنے بیشک ہمکو بچایا ہے
مگر ہماری قسمت بُری ہے اور ہم ضرور مارے
جائیں گے۔

ارلوف۔ اگر تم میری ہمراہ چلو تو میں تمہیں
ایک محفوظ جگہ میں لے جاؤنگا۔ مگر زخمی آدمی

کا کیا علاج ہو۔

زخمی امیر۔ میں گو ناطاقت ہوں مگر چل سکتا ہوں۔

ارلوف۔ تو اُٹھو دلیری کرو۔

ارلوف اور امیر آدمی کی لڑکی اسکو سہارا دیکر مکان سے نکلے اور جلدی ایک غیر آباد گلی میں پہونچکر یہودی کے مکان کی طرف گئے خوش قسمتی سے انہیں کوئی راستہ میں نہ ملا اور بخیریت وعافیت جائے پناہ پر پہونچگئے ارلوف نے حسب معمول دروازہ پر دستک دی اور موسٰی نے دروازہ کھولا۔

ارلوف۔ موسٰی۔ آج میں کچھ مہمان لایا ہوں جو تمہاری حفاظت میں رہیں گے۔

موسٰی۔ بڑی خوشی سے جب تک وہ چاہیں میرے ہاں مہمان رہ سکتے ہیں۔

ارلوف۔ انکو نیچے کمروں میں لے گیا جنکا ذکر گذشتہ باب میں ہو چکا ہے۔ اور کہا یہاں آپ کچھ عرصہ تک بحفاظت رہ سکتے ہیں۔

اس امر کے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ امیر اور ارلوف کے مابین سازش کا ذکر ہوا اور امیر آدمی ایسے حال سے آگاہ ہوکر جسکے متعلق وہ ناکردہ گناہ میں گرفتار ہوا تھا۔ سازش میں ہمہ تن شریک ہوگیا اور پرنس کی ہمدردی کا دم بھرنے لگا۔

دن کے وقت دو تین دفعہ یہودی کے مکان پر روسی افسر بھیس بدلے ہوئے آئے۔ مگر یہودی کے مکان پر کچھ نہ دیکھکر واپس جاتے رہے۔

بات یہ تھی کہ ارلوف کے گذشتہ رات کے کارنامے تمام ماسکو میں مشہور ہو گئے تھے وزیر جنگ بھی متحیر تھا۔ کہ یہ نئی بلا کہاں سے آگئی۔ اُسے یقین نہ آتا تھا کہ ایک اکیلا آدمی اتنے سپاہیوں کا مقابلہ کر سکے اور پھر غالب آئے چنانچہ وزیر جنگ نے ایک عام اشتہار دیا کہ جو شخص ڈلفو نامی پول کو زندہ یا مردہ پکڑ لائے گا۔ اسکو ایک ہزار روبیل انعام دیا جائے گا۔ اس کا خیال تھا کہ اس طرح ہر ایک سپاہی جاسوس اور شہری آدمی ڈلفو کی تلاش میں لگا رہے گا۔ اور انعام کے لالچ سے اسکو گرفتار کرنے کی کوشش کریگا اور وہ جلدی اس کے قابو آجائے گا۔

وزیر جنگ کو قیدیوں کے بھاگ جانے کی وجہ سے شہنشاہ کی طرف سے سخت ملامت ہوئی تھی۔ اور اسکا پختہ یقین تھا کہ اگر اس نئی بلا کے کارنامے شہنشاہ تک پہونچ گئے اور یہ بھی کہ ابتک وہ گرفتار نہیں ہوا۔ تو شہنشاہ ضرور اُسے معزول کر دے گا۔

ارلوف کا خیال بالکل ٹھیک نکلا۔ کہ وزیر جنگ کی توجہ سب کی سب ڈلفو کے گرفتار کرنے کی طرف مائل ہو گئی۔ مگر وزیر جنگ

کی پیرا ئے ارلوف کے وہم میں نہ گذری تھی۔ کہ وہ ڈلفو کے لئے انعامی اشتہار دیگا۔ جسکی وجہ سے تمام کہ وہ اسکی گرفتاری کے دہن میں لگ جاویں گے۔ اور ہر اجنبی آدمی کو گھیر لیا کریں گے۔ اور اسی طرح اصل ڈلفو کو بھی گرفتار کرنے کا موقعہ پالیں گے۔

ساتواں باب

ارلوف دن بھر یہودی کے تہ خانہ میں چھپا رہا اور امیر آدمی کے ساتھ جسکا نام کونٹ بڈسکا تھا سازش کے متعلق بحث کرتا رہا۔ پچھلے پہر کے قریب موسٰی جو شہر میں پھرنے گیا تھا۔ خبر لایا کہ شہر کے نمایاں مقام پر ایک اشتہار چسپان ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جو شخص ڈلفو نامی پول کا سر کاٹ کرلے آئے گا اسکو ایک ہزار روبل انعام دیا جائے گا۔

اشتہار میں ڈلفو کا مختلف حلیہ اور لباس درج ہے جسمیں اسے مختلف لوگوں نے دیکھا ہے جب ارلوف نے یہ سنا تو اسنے تلوار کے دستہ پر ہاتھ رکھکر کہا۔ یہ میری رفیق ہے جو ایسے نازک وقت میں میرا ساتھ دیگی وہ روسی بھی بڑا ہی بہادر ہوگا۔ جو ڈلفو کے سر کا انعام حاصل کرنے کا مدعی

بنے گا۔ اسی رات کو بارہ بجے سے پہلے ارلوف پھر شہر میں جانے کے لئے تیار ہوا موسٰی نے اسے منع کیا اور کہا اب آپ کو خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہئے شہر میں اشتہار کی وجہ سے ایک دہوم مچی ہوئی ہے اور بہت لوگ آپ کی تلاش میں پھر رہے ہیں مگر ارلوف نے کہا دوست گھبراؤ نہیں میں خواہ مخواہ خطرہ میں نہیں پڑونگا۔ اگر میں اندر بیٹھا رہوں تو ہمارا کام رک جاوے گا۔ یہ کہکر اس نے لباس تبدیل کیا۔ اور ادنے درجہ کا بھیس بدلکر مکان سے نکلا۔ تھوڑی دور گیا تھا۔ کہ اوسے تین روسی سپاہی روند پھرتے ہوئے ملے اور بکری چرانے والے ذرا ٹھہر جا اور ہماری بات سن۔"

ارلوف۔ (ٹھہر کر) تم مجھسے کیا چاہتے ہو۔
سپاھی۔ کیا تو پول ہے۔
ارلوف۔ بلاشبہ۔
سپاھی۔ کچھ روپیہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔
ارلوف مگر میں تیرے جیسے سے روپیہ حاصل کرنے کی امید نہیں کرسکتا۔
سپاھی۔ پاجی آدمی ضرور تجھے امید رکھنی چاہئے۔
ارلوف اچھا دکھاؤ تمہارے پاس روپیہ کہاں ہے
سپاھی۔ کیا تو نے ایک شخص ڈلفو نامی کو

دیکھا ہے۔

ارلوف۔ ہاں میں اس نوجوانکو اچھی طرح جانتا ہوں

سپاھی۔ (اپنے ہمراہیوں کو) یہ تو خوب بات بنی۔ (ارلوف سے) دیکھو آج رات تجھکو ہمارے ساتھ رہنا ہوگا۔ ہم تجھکو خوب تماشا دکھاویں گے

ارلوف۔ میں تماشا دیکھنا نہیں چاہتا۔ اور نہ میرے پاس روپیہ ہے جس سے ہوس پوری کروں۔

سپاھی۔ مگر۔ اُلو۔ بیوقوف تیرے پاس روپے سے بھی زیادہ قیمتی چیز ہے۔

ارلوف۔ وہ کیا۔

سپاھی۔ بس یہی کہ تو ڈلفو کو پہچانتا ہے۔

ارلوف۔ اس کا فائدہ ؟

سپاھی۔ تو ہمارے ساتھ چل اور اُس کی شناخت کردے۔

ارلوف۔ مجھے کیا معلوم کہ اس وقت وہ کہاں ہوگا۔

سپاھی۔ ہم تجھے خود لے چلتے ہیں۔

ارلوف۔ میں نہیں جاسکتا۔

سپاھی۔ تجھے ضرور جانا ہوگا۔

ارلوف۔ ہرگز نہیں۔

سپاھی۔ خوب کیا تیرے پاس۔ پاس ہے ؟

ارلوف۔ پاس کیا ؟

سپاھی۔ شہر میں رات کو پھرنے کا۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ آج گورنر نے سخت حکم دیا ہے۔ کہ کوئی شخص بدوں پاس کے رات کو شہر میں پھرنے نہ پاوے۔

ارلوف۔ میرے پاس تو کوئی پاس نہیں۔

سپاھی۔ تو یا تو ہمارے ساتھ چل اور یا ہم تجھے حوالات میں لے چلتے ہیں۔ کیا اب بھی راضی ہو کہ نہیں۔

ارلوف۔ تم ڈلفو کو کیوں ڈھونڈتے ہو۔

سپاھی۔ اسلئے کہ اُس کے سر کے لئے ایک ہزار روبل کا انعام مقرر ہے۔

ارلوف۔ یہ کیوں ؟

سپاھی۔ وزیر جنگ نے اشتہار دیا ہے وجہ کو معلوم ہے

ارلوف۔ اگر تمکو ڈلفو ملگیا تو اسکا سر کاٹ لوگے

سپاھی۔ آن فان میں ہم اسکا سر کاٹ لیں گے۔

ارلوف۔ کیا کبھی تمنے ڈلفو کو دیکھا ہے۔ ؟

سپاھی۔ نہیں۔

ارلوف۔ میں نے بھی ایسا ہی خیال کیا تھا۔

سپاھی۔ اس سے تمہاری کیا مراد ہے۔

ارلوف۔ میری یہ مراد ہے کہ اگر ڈلفو کو تمنے دیکھا ہوتا۔ تو تم اسکا سر اُتارنے کے متعلق اتنی جلدی زبان نہ ہلاتے۔

سپاھی۔ وہ ہم تینوں کے مقابلہ میں کیا کرسکتا ہے

ارلوف۔ بس یہی کہ تم تینوں کا ایک ایک کان اُڑا دیگا۔

سپاھی۔ میرا دل چاہتا ہے کہ تجھے اس گستاخی کا مزہ دوں

ارلوف۔ میرے دوست۔ اپنی طاقت بیفائدہ مجھ پر خرچ نہ کرو۔ خوب یاد رکھو۔ کہ

اگر ڈلفو سے تم دوچار ہوئے تو تمکو اپنی ساری قوت بازو در کار ہوگی۔

سپاھی۔ تیری گستاخانہ باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تو دراصل ایسا نہیں جیسا کہ تو دکھائی دے رہا ہے۔

ارلوف۔ اس میں کیا شک ہے۔

سپاھی۔ تو بھی ضرور کوئی باغی ہے اور اجبیس بدلے ہوئے ہے۔

ارلوف۔ ممکن ہے تمہارا قیاس صحیح ہو۔

تینوں نے تلواریں کھینچ لیں۔ اور کہنے لگے۔

سچ بتا تو کون ہے؟

ارلوف۔ کیا تم جاننا چاہتے ہو کہ میں کون ہوں

سپاھی۔ اگر تمنے سچ نہ بتایا تو ہم ابھی تجھکو کاٹ ڈالیں گے۔

ارلوف (ہنس کر) ٹھیرو ٹھیرو۔ ناراض نہ ہو۔ میں یونہی تمہارے ساتھ ہنسی کر رہا تھا سنو میں تمکو ابھی ڈلفو سے ملا سکتا ہوں۔

سپاھی۔ اگر تو ایسا کرے تو ہم تمکو ایک سو روبل انعام دیں گے۔

ارلوف۔ روبل مجھے پہلے دو۔

سپاھی۔ پیشگی نہیں جب تو ہمکو اس آدمی سے ملادے گا تب دینگے۔

ارلوف۔ مگر مجھے کس طرح اعتبار آئے۔ کہ تم اس وقت مجھکو روبل دو گے۔ شاید تم انکار کردو اور ہنسی میں ٹال دو۔

سپاھی۔ نہیں ہم اُسوقت تجھکو روبل دیدینگے یقین کرو۔

ارلوف۔ جو میں تمکو ڈلفو کے سامنے کردوں

سپاھی۔ ہاں۔

ارلوف۔ پیشتر اس کے کہ تم اسکا سر کاٹو۔

سپاھی۔ بلاشک۔

ارلوف۔ قسم کھاؤ۔

سپاھی۔ ہمیں اپنی عزت کی قسم ہے ہم تمکو اس وقت روبل دیدینگے۔

ارلوف۔ سنو۔ دوستو۔ تمنے اب پختہ وعدہ کردیا ہے۔ دیکھو پھر نہ جانا۔

سپاھی۔ ہرگز نہیں ہم کچھ ایسے نہیں۔

ارلوف۔ بہت اچھا۔ لاؤ مجھے روبل دیدو

سپاھی۔ پہلے ڈلفو کو دکھاؤ۔

ارلوف۔ میں ہی ڈلفو ہوں جو تمہارے روبرو کھڑا ہوں۔

تم کا گولہ اس قدر دہشت نہیں دلاتا۔ تارپیڈو کشتی کے پھٹنے کی آواز ایسی بھیانک نہیں ہوتی۔ توپ سے کلیجہ ایسا نہیں دہلتا جیسے کہ ارلوف کے آخری فقرہ سے سپاہیوں کے دل پر ہیبت چھاگئی۔ وہ ایک سکتہ کے عالم میں آگئے۔ اور کچھ بول نہ سکے۔

ارلوف۔ میرے پیارے دوستو۔ اپنا اقرار پورا کرو۔ اور مجھے میرا روبل دیدو۔

سپاھی۔ (سنبھل کر) یہ کوئی بڑا لالچی ہے

دوسرا۔ بڑا مکار ہے۔

تیسرا۔ بیوقوف اپنی جان کو خطرہ میں ڈالکر زر کا لالچ کرتا ہے اور ایک روبل کے پیچھے جان دینا چاہتا ہے۔ سچ مچ یہ کوئی بیوقوف ہے یا دیوانہ ہے۔

ارلوف۔ دوستو۔ اب ہچکچاتے کیوں ہو لاؤ اپنا اقرار پورا کرو۔

سپاھی۔ اُلّو۔ تو جانتا نہیں کہ اگر میں نے تجھے روبل دیا تو ساتھ ہی تیرا سر کاٹ ڈالیں گے۔

ارلوف۔ یہ تمہارا اپنا کام ہے۔ میرا روبل مجھے پہلے دیدو۔

سپاھی۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعی ڈلفو ہے۔

ارلوف۔ میں قسم کھاکر کہتا ہوں۔ میں ہی ڈلفو ہوں۔ جسے تم ڈھونڈ رہے ہو میرا روبل دیدو۔

سپاھی (تلوار دکھاکر) روبل کے بجائے یہ لو ارلوف دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور اس نے جھٹ لمبی تلوار نیام سے نکال لی۔

ارلوف۔ دیکھو تمنے وعدہ خلافی کی ہے اور میرا روبل حسب وعدہ تمنے نہیں دیا بہت بہتر۔ اچھا اُس کے معاوضہ میں میں تمہارا ایک ایک کان اُڑا دونگا۔ اور کان کٹے ہوئے تمنے اپنے افسر کے پاس جانا اور کہنا کہ ڈلفو ہمکو بڑی تلاش سے مل گیا تھا۔

تینوں نے یکبارگی ڈلفو پر حملہ کیا۔ دو منٹ تو دو دو ہاتھ ہوئے مگر اس کے بعد ارلوف نے ایک کو کہا دیکھو اور اُس کی تلوار ہوا میں چمکتی ہوئی دکھائی دی۔ اور لحظہ بھر میں نمبر ایک کا کان اُڑ گیا۔ سپاہی کی تلوار ہاتھ سے گر پڑی ارلوف کی بے رحم تلوار دوسری مرتبہ ہوا میں چمکتی ہوئی روسی نمبر ۲ کا کان صاف کر گئی۔ پھر ایک دفعہ یہ مہلک تلوار اُٹھی۔ اور بلند ہوکر روسی نمبر ۳ کا کان کھا گئی۔ کان اس طرح صاف اُڑے کہ گویا اُسترے سے تراش دیئے گئے ہیں تینوں سپاہیوں نے اپنے ہاتھ کان پر رکھ لئے جنمیں سے لہو جاری تھا۔ اور نہایت پشیمان ہوئے اور ایک نے کہا واقعی تو کوئی شیطان ہے انسان نہیں۔

ارلوف۔ بیوقوف میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ جب تو ڈلفو سے ملے تو ذرا صبر اور تامل سے کام لینا۔ اب اسی حالت میں اپنے افسر کے پاس جاؤ۔ اور کہو کہ ہم ڈلفو کو تو ملے تھے۔ مگر اسکا سر لانے کے بجائے اپنا ایک ایک کان اس کے پاس چھوڑ آئے ہیں" یہ کہکر ارلوف نے تلوار نیام میں کر لی۔ اور ہنستا ہوا دوسری طرف چلا گیا۔ ابھی کچھ فاصلہ پر وہ گیا تھا کہ ایک آدمی فوجی لمبا چوغا پہنے اور چہرہ قریباً چھپائے ہوئے ایک ہوٹل سے نکلا۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی دبے پاؤں روانہ ہوا۔ ارلوف

بھی اُن کے پیچھے چلا۔ جب وہ دو چار گلیاں
طے کر کے ایک تاریک مقام پر پہونچے پچھلے
آدمی نے سیٹی بجائی۔ اور فی الفور چھ مسلح
آدمیوں نے پہلے آدمی کو گھیر لیا۔
ارلوف نے سمجھا کہ یہ دوسرا گروہ انعام حاصل
کرنے کا خواہشمند ہے۔
اور غالباً پہلے شخص کو اُنہوں نے ڈلفو سمجھا
ہوگا۔ پہلا شخص اپنے آپ کو گھیرے میں
پاکر اپنا بچاؤ کرنے لگا۔ اور اگرچہ چھ آدمی اسکے
مقابل تھے مگر اس نے سب کے وار خالی دیئے۔
اس کی بہادری دیکھکر ارلوف بھی اس کی تعریف
دل میں کرنے لگا۔ اس خیال سے کہ مبادا ایسے
شجاع کو کوئی زخم لگے۔ جھٹ تلوار کھینچ کر اسکی
حمایت پر کھڑا ہو گیا۔ گو یہ سپاہی بہت چالاک دست
تیغ زن تھے اور بڑی جوانمردی سے لڑے مگر ارلوف
اور اجنبی دو کے مقابلہ میں کچھ نہ کر سکتے تھے۔ سپاہی
زخمی ہو کر گرنے لگے۔ اور دو تین میدان چھوڑ کر
بھاگ نکلے۔

اجنبی۔ اے دوست میں تیری امداد کا بڑا شکر
گذار ہوں۔ تو نے نہایت اڑے وقت پر میری
حمایت کی ورنہ معلوم نہیں کیا نتیجہ ہوتا۔

ارلوف۔ آواز پہچان کر۔ آہا میرے پرنس
آپ کہاں۔

پرنس۔ آہا۔ ارلوف میرے بہادر لفٹنٹ
تو کہاں۔

ارلوف۔ میں عادتاً شہر کی سیر کر رہا تھا۔

پرنس۔ اور میں بھی آج خلاف معمول ایک
کام کے لئے نکلا تھا۔ مگر معلوم نہیں یہ حرامزادے کیسے
میرے پیچھے لگ گئے۔

ارلوف۔ صرف انعام کے لالچ سے۔

پرنس۔ انعام کیسا۔

ارلوف۔ ایک شخص ڈلفو نامی کا سر لانے
کے لئے وزیر جنگ نے ایک ہزار روبل انعام
دینے کا اشتہار دیا ہے۔ ایک گروہ کو میں پہلے
انعام دے آیا ہوں دوسرے گروہ کی آپ کے
سامنے گت بنی۔

پرنس۔ ڈلفو کون ہے اور اُس نے کیا کیا ہے

ارلوف۔ آپ کا ایک ادنے خادم ہے۔
اور اُس نے روسی سپاہیوں اور افسروں
کی خوب ہی گت بنائی ہے ماسکو میں اُسکی
دھوم مچ گئی ہے۔

پرنس۔ تو وہ تم ہی ہو گے میرے ہمراہیوں
میں سے اور کون ایسا منچلا اور شجاع ہو سکتا ہے

ارلوف۔ بندہ جناب کا تابعدار غلام
ہے بہتر ہے کہ ہم جلدی کسی حفاظت کی جگہ
چلیں عجب نہیں کہ جو سپاہی بھاگ گئے ہیں
وہ اور کمک لاکر ہمارا تعاقب کریں مجھے اپنی
تو فکر نہیں مگر حضور کا خیال ہے اگر آپ کو کوئی
آسیب پہونچا تو پھر ہماری ساری امیدیں
خاک میں مل جائیں گی اور ساری کوششیں

برباد ہو جائیں گی۔
دونوں نے قدم اٹھائے مگر تھوڑی دیر بعد انہیں پیچھے سے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ وہ سمجھے کہ غالباً بہت سے سپاہی انہیں گرفتار کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اگر وہ اسی طرح چلتے گئے تو سپاہی انہیں گھیر لیں گے اور معلوم نہیں ان کی تعداد کتنی ہے۔
ارلوف مناسب سمجھکر ایک ہوٹل میں چلا گیا جسکا مالک انکا ہمراز تھا۔ وہاں انہیں تمرلین ملا۔ ارلوف نے انہیں کچھ ہدایات دیں۔ اور پرنس کو کہا جس وقت یہاں لڑائی شروع ہوئی۔ آپ نے تمرلین کے ہمراہ چپ چاپ نکل جانا اور جہاں آپ کو وہ لے جائے جلدی چلے جانا۔ اتنے میں سپاہی آپہونچے ارلوف اُنسے دو چار ہوا۔ چھوٹے سے کمرہ میں اتنے مسلح آدمی تلوار نہیں چلا سکتے تھے ابھی ایک دو وار ہی ہوئے تھے کہ یک لخت ارلوف کی ہدائیت کے مطابق لمپ گل ہو گیا اور کمرہ میں تاریکی چھا گئی۔ ارلوف نے خوب تلوار چلائی اور پھر چپکے سے مکان میں سے نکل گیا سپاہیوں کو کچھ دیر بعد ہوش آئی کہ وہ آپسمیں ہی لڑ رہے ہیں اور انکا حریف روپوش ہو گیا ہے۔
جب ارلوف یہودی کے مکان پر پہونچا۔ تو پرنس اور تمرلین کو دروازہ پر کھڑے پایا۔ اور خوش ہو کر کہنے لگا۔ شکر صد شکر آپ صحیح سالم یہاں پہونچ گئے ہیں۔ میں اگر وہ تدبیر نہ کرتا۔ تو ہمارا بچاؤ مشکل تہا۔
اتنے میں موشی نے دروازہ کھولا۔ اور ارلوف پرنس کو تہ خانہ کے کمرہ میں لیگیا۔ اتفاق سے کونٹ پڈسکا بھی آیا تھا۔ پرنس کی اس سے ملاقات ہوئی اور اس نے اطاعت کی حلف اٹھالی۔
ادہر تو خوشی کی باتیں ہو رہی تھیں ادہر وزیر جنگ اپنے کمرہ میں نہایت پشیمان بیٹھا ہوا تھا۔ کہ کرنل شوزکی آیا۔ اور اس نے کہا میری گارڈ کے تین سپاہی ڈلفو کو لئے آتے ہیں۔
وزیر۔ (خوش ہو کر) اور ڈلفو کو گرفتار کر لائے۔
شوزکی۔ نہیں صاحب۔
وزیر۔ اسکا سر کاٹ کر بھی نہ لائے۔
شوزکی۔ بجائے اس کے سر کے وہ اپنا ایک ایک کان وہیں چھوڑ آئے کہتے ہیں کہ ڈلفو نے مقابلہ کر کے انکا ایک ایک کان اڑا دیا۔
وزیر۔ تو یہ نوجوان کوئی جادوگر معلوم ہوتا ہے
شوزکی۔ اس سے بھی زیادہ کیونکہ جب سپاہی ایک مشتبہ آدمی کو گرفتار کرنے لگے۔ تو ڈلفو نے پہونچ کر انہیں بھی شکست دی۔ اور پھر ایک ہوٹل میں ایک بڑی تعداد کا

مقابلہ کیا - ۱۱ آدمی ہلاک ہوئے -
اور تین مجروح جو ہسپتال میں ہیں - وہ
آپ صاف بچ کر نکل گیا -
وزیر - تعجب ہے کہ صرف ایک آدمی تمام
شاہی گارڈ کو نیچا دکھا رہا ہے - اور ہم اسکا
بال بینکا بھی نہیں کر سکتے شوزکی کیا تم کہہ
سکتے ہو کہ وہ کون ہے -
شوزکی - میں کچھ بھی قیاس نہیں کر سکتا
انسان میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا - جو
اس قسم کے کار نمایاں کرے اتنے اتنے
آدمیوں کا تن و تنہا مقابلہ کرکے انکو
شکست دے - اور آپ ایک زخم بھی
نہ کھاوے - میں کوئی رائے اُسکی بابت
نہیں لگا سکتا -
وزیر جنگ - اچھا کرنل سپاہی اس کے
پیچھے لگائے رکھو - اور انکو تاکید کرو کہ وہ
اسکو زندہ یا مردہ میرے پاس لاویں ورنہ
بیس سپاہی اور پانچ چھوٹے افسر قرعہ
اندازی کر کے قتل کئے جائیں گے -

آٹھواں باب

ارلوف نے پرنس سے یہی صلاح کی کہ
جب تک کوئی اور اچھا موقعہ نہیں ملتا
اس وقت تک پرنس یہودی کے مکان
ہی میں رہے اس لئے پرنس نے تمرلین کو
اپنے پہلے مکان کا پتہ دیکر کہا کہ وہاں جاکر
مالا باری کو اس حال سے اطلاع کر دے تاکہ
وہ پرنس کی غیر حاضری سے ملول اور فکرمند نہو
اس کے بعد پرنس - ارلوف اور کونٹ بڈسکا
مشورہ کرنے لگے - ارلوف نے جو مصالح تیار
کیا ہوا تھا - ظاہر کیا اور اوسپر بہت سی رائے
زنی کے بعد اس بات پر زور دیا گیا - کہ جب
تک فوجی ڈویژن ماسکو قابو میں نہ لایا جائے
تب تک کامیابی مشکل ہے - اسپر پرنس نے
کہا کہ اس ڈویژن کے کمانڈر جنرل مسمنوف کو میں
نے قابو کیا ہوا تھا - مگر جب ہماری سازش
ناکام رہی تو وہ سرد پڑ گیا - اسوا سے
اس کے وزیر جنگ کو اسپر شبہ ہے اور وہ
اس کی تخریب کے درپے ہے -
ارلوف - خوب جنرل مسمنوف کی جان پر
حملہ وزیر جنگ کی طرف سے تھا -
پرنس - کیسا حملہ !
ارلوف نے سارا ماجرا کہہ سنایا اور آخر پر
وہ انگوٹھی پیش کی -
پرنس - (خوش ہوکر) ارلوف واقعی تمنے
بڑا کام کیا - اب وہ کہیں جا نہیں سکتا بیچارے
کو کیا خبر تھی - جب اس نے انگوٹھی دی تھی
کہ کتنا بڑا مشکل کام اس ذریعہ نکالا
جائے گا -

جب سب مرحلے طے ہو چکے تو ارلوف نے
پرنس اور کونٹ کو آرام کرنے کے لئے کہا اور
آپ انکو بتانے کے بغیر پھر ایک دفعہ شہر میں
نکلا اُسے گویا روسی افسروں اور سپاہیوں کے
ساتھ لڑنے کا مزہ آگیا تھا۔ اور وہ چاہتا تھا۔
کہ شہر میں ایک دفعہ ایک شور مچاوے اور
روسی سپاہیوں کو ذلیل اور رسوا کرے۔
اور اس طرح لوگوں کے دلوں میں موجودہ
حکومت کی حقارت اور اپنی عظمت بٹھا دے
ناسکہ میں اس بات عجیب کھلبلی مچی ہوئی
تھی روسی سپاہی کبھی ایک بے گناہ آدمیوں
کو اذیت دے رہے تھے۔ اس خیال سے
کہ شاید ڈلغوان کے ہاتھ آئے۔ ہمارا ہیرو
پھرتا پھرتا کچھ دور نکل گیا تھا۔ کہ اُسے
چند سپاہی ملے جو ایک نوجوان کو اذیت
دے رہے تھے۔

ارلوف۔ ٹھیرو۔ تم کیوں اس غریب
آدمی کو اذیت دے رہے ہو۔

سپاہی۔ کیا تو اس غریب آدمی کی حمایت
کرتا ہے۔

ارلوف۔ بلاشبہ۔

سپاہیوں نے اس آدمی کو چھوڑ دیا اور ارلوف
کی طرف متوجہ ہوئے اُن میں سے ایک
جو بڑا وحشی مشہور تھا آگے بڑھا اور ارلوف
کے منہ پر ایک طمانچہ لگایا۔

ارلوف۔ تو نے کیوں طمانچہ مارا ہے

سپاہی۔ تیری گستاخی کی وجہ سے۔

ارلوف نے پکڑ کر اسکو زمین پر دے مارا
اور کہا اچھا تو بھی اپنی گستاخی کی سزا پالے
سپاہی کے ہمراہی بھی یہ دیکھکر کھل
کھلا کر ہنس پڑے۔ سپاہی جلد اٹھ کھڑا
ہوا اور تلوار نکالنا چاہتا تھا۔ کہ اس کے
ہمراہیوں نے کہا ٹھیرو۔ ذرا ہمیں اس
بیوقوف کا تماشا دیکھنے دو۔ ابھی اسکو
ہلاک نہ کرنا۔

ایک۔ کیا تو ڈلغو کو جانتا ہے۔

ارلوف۔ اگر میں اُسے جانتا بھی ہوں گا
تو تیرے جیسے آدمی کو اس سے کیا فایدہ
پہونچے گا۔

دوسرا۔ تو بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہے

ارلوف۔ تجھے اس سے کیا میری اپنی
زبان ہے۔

دوسرا۔ مگر زبان درازی کا تجھے حق نہیں

ارلوف۔ میرا حق ہے اور میں جو چاہوں
بول سکتا ہوں۔

سپاہی۔ میری بات کا جواب دے کہ تو ڈلغو کو
جانتا ہے کہ نہیں۔

ارلوف۔ اُسے میں جانتا ہوں

سپاہی۔ اور کیا یہ بھی جانتا ہے کہ اس وقت
وہ کہاں ہے۔

ارلوف۔ ہاں یہ بھی جانتا ہوں۔
سپاھی۔ اچھا بتا وہ کہاں ہے۔ ورنہ تیری جان کی خیر نہیں۔
ارلوف۔ تجھے میری زبان پر حکومت کرنے کا اختیار کس نے دیا ہے۔
سپاھی۔ اگر تو نہ بتائے گا تو تیری زبان ابھی نکال دی جائیگی۔
ارلوف اگر میں تمہیں بتا دوں تو تمہیں اس سے کیا حاصل ہو گا۔
سپاھی۔ یہ ہمارا کام ہے تیرا نہیں۔ تو صرف ہمکو اس کا پتہ بتا دے۔ (ہمراہیوں سے) ذرا تلوار کی نوک اس کی زبان پر چبھو دے پھر اس کی زبان کھل جائیگی۔
دوسرا۔ نہیں پہلے ہم کو یہ راز بتا لے۔ پھر اسکی خبر لیں گے۔ کیونکہ ہم تلوار صرف چبھونا نہیں چاہتے بلکہ اس کے سینہ سے ایک دم پار کر دینگے اور ہمیشہ کے لئے اُسے خاموش کر دینگے۔
ارلوف۔ تم ڈلفو کو ضرور ملنا چاہتے ہو
سپاھی۔ ہاں۔
ارلوف۔ میرا خیال تھا۔ کہ روسی سپاہیوں نے ابتک ڈلفو کے ہاتھ اچھی طرح سے دیکھ لئے ہیں اور شاید وہ اُسے ملنے کی زیادہ کوشش نہ کرینگے۔
سپاھی۔ مجھے تو اس کی زبان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ڈلفو کا کوئی جاسوس ہے۔
ارلوف۔ نہیں صاحب میں اُس سے بھی بڑھکر ہوں۔
سپاھی۔ کیا؟
ارلوف۔ میں خود ہی ڈلفو ہوں۔
سپاھی۔ نہیں تو جھوٹ بکتا ہے۔
ارلوف نے جھٹ تلوار نکال کر سپاہی کا رخسارہ زخمی کیا۔ اور کہا یہ تیری گستاخی کی سزا ہے۔ اب تو سب کے سب اسپر ٹوٹ پڑے۔ مگر لڑائی جلدی ختم ہو گئی ارلوف کی ساحرہ تلوار ایک ایک کو زخمی کرتی گئی۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ کہتا جاتا تھا۔ خوب تو ڈلفو کی تلاش میں تھا۔ تو بھی۔ اور تو بھی۔ لو۔ یہ لو۔ اور تو یہ لے۔ اور تو یہ اور تو ایک ہزار روبل کے بدلے یہ لے غرض سب کو گھائل کیا اور اخیر میں کہا۔ اگر وزیر جنگ کے پاس کوئی مرد میدان نہیں تو بہتر ہے۔ وہ خود میرے مقابلہ پر آئے۔ یہ کہکر ارلوف آگے بڑھا۔ وہ رات ماسکو کے لئے بڑی خطرناک تھی۔ اودھر اودھر لڑائی ہنگامہ کا زور تھا۔ اور کئی بیگناہ آدمی روسی سپاہیوں کا شکار ہو رہے تھے۔ یکا ایک مکان سے لڑائی کی آواز آئی۔ ارلوف فی الفور وہاں پہونچا اور کیا دیکھتا ہے کہ چھ سات روسی ایک امیر اور

اسکے نوکروں کا مقابلہ کر رہے ہیں ارلوف کے پہونچتے ہی امیر آدمی زخمی ہو کر گر پڑا اسکی بی بی چلا کر اسپر گر پڑی۔ تاکہ اُسے ہلاک ہونے سے بچائے۔ مگر بے رحم روسی سپاہی نے عورت پر وار کرنے کے لئے تلوار اٹھائی۔ ارلوف کود کر آگے بڑھا۔ اور ایک ہی وار میں روسی سپاہی کا ہاتھ تلوار سے صاف اڑا دیا۔ باقی سپاہی ارلوف پر ٹوٹ پڑے مگر ارلوف کی بے رحم تلوار نے انہیں امن لینے نہ دیا۔ اور چشم زدن میں سب کو گھائل کر دیا اور ان میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑا۔

لیڈی نے ارلوف کا شکریہ ادا کیا مگر گھبرا کر کہنے لگی کہ مجھکو بھی مار ڈالو۔

ارلوف۔ میں نے کبھی کسی عورت کو تکلیف نہیں دی تمنے میری عزت کا اچھا معاوضہ نہیں دیا۔

لیڈی۔ جب میرا شوہر مر گیا تو میں زندہ رہکر کیا کرونگی۔ میں روسی سپاہیوں کے ہاتھ سے بےعزت ہونا نہیں چاہتی۔ مجھے تلوار دو میں خود مر جاتی ہوں۔

ارلوف۔ زخمی امیر کو دیکھکر تمہارا شوہر مرا نہیں بلکہ زندہ ہے تم اُسے ہوش میں لاؤ۔

لیڈی۔ مگر اسکا کیا فایدہ ہم اور سپاہیوں کے ہاتھ آجائیں گے۔ اور قتل کئے جائیں گے۔

ارلوف۔ نہیں میں تمکو حفاظت کی جگہ بھیج دونگا۔ جہاں تم آرام سے رہو گی۔ جب تک کہ مطلع صاف نہیں ہوتا۔

لیڈی اور ارلوف دونوں ملکر امیر آدمی کو ہوش میں لائے اس کے زخم باندھے۔ جب اُس میں کچھ طاقت آئی تو اُس نے اُنہیں دریا کے پار حفاظت کی جگہ کا پتہ دیا۔ اور نشان بھی سمجھا دیئے۔ جنکے ذریعہ مالک مکان فی الفور اُن پر اعتبار کرلے۔ اور وہ انہیں نچلے کمروں میں رہنے کی اجازت دے۔

نواں باب

ابھی صبح نمودار نہ ہوئی تھی۔ کہ ارلوف یہودی کے مکان میں پہونچا۔ اور بستر پر جا کر سو رہا کیونکہ رات کے واقعات سے وہ بہت تھک گیا تھا۔ آرام کی اسے سخت ضرورت تھی۔ خدا جانے کل کیا واقعات پیش آئیں

پچھلے پہر کے قریب تمرلین آیا اور برنسر کی زبانی اطلاع دی کہ ڈلغو کے رات کے کارنامے سنکر شہنشاہ روس بڑے غضب میں آیا اور وزیر جنگ کو نہایت سخت سست کہا کیونکہ شہنشاہ کو خیال ہے کہ اگر اس شخص نے ... پکڑ لیا تو کہیں بغاوت ہی نہ کھڑی کردے وزیر جنگ نے گورنر ماسکو کا

کا قصور بیان کیا اور شہنشاہ نے اُسے
معزول کرکے جنرل بڈسکو کو گورنر مقرر کیا ہے۔
یہ شخص بڑا دلاور اور مشہور تیغ زن ہے۔
بڑا قوی ہیکل ہے اور اسکو دیو خیال کرتے
ہیں۔ علاوہ خونی معرکوں کے اس نے
کئی ڈوئل لڑے ہیں اور ہمیشہ اس نے حریف
کو قتل کیا ہے۔ اس کی ڈیوٹی لگائی گئی
ہے۔ کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے ڈلفو کو
قتل کرے۔ اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ
وہ ضرور ایسا کرے گا۔ اس لئے ارلوف
کو برنسز کی نے تاکید کی ہے کہ رات کو باہر
نہ نکلے کیونکہ برنسز کی خوب سمجھتا ہے۔ کہ
ڈلفو در اصل ارلوف ہے۔ ارلوف کو
چھپا رہنا چاہیئے جب تک برنسز کی اسکو
پھر اطلاع نہ کرے۔ اور معاملہ کچھ فرو ہو
جائے۔ ارلوف مسکرا کر چپ ہو رہا۔ مگر جب
نصف رات گذری وہ بھیس بدل کر حسب
معمول شہر میں گیا۔ اور پھرتا پھرتا دریا کی
طرف جانکلا۔ تاکہ معلوم کرے کہ وہ امیر
آدمی اور اسکی لیڈی بلفورس کے پاس پہنچ
گئے ہیں یا نہیں۔ ابھی وہ منزل مقصود پر
نہ پہونچا تھا۔ کہ اُسے ایک قوی ہیکل آدمی مسلح
سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ ارلوف
کو دیکھکر وہ ٹھہر گیا "کھڑے رہو پاجی"۔
ارلوف۔ کیوں کیا کہتا ہے۔

اجنبی۔ کیا تو مجھے بتا سکتا ہے۔ کہ ڈلفو
نامی تیغ زن کہاں رہتا ہے۔
ارلوف۔ تو کیوں اسکی تلاش میں ہے
اجنبی۔ اس سے تجھے کچھ سروکار نہیں
ارلوف۔ تو میرا بھی کام نہیں۔ کہ تیرے
سوال کا جواب دوں۔
اجنبی۔ تجھے ابھی ہوش آجائیگی۔ جب
تجھے معلوم ہوگا۔ کہ میں کون ہوں۔
ارلوف۔ تو کون ہے
اجنبی۔ میں بڈسکو۔ ماسکو کا گورنر ہوں
ارلوف۔ اور تجھے بھی ہوش آجائیگی جب
تجھے معلوم ہوگا کہ میں کون ہوں۔
بڈسکو۔ تو کون ہے ؟
ارلوف۔ میں ڈلفو ہوں۔
بڈسکو۔ حیران ہوا۔ اور اُسے یقین نہ
آیا اس نے خیال کیا کہ یہ کوئی بیہودہ آدمی
ہے۔ اور یونہیں لاف مارتا ہے اس نے اسے
ڈرانے کے لئے کہا کیا تو جانتا ہے کہ میں
ڈلفو کو کیوں تلاش کر رہا ہوں۔
ارلوف۔ ہاں میں خوب جانتا ہوں۔
بڈسکو۔ اور کیا سچ مچ تو ہی ڈلفو ہے۔
ارلوف ہاں۔
بڈسکو۔ بیوقوف تو مجھسے ہنسی کر رہا ہے
ارلوف۔ ہرگز نہیں۔
بڈسکو۔ تو نادان آدمی سمجھ لے کہ میں

میں ڈلفو کو قتل کرنے کے لئے ڈھونڈ رہا ہوں

اسرلوف - بہت بہتر میں موجود ہوں۔ اگر ہمت ہے تو مجھے قتل کر دو۔

بڈسکو اب بہت ہی متعجب ہوا اُس نے ڈلفو کی شجاعت کا حال سنا تھا۔ اور یہ بھی کہ وہ بڑا زباندراز ہے مگر اُسکا قد اُس کے مقابلہ پر کچھ نہ تھا۔ اور وہ حیران تھا کہ اس قامت کا آدمی کس طرح اتنے آدمیوں کو تنہا شکست دے سکتا ہے دراصل وہ کچھ گھبرا گیا۔

بڈسکو پھر ایک دفعہ پوچھتا ہوں کیا تو ہی ڈلفو ہے

اسرلوف - ہاں ابھی تجھکو یقین آجائے گا۔

بڈسکو - وہی جس کے ہاتھ شہنشاہ کے وفادار سپاہیوں کے خون سے آلودہ ہیں -

اسرلوف - ہاں وہی۔

بڈسکو - اگر تو وہی ڈلفو ہے تو میں تجھے مقابلہ کے لئے چیلنج کرتا ہوں -

اسرلوف - میں بالکل تیار ہوں اس نے لمبی تلوار کپڑوں کے نیچے سے نکال کر کھینچ لی

بڈسکو - ٹھیر جا۔

اسرلوف - کیوں۔

بڈسکو - میں نے تجھے چیلنج کیا ہے

اسرلوف - اور میں نے منظور کیا ہے۔

بڈسکو - میں تجھے اس وقت عزت دینا نہیں چاہتا اور ایک بہادر آدمی کے ہاتھ سے مارے جانے کا موقعہ نہیں دے سکتا۔

اسرلوف - میں نے تمہارا مطلب نہیں سمجھا

بڈسکو - تو باغی ہے۔

اسرلوف - اور تو سر سے لیکر پاؤں تک جھوٹا ہے۔

بڈسکو - میں تجھ سے توں توں میں میں نہیں کرنا چاہتا۔

اسرلوف - اور تو کیا کرنا چاہتا ہے۔

بڈسکو - میں تجھے کل ماسکو کے سامنے قتل کرونگا۔

اسرلوف - یہ دام ہے۔

بڈسکو - کس طرح۔

اسرلوف - تاکہ تم مجھے گرفتار کر لو۔ سنو بڈسکو - تو نے بڑا دعوے کیا تہا کہ تو تنہا مجھے قتل کرے گا۔ اور ایک ہزار روبل انعام حاصل کرے گا۔

بڈسکو - تمکو کس طرح معلوم ہے کہ میں نے ایسا دعوئے کیا ہے۔

اسرلوف - تمام ماسکو میں یہ مشہور ہے تو اس وقت میری تلاش میں تھا میں خود تجھے اتفاق سے آملا ہیں تیرے سامنے موجود ہوں۔ اب کون سی بات تجھے مجھسے لڑنے اور ہزار روبل حاصل کرنے سے روکتی ہے

بڈسکو - لوگ یقین نہیں کریں گے کہ میں نے تنہا تجھے قتل کیا۔

اسرلوف - اگر میرا سر تم کاٹ کر لے جاؤگے

تو کوئی تمہاری بات پر شبہ نہ کرے گا۔

بڈسکو۔ پھر بھی میں یہی پسند کرتا ہوں۔ کہ تجھکو سر عام قتل کروں۔

اسالوف۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا

بڈسکو۔ میں زیادہ گفتگو میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ میں کل صبح کو اشتہار دے دونگا۔ اور ۲۴ گھنٹے کے لئے تمکو آزادی دی جائے گی۔ اور کوئی ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا جائے گا۔

اسالوف۔ تیرا دل کمزور ہے اور تو بزدل ہے۔

بڈسکو۔ اگر تو بہادر آدمی ہے تو کل صبح کو میدان میں آ جیو۔ تیری بدزبانی کی میں اسی جگہ سزا دونگا۔

اسالوف۔ تلوار تیرے پاس موجود ہے۔ کیوں نہیں اسی وقت مجھے سزا دیتا۔ اتنا حوصلہ اور صبر کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ سنیئے صاحب۔ تمنے دعوے کیا ہے کہ مجھکو تن واحد قتل کروگے۔ اور میں نے دعوے کیا ہے۔ کہ جیسے میں نے سپاہیوں کے کان کاٹے تھے۔ اسی طرح بڈسکو کا بھی ایک کان کم کردونگا۔ تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے مجھے یاد رکھے۔

بڈسکو۔ نادان بیوقوف۔ تیرا خون تیری اپنی گردن پر ہے۔ تو واقعی بدمعاش ہے اور تجھے زیادہ دیر زندہ نہیں رہنا چاہئے۔ لے اب سپر اور سنبھال (اور اس نے تلوار کھینچ لی)

اسالوف۔ بندہ حاضر ہے۔

لڑائی شروع ہوئی۔ دو منٹ کے بعد اسالوف پر واضح ہو گیا کہ آج اُسے مرد میدان کے ساتھ پالا پڑا ہے۔ بڈسکو نہ صرف تیغ زنی کے فن میں پورا ماہر تھا۔ بلکہ اس کے بازو میں بھی بڑا زور تھا۔ اسالوف ایک عجیب چال چلا۔ اس نے شروع میں اپنے پورے جوہر نہ دکھائے اور صرف وار ہی خالی دیتا رہا۔ بڈسکو دھوکا کھا گیا۔ اور اس نے خیال کر کے کہ اسکا حریف اس قدر زبردست نہیں۔ اس احتیاط کو چھوڑ دیا جو اس نے پہلے اختیار کر رکھی تھی۔ اور جلدی فتح پانے کی غرض سے پے در پے حملے بلا تامل کرنے شروع کر دیئے۔

بڈسکو۔ اگر میں نے تیرا سر کاٹنے اور ہزار روبل انعام حاصل کرنے کا دعوےٰ نہ کیا ہوتا تو میں تیرا ایک کان کاٹ کر تجھے چھوڑ دیتا تاکہ جب تو کان کی جگہ ہاتھ لگاتا تو بڈسکو کی ہاتھ کی صفائی کی تعریف کرتا۔

اسالوف۔ نہیں بڈسکو۔ تجھے یہ خوشی نصیب نہ ہوگی۔ بلکہ برخلاف اس کے جب تو شہنشاہ کو رپورٹ لکھے گا۔ تو کٹے ہوئے کان پر تیرا ہاتھ ہوگا۔

بڈسکو نے پہلے پانچ منٹ میں معلوم کیا تھا کہ وہ باسانی اسالوف کو مغلوب کرلے گا۔ اور

ابھی تک اسکے وار تیز پڑ رہے تھے مگر اُسکا حریف
بڈسکو اس کے مقابل ڈٹا ہوا۔ اور اس کے
وار خالی دیتا رہا۔ دراصل ارلوف صرف اپنے
بچاؤ پر تھا۔ اور جب کہ بڈسکو اپنی ساری طاقت
خرچ کر رہا تھا۔ ارلوف اپنی ساری طاقت
سنبھالے ہوئے تھا۔ اب بڈسکو کے وار کچھ ڈھیلے
ہونے لگے۔ اور ارلوف نے اسکو چھیڑنے کے
لئے کہا۔ بڈسکو تیرا بازار کمزور ہو رہا ہے۔ مجھے
اندیشہ ہے کہ تیرے ہاتھ ہزار روبل نہیں آئیں گے
اور کان مفت میں کٹ جائے گا۔ بڈسکو یہ
سنکر اور غضب میں آیا۔ اور ارلوف کا منشا
حاصل ہو گیا۔ ارلوف نے کہا" بڈسکو تو شاید
اس وقت خزانچی سے ہزار روبل کا چیک
لے رہا ہے۔ نہیں نہیں تو اس کے سزاوار
نہیں۔ بلکہ اس لائق ہے کہ تیرا کان کاٹ
دیا جائے۔ کیونکہ تو پورا جوانمرد نہیں ہے۔
اب تو بڈسکو سے رہا نہ گیا۔ اس نے غصہ
میں بھر کر پوری طاقت کے ساتھ وار کیا۔
ارلوف نے کود کر وار خالی دیا۔ اور بڈسکو
اپنے زور میں ہی پینترے سے اکھڑ گیا اور ارلوف
کی خونخوار تلوار کی زد میں آگیا۔ بڈسکو کا بدن
تھرتھرا گیا۔ وہ شخص جس نے عمر بھر کئی آدمیوں کا
خون کیا تھا۔ اور اُن کی حالت نزع پر تمسخر
اڑایا کرتا تھا۔ اب خود اس حالت میں آگیا
کہ نزع کی کیفیت اُسے محسوس ہونے لگی۔

اور اس خیال نے اُسکا دل ہلا دیا۔ کہ
اُسکا حریف اسکا کان کاٹ دے گا۔
جسکی وجہ سے وہ ساری عمر کے لئے روسی
فوج میں ذلیل اور رسوا ہو گا۔ اس نے درد
بھرے دل سے کہا۔ اگر تو ہی بہادر ہے تو
میرے سینہ میں تلوار پار کر دے۔
ارلوف۔ آہ۔ قاتل تو کان کٹنے سے
گھبرا رہا ہے۔
بڈسکو۔ خدا کے واسطے مجھے اتنا ذلیل
نہ کر۔ مرد ہے تو مجھے قتل کر دے دیکھ
مجھے عذاب میں نہ ڈال۔ اور جلدی
میرے دل میں تلوار چبھو دے۔
ارلوف۔ نہیں میں تیری جان لینی
نہیں چاہتا۔ صرف تجھے ایک نشانی
دینا چاہتا ہوں۔ اور قریب تھا کہ ارلوف
کی تلوار بڈسکو کے کان کا صفایا کر دیتی
مگر بڈسکو نے پھرتی کر کے اپنی تلوار
پھینک دی۔ اور بے ہتھیار ہو کر کہا۔ تو
غالب ہے اور میں مغلوب ہوں۔ جو
تیرا دل چاہے میرے ساتھ سلوک کر لیکن
اتنا یاد رکھ جو سلوک تو میرے ساتھ کریگا
وہی ضرورت کے وقت تیرے ساتھ
کیا جائے گا۔ بڈسکو کا مطلب حاصل
ہو گیا۔ ارلوف کی تلوار ایک بے ہتھیار
آدمی پر نہیں پڑ سکتی تھی۔ اس نے تلوار

بنیام میں کر لی - اور کہا بڈ سکو - چلا
جا میں نے تیری جان بخش دی خدا کرے
اس سے تجھے بھی رحم کھانیکا سبق حاصل ہو
بڈ سکو - کیا شریف ڈلفو تو میری جان
بخش دیتا ہے - میں جو تیرا ایسا خطرناک
دشمن ہوں -

ارلوف - تیرے جیسے میرے کئی دشمن
ہیں اگر ایک تو بھی زندہ رہا - تو کیا مضائقہ
ہے - میں اپنی جان کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں

بڈ سکو - میں اس سلوک کا معاوضہ ادا
کرونگا -

ارلوف - نہیں میں تجھے پابند نہیں کرنا چاہتا

بڈ سکو - کچھ ہی ہو میں اس احسان کو
یاد رکھونگا - اور کبھی فراموش نہ کرونگا -

اسپر ارلوف نے بڈسکو کی تلوار اُٹھا کر اس کے
حوالہ کی اور آپ دریا کی طرف روانہ ہوا -
وہاں کشتی موجود تھی - اور وہ جاکر بلفورس
کو ملا - بلفورس نے اسکو یقین دلایا کہ جن
اشخاص کو اس کے پاس روانہ کیا تھا - وہ
بحفاظت اس کے پاس مقیم ہیں -

یہہ سنکر ڈلفو چپ چاپ یہودی کے مکان
پر واپس آیا - اور دل میں خوش تھا - کہ
بڈسکو کو مغلوب کرنے اور اسکی جان بخشی
کرنے سے اُن کی سازش کو بڑا فایدہ
پہونچے گا -

دسواں باب

رات کو پھر حسب معمول ارلوف بھیس بدلکر
نکلا - کیونکہ اسکا اصل منشا جسکے لئے وہ ہر رات
جان پر کھیل کر ماسکو میں پھرا کرتا تھا - ابھی تک
حاصل نہ ہوا تھا - وہ پھرتا پھرتا دریا کے کنارے
چلا گیا - دریا میں اُسے کوئی واقعہ پیش نہ آیا -
وہ ایک پبلک ہوس میں جو دریا کے کنارے
ملاحوں اور دیگر سیر کرنے والوں کے لیے
بنا ہوا تھا - چلا گیا اور ایک میز کے سامنے
بیٹھ گیا - ابھی دو منٹ گذرے ہوں گے کہ
دو آدمی اس کے پاس آبیٹھے - وہ بڑی تیز
نظر سے اُس کی طرف دیکھ رہے تھے - ارلوف
نے اس رات سوداگر کا بھیس بدلا ہوا تھا -
اور اپنی وضع قطع میں بڑی تبدیلی کی ہوئی
تھی - ان اجنبی آدمیوں سے ایک قد بت
میں ارلوف کے برابر تھا - اور بشرہ سے بڑا
ہشیار اور چالاک معلوم ہوتا تھا - اُنہوں نے
سول افسروں کا لباس پہنا ہوا تھا - اور
سوا اسکے کہ انکی آنکھوں سے شرارت
ٹپکتی تھی - اور کوئی بری بات انمیں دکھائی
نہ دیتی تھی - وہ بار بار غور سے ارلوف
کی طرف دیکھتے اور اسکی حرکات وسکنات
کو تاڑتے تھے - ارلوف کے دل میں گذرا کہ

ہو نہو۔ وہ دونوں آدمی یہودی کے مکان
سے ہی اسکا پیچھا کرتے آئے ہیں اس شبہ سے
اس کے چہرہ پر کچھہ ملال نہ آیا۔ بلکہ اصل
میں خوش ہوا۔

اجنبی نے جو ارلوف کے مشابہ تھا۔ ارلوف
کو مخاطب کیا اور بتدریج باتیں کرتے کرتے اس
نے کہا کہ وہ دونوں ایک سوسائٹی کے ممبر
ہیں جو موجودہ گورنمنٹ کے خلاف سازش
کر رہی ہے۔ ارلوف کو پختہ یقین ہوگیا کہ وہ
روسی جاسوس ہیں اس لیئے اُس نے اُن کو
دہوکا دینے کے لئے سادگی سے کہا اور میں
بھی اس سازش میں شریک ہوں۔ اسپر
دونوں نے نظریں ملائیں گویا انہوں نے
بڑی آسانی سے اسکو پھندے میں پھنسا لیا
ہے۔ ارلوف تاڑ گیا۔ مگر خاموش رہا۔ اور
اس نے دل میں کہا۔ ٹھہر بالو اچھا چلے چلو
تم اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا مار رہے ہو"

اجنبی۔ کسی طرح ہماری ملاقات ڈلفو
سے ہو جائے تو۔

ارلوف۔ ڈلفو سے تمکو کیا کام ہے

اجنبی۔ اگر وہ بہادر آدمی ہمکو ملجائے۔ تو
ہم اسکو ایسے راز بتائیں کہ اس کے بڑے
کام آئیں۔

ارلوف۔ مگر تم کسطرح جانتے ہو کہ ڈلفو
کسی سازش میں شریک ہے۔

اجنبی۔ تم ماسکو میں رہتے ہو اور
تم کو معلوم نہیں کہ ڈلفو کی گرفتاری
کے لئے ایک ہزار روبل انعام مقرر
ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ گورنمنٹ
کے خلاف سازش کرتا ہو۔ اس انعام
کے اور کیا معنے ہو سکتے ہیں۔

ارلوف۔ شائد کسی وزیر کے ساتھ
اسکی ذاتی دشمنی ہو۔

اجنبی۔ شہنشاہ روس ایسا نہیں
کہ اپنے کسی وزیر کی ذاتی دشمنی کی خاطر
ایک ہزار روبل انعام سرکاری خزانہ
سے خرچ کرنے کا حکم دے۔

ارلوف۔ تو تمہیں پورا یقین ہے۔ کہ
ڈلفو سازش میں شریک ہے۔ اور موجودہ
گورنمنٹ کے خلاف کوشش کر رہا ہے

اجنبی۔ بلاشبہ۔

ارلوف۔ مگر تمکو یہ اطلاع کہاں سے ملی

اجنبی۔ اس کے بتانے کی ہمکو اجازت
نہیں۔

ارلوف۔ ڈرومت۔ بیشک مجھے
بتادو۔ کیونکہ میں ڈلفو کے ارادوں سے واقف ہوں

اجنبی۔ کیا تو ڈلفو کو جانتا ہے۔

ارلوف۔ اچھی طرح۔

اجنبی کیا اس کے ساتھ کبھی بات چیت
کی ہے۔

اسالوف - ابھی میں اور وہ اکٹھے باتیں
کر رہے ہیں -
اجنبی تو تم اس کے ارادوں سے بخوبی
آگاہ ہو -
اسالوف - میں اس کا گاڑھا دوست
ہوں - جو کچھ اس نے مجھے راز بتائے
ہیں وہ کسی اور فرد بشر کو معلوم نہیں -
اجنبی - تو خوش قسمتی سے ہماری سے
ملاقات ہو گئی -
اسالوف - کس طرح -
اجنبی - تم ہمیں ڈلغو کے پاس لے چلو -
اسالوف - کس لئے
اجنبی - تاکہ ہم اُسے راز کی باتیں بتائیں
جو اس کے لئے ازحد مفید ہیں -
اسالوف - کس کے لئے -
اجنبی - ڈلغو کے لئے -
اسالوف - خوب - صاحب میں ہی ڈلغو ہوں
دونوں چونک پڑے اور متعجب ہوئے -
مگر اصل میں یہ انکا بہانہ تھا - پھر انہوں
نے بہت سی باتیں سازش کو کامیاب
کرنے کے لئے بتائیں - ڈلغو چپ چاپ
سنتا رہا - جب وہ چپ ہو گئے تو
دوسرے شخص نے ایک بوتل خاص قسم
کے شراب کی نکالی - اور میز پر رکھکر کہا
اُٹھو ہم پرنس کی صحت کا جام نوش کریں

اس نے تین گلاس شراب سے بھرے - اور
ارلوف نے دل میں کہا - "او بیوقوفو - تم اپنی
موت کے جام آپ بھر رہے ہو - ایک گلاس
اس نے ارلوف کی طرف کیا - اور ایک ایک
اپنے آگے رکھا - ارلوف کو خیال تھا کہ وہ
اسے گلاس پینے پر مصر ہوں گے - مگر وہ حیران
ہوا جب کہ اُنہوں نے فی الفور اپنے گلاس
اٹھا کر پی لئے ارلوف نے بھی گلاس اُٹھایا
اسی وقت دونوں کی نظریں ملیں اور
ارلوف نے گلاس بغیر خالی کرنے کے میز پر
رکھدیا - اجنبی - کیوں تم نے گلاس خالی نہیں
کیا - کیا تم پرنس کی صحت کا جام نوش کرنا
نہیں چاہتے -
ارلوف - کیا یہ اچھی شراب ہے -
اجنبی - بلاشبہ -
اسالوف - اور تم نے اپنا گلاس مزے سے پیا -
اجنبی - تم نے دیکھا نہیں -
اسالوف - تو یہ گلاس بھی تم پی لو - میری
عادت غیر قسم کے شراب پینے کی نہیں - (اجنبی
کا رنگ فق ہو گیا) تیرا رنگ زرد ہو رہا ہے -
شاید شراب جو تو نے پی ہے تیرے موافق
نہیں آئی -
اجنبی - تو نے میری ہتک کی ہے کہ میرا دیا
ہوا گلاس پھر مجھکو واپس کرتے ہو -
اسالوف - اور اس غصہ کی وجہ سے تیرا رنگ

پھیکا پڑ گیا۔

اجنبی۔ ہاں۔

ارلوف۔ تو بڑا زود رنج ہے اور اسلئے میں اصرار کرتا ہوں۔ کہ یہ گلاس بھی سب کا سب پی لو۔

دفعتہً اجنبی نے خنجر ارلوف کے سینہ میں چبھو دی۔ ابھی خنجر کی نوک ارلوف کے کپڑوں میں ہی پہونچی تھی۔ کہ اس نے اجنبی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس زور سے مروڑا کہ اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اس کے ہمراہی نے بھی تلوار کھینچ لی۔ ارلوف نے گردن سے پکڑ کر اُسے کرسی سے نیچے گرا دیا۔ اتنے میں پہلے شخص نے پھر تلوار کا وار بائیں ہاتھ سے ارلوف پر کیا۔ اب تو ارلوف سے نہ رہا گیا۔ اور اس نے تلوار کھینچ کر اجنبی کو دو ٹکڑے کر دیا۔ اتنے میں دوسرا بھی فرش سے اُٹھا۔ مگر ارلوف نے پھر اُسے پکڑ کر کہا۔ مشفق من یہہ گلاس پی لو۔ اجنبی نے انکار کیا۔

ارلوف۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ابھی تو اس شراب کی اس قدر تعریف کرتا تھا۔ اور اب اس کے پینے سے انکار کرتا ہے۔

قاتل۔ جلدی یہ گلاس پی لے جو تو نے میرے لیئے تیار کیا تہا۔

اور اُس کی گردن پکڑ کر۔ گلاس اُس کے ہونٹوں سے لگا دیا۔ اجنبی کا بدن تھر تھر کانپنے لگا۔ مگر اُس نے لب نہ کھولے۔

ارلوف۔ میرے دوست پی لو۔ یہہ گلاس تمہارے لیئے ایسا ہی مفید ہے جیسا کہ میرے لیے تہا۔

مگر اُس نے منہہ بند رکھنا چاہا ارلوف نے دونوں ہاتھوں سے اسکا منہہ کھولا۔ اور جلدی شراب کا گلاس اس کے منہہ میں انڈیل دیا اور جب تک کہ اُس کے گلے سے نہ اتر گیا۔ اُسے پکڑے رکھا گلاس پیتے ہی اجنبی کو رعشہ پڑ گیا۔ اس نے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کیئے اور پانچ منٹ کے بعد بالکل ٹھنڈا ہو گیا۔ ارلوف نے اسکی تلاشی لی۔ اور وہ بڑا ہی خوش ہوا جب اجنبی کے جیب سے جاسوسی کا عام پاس اور کئی ایک کاغذ ضروری نکلے جو اُس کے بڑے کام آسکتے تھے۔

اور سب سے خوشی اُسے اس بات سے ہوئی جب اُسے پاس دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جس اجنبی کو اس نے زہر سے مارا ہے اُن کی پارٹی کا خطرناک دشمن اور ماسکو کا جاسوس کیروف ہے جس سے دوچار ہونے کے لیئے ہر رات ارلوف شہر میں نکلا کرتا تھا۔ کیونکہ بہ نسبت کئی ہزار مسلح آدمیوں کے وہ ایک شخص اس کے لیئے زیادہ خطرناک تھا۔ آج ارلوف کا دلی

منشا پورا ہوا - اور وہ بہت ہی خوش ہو کر - مکان میں واپس آیا - مگر پبلک ہوس سے نکلنے سے پہلے ایک تو اُس نے کپروف کا لباس آپ پہن لیا - کہ شاید اس کے کسی کام آوے اور کل کا غذات اور پاس اپنی جیب میں ڈال لئے - اور دوسرے اُس نے پبلک ہوس کے مالک کو جو اسکا ہمراز تھا - تاکید کی کہ چپکے سے ان لاشوں کو دریا میں ڈالدے تاکہ صبح ہونے تک وہ دور نکل جائیں -

گیارھواں باب

دوسرے دن پچھلے پہر کے قریب نرلین برسترکی کی زبانی نہایت بُری خبر لایا جسکو سنکر ارلوف گھبرایا - برسترکی نے اطلاع دی تھی - کہ موسی یہودی کے مکان پر شبہ ہے - کپروف نے ڈلفو کو آتے جاتے وہاں دیکھا ہے اور وزیر جنگ نے گورنر کو کہا ہے کہ یہودی کا مکان جلا دیا جائے مگر یہ کارروائی نصف رات کے قریب ہوگی - تاکہ مکان کے اندر جس قدر آدمی سوئے ہوئے ہوں وہ سب آگ میں جل جائیں اور ڈلفو بھی راکھ کا ڈھیر ہو جائے - موسی نے کہا کہ اس کے نچلے کمرے

ایسے بنے ہوئے ہیں کہ آگ کا ان پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا اور اُسکا خزانہ بالکل محفوظ رہے گا - مگر اوپر کا مکان جلے گا تو نچلے کمروں میں جو آدمی ہوں گے - وہ گھٹ کر مرجائیں گے اسپر ارلوف نے یہ تجویز کی کہ جسطرح ہوسکے پرنس کونٹ اور اسکا عیال دریا کے پار بلفورس کے ہاں جارہیں - چنانچہ جب اندھیرا ہوگیا تو سب نے لباس تبدیل کئے - کونٹ کی بیوی اور لڑکی کو بھی مردانہ لباس پہنایا گیا - تجویز یہ ہوئی - کہ پرنس اور کونٹ پہلے جائیں اور لیڈیاں پیچھے - اور لیڈیوں کے پیچھے ارلوف ان کی نگہبانی کرتا جائے لیڈیاں کچھ دور تک تو آرام چلی گئیں مگر آگے چلکر دو روسی بدمست انہیں ملے - چھیڑ خانی کے خیال سے دونوں نے ایک ایک کو پکڑ لیا - لیڈیاں جھنجلائیں اتنے میں ارلوف بھی آپہونچا - اور اس نے ایک مکا ایک کو اور ایک دوسرے کو اس زور سے چلایا - کہ دونوں لڑکھیاں کھاتے ہوئے دور جا پڑے -

ارلوف دونوں لیڈیوں کو جلد جلد دریا کے کنارے لے گیا - تاکہ اور کوئی حادثہ نہ ہو - اور بآرام انہیں بلفورس کی حفاظت میں چھوڑ دیا - ارلوف خوش ہوا کہ پرنس اور کونٹ اس سے کچھ منٹ پہلے

بخیریت وہاں پہونچ گئے ہیں۔
ارلوف پھر ایک دفعہ جان کھیل کر یہودی
کے مکان میں آیا۔ کیونکہ وہ موسیٰ کو انہی
سپاہیوں کے رحم پر چھوڑنا نہیں چاہتا
تھا۔ جب وہ مکان کے قریب پہونچا۔ تو
رات نصف سے کچھ زیادہ گذر چکی ہوئی
تھی۔ مکان جلایا تو نہیں گیا۔ مگر کچھ حصہ
اُسکا مسمار کر دیا گیا تھا۔ موسیٰ وہاں دکھائی
نہ دیا۔ ارلوف دبے پاؤں سے زنانہ مکان
میں گیا۔ اور ایک کمرہ میں جس کے دروازہ پر
پردہ لٹک رہا تھا۔ اُس نے روشنی دیکھی
اور ساتھ ہی ہنسی اور تمسخر کی آوازیں آئیں
ارلوف چپ چاپ دروازہ کے قریب آیا
اور پردہ کی ایک طرف سے اُس نے اندر
نظر کی۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ کمرہ میں ایک
میز بچھی ہوئی ہے اور ایک کرسی پر موسیٰ
بندھا ہوا ہے مگر اُس کے ہاتھ کھلے ہیں۔
اور اُس کے سامنے میز پر سور کا گوشت
اور ایک گلاس پانی کا رکھا ہوا ہے اسکے
پاس ہی ایک روسی افسر بیٹھا ہوا ہنس
رہا ہے۔ اور ان کے ارد گرد ایک درجن
سپاہی بیٹھے ہوئے ہنسی میں شریک ہو رہے
ہیں۔ روسی افسر بار بار یہودی کو کہتا ہے
کہ سور کا گوشت کھا اور پانی کا گلاس پی۔
موسیٰ۔ میں نہیں کھا سکتا۔ یہ گوشت
ناپاک ہے اور ہمارے مذہب میں حرام ہے
افسر۔ ہائیں کتے یہودی۔ کیا اس گوشت
کو جسے ہم نیک عیسائی خوشی سے کھاتے
ہیں تو ناپاک اور حرام کہتا ہے۔
موسیٰ۔ صاحب تم خوب جانتے ہو کہ
ہمارے مذہب میں سور کا گوشت کھانا منع
ہے کیا تمنے پڑھا نہیں کہ حضرت موسیٰ نے
اس گوشت کو ناپاک قرار دیا۔
افسر۔ میں اس لکھے کی کچھ پرواہ نہیں
کرتا۔ بس تجھکو یہ کھانا ہوگا۔ تیرے لئے
یہ نہایت اچھا ہے چکھ تو سہی کیسا مزیدار
ہے اگر ایک دفعہ تو چکھ لے تو پھر عمر بھر نہ
چھوڑے۔
موسیٰ۔ مجھے تو اس کے دیکھنے سے قے
آرہی ہے اور میرا دم گھٹتا ہے۔
افسر۔ دیکھ موسیٰ تو بڑا مکار ہے اور میں
نے تیرے ساتھ بڑی نرمی سے سلوک کیا
ہے۔ اگر تو اس گوشت کو اپنے آپ نہ
کھائیگا۔ تو میں تلوار کے زور سے تمہیں
کھلاؤنگا۔ دیکھ میں ایک دو تین کہتا
ہوں۔ اگر میرے کہنے تک تو نے گوشت
نہ کھایا۔ تو میں تلوار کا مزہ تجھے چکھاؤنگا
افسر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور موسیٰ نے آنکھیں
بند کرلیں اور دعا مانگنے لگا۔ گویا مذہب
پر اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہو رہا تھا

افسر نے ایک دو کہا۔ جب اس نے تین کہا۔ اور موسٰی نے حرکت تک نہ کی۔ تو افسر نے تلوار اٹھائی۔ مگر ارلوف بھی بجلی کی طرح کود کر اندر آ گیا۔ اور پیشتر اس کے کہ تلوار موسٰی پر پڑے اس نے اپنی تلوار سے روسی افسر کی تلوار اڑا دی باقی سپاہی متحیر ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب نے تلواریں کھینچ لیں۔

ارلوف۔ کم بختو۔ بے ایمانو۔ تمہیں کسی کے بڑھاپے اور بے بسی کا بھی لحاظ نہیں۔ تم کیسے سنگدل سفاک اور بے شرم ہو۔

افسر۔ تو کون ہے جو میرے اور میرے قیدی کے درمیان دخل دیتا ہے۔

ارلوف۔ موذی بے حیا۔ میں نہ صرف تجھکو سزا دونگا۔ بلکہ تیرے سارے ہمراہیوں کی خبر لونگا۔ جو تیرے ساتھ ایک مظلوم کو ایذا دینے میں شریک ہیں (اور اس نے تلوار کے ایک وار سے موسٰی کے بند کاٹ ڈالے اور اس غریب کی جان میں جان آئی۔

افسر۔ تو کون گستاخ آدمی ہے۔

ایک سپاھی۔ اب تو حد ہو گئی۔ زیادہ صبر سے کام نہ لینا چاہیئے۔

دوسرا۔ اسکا قول اور فعل روسیوں کا سا نہیں۔ یہہ کوئی غدار بے ایمان ہے۔

ارلوف۔ (دروازہ روک کر) تو نے سچ کہا ہے۔ خدا نہ کرے کہ تم جیسے روسیوں کی طرح میرا قول اور فعل ہو۔ خواہ زار روس مجھے سارا خزانہ بخشے جب بھی میں ایسا کام نہ کروں۔

افسر۔ یہہ کوئی جاسوس معلوم ہوتا ہے بلکہ باغی ہے۔ اس کو جلدی قتل کر ڈالو۔

ارلوف۔ بہت بہتر کرو۔ اگر تم میں کچھ جرأت ہے۔

افسر۔ تمہارا لباس روسیوں کا سا ہے۔ اور تم روس کے خلاف کہہ رہے ہو سچ بتاؤ۔ تم کون ہو۔

ارلوف۔ میں ڈلفو ہوں۔

موسٰی۔ خدا کا شکر ہے میری جان بچ گئی۔

افسر۔ موسٰی۔ ابھی خوش نہ ہو۔ ہم تیرہ (۱۳) آدمی ہیں۔ کیا ہم اس ایک آدمی کو زندہ جانے دیں گے۔

سپاہیو۔ اس کو گرفتار کرو۔ ورنہ قتل کر دو تمکو یاد ہے جو انعام اس کے لئے مقرر ہے

ارلوف دروازہ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ تاکہ کوئی روسی باہر نہ جا سکے اور نہ ہی عقب سے اسپر حملہ کر سکے سامنے وہ کئی آدمیوں کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ پے در پے ارلوف پر وار ہونے لگے۔ پہلے تو وہ صرف اپنی حفاظت کرتا رہا۔ جب روسیوں کے بازو کچھ تھک گئے اور کچھ وہ گھبرا بھی

گئے کہ اتنے آدمیوں نے اسکا ابھی تک بال بیکا بھی نہیں کیا - آخر انہوں نے بڑی سختی سے حملہ کیا - اور اس دفعہ ارلوف کو وار کرنا ہی ضروری معلوم ہوا ایک ہی وار میں دو روسی ڈھیر ہوگئے - پھر انہوں نے دوسرا حملہ کیا - اور اس دفعہ پھر دو روسی گھائل ہوئے - ایک نے چالاکی کرکے ارلوف پر الگ وار کیا - ارلوف نے کود کر خالی دیا - اور ساتھ ہی اسکی تلوار اُسکی گردن پر ایسی پڑی کہ اُسکا سر صاف کٹ گیا - دو حملے اور ہوئے اور پانچ روسی مقتول ہوئے - باقی خوف سے پیچھے ہٹ گئے دو سپاہی اور ایک افسر جس نے موسیٰ کو ایذا دی تھی - مگر وہ پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوگئے - اور حملہ کرنے کی انہیں جرأت نہ رہی - اگر انہیں راستہ ملتا تو وہ بڑی خوشی سے بھاگ جاتے مگر ارلوف اب اس بات کو خلاف مصلحت سمجھتا تھا - کہ ان میں سے ایک بھی بچ کر اعلےٰ افسر کو اس واردات کی اطلاع دے - وہ خون کا پیاسا تو نہ تھا - مگر اب مجبور تھا - اور ماسوائے اس کے روسی بوجہ ایک بیکس کو دکھ دینے اور اُسکو قتل کرنے کے خود قتل کے قابل بن چکے تھے -

ارلوف - کیوں صاحبو - ٹھہرے کیوں ہو - جلدی حملہ کرو تاکہ مقابلہ کا فیصلہ ہو جائے - کیا اب تمہیں انعام حاصل کرنے کا شوق نہیں - بس یہی جوانمردی ہے ذلیل کتو - کیوں اپنے ہمراہیوں کی ذلیل موت میں شامل نہیں ہوتے - دیکھو ابھی تم تین ہو اور میں صرف اکیلا ہوں - بڑھو آگے بڑھو اچھا اگر تم آگے نہیں بڑھتے - تو میں ہی آگے بڑھتا ہوں - لو میرا وار سنبھالو -

ارلوف دو قدم آگے بڑھا ہی تھا - کہ انہوں نے تلواریں پھینک دیں - اور دو زانو ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے -

ارلوف - اے بے شرم - تم ایک بوڑھے اور بیکس آدمی کو ایذا دینے میں بڑی خوشی حاصل کر رہے تھے - سنو جب تمہارا ایک تیغ زن کے ساتھ پالا پڑا تو عورتوں کی طرح گھٹنے ٹیک کر معافی مانگتے ہو - میں ہرگز تمہیں زندہ نہ جانے دونگا - اب میں رحم نہیں کرسکتا اپنی تلواریں لے لو - اور اپنی حفاظت کرو - میں وار کرنے سے رُک نہیں سکتا -

روسی افسر - خدا کے لئے ہمیں معاف کردو - ہم صرف اپنے اعلےٰ افسر کے حکم کی تعمیل کر رہے تھے -

اسالوف - اور وہ حکم کیا تھا -
افسر - حکم یہ تھا - کہ یہودی کو ایذا دیکر
اس سے دریافت کریں کہ اس نے اپنا خزانہ
کہاں چھپایا ہوا ہے -
اسالوف - بے ایمان - بدوغا روسی
افسر تم لالچ کی وجہ سے ایک بوڑھے آدمی
کو مار ڈالنا چاہتے تھے - میں ہرگز تم پر
رحم نہیں کھا سکتا - اگر تم تلوار ہاتھ میں
لیکر سپاہیوں کی طرح مرنا نہیں چاہتے
تو تمہیں ذلت کی موت مارا جائے گا - پہلے
تم یہ گوشت کھاؤ اور یہ پانی پیو جو تم نے
موسیٰ یہودی کے لئے تیار کیا تھا -
افسر - خدا کے لئے ہم پر ترس کھاؤ - یہہ
کھانا نہایت قبیح ہے -
اسالوف - اگر ایک یہودی کے لئے یہ کھانا
پاک وصاف ہے تو ایک عیسائی کے لئے
ویسا ہی ہو سکتا ہے - کھاؤ ورنہ میں
زبردستی تمکو کھلاؤنگا -
افسر اور سپاہیوں نے ناچار کچھہ زہر مار کیا -
اور کچھہ پانی پیا - اور ارلوف نے کہا - افسوس
میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتا - وقت
نازک ہے -
یہ کہکر اس نے یہودی کے کان میں کچھہ
کہا دونوں کمرہ سے باہر آئے دروازہ کمرہ
کا بند کیا - اور پوڈر سے کمرہ اڑا دیا - روسی
افسر اور سپاہی بھی ساتھ ہی اڑ گئے - اور
ارلوف نے کہا - کوئی دیکھے گا - تو یہی قیاس
کرے گا کہ سپاہیوں نے مکان اڑانے
کے وقت غفلت کی اور آپ بھی شکار
ہو گئے - موسیٰ کچھہ نقد روپیہ لے لو - اور تم
بھی دریا کے کنارے چلو - یہاں رہنا تمہارے
لئے اچھا نہیں
اور دونوں بلا کسی حادثہ کے پیش آنے
کے نئی پناگاہ میں جا پہونچے -

گیارہواں باب

دوسرے دن ارلوف - پرنس - کونٹ
بڈسکو - اور انکے ہمراہی کچھہ مشورہ کر رہے
تھے کہ دروازہ کھلا اور تمرلین اندر آیا پرنس
نے پوچھا - کہو کیا خبر لائے ہو -
تمرلین - برمنر کی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ
وزیر جنگ بہت ہی طیش اور غصہ میں ہے -
اور اس نے حکم دیا ہے کہ ہر ایک مکان کی تلاش
کی جائے - اور ڈلفو کو گرفتار کیا جائے اب
انعام بھی ڈلفو کی گرفتاری کے لئے دوگنا
کر دیا گیا ہے -
اسالوف - اگر وہ میرا سر چاہتے ہیں - تو
ہمت کرکے لیجاویں -
تمرلین - برمنر کی کو یہ اندیشہ ہے کہ تلاشی

کے ذریعہ کہیں پرنس ان کے ہاتھ نہ آجاوے
ارلوف - تو پرنس کو کہیں اور جگہ چھپایا جاوے
تمرلین - ماسکو میں تو کہیں پرنس محفوظ
نہیں رہ سکتا - اور شہر سے باہر جانا ناممکن
ہے - جابجا پہرے لگے ہوئے ہیں -
کونٹ - اگر دشمنوں نے ہمکو گھیر لیا - تو
ہم اپنی جانوں سے پرنس کی حفاظت کریں گے
اسلوف - مگر ہم بہت تھوڑے ہیں اور
مارے جائیں گے - ہماری امیدوں کا خون
ہو جائیگا -
کونٹ - تو پھر کیا صلاح دیتے ہو -
اسلوف - میری یہ رائے ہے کہ پرنس کو
اور جگہ پہونچا دیا جائے اور آئندہ کے لئے
ہماری کمیٹی بھی اُسی جگہ ہوا کرے میں شہر
میں آیا کرونگا - کیونکہ مجھے کبروف کے لباس
میں کوئی پہنچان نہیں سکتا - اور میرے
پاس پاس وغیرہ موجود ہیں -
کونٹ - مگر وہ جگہ کونسی ہو -
اسلوف - ماسکو سے چھ میل کے فاصلہ
پر ایک پرانا گرجا ہے - جو چاروں طرف سے
درختوں میں چھپا ہے - وہاں تہ خانہ اور
مخفی کمرے بہت ہیں اور ہم وہاں محفوظ
رہ سکتے ہیں بلکہ ایک سالم رجمنٹ وہاں
چھپی رہ سکتی ہے -
کونٹ - مگر وہاں تک پہونچنا مشکل ہے -

اسلوف - مشکل تو ہے لیکن ایک
ذریعہ مجھے سوجھا ہے -
کونٹ - کون -
اسلوف - ہم کسی دروازے کے راستہ
نہ جائیں - ایک موقعہ پر ایک گلی ختم ہوتی
ہے - اور وہاں دیوار تھوڑی اونچی ہے
اگر ہم اس دیوار پر چڑھ جائیں - تو بآسانی
شہر سے باہر اتر سکتے ہیں دیوار پر چڑھنا
کچھ مشکل نہیں -
پرنس - میں بآسانی ہر ایک دیوار پر
چڑھ سکتا ہوں - افسوس ہے کہ ضرورت
وقت مجھکو اس طرح بھاگنے اور چھپے
رہنے پر مجبور کر رہی ہے - اور میں اپنے
دست بازو سے کچھ کام نہیں لے سکتا -
اسلوف - ہمارے مدعا کے لئے ایسا ضروری
ہے ایک وقت آئیگا - جب آپکا بازو دنیا
کو حیران کرے گا -
جب شام ہوگئی سب نے لباس تبدیل کیا
اور پرنس کو ایک بوڑھا گڈریا بنایا گیا جب
کہ ارلوف نوجوان گڈریا بنا -
تاکہ وہ بطور باپ بیٹے کے شہر سے نکل
جائیں -
اسلوف - بلفورس - دیکھو باہر کوئی آدمی
تو نہیں -
بلفورس نے آکر اطلاع دی کہ باہر کوئی

آدمی نہیں - راستہ بالکل سنسان ہی
ارلوف نے یہ تجویز کی کہ پہلے پرنس اور
ارلوف جائیں اس کے بعد کونٹ بڑسکا
اور کونٹس اسی طرح دو دو کر کے
مختلف راستوں سے جائیں کسی کو شبہ
نہ گذرے گا - اور کوئی انکا مزاحم نہ ہوگا -
ارلوف دیکھئے پرنس - وقت تنگ ہے
کیونکہ کوئی شبہ نہیں اس مکان کی بھی
ضرور تلاشی لی جائے گی گو دیکھنے میں یہ
ایک جھونپڑی ہے -
پرنس - ارلوف میں بخوشی تمام تمہارے
ہمراہ چلتا ہوں -
ارلوف - اگر کسی نے ہمکو ٹوکا تو میں کہدونگا
کہ آپ میرے باپ ہیں اور کان سے
بہرے ہیں اور میں فوج میں بھرتی ہونے
آیا ہوں -
پرنس - بہت بہتر میں خاموش رہونگا
اور تمنے ہی بات چیت کرنا -
دو نوجب باہر نکلے - کچھ راستہ طے کر چکے
تھے اور وہ شکستہ دیوار ابھی کچھ فاصلے پر
تھی - کہ ایک پبلک ہوس کے باہر چند
ایک سپاہی شراب پی کر شور مچا رہی
تھے - ارلوف نے سمجھا کہ مشکل پیش آئی
سپاہی بدمست ہیں اور ضرور ان کے
ساتھ چھیڑ خانی کرینگے - چنانچہ ایسا ہی ہوا -

سارجنٹ - ابے او - کہاں جاتے ہو
ذرا ٹھہرو -
ارلوف - مہربانو ہمیں نہ روکو - میرا باپ
کمزور اور بوڑھا ہے -
سارجنٹ - مجھے بھی دکھائی دیتا ہی
بدمعاش کھڑا رہو - تو کوئی کندہ ناتراش
معلوم ہوتا ہے - تم کو معلوم نہیں - ہم
یہاں حفاظت کر رہے ہیں اور کسی کو بدوں
دیکھے بھالے جانے نہیں دیتے - جب تک
کہ ہمارا حق وہ ادا نکرے -
ارلوف - ہم غریب گڈریے ہیں میں
فوج میں بھرتی ہونے آیا ہوں - میرا باپ
بھیڑ بکریوں کی حفاظت کرے گا - خیر کچھ
تھوڑی سی نقدی میرے پاس ہے یہ
لو - اور ہمیں اپنی راہ جانے دو -
سارجنٹ - فوج میں بھرتی ہونے
آئے ہو ؟ خوب تو میں تجھے جانے نہ دونگا
ورنہ میرا کرنیل ناراض ہوگا - کہ میں نے
ایسا تنومند نوجوان جانے دیا - تم کو کرنل
اپنی پلٹن میں بھرتی کرکے خوش ہوگا آؤ
اندر آجاؤ - اور ہمارے ساتھ شراب پیو -
صبح کو میں تمہیں کرنل کے پیش کرونگا -
ارلوف - نہیں ہم اندر نہیں جائینگے
میرا باپ تماکو کے دہوئیں سے گھٹ
جائیگا - اگر چاہو تو یہاں باہر شراب

لے آؤ۔
سارجنٹ۔ اچھا اس بنچ پر بیٹھ جاؤ
اور میں شراب لاتا ہوں۔ تم خوب آدمی ہو
سارجنٹ نے شراب لاکر رکھی اور دونوں
نے پینی شروع کی۔
سارجنٹ۔ بوڑھے آدمی۔ تم شراب
نہیں پیتے۔
ارلوف۔ میرا باپ بہرہ ہے اور شراب
نہیں پیا کرتا۔ اس سے اس کے دماغ
میں فتور آجاتا ہے۔ اور میری بھی عادت
زیادہ پینے کی نہیں۔
سارجنٹ۔ تو تم خاک سپاہی ہوگے
جو شراب نہیں پی سکتا وہ تلوار کیا چلائیگا
(ایک سپاہی سے) کروسکی ذرا ادھر آنا اور
اس نوجوان کے ساتھ ہاتھ ملا کر دیکھو کہ
اسکا پنجہ مضبوط ہے۔ کہ نہیں۔ کیونکہ ہمارا
کرنل اُس آدمی کو اپنی رجمنٹ میں بھرتی
نہیں کرتا جسکا ہاتھ کمزور ہو۔ دیکھو تو اسمیں
کتنی طاقت ہے۔
کروسکی۔ لاؤ ہاتھ دکھاؤ (دیکھکر) یہ
ہاتھ خوبصورت ہے۔ اور بھیڑ چرانے
والے کا نہیں۔
ارلوف۔ میں تلوار کی مشق کرتا رہا
ہوں۔ اور بھیڑ بکری میرا باپ چراتا ہے
میں ہمیشہ لڑتا بھڑتا رہا ہوں۔

کروسکی۔ تو آؤ میرے ساتھ دو ہاتھ کرو
اب ارلوف کو مشکل پیش آئی مگر وہ انکار
نہیں کرسکتا تھا۔
ارلوف۔ ہمیں جانے کی جلدی ہے
لیکن اگر تم اقرار کرو کہ کشتی کے بعد
تم ہمکو جانے دوگے۔ تو میں دو ہاتھ کے
کرنے پر تیار ہوں اگرچہ میں تمہارے مقابلہ
کا نہیں۔
کروسکی۔ بیشک تو میرے نزدیک
بچہ ہے پھر بھی ایک دو وار دکھلا اس
کے بعد تمکو جانے کی اجازت ملجائے گی
ارلوف۔ قسم کھاؤ کہ پھر تم ہمکو روک
نہ سکوگے۔ اور ہمارے ساتھ دھوکا نہ
کروگے۔
کروسکی۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ لو یہ
میرا ہاتھ ہے۔
دونوں نے پہلے پنجہ کیا۔ کروسکی نے سارا
زور خرچ کیا۔ مگر ارلوف اس سے نہ دبا
ارلوف نے آہستہ آہستہ کروسکی کا
پنجہ اس زور سے دبایا۔ کہ اس کی چیخ
نکل گئی۔ اور اسکی انگلیاں ٹوٹ گئیں۔
ارلوف۔ کیوں۔ بس دوست۔ کیا کشتی
ایسی لڑوگے۔
کروسکی۔ خدا تمہیں غارت کرے۔
تمنے تو میری انگلیاں ہی توڑ دی ہیں۔

سارجنٹ کروسکی کو ایک طرف لے گیا۔ اور کچھ کانا پھوسی کرنے لگا۔ ادھر ارلوف کا بھی ماتھا ٹھنکا۔ اور اس نے آہستگی سے پرنس کو کہا۔ ہم قابو آگئے ہیں مگر آپ نے اتنا یاد رکھنا۔ کہ جب میں لفظ "اَب" کا کہوں۔ آپ نے فی الفور دوڑ جانا۔ اور دیوار پر چڑھکر دوسری طرف کود پڑنا۔ اور پرانی پن چکی کی طرف چلے جانا۔ وہاں سے ایک چور راستہ سیدھا گرجا کی طرف جاتا ہے۔ مالا باری وہاں موجود ہوگا جسکو میں نے پہلے ہی وہاں بھیجا ہوا ہے۔

پرنس۔ اور کیا تمکو دشمنوں کے ہاتھ چھوڑ جاؤں۔ نہیں میں ہرگز ایسا نہیں کرونگا

ارلوف۔ صاحب معاف کیجئے۔ باتوں کا یہ وقت نہیں آپ ضرور ایسا کریں میں انکو روک رکھونگا۔ کہ آپ کا پیچھا نہ کریں۔

کروسکی۔ اچھا دوست تمنے میرا پنجہ تو دبا لیا ہے مگر کشتی میں دیکھوں کون غالب آتا ہے۔

دونوں میں کشتی شروع ہوئی۔ اور ارلوف نے دو ہاتھ میں کروسکی کو نیچے گرا دیا۔ اتنے میں اس نے دیکھا کہ دو سپاہی پرنس کی طرف دوڑتے ہیں غالباً اسے گرفتار کرنے کے لئے ارلوف نے کروسکی کو اٹھا کر دونوں سپاہیوں پر دے مارا اور کہا "اَب" پرنس تو دوڑ گیا اور ارلوف تلوار کھینچ کر راستہ پر کھڑا ہوگیا سپاہی بھی اس پر ٹوٹ پڑے مگر خوش قسمتی سے راستہ تنگ تھا۔ اور اس لئے ارلوف کی تلوار خوب کام کر رہی تھی ہر وار پر ایک سپاہی زمین چومتا تھا۔ ارلوف نے یہ حکمت کی کہ لڑتا لڑتا اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹتا گیا۔ جب دیوار کے قریب پہونچا۔ تو اس نے اس زور سے وار کرنے شروع کئے۔ کہ سپاہی پیٹھ دیکر بھاگ نکلے۔ ارلوف نے موقعہ غنیمت جانا۔ جھٹ دیوار پر چڑھکر دوسری طرف کود پڑا چند ہی قدم آگے پرنس دوڑتا ہوا اُسے دکھائی دیا۔ ارلوف اُسے جا ملا۔ اور دونوں پرانی پن چکی کی طرف دوڑے گئے۔ کیونکہ ارلوف کو یقین تھا۔ کہ سپاہی کرنل کو اطلاع دیں گے۔ اور افسر ضرور خاصی تعداد سپاہیونکی لیکر انکا تعاقب کرے گا۔ اس عرصہ میں وہ جتنی دور نکل جائیں اتنا ہی اچھا ہے۔

بارھواں باب

پن چکی کوئی ایک میل کے فاصلہ پر تھی کہ ارلوف نے دو آوازیں سنیں ایک تو گھوڑوں کے سموں کی تھی اور دوسری

کتوں کے بھونکنے کی۔

ارلوف۔ بے ایمان۔ کمبخت۔ پردغا۔

پرنس۔ میرے پیارے لفٹنٹ تو کیوں رنجیدہ ہو رہا ہے۔

ارلوف۔ میرے پیارے پرنس۔ بے ایمان ظالموں نے شکاری کتے ہمارے پیچھے چھوڑے ہیں اور آپ گھوڑوں پر سوار ہو کر ہمارا تعاقب کر رہے ہیں۔

پرنس۔ شکاری کتے۔؟

ارلوف۔ ہاں میرے آقا۔ ہماری جستجو کے لیئے وہ خونخوار کتے ہمراہ لائے ہیں اگر کتے نہ ہوتے تو ہم انکو دھوکا دے جاتے مگر اب مشکل ہے۔ لڑنا پڑے تو تلوار کا خوب استعمال کرنا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا کہ اگر آپ کو بچنے کا ذرا بھی موقع ملے تو آپ پن چکی تک پہونچ جانا۔ اور مجھکو ان کے ساتھ مقابلہ کرنے اور انکو روکنے لئے رہنے دینا۔

پرنس۔ نہیں یہ نہیں ہوگا۔ میں تمہارے ساتھ ہی مرونگا۔ میرا دل برداشت نہیں کرتا۔ کہ تمکو تنہا مرنے دوں۔

ارلوف۔ نہیں صاحب معاف رکھئے گا آپ کو فوراً چلے جانا ہوگا۔ بلکہ آپ ابھی سے چلے جایئے۔ مگر اتنا خیال رکھنا۔ چکی کا دروازہ کھلا چھوڑ دینا۔

اتنے میں وہ کوئی نصف میل نکل گئے اب آوازیں قریب سے آنے لگیں اور ارلوف نے کہا آپ تو پن چکی کو چلیں اور میں یہاں ٹھہرتا ہوں۔ پرنس نے اُسکا کہا مان لیا اور ارلوف مقابلہ کے لیئے تیار رہا تھوڑی دیر میں گھوڑے اسکو دکھائی دیئے مگر وہ حیران ہوا کہ گھوڑے بالکل بے ساز اور بے سوار تھے۔ اُسے خیال آیا کہ یہ گھوڑے چراگاہ میں چرتے ہوں گے۔ کتوں کی آواز سنکر اُن کے آگے بھاگ نکلے ہوں گے اُس نے دوڑ کر ایک گھوڑا پکڑ لیا اور اُسکی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر پرنس کی طرف دوڑا پرنس ابھی پن چکی تک نہ پہونچا تھا۔ ارلوف نے گھوڑا پرنس کے حوالہ کیا۔ اور کہا اسپر سوار ہو کر آپ نکل جائیں اور میری ہدایات یاد رکھنا۔

پرنس ادھر روانہ ہوا اور ارلوف شکاری کتوں کا انتظار کرنے لگا۔ یکایک دو خونخوار کتے اُسے دکھائی دیئے اُس نے کوٹ اتار کر ایک ہاتھ پر لپیٹ لیا اور جب ایک کتے نے اسپر حملہ کیا کوٹ والا ہاتھ اس کے آگے کر دیا۔ اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے تلوار کا ایسا وار کیا کہ کتا دو ٹکڑے ہوگیا یہی حال دوسرے کا ہوا۔ ارلوف نے خوش ہو کر کوٹ پھر پہن لیا۔ اور اب سپاہیوں کا انتظار کرنے لگا۔ تاکہ انکو روکے رکھے جب

کہ پولنس دور نکل جائے۔

سپاہی قریباً ایک درجن وہاں پہونچ گئے اور سارجنٹ بولا۔ شاباش میرے کتو انکو پھاڑ ڈالو۔ ان کے ٹکڑے اڑا دو۔

ارلوف اگر تم اپنے کتوں کو آواز دے رہی ہو تو ذرا بلند آواز سے بولو کیونکہ وہ تمہاری آواز نہیں سنتے۔ وہ مر گئے ہیں۔

سارجنٹ (آگے بڑھکر) ہائیں کتے مر گئے ہیں! کیسے مر گئے؟ ایسے شیر دل کتے! وزیر جنگ ان کے بدلے تمہاری جان لے گا۔

ارلوف۔ کیا یہ وزیر جنگ کے کتے تھے۔

سارجنٹ۔ بیشک۔ اور روس بھر میں ایسے خونخوار کتے نہیں ملتے۔

ارلوف۔ مجھکو بھی ان کتوں کی موت پر افسوس ہے۔ کاش تم ان سے سبق حاصل کرو۔

سارجنٹ۔ سبق! تمہاری کیا مراد ہے۔

ارلوف۔ یہی کہ مرنے سے بچ جاؤ۔

سارجنٹ او! ان کتوں کی موت سے میں حیرانی میں پڑ گیا۔ سپاہیو دیکھتے کیا ہو۔ جلدی اسے گرفتار کرلو۔ اگر مزاحمت کرے تو کاٹ ڈالو۔

یہ وہی سارجنٹ تھا۔ جو پہلے ذرا ارلوف کے ہاتھ دیکھ چکا تھا۔ مگر اسکا خیال تھا۔ کہ ایسے کھلے میدان میں وہ ضرور اسپر غالب آئیں گے۔

ارلوف۔ جس شخص کی موت آئی ہے وہ آگے بڑھے تمہارا وہی حال ہوگا جو ان کتوں کا ہوا۔

سارجنٹ۔ اچھا ہمیں بتاؤ تمہارا ہمراہی کون تھا۔ اور وہ کہاں گیا۔

ارلوف۔ میں نہیں بتا سکتا کہ وہ کدہر گیا

سارجنٹ۔ اچھا تو خود ہی بتائیگا۔ میرے بہادر سپاہیو اسے گرفتار کرلو۔ بلکہ اسی جگہ قتل کر ڈالو۔ ارلوف کی تلوار پہلے سے بھی خون آلودہ تھی۔ وہ کود کود کر انکا مقابلہ کرتا گیا۔ اور پیچھے ہٹا گیا سپاہی یہ سمجھے کہ وہ کمزور ہو رہا ہے مگر اصل بات یہ تھی کہ وہ اسی طرح پن چکی تک پہونچنا چاہتا تھا۔ سپاہی بھی اسکو پیچھے ہٹاتے گئے۔ جب بن چکی کے قریب پہونچے۔ تو ارلوف نے غیر معمولی وار ڈٹ کر شروع کئے۔ ہر وار میں ایک سپاہی قتل ہوتا نصف کے قریب وہیں ڈھیر ہو گئے اور باقی پیچھے ہٹ کر مشورہ کرنے لگے۔ ان پر دہشت طاری تھی۔ اور مقابلہ کی انہیں جرأت نہ رہی تھی۔

ارلوف۔ بہادر سپاہیو معلوم ہوتا ہے کہ تم کافی مزہ چکھ چکے ہو۔ اور میری

پھر مندی کے قائل ہو گئے ہو۔ کیونکہ تم
پیچھے ہٹ گئے ہو۔ اور اپنے آقا کو کہدینا
کہ میں اُس کی بھی ایسی ہی گت بنادونگا۔
جیسے کہ اُس کے کتوں کی کی ہے۔ اور یہ
پیغام اُس کے جانی دشمن ڈلفو کی طرف ہے۔
اور اُس نے مڑکر پن چکی کا رُخ کیا یکایک
ایک سپاہی نے دوڑ کر پیچھے سے ارلوف
پر وار کیا اور کہا اُس طرح میں انعام حاصل
کرتا ہوں"۔ ارلوف نے مڑکر وار خالی دیا۔
اور ساتھ ہی سپاہی کا سر تن سے جدا کر دیا
اور کہا "اور اس طرح میں انعام دیتا ہوں"
بزدلو۔ بہادر آدمیوں پر اسی طرح سے قاتلانہ
حملے کرتے ہو۔ شرم کرو۔ اب میں ایک کو
بھی زندہ نہ چھوڑونگا۔ اور اُس نے بڑھکر
دو اور سپاہیوں کو قتل کیا۔ باقی دو بھاگ
گئے۔ اور سارجنٹ دوزانو ہو کر معافی مانگنے
لگا۔ رحم رحم۔ ڈلفو۔ خدا کے لئے میری
جان بخشی کرو۔

ارلوف۔ تم قسم کھاؤ کہ کبھی شہنشاہ
روس کی طرف سے تلوار نہ اٹھاؤ گے تو
میں تمہاری جان بخش دیتا ہوں۔

سارجنٹ۔ اگر میں ایسا کروں تو کوڑے
مار مار کر میری پیٹھ اڑا دے گا۔

ارلوف۔ کیا ہرج ہے اگر تیری جیسا ایک
آدمی روس میں کم ہو گیا۔ اچھا ساپ
کے نیچے زندہ رہو۔ مگر دیکھو میرا پیغام
وزیر جنگ کو ضرور پہونچا دینا۔

ارلوف سارجنٹ کو چھوڑ کر پن چکی کی
طرف بڑھا۔ دروازہ کے قریب پہونچا تھا
کہ اُسے سپاہی آتے ہوئے دکھائی دیئے
اس نے جلدی اندر جاکر دروازہ بند کر لیا
اور دم لیکر اس نئی آفت سے بچنے کی تدبیر
سوچنے لگا۔ کیونکہ اب تک اسے اتنے کثیر
سپاہیوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کا اتفاق
نہیں ہوا تھا۔ اور اُسکا دل چاہتا تھا۔ کہ
ایک دفعہ وہ اس کثیر تعداد کو شکست دے
تو بس ساری روس میں تھلکہ مچ جاوے گا
اور شہنشاہ اور اس کے وزیروں اور
جنرلوں کے دل ہل جاویں گے۔ اور اسکے
نام سے خوف کھائیں گے۔

تیرھواں باب

ارلوف نے دروازہ کی درزوں میں سے دیکھا
کہ کم از کم دو سو سپاہی ہوں گے جو اُسے گرفتار
کرنے آئے تھے۔ بعض کے ہاتھ میں مشعلیں
تھیں۔ ارلوف نے دل میں کہا خدا کا
شکر ہے کہ پرنس بچ گیا ہے اور جلد منزل
مقصود پر پہونچ جاوے گا۔ مجھکو امید
نہیں کہ میں اتنی مخلوق کے مقابلہ میں کامیاب

ہوسکوں۔ مگر خیر کچھ ہی ہو۔ میں زندہ اُن کے قابو آتا نہیں۔ اور مروں گا بھی تو کئی ایک کو مار کر اور دنیا میں نام پیدا کر کے۔ اتنے میں سپاہی دروازہ توڑنے لگے۔

ارلوف نے اندر سے کہا۔ صاحبو یہ میرا دروازہ ہے۔ اسکو کیوں توڑتے ہو۔

افسر۔ دروازہ جلد کھولدو۔ میں تمہیں شہنشاہ روس کیطرف سے حکم دیتا ہوں۔

ارلوف۔ اس نام پر میں تو دروازہ کھولنا نہیں ہاں اس سے کوئی برتر نام لو۔

افسر۔ گدھے شہنشاہ روس سے برتر اور کون نام ہوسکتا ہے۔

ارلوف۔ بیوقوف اُلو کی دم ڈلفو کا۔

افسر۔ میرا نام کرنل کاپروف نہیں اگر میں کوڑے مار مار کر تیری پیٹھ زخمی نہ کردوں۔ اور تجھے ان الفاظ کے لئے سزا نہ دے لوں۔

ارلوف۔ اور میرا نام ڈلفو نہیں۔ اگر میں تمہارا ایسا حال نہ کردوں۔ کہ تم دوبزانو ہو کر شہنشاہ روس کو گالیاں دو۔ اور ڈلفو کا جام صحت نہ پیو۔

کرنل۔ سپاہیو دروازہ توڑ دو دیکھو ڈلفو ہمارے قابو میں ہے۔ اس کے سر کے لئے بڑا انعام مقرر ہے ہماری محنت ضائع نہیں گئی۔ بڑا شکار ہاتھ آیا ہے جانے نہ پائے۔

اور ہر ادھر دروازہ پر ضربیں پڑنے لگیں۔ اور پانچ منٹ میں دروازہ ٹوٹ کر گر پڑا۔ مگر دروازہ کی بجائے ارلوف کی تلوار سپاہیوں کی سدراہ ہوئی۔ جو آگے بڑھتا۔ اُسکا سر اُڑ جاتا۔ کرنل کاپروف دو دفعہ آگے بڑھا اور دونوں دفعہ ہی اسکی جان سپاہیوں نے بیچ میں آکر بچائی۔ ارلوف اسکو طعن سے کہتا۔ کیوں کرنل کیا ہو گیا ہے۔ یہی تمہاری شجاعت ہے۔ ایک آدمی کے مقابل اتنے آدمی اور پھر وہ تم پر غالب ہے۔ شکار تمہارے ہاتھ آیا ہے۔ آگے بڑھو اور انعام لو۔ کرنل بھتیرا دانت پیسنا مگر کیا کرتا۔ حملہ پر حملہ ہوتا اور کرنل برابر سپاہیوں کو جوش دلاتا رہا۔ کئی سپاہی مردہ ہو کر گرے۔ اور اُن کی لاشوں کی ارلوف کے سامنے ایک آڑ بنگئی۔ کرنل کاپروف پھر غصہ کھا کر سامنے آیا۔ اور اس دفعہ اس کے سر میں خفیف سی ضرب آئی۔ اور وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا۔ ارلوف نے کہا۔ کرنل میں نے تیری جان نہیں لی۔ اس لئے کہ اپنی قسم پوری کروں۔ کیونکہ میں نے تجھے اپنا جام صحت ضرور پلانا ہے۔

کرنل۔ تھوڑی دیر کے بعد پیچھے ہٹ گیا۔ اور پھر کچھ سپاہی ہمراہ لایا جن کے

ہاتھ میں لکڑیاں تھیں۔ لکڑیاں انہوں نے دروازہ پر چن دیں۔ اور ارلوف نے سمجھ لیا کہ وہ پن چکی کو آگ لگانے لگے ہیں۔ ارلوف بہت فکر مند ہوا۔ اور کہنے لگا۔ بزدلو۔ میں صرف ایک آدمی تمہارے مقابل ہوں اور تم نامرد بنکر آگ لگانے لگے ہو۔ بس یہی تمہاری بہادری ہے اسی پر تمہارے شہنشاہ کو ناز ہے۔

کرنل۔ لڑائی میں سب کچھ جائز ہے ہم تجھے مرغ کی طرح ابھی سرخ کر دینگے۔

ارلوف۔ نہیں۔ جب تک میں اپنی قسم پوری نہ کرلوں۔ شائد میرا بال بیکا بھی نہ کرسکو گے۔

ارلوف نے ایک زور کا حملہ کیا۔ سپاہی پیچھے ہٹ گئے۔ اور ارلوف جلدی لکڑی کا زینہ چڑھکر اوپر کے کمرہ میں چلا گیا اور دروازہ بند کر دیا۔ کرنل بھی اسکے پیچھے دوڑا مگر دروازہ بند پاکر اس نے کہا۔ افسوس وہ بھاگ جائیگا۔

ایک سپاھی۔ نہیں کرنل وہ بھاگ نہیں سکتا۔ سب راستہ محفوظ ہیں۔

دوسرا۔ مگر وہ چکی پر ہوکر دریا میں کود پڑا تو۔

پہلا۔ نہیں چکی کی لکڑی بڑی بوسیدہ ہے وہ اسکا بوجھ سہار نہ سکے گی اور اور وہ دریا میں غرق ہو جائے گا۔ امید نہیں کہ وہ دریا میں ڈوبنے کی جرأت کرے

وہ یہ باتیں کر رہے تھے۔ کہ اوپر سے ایک چور دروازہ کھلا اور ایک آہنی صندوق سپاہیوں پر پڑا اور کئی دب کر مر گئے اور نچلا حصہ زینہ کا ہی چور چور ہو گیا۔ چور دروازہ میں ارلوف مزے سے بیٹھا ہوا ان کی طرف دیکھ رہا ہے اور دراصل دم لے رہا ہے۔

اس دروازہ کو بھی توڑنا شروع کیا اور بعض سپاہی سیڑھی لکڑی کی لانے گئے کیونکہ نچلا حصہ ٹوٹ جانے کی وجہ سے کرنل اور کچھ سپاہی اوپر کے حصہ میں معلق رہ گئے تھے۔ تھوڑی دیر میں اور زینہ لایا گیا اور دروازہ بھی توڑ دیا گیا۔ اب دوسری مرتبہ ارلوف ٹھہر گیا۔ راستہ میں سپاہیوں کا مقابلہ کرنے لگا۔ سپاہی تو شائد آگے نہ بڑھتے مگر کرنل انہیں جوش دلاتا رہا کہ میں ماسکو میں کیا منہ دکھلاؤں گا۔ کہ میں نے دوسو آدمیوں کی جمیعت سے بھی ایک آدمی گرفتار یا قتل نہ کیا۔ مگر ارلوف کی تلوار کے آگے کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ پھر مردوں کا اس کے آگے ڈھیر لگ گیا۔ اور اب ارلوف بھی تھک گیا۔ اور اسکا بازو کمزوری محسوس کرنے لگا۔ اُس نے بلند آواز سے کہا۔

کرنل تو خود کیوں میرے مقابلہ پر نہیں آتا۔ کہ ہم میں سے ایک کا قید فیصلہ ہو باقی سپاہیوں کا کیوں خون کرتے ہو۔ مگر کرنل آگے نہ بڑھا۔ اسکا منشا تھا۔ کہ حریف خوب تھک جائے تو پھر اسکا مقابلہ کرے۔ اور اسکو آسانی سے مغلوب کرلے ارلوف یہ دیکھکر ایک اخیری بار زور حملہ کرتا ہے اور دشمنوں کو پس پا کرکے ایک اور دروازہ کھولتا ہے اور چکی کے شہتیر پر جو اس کے بوجھ کے نیچے لچک رہا ہے۔ آہستہ قدم جاتا ہے۔ اور عین اسکے وسط میں ایک لوہے کی ابری ہوئی سلاخ پر بیٹھ کر دم لیتا ہے۔ کرنل کا پروف سپاہیوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیتا ہے مگر کوئی بھی جانے کی جرأت نہیں کرتا۔ لکڑی بوسیدہ ہے اور نیچے دریا بہ رہا ہے سب جان بوجھکر خوف کھاتے ہیں۔ کرنل پھر زمین کھسا تا ہے اور کہتا ہے کہ کیوں مجھے رسوا کرتے ہو۔ لوگ کیا کہیں گے۔ کہ میں نے دوسو سپاہی کے ساتھ ایک آدمی کا مقابلہ کیا اور میرے اتنے سپاہی قتل کرکے صاف بچ کر نکل گیا پھر بھی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ ناچار کرنل کا پروف خود آگے بڑھا۔ اور احتیاط کے ساتھ قدم رکھتا ہوا ارلوف کے قریب پہونچا۔ ارلوف بھی تلوار کھینچ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پیشتر اس کے کہ کرنل تلوار کا وار کرے اس نے اس زور سے کرنل کی تلوار پر ضرب لگائی کہ کرنل کی تلوار چھوٹ کر دریا میں جا گری۔ اور ارلوف نے اُسے گردن سے پکڑ کر دوزانو بیٹھا دیا۔ اور اپنی تلوار اس کے گلے پر رکھکر کہا" بول۔ غدار روسی۔ اب کیا حال ہے۔ بول زار روس غارت ہو۔ غاصب کی حکومت ختم ہو۔ اور حق حقدار کو ملے۔ کیوں کہتے ہو کہ نہیں۔ ورنہ ابھی سر الگ کئے دیتا ہوں۔ بولو۔ جس طرح میں نے کہا ہے۔

کرنل اب کیا کرسکتا تھا۔ اس نے چپ چاپ دبی زبان سے جو کچھ ارلوف نے کہا کہدیا ارلوف نے اُسے چھوڑ دیا۔ اور کہنے لگا ابھی تمنے میرا جام صحت پیتا ہے دیکھو وہ کیسے تمہیں پلاتا ہوں ارلوف نے زور سے لوہے کی سلاخ کو جھٹک دیا اس کے جھٹکا دیتے ہی ندی زور سے چھوٹ نکلی۔ اور تمام پن چکی میں پانی بھر گیا اور شہتیر جھولنے لگا۔ اور سپاہیوں کی چیخیں نکل گئیں۔ اور ادہر کرنل نے چلا کر کہا۔ ڈلفو کیا تو پاگل ہو گیا ہے سو دیکھ

شہتیر ٹوٹتا جاتا ہے اور ہم دونوں غرق ہو جائیں گے۔

اسلوف۔ نہیں دوست تمنے میرا جام صحت پینا ہے۔ اس سے شفاف پانی بافراط کہاں سے ملے گا۔ خوب سیر ہو کر میرا جام صحت نوش کرو۔ تمہیں پن چکی کا راز معلوم ہو جائیگا۔ یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ شہتیر ٹوٹا اور دونوں ندی میں گر گئے۔ ارلوف نے کرنل کو سنبھال لیا اور ندی کے اوپر تیرنے لگا۔ کرنل تیراک نہیں تھا۔ مگر ارلوف کے سہارے سے تیرتا گیا۔ کوئی ایک میل نیچے نکل گئے۔ اور آخر ایک غار کے قریب جا کر ارلوف کے پاؤں زمین پر لگے۔ وہ کنارے پر آیا اور آتے ہی تھک کر بیٹھ گیا۔ کیونکہ پہلے سپاہیوں پر تلوار کے وار کرنے اور اب لہروں کے ساتھ ہاتھ پاؤں مارنے سے اسکی طاقت زائل ہو چکی تھی۔ مگر ہمارا ہیرو ملا کا من چلا تھا۔ باوجود استقدر نقاہت کے ہنس کر کہنے لگا۔ کیوں کرنل میرا جام صحت خوب سیر ہو کر پیا ہے۔ اور ہوس باقی تو نہیں رہی۔

کرنل۔ یہ جام ایسا سیر ہو کر پیا ہے کہ مدت العمر تک مجھے پینے کی ہوس نہ ہو گی۔ میں تو پانی کی مچھلی بن رہا ہوں۔

اسلوف۔ مگر ہمیں یہاں ٹھہرنا نہ چاہیئے ایک میل کے فاصلہ پر میری کچھ واقفیت ہے۔

کرنل۔ تو جلدی چلو۔ تاکہ کوئی برانڈی کا قطرہ میں حلق سے اتاروں۔

اسلوف۔ مگر کیا میں تمپر اعتبار کر سکتا ہوں کیا تم میرے ساتھ بیوفائی نہ کرو گے اور پھر روسی پلٹن میں نہیں جا ملو گے۔

کرنل۔ میں روسی پلٹن میں جانے کے قابل نہیں رہا۔ میں وہاں گیا تو اول تو ذلت کی موت ورنہ سائبیریا کا سفر میرے نصیب ہوگا۔ بس اب ہمیشہ کے لئے ذلیل ہو گیا ہوں۔ دو سو آدمی کی امداد کے ساتھ میں تم اکیلے پر غالب نہیں آ سکا۔ یہ میرے لئے تھوڑی بدنامی ہے۔ وزیر جنگ کبھی مجھے معاف نہ کرے گا اب میرے لئے بہتر یہی ہے کہ تمہاری رفاقت میں رہوں۔ اور جو کچھ تم کہو اس کی دل و جان سے تعمیل کروں۔ تمنے دیکھ لیا ہے کہ میں نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ اور ایسا ہی تیرے ساتھ میں وفاداری کرونگا میری طرف سے تم بالکل مطمئن رہو۔ میں تمہارے جیسے دلاور اور شجاع آدمی کی خدمت میں رہنا اپنے لئے فخر کا موجب سمجھتا ہوں۔

ارلوف - بہت بہتر - میری ہمراہ چلو -
دونوں ایک جھونپڑی میں پہونچے مالک
مکان نے ارلوف کی تعظیم کی اور دونوں کو
کھلایا پلایا - جب ناشتا کرچکے تو مزے سے
باتیں کرنے لگے -
ارلوف - تم کب سے ماسکو میں آئے ہو
کورنل - میں پچھلی رات یہاں پہونچا تھا - وزیر
جنگ کا حکم کمانڈر انچیف کے نام گیا تھا
کہ چند سپاہی اور افسر جو تیغ زنی میں
ماہر ہوں اور بڑی شجاع اور بہادر ہوں
ماسکو میں جلدی بھیج دیئے جائیں اس لئے
مجھے بھی ماسکو آنے کا حکم ہوا - آتے ہی
مجھے مغربی دروازہ کی حفاظت سپرد
ہوئی - اور رات کو گورنر نے حکم بھیجا کہ
دو سو سپاہی لیکر دو آدمیوں کا تعاقب
کروں - اور ان کو زندہ یا مردہ گرفتار
کرکے لاؤں - یہ بھی اطلاع دی گئی - کہ
چند سپاہی ایک سارجنٹ کے ماتحت
مجھ سے پہلے گئے ہیں مگر شائد وہ ناکام
ہوں - اس لئے میں ان کے پیچھے جاؤں
ارلوف - مگر تم ابھی تک گورنر کو نہیں
ملے کیا وہ تمہیں جانتا ہے -
کرنل - نہیں - مطلق نہیں - مگر آج
وہ ضرور میرا منتظر ہوگا - اور اس امید
میں ہوگا کہ میں تمہیں گرفتار کئے ہوئے
یا تمہارا سر لئے ہوئے اس کے پاس
حاضر ہونگا -
ارلوف - مجھے ایک تدبیر سوجھی ہے -
اور میں اُسے عمل میں لانا چاہتا ہوں

چودھواں باب

اچھا دن چڑھا ہوا تھا - کہ ایک روسی افسر
اور ایک دہقان مغربی دروازہ سے شہر
کے اندر داخل ہوئے - سپاہی جو وہاں
موجود تھے - وہ دیکھکر کہنے لگے یہ کون
آگیا ہے - افسر نے سختی سے کہا - کیا تم مجھے
جانتے نہیں - تمہارا کپتان کہاں ہے -
جو رات کو اس دروازہ کی حفاظت کرتا
تھا - پھر ایک سپاہی دوڑ اگیا اور ایک
نزدیک مکان سے کپتان کو ہمراہ لایا
کپتان کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا -
کہ اُس نے بجائے دروازہ کی حفاظت
کرنے کے رات بھر شراب کی بوتل کی
خوب خبر گیری کی ہے -
کپتان - کیوں کیا ہوگیا ہے - خیر تو ہے
کیا تم باغیوں کے تعاقب سے واپس
آرہے ہو - ہا - ہا - ہا - تم کچھ خوش
معلوم نہیں ہوتے رات تکلیف ہیں رہی -
کرنل - اور تم خوش ہو - اور رات

مزے سے بسر کی ہے۔ سنو میں کرنل کا پروف
ہوں۔ جو اس دروازہ کی حفاظت کا
ذمہ دار تھا۔ جب میں باغیوں کے تعاقب
میں گیا۔ تو تمہیں ذمہ دار چھوڑ گیا تھا۔

کپتان۔ اور میں بڑا ہی خوش ہوں۔ کہ
تم مجھے ہمراہ نہیں لیگئے۔ اور یہاں چھوڑ
گئے۔ ورنہ میری رات بھی بے آرامی میں
گذرتی۔ کیا اب رپورٹ دیئے جاتے
ہیں۔

کرنل۔ نہیں رپورٹ میں تمہارے
ہاتھ بھیجوں گا۔ میرے کمرہ میں آنا۔ وہاں
اگر میں موجود نہ ہوا۔ تو رپورٹ لکھی پڑی ہوگی
اور شراب بھی تمہارے لئے موجود ہوگی

کپتان۔ (خوش ہوکر) بہت خوب رپورٹ
خوب مزیدار ہو۔ اور شراب نہایت نفیس
ہو۔ کرنل اور اسکا ہمراہی دہقانی دونوں
ہوٹل میں جہاں کرنل ٹھہرا ہوا تھا۔ گئے۔ اور
کمرہ میں جاکر دونوں نے منہ اپنا بھیس اتار
دیا۔ کرنل تو ہمارا ہیرو ارلوف تھا۔ اور
دہقانی کرنل کا پروف تھا۔

ارلوف۔ (ہنسکر) کیوں کرنل گذریا کا
لباس تمہیں خوش آتا ہے کہ نہیں۔

کرنل۔ ایسا ہی خوش آتا ہے جیسے
کہ تمہیں روسی کرنل کی وردی۔

ارلوف۔ شہر میں واقعی پھرنے کی آس
سے بہتر کوئی تدبیر نہ تھی۔ اب میں اس بھیس
میں بہت کچھ کرونگا۔ لاؤ اپنے کاغذات
میرے حوالہ کرو۔

کرنل نے ٹرنک کھولا۔ اور کاغذات ارلوف
کے حوالہ کئے۔ ایک پاس تھا جسپر کمانڈر انچیف
کے دستخط تھے۔ کرنل نے کہا۔ یہ پاس بڑا
مفید ہے اس کے ذریعہ تم جہاں چاہو جاسکتے
ہو۔

ارلوف۔ بیشک۔ اگر میرا بھیس کسی نے
تاڑ نہ لیا۔ اب کرنل ہم جدا ہوتے ہیں میں
تمکو ایک رقعہ بلفورس ملاح کے نام لکھدیتا
ہوں وہ تمکو حفاظت میں رکھے گا۔

کرنل۔ مجھے حفاظت میں رکھنے کی کیا ضرورت
ہے۔

ارلوف۔ معاف رکھنا۔ میں اپنے آپ
کچھ نہیں کرسکتا۔ تمہارا معاملہ کونسل میں پیش
کیا جائے گا۔ اگر کونسل نے تمہارے حق میں
فیصلہ کیا تو تم کو ہم اپنی سازش میں شریک
کرلیں گے۔

کرنل۔ اور اگر کونسل نے میرے خلاف فیصلہ
کیا۔ تو کیا مجھے قتل کیا جائیگا۔

ارلوف - نہیں تمہیں زاد راہ دیکر روسی سرحد سے پار کرو یا جائیگا - اطمینان رکھو تمہارے ساتھ کسی قسم کا دھوکا نہیں کیا جائیگا -

کرنل تو پھر دہقانی لباس پہنے بلفورس کی طرف گیا - اور ارلوف نے پھر کرنل کاپروف کا لباس تبدیل کیا - اور ہو بہو چہرہ بنا لیا - کہ کسی کو شک وشبہ نہ گذرے ابھی وہ تبدیل لباس سے فارغ ہی ہوا تھا - کہ ایک روسی افسر معہ ۲ سپاہیوں کے آیا - ارلوف ڈرا اور سمجھا کہ شائد کاپروف نے اس کے ساتھ بیوفائی کی ہے مگر اسکا خوف جاتا رہا جب افسر نے بڑھکر پوچھا کہ یہاں کرنل کاپروف نامی رہتا ہے -

ارلوف - ہاں میں ہی ہوں -

افسر - مجھے جنرل بڈسکو گورنر ماسکو نے تمہیں لینے کے لئے بھیجا ہے -

ارلوف - میں پہلے سے ہی تیار ہوں مگر کہو جنرل خوش ہے یا ناراض -

افسر - جنرل کے پاس ابھی وزیر جنگ کا حکم پہونچا ہے - اسپر وہ سخت غصہ میں آیا ہوا ہے اور اسی لئے تمکو جلدی بلاتا ہے -

ارلوف - میں سمجھ گیا ہوں مجھے مل کر وہ اور ناراض ہوگا - اچھا جو ہو سو ہو -

ارلوف افسر کے ہمراہ جنرل بڈسکو گورنر ماسکو کے پاس گیا بڈسکو اس وقت نہایت غصہ میں کمرہ کے اندر ٹہل رہا تھا - ارلوف کو دیکھتے ہی کہنے لگا - تمہارا نام کاپروف ہے - اور تم ہی رات کو باغیوں کے پیچھے گئے تھے -

ارلوف - ہاں حضور -

بڈسکو - انہیں گرفتار کیا یا نہیں -

ارلوف - نہیں وہ بچ کر نکل گئے -

بڈسکو - ہائیں یہ دو سو سپاہی دو باغیوں کو گرفتار نہیں کر سکے - کمانڈر انچیف نے تمہاری شجاعت کی بڑی تعریف لکھی تھی -

ارلوف - میں تو ایک کو بھی گرفتار نہ کر سکا چہ جائیکہ دو کو - وہ ایک ہی دو سو پر غالب آیا اور میں تین دفعہ قتل ہونے سے بچ گیا -

بڈسکو - تم روسی افسر ہو کر تسلیم کرتے ہو کہ ایک آدمی سے تم مغلوب ہوگئے -

ارلوف - میں بلاشبہ ڈلفو سے مغلوب ہونیکو تسلیم کرتا ہوں - کون ہے جو اسپر غالب آ سکتا ہے - میں نہیں خیال کرتا کہ ایک ہزار سپاہی بھی اسکو زیر کر سکتے ہیں وہ بلا کا سن چلا ہے - اور تیغ زنی میں بڑا استاد ہے -

اُس نے کل حال کہہ سنایا۔ اور آخر میں
کہا کہ دریا میں گر کر میں بمشکل بال بال بچا
بٹ سکو۔ تمنے بیشک بہادری کی۔ مگر
وزیر جنگ اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ دیکھو
میں ہمہ تن باغیوں کی گرفتاری کی کوشش
کر رہا ہوں۔ اور پھر بھی وزیر جنگ مجھ پر
ناراض ہے۔ اور ابھی اس نے ایک اور
شخص کو میرا جائنٹ گورنر مقرر کر دیا ہے
اسکا نام جنرل پٹشرن ہے۔ میرا سخت دشمن
ہے۔ اور ضرور ہے کہ وہ مجھے معزول کرانے
کی کوشش کرے۔

ارلوف۔ کیا عجب ہے۔

بٹ سکو۔ مگر کرنل تمہاری بھی خیر نہیں
جونہیں وزیر جنگ کو تمہاری ناکامی کی
اطلاع ملی۔ تمکو خواہ مخواہ ذلیل کیا جائیگا۔
لیکن میں تمہیں اس بے عزتی سے بچا سکتا
ہوں۔ کیونکہ تم بہادر آدمی ہو۔

ارلوف۔ اور میں بھی آپ کی مہربانی
کا ہمیشہ شکر گذار رہونگا۔

بٹ سکو۔ اگر تم میرے ساتھ اقرار کرو۔ کہ
میرے ساتھ وفاداری سے پیش آؤگے
تو میں تمہارے حق میں اچھی رپورٹ لکھونگا

ارلوف۔ میں آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہوں

بٹ سکو۔ سنو میں اس پٹشرن کی طرف
سے ازحد خائف ہوں۔ وہ ضرور مجھکو اپنے
فائدہ کی خاطر کسی بلا میں پھنساوے گا۔
میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح اسکو قتل
کر دیا جائے۔ کیا تم اس کام کا ذمہ لیتے ہو

ارلوف۔ بڑی خوشی سے مگر میں قاتلانہ
حملہ اسپر نہیں کرنا چاہتا۔ دوبدو ہو کر اس
سے لڑ سکتا ہوں۔ لیکن کیا آپ اس بات
کا ذمہ لیتے ہیں کہ مجھپر کوئی مصیبت تو نہ آئیگی

بٹ سکو۔ ہاں میں ذمہ لیتا ہوں کہ تم کو
کوئی آنچ نہیں آئیگی۔

ارلوف۔ تو مجھے آپ کوئی نوکری سپرد
نہ کریں۔ بلکہ سپیشل ڈیوٹی پر لگا دیں۔
اس طرح میں موقع پا کر جنرل پٹشرن کو قتل
کرنے کی کوشش کرونگا۔ آپ کو میری کارگذاریوں
کی اطلاع ملتی رہی گی۔ اگر کوئی کارروائی
ایسی بھی ہو جو کہ آپ کے مزاج کے خلاف
ہو۔ تو آپ اسکا خیال نہ کیجئے گا۔

بٹ سکو۔ بہت خوب میں ابھی حکم لکھدیتا
ہوں۔ مگر ٹھہرو کوئی آرہا ہے تم دوسرے
کمرہ میں چلے جاؤ۔

پندرھواں باب

ارلوف دوسرے کمرہ میں گیا ہی تھا
کہ جنرل بٹنسن اندر آیا۔ بڈسکو نے اس
سے مصافحہ کیا اور کہا میں یہ سنکر بہت
خوش ہوں۔ کہ تم میرے جائنٹ گورنر مقرر
ہوئے ہو۔ اب ہم دونوں مل کر ضرور
اس ڈلفو کو گرفتار کرلیں گے۔ تمنے سنا
ہوگا کہ کل رات وہ پھر ہمارے قابو سے
نکل گیا۔

بٹنسن۔ میں اس شخص کے کارنامے
سنکر حیران ہو رہا ہوں۔ وہ کس بلا کا
آدمی ہے۔ کہ اب تک گرفتار ہونے میں
نہیں آتا۔ میری رائے میں کسی حکمت
عملی سے اسکو قابو کرنا چاہئے۔ زور سے
وہ قابو نہیں آئیگا۔ میں نے ایک تدبیر
سوچی ہے۔ تم بھی سنو۔

بڈسکو۔ تدبیر سُنکر۔ بیشک تدبیر نہایت
عمدہ اور ضرور کامیاب ہوگی۔ ہم دونوں
کی عزت اور دولت بڑھے گی۔ میں تمہارے
ساتھ بالکل متفق ہوں۔

بٹنسن۔ بہت بہتر اس کے بغیر اسکو گرفتار
کرنا بہت مشکل ہے۔

اس کے بعد کچھ اور باتیں ہوتی رہیں۔ اور
دونو جانی دشمن ہنستے کھیلتے رہے جب
جب بٹنسن چلا گیا۔ تو بڈسکو نے دل میں
کہا میرے جانی دشمن۔ میں تیرے دام
میں گرفتار نہیں ہوں گا۔ بلکہ تجھکو اپنے
انتقام کا شکار بناؤنگا۔

ارلوف۔ (کمرہ سے نکل کر) صاحب معاف
رکھنا۔ میں نے بہت سی بھید کی باتیں ناوانستہ
سُن لی ہیں اور زیادہ سُننی نہیں چاہتا۔ کیونکہ
داناؤں کا قول ہے کہ بڑے آدمیوں کا ہمراز نہیں
ہونا چاہئے۔

بڈسکو۔ تم بڑے چالاک اور ہوشیار ہو
تم میرے جاسوس بنجاؤ۔

ارلوف۔ جاسوسی کا کام اچھا نہیں۔ میں
فوجی آدمی ہوں۔

بڈسکو۔ مگر تمہارا دماغ اچھا ہے شہنشاہ
کی خدمت کسی بھیس میں کی جائے کوئی عیب
نہیں۔ دیکھو کاپروف تم اس ڈلفو کی تلاش
کرو۔ اس کے ساتھ دوستی گانٹھو اور اسیر
اعتبار جماکر اسکو میرے ہاتھ گرفتار کرادو۔

ارلوف۔ یہ بڑا زبون کام ہے

بڈسکو۔ مگر انعام بھی بڑا ہے۔

ارلوف۔ اگر میں اسبات پر راضی ہوجاؤں
تو دو باتیں مجھکو کرنی پڑیں گی۔ اول تو
یہ کہ میں شہنشاہ کا مخالف بنوں تاکہ

باغیوں کو اس بات کا یقین ہو جائے۔
دوسری یہ کہ میں روسی افسروں کے ساتھ
لڑا بھڑا کروں ممکن ہے بعض کو قتل کر دوں
بڈاسکو۔ کیا مضائقہ ہے۔
ارلوف۔ تمہارے نزدیک کوئی مضائقہ
نہیں مگر دوسرا گورنر کچھ اور خیال کریگا۔
نہیں میں تمہاری حفاظت کرونگا۔
ارلوف تمہیں خود خوف ہے کہ بشٹرن
تمہیں معزول کر دے گا۔ پھر میرا کیا حشر
ہو گا۔
بڈسکو۔ ہاں میں نے ایسا خیال ظاہر کیا
تھا۔ پھر تم کیا چاہتے ہو۔
ارلوف۔ ایک تحریری حکم مجھے لکھدو۔
کہ میں جس جگہ جاؤں۔ چلا جاؤں۔ خواہ
میں کوئی جرم کروں مجھے گرفتار نہ کیا جائے
اور خواہ کوئی خطرناک کام میں کروں اسکے
لئے مجھے معافی ملے۔ اور وجہ اس حکم کی سیکرٹ
سروس یعنے خفیہ خدمت قرار دی جائے۔
بڈسکو۔ بہت بہتر میں ابھی لکھدیتا ہوں
اور اُس نے لکھدیا)
ارلوف یہ حکم جیب میں ڈال کر سلام کر کے
رخصت ہوا۔ اور دل میں بہت ہی خوش
تھا کہ اس حکم کے ذریعہ وہ اپنے مشن

کی خوب ترقی کرے گا۔ جس کو چاہے گا
کھلے بندوں ملے گا اور جو چاہے گا کہے گا۔ شام
تک وہ کابروف کے کمرہ میں رہا اور جب
اچھی رات گذر گئی۔ بھیس بدلکر باہر نکلا۔
اب شہر سے باہر آنے جانے میں اُسے کوئی
رکاوٹ نہ تھی۔ جنرل بڈسکو کا پاس دکھا
دینا کافی تھا۔ جب وہ شہر سے باہر کچھ
فاصلے پر پہونچا۔ تو سڑک کے ایک کنارے
درختوں میں سے اُسے ہنسنے کھیلنے کی آوازیں
آئیں وہ ایک درخت کی اوٹ میں ہوکر دیکھنے
لگا۔ دس بارہ سپاہی معہ ایک سارجنٹ
کے ایک نوجوان آدمی کو گھیرے ہوئے تھے
اور اُس کے کپڑے اتار رہے تھے سردی
نہایت شدت کی تھی۔ نوجوان کپڑے
اتارنے نہیں دیتا تھا۔ اسپر کوئی اُسے
طمانچہ مارتا اور کوئی اُسے لات رسید کرتا
وہ بار بار کہتا یہ تو بتاؤ میں نے قصور کیا
کیا ہے۔ جسکے عوض مجھپر ایسی سختی ہو رہی
ہے۔ خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو۔
سارجنٹ تجھے معلوم نہیں کہ تو نے
جنرل ٹیبڑوں کی رکھ سے شکار چرایا۔ بس
اس کے جرم میں تجھے کوڑے مارے جائینگے
نوجوان۔ بیشک میں نے ایک شکار

چرایا تھا۔ مگر میں کیا کرتا۔ میری ماں باپ
میری بہین میری بی بی سب فاقہ مر
رہے تھے۔ میں نے انکو بچانے کے لئے چوری
کی۔
سارجنٹ۔ اب انکو بلا کہ تیری جان بھی
بچائیں۔
سپاہی۔ جلدی کرو ورنہ ہم بھی سردی کا شکار
ہو جائیں گے۔
دوسرا۔ معلوم نہیں گورنر کو یہ کیا سوجھی
کہ ہمیں ایسی سخت سردی میں باہر بھیجدیا۔
کیا اُسے چوک میں سزا نہیں دی جا سکتی تھی
سارجنٹ گورنر کا منشا تھا کہ اُسے اس کے
عیال واطفال کے سامنے سزا دی جاتی۔ تاکہ
دوسروں کو عبرت ہوتی۔ مگر اسکا مکان دور
ہے۔ اور ہم وہاں تک جانے کی زحمت نہیں
اٹھا سکتے۔ تو جلدی اس کی پیٹھ ننگی کر کے
اُسے درخت کے ساتھ باندھو۔
دو تین سپاہی پھر اُس نوجوان کے گرد ہوئے
اُس نے ہرچند منت سماجت کی۔ مگر انہوں نے
ایک نہ مانی۔ ارلوف سے رہا نہ گیا اور اس نے
موقعہ پر پہونچکر تلوار دکھا کر کہا۔ بُزدلو۔
بیرحمو۔ اسے چھوڑ دو۔ ورنہ میں ابھی تمکو
ہلاک کرونگا۔

سارجنٹ۔ (بالمقابل ہو کر) بیوقوف
کیا تجھے اپنی جان عزیز نہیں کہ اس طرح
دخل در معقولات ہوتا ہے اپنی راہ لے
ورنہ ابھی کوڑوں سے تیرا جسم لہولہان
کر دونگا۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھے غصہ نہیں
آیا۔ ورنہ اب تک تو زندہ درگور ہوتا۔
ارلوف۔ اس غریب آدمی نے کیا کیا ہے
کہ تم اسپر اسقدر تشدد کر رہے ہو۔
سارجنٹ۔ میں تیرے سوال کا جواب
نہیں دیتا۔ چل ایک طرف ہو۔ میں تیرے
ساتھ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔
ارلوف۔ خبردار اگر اس نوجوان کو
تمنے ذرا بھی دکھ دیا۔
سارجنٹ۔ تو کون ہے جو مجھے ایسا حکم
دیتا ہے۔ چل میرے سامنے سے دور ہو جا
ارلوف کو غصہ آیا۔ اور اُس نے سارجنٹ
کو گلے سے پکڑکر زمین پر دے مارا۔
سارجنٹ۔ سپاہیو اس شخص کے ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالو۔
سپاہیوں نے تلواریں کھینچ لیں۔ مگر ارلوف
کے سامنے ان کی پیش کچھ نہ گئی۔ پھر بھی
وہ بڑی سختی سے لڑے اور سب کے سب
مارے گئے۔ صرف سارجنٹ بچ رہا۔

ارلوف - میں ایک شرط پر تمہاری جان بخش دیتا ہوں -

سارجنٹ - نہیں مجھے کچھ ضرورت نہیں اگر میں گورنر کو جاکر یہ کہوں گا کہ میرے سپاہی مارے گئے میرا قیدی بھاگ گیا - اور میں خود بصد مشکل جان بچاکر آیا تو وہ مجھے ضرور سائبیریا بھیجدے گا - بہتر ہے کہ یا میں تجھے قتل کروں اور یا آپ مارا جاؤں

ارلوف - اچھا اگر تیری یہی مرضی ہے تو وار کر -

دو ہاتھ میں ارلوف کی تلوار سارجنٹ کے سر سے پار ہو گئی -

نوجوان قیدی شکریہ ادا کرنے کی غرض سے ارلوف کے پاؤں پڑا مگر ارلوف نے اُسے جلدی اٹھالیا اور کہا خدا کرے اور اس سے تجھے سبق حاصل ہو - اور تو ظالم شہنشاہ کے خلاف تلوار اٹھائے -

نوجوان - میں ہمہ تن تیار ہوں مگر مجھے راستہ دکھاؤ -

ارلوف - تمہیں جلدی راستہ دکھایا جائیگا - اب اپنے گھر جاؤ -

نوجوان - میں تنہا گھر جانے کی جرأت نہیں رکھتا تعجب نہیں کہ ظالم گورنر نے میرے مکان پر بھی سپاہی بھیج دیئے ہوں اور عورتوں کو اذیت پہونچا رہے ہوں خدا کے لئے میرے ہمراہ چلو -

ارلوف - تمہارا کیا نام ہے اور تم کہاں رہتے ہو -

نوجوان - میرا نام بورس ہے اور میں یہاں سے دو میل کے فاصلہ پر جنگل میں رہتا ہوں - اسی جگہ میرے ماں باپ رہتے ہیں میرا باپ پہلے جنگل کا محافظ تھا مگر اب ہم صرف مزدوری کرتے ہیں مجھکو کئی دن سے کام نہ ملا تھا - اس لئے میں نے رکھ سے شکار چرایا جسکے لئے ہم سب کے سب سائبیریا بھیجے جانے والے ہیں -

ارلوف - اچھا میں تمہارے ہمراہ چلتا ہوں - ان سپاہیوں کے ہتھیار سنبھال لو

اس نے سپاہیوں کی تلواریں اکٹھی کرلیں - اور ایک تلوار اپنی کمر سے لٹکالی - یکایک اس کی نظر کوڑے پر پڑی اور اس نے وہ بھی اُٹھا کر پیٹی سے باندھ لیا -

ارلوف - یہ تمنے کیا اٹھایا ہے -

بورس - یہ کوڑا ہے جو وہ میری پیٹھ پر لگایا چاہتے تھے - اگر سپاہیوں نے میرے ماں باپ یا بی بی کو اذیت دی

تو میں اس کوڑے سے اُن کی پیٹھ زخمی کرونگا
اب میں روسی سپاہیوں سے ڈرونگا
نہیں۔ اور جہاں ملیں گے اُن کی گت بنادونگا
خواہ میں مارا ہی جاؤں کیونکہ تلوار ہاتھ میں
لئے مرنا اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ سائبیریا
میں زندگی بسر کیجائے۔

ارلوف۔ شاباش نوجوان۔ میں تمہیں
ملکر بڑا خوش ہوا ہوں۔ اور میں ضرور تمہاری
امداد کرونگا۔

بورس۔ مجھکو امید ہے۔ کہ آپ گورنر
کو مل کر ہمارا قصور معاف کرادیں گے۔
تاکہ میرے خاندان کو تکلیف نہ ہو۔ جب کہ
میں وہاں موجود نہ ہوں۔

ارلوف۔ بورس۔ میں سفارش نہیں کیا
کرتا۔ میں تمام روسی افسروں کو حقارت
سے دیکھتا ہوں۔ مجھکو جو کچھ بھروسہ ہے
اپنے بازو اور اپنی وفادار تلوار پر ہے۔
میں جو کچھ تمہاری امداد کرونگا۔ اپنے
قوت بازو سے کرونگا۔ چلو جلدی چلیں
کیونکہ فاصلہ بہت ہے۔

سولہواں باب

ایک معمولی جھونپڑی میں جو جنگل میں
بنی ہوئی تھی۔ ایک بوڑھا آدمی اندوہگین
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑھیا
سر جھکائے اور دو نوجوان لڑکیاں غمگین
بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایک لڑکی کی عمر بہ مشکل
سولہ سال تھی۔ جبکہ دوسری کی ۲۲ سال
سے کچھ اوپر تھی۔ سب کے چہرے مرجھائے
ہوئے تھے۔ اور رنگ زرد تھے۔

یہ نوجوان بورس کا گھرانہ تھا۔ بوڑھا آدمی
اسکا باپ تھا۔ جو کسی وقت شیر کی
طاقت رکھتا۔ مگر اب بڑھاپے اور زمانہ کی
نامساعدت کی وجہ سے خم کمر ہو رہا تھا۔ بوڑھی
عورت اسکی بی بی تھی۔ جو فاقہ کشی سے
نہایت لاغر ہو رہی تھی۔ سولہ سالہ لڑکی
اسکی بیٹی تھی۔ جسکا نام لیڈا تھا۔ یہ بھی
زرد تھی۔ اور ۲۲ سالہ نوجوان اور خوبصورت
عورت اسکی بہو تھی۔ اسکا نام نتنہالی تھا
ان سب میں سے نتہالی پر فاقہ کشی کا زیادہ
اثر نہ پڑا تھا۔ وہ بڑی جوشیلی طبیعت کی
تھی اور من چلی تھی۔

بوڑھی۔ میرے بیٹے۔ میرے بیٹے میرے
پیارے بیٹے۔ تیرا کیا حال ہوگا۔

بوڑھا۔ خدا ہی جانتا ہے اور خدا ہی اسکی

حفاظت کر سکتا ہے۔
لنڈا۔ کیا اُس کے لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔
بوڑھا۔ کچھ نہیں سوائے صبر کے کوئی چارہ
ورنہ ہم بھی اس کی قسمت کے شریک بنا دیں گے۔
نتھالی۔ یہ زیادہ اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ ہم
خاموشی کے ساتھ ظلم اور تشدد برداشت کریں۔
بوڑھی نتھالی تو بیہودہ بات کہتی ہے اگر میرے
بیٹے کو تیرے ساتھ از حد محبت نہ ہوتی تو وہ
اس وقت قاتلوں کے ہاتھ میں نہ ہوتا
نتھالی۔ اگر وہ شکار مارنے نہ جاتا تو میں خود
جاتی۔ کیونکہ میں انکو بھوکا مرتے دیکھنا برداشت
نہ کرسکتی جنکو میں اسقدر پیار کرتی ہوں میں
کچھ پروا نہ کرتی۔ اور انکو شکار لا کر دیتی کاش
میرے جیسی طبیعت ان روسی کسانوں کی ہوتی
تو وہ اس قدر ظلم برداشت نہ کرتے۔
اس موقعہ جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک سارجنٹ
معہ چند سپاہیوں کے اندر آگیا۔ لنڈا اُٹھ کر
نتھالی سے چمٹ گئی اور بوڑھا اٹھ کھڑا ہوا۔
سارجنٹ۔ آہ میری پیاری تو روسی کسانوں
کے متعلق کیا کہہ رہی تھی۔
نتھالی۔ میں نے جو کچھ کہا ٹھیک کہا تھا۔
اگر میں عورت کی بجائے مرد ہوتی تو میں اپنے قول
کو عمل میں لا کر دکھا دیتی۔

لنڈا۔ (آہستگی سے) نتھالی خاموش رہو نہیں
معلوم نہیں کہ ہمارے پاس کوئی ہتھیار۔
نہیں۔ ہماری تلواریں۔ نیزے سب ضبط
کر لئے گئے ہیں۔
نتھالی۔ میری غیر حاضری میں ایسا ہوا اگر
میں یہاں ہوتی تو اس آسانی سے ہمارے
ہتھیار نہ جاتے۔
سارجنٹ۔ اچھا تیرے سر میں بغاوت کا
کچھ مادہ ہے اور ہم ایسا مادہ نکالنے کا
علاج اچھی طرح جانتے ہیں میں ابھی تم سے
مخاطب ہوتا ہوں۔ ذرا ٹھیرو۔ ہاں کہو۔ پورس
نامی لکڑہارے کا گھر یہی ہے۔
بوڑھا۔ ہاں میں ہی پورس ہوں۔
سارجنٹ۔ اور یہ عورت۔
بوڑھا۔ یہ میری عورت ہے۔
سارجنٹ اور یہ لڑکی۔
بوڑھا۔ میری بیٹی ہے۔
سارجنٹ۔ اور وہ سرد جسم۔
بوڑھا۔ میرے بدنصیب بیٹے کی بی بی اور
میری بہو ہے۔
سارجنٹ۔ خدا کی قسم ہم بڑے خوش نصیب
ہیں سارا گھرانہ ایک ہی دفعہ ہمارے ہاتھ آگیا
ہے میرے سپاہیو تم اس بوڑھے آدمی اسکی

عورت اور لڑکی کو پکڑ لو اور میں اس مہ جبین کے
ساتھ ملاقات پیدا کرتا ہوں گو یہ بڑی شوخ اور
گستاخ ہے مگر میرے ہاتھ کی برکت سے نہایت
مطیع اور فرمانبردار ہو جائیگی۔ اور یہ بڑی اچھی
بات ہوگی۔ کیونکہ سائبیریا تک اُن کو چھوڑنے
کی ڈیوٹی میرے سپرد ہے میرا وقت راستہ
میں اچھا کٹے گا۔

بوڑھی عورت۔ سائبیریا ہمنے کیا کیا ہے کہ
ہم سائبیریا بھیجے جاتے ہیں۔

سارجنٹ۔ تمہارے بیٹے نے گورنر کی رکھ
سے شکار چرایا ہے۔ اسکو حکم ملا ہے کہ کوڑے لگا کر
اسکو اور تم سب کو سائبیریا بھیجدیا جائے کیونکہ
وہاں کانوں کے کھودنے کے لئے مزدور کم ہیں

بوڑھا۔ کیا تم اس بوڑھی عورت کو اس
کے وطن سے بیگناہ جدا کرتے ہو۔ جہاں وہ
پیدا ہوئی اور جہاں عنقریب دفن ہونے والی ہے
تمہارے دل میں کچھ رحم نہیں کوئی خدا ترسی نہیں

سارجنٹ واہ۔ مجھسے یہ عجیب سوال کیا
ہے۔ میں سپاہی ہوں مجھے رحم اور ترس سے
کیا کام ہے۔ میرا فرض ہے کہ افسروں کے حکم
کی تعمیل کروں۔

نتھالی۔ بیشک سارجنٹ ٹھیک کہتا ہے۔
اس کا کچھ قصور نہیں اسکا کام حاکم کی تعمیل
کرنا ہے مگر اتنا اس کے اختیار میں ہے۔ کہ
ایسا ذلیل کام ذرا مہربانی اور شفقت سے کریں

سارجنٹ۔ ذلیل کام۔ میری مہ جبین ذرا
زبان تھام لو۔ گورنمنٹ کے ماتحت ہتک
کا کلمہ برداشت نہیں کرسکتے۔

نتھالی۔ مگر تم ہمیں کہاں لے جاتے ہو۔

سارجنٹ۔ پہلے ہم تمکو وہاں لے جاوینگے
جہاں تمہارے شوہر کو کوڑے مارے جائیں گے
پھر تم سب کو بطور شہنشاہ کے غلام کے سائبیریا
پہنچایا جائے گا۔ میری مہ جبین میں اس
غلاموں کی لائین کا محافظ ہونگا۔ اور جہاں
تک ہوسکے تمہاری خاطرداری کرونگا۔ اٹھو
میری پیاری ذرا گلے سے لگ جاؤ۔ اور چپ
چاپ میرے ہمراہ چلو۔

سارجنٹ دیوانہ وار آگے بڑھا۔ مگر نتھالی نے
جھٹ ایک چھرا نکال کر اس کے سامنے کردیا
اور کہا پیچھے ہٹ جا۔ اگر تنے مجھے چھوا تو میں
ابھی خودکشی کرلوں گی۔ میں مرجانا بہتر سمجھتی
ہوں بہ نسبت اس کے کہ شہنشاہ کی غلام
بنوں۔ خبردار میرے نزدیک نہ آنا۔ چاہو تو
بیشک مجھے مار ڈالو یہ میں تمہاری مہربانی
سمجھوں گی۔ مگر یاد رکھو کہ میں زندہ اس بھیڑیے
سے تمہارے ساتھ نہ جاؤنگی۔

سارجنٹ نے جھپٹ کر نہالی کا ہاتھ پکڑ لیا جس میں
چھرا تھا۔ نہالی نے جدوجہد کی اور اس کش
مکش میں سارجنٹ کا ہاتھ بھی کچھ زخمی ہوا
مگر نہالی ایسے تنومند سپاہی کے سامنے کیا
تھی اس نے ایک مکا مارا اور وہ بیہوش
ہو کر گر پڑی سارجنٹ نے اسے اٹھا لیا اور
ہمراہیوں سے کہا۔ تم بھی اپنی قیدیوں کو لو
اور چلو چلیں۔ ہمیں یہاں بہت دیر ہو گئی
اور باتوں باتوں میں ناحق وقت ضائع
کیا ہے۔ ابھی وہ دروازہ کھلا تک پہونچا
تھا کہ ارلوف آ گیا اور ارلوف بمعہ
بورس اندر آیا۔ اس نے آتے ہی نہالی کو
اس کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور کہا۔ او بے ایمان
بے رحم۔ سفاک اپنا آپ سنبھال۔

سارجنٹ۔ سپاہیو قیدیوں کو چھوڑ دو
اور ان دونوں کو پکڑ لو۔ یہ وہ قیدی بورس ہے
جو کسی طرح بھاگ آیا ہے دوسرا معلوم نہیں
اس کے ہمراہ کون ہے مگر مضائقہ نہیں دونوں
کو پکڑ لو۔ ایک غلام شہنشاہ کا ایذا دہ بھاگا

ارلوف۔ تو مجھے نہیں جانتا جبھی ایسی واہی
تباہی باتیں کرتا ہے۔ سن۔ میں مشہور تیغ
زن ڈلفو ہوں۔

سارجنٹ۔ (گھبرا کر) ڈلفو۔ تو ڈلفو ہے؟

ارلوف۔ ہاں کیا تیری جرأت نام سنتے
ہی جاتی رہی بس یہی مردانگی ہے۔

سارجنٹ۔ اگر تو ڈلفو ہے میں تجھے کچھ
نہیں کہتا۔ جہاں چاہتا ہے چلا جا۔ کیونکہ تو
خالی نہیں ہے۔

ارلوف۔ میں خالی نہیں ہوں۔ لو تو انسان
نہیں ہے۔ تلوار کھینچ اور اپنے آپ کو بچا۔
سارجنٹ اور سپاہیوں نے سمجھ کر کہ تلوار
کھینچے بغیر چارہ نہیں ارلوف پر حملہ کیا۔ مگر
ان کے دل ایسے سہم گئے تھے کہ ان سے کچھ
نہ بنا۔ اور سپاہی فرش پر بہانہ کر کے گر پڑتے

ارلوف۔ بزدلو۔ مت سمجھو کہ تم اس غضب
سے میرے ہاتھ سے بچ جاؤ گے۔ بورس ادھر
آؤ اور ذرا انکو کوڑے کا مزہ چکھاؤ۔ جو وہ
تیرے لئے لاتے تھے۔

بورس خدا سے چاہتا تھا۔ اس نے کوڑا اٹھا لیا
اس زور سے انکو مارنا شروع کیا کہ وہ چلا
اٹھے اور ایک کونے میں اکٹھے ہو گئے۔

بورس۔ کیوں میرے بہادر سپاہیو۔
کوڑے کا مزہ چکھ لیا۔ لو اور چکھو۔ یہ لو۔
وہ لو۔

سپاہی۔ خدا کے لئے ہم پر رحم کرو۔ رحم کرو
رحم کرو۔

اسلوف - میں کس طرح رحم کھاؤں -
کیا تمنے اُن بے گناہ بوڑھوں اور جوانوں
پر ترس کھایا - بیشک اب میں تمکو قتل نہیں
کرونگا - مگر مت سمجھو کہ بس تمہیں چھوڑ دونگا -
بورس جلدی اُن کے ہاتھ پاؤں باندھ لے -
لینڈا - نتھالی چپ چاپ کھڑی ہے اور ہمارے
چھڑانے والے کا شکریہ ادا نہیں کرتی -
نتھالی - میں ایسے جوانمرد کا کس زبان سے
شکریہ ادا کروں - اُس نے وہ کچھ ہمارے لئے
کیا ہے - کہ ہزار زبان سے اسکا شکریہ ادا کرنا اُس
کی حق تلفی کرنا ہے - ہمیں اس پر جان فدا کرکے
اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے - کیا وہ ہمارے شکریہ
کا محتاج ہے اگر ہے تو میں اس طرح اسکا شکریہ
ادا کرتی ہوں کہ میں آج کی دن سے اس کی
غلام ہوں - اور جہاں وہ کہے اس کے لئے
خون بہانے پر تیار ہوں -
اسلوف - بہادر عورت تو نے خوب کہا - اگر
روسی کسان ایسا دل گردہ رکھتے تو اتنا ظلم
کیوں سہتے -
نتھالی - فکر نہ کرو کیوں کہ وقت آئے گا - کہ
اس ظلم و ستم کا خاتمہ ہو جائے گا - کاش میں
مرد ہوتی - تلوار کمر میں باندھتی اور ایسے ظالموں کا
سر کاٹتی پھرتی - اُن کو چین نہ لینے دیتی -
اب بھی میں عہد کرتی ہوں کہ جہاں میرا بس
چلا میں ظلم کو روکنے کی کوشش کرونگی - خواہ
اس میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے -
بوڑھی - دُکھ اور تکلیف نے میری بہو
کا دماغ پھیر دیا ہے - اور وہ پاگلوں کی سی
باتیں کرتی ہے -
نتھالی - اماں - میں پاگل نہیں ہوں - اور نہ
ہی میں ایسی نادان ہوں کہ چپکے بیٹھکر اپنی
حالت پر رویا کروں - میں کام کرونگی میں
نے کام کیا ہے - جسے دیکھکر تم سب حیران ہو گئے
میں غافل نہیں رہی - میری طبیعت پہلے
سے ہی اس ظلم و ستم کی بیخکنی کی طرف مائل
ہے - تم سب اس طرح بزدلی نہ کرتے - تو
ہم روسیوں کے ہاتھ ایسی آسانی سے نہ آجاتے
صرف تمہاری بزدلی کی وجہ سے ہم پکڑے گئے
تھے - اگر ڈلفو ہمیں آکر نہ چھڑاتا - اگر ہم تھوڑی
سی ہمت ہی ملکر کرتے تو ہم کو امداد اور ذریعہ
سے بھی پہونچ سکتی تھی -
اسلوف - اور ذریعہ سے مدد!
نتھالی - ہاں ذرا باہر آؤ - میں ثابت کئے دیتی
ہوں -
باہر آکر اُس نے ایک چھوٹا بگل نکالا - اور
تین دفعہ بجایا - اسکی آواز کی گونج جنگل

میں اٹھی اور چند منٹ کے بعد قریباً پچاس
آدمی جنگل کے چار طرف سے دوڑے ہوئے
جھونپڑی کے گرد آ گئے۔

بوڑھا۔ خداوندا۔ ہم پر رحم کر یہ تو ڈاکو
اور راہزن ہیں۔ اب ہمارا کیا حشر ہوگا۔

نتھالی۔ نہیں باپ یہ ہمارے دوست ہیں۔
روسی ظلم نے انکو ایسا بنا دیا ہے۔ میں نے انہیں
صلاح دی تھی۔ کہ وہ سب ایک ہو جائیں اور
سوسائیٹی قایم کریں اور قسم کھائیں کہ وہ ایک
دوسرے کی امداد کریں۔ اس طرح وہ ایک ایک
کرکے روسی ظلم کا شکار نہوں گے۔ یہ چھوٹا
بگل ہر ایک کے پاس رہتا ہے جب تین
دفعہ اسکی گونج اٹھی تو فوراً سب وہاں پہونچتے
ہیں۔ اور مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں
افسوس ہے کہ سپاہیوں نے اچانک ہمیں
اندر آ کر گھیر لیا۔ ورنہ یہ سب آدمی ہماری
امداد کو پہونچتے۔ کیوں ڈلفو ایک دہقان کی
لڑکی نے یہ اچھا نہیں کیا۔ ڈلفو۔ ایسا ایک شہنشاہ کی
بیگم بھی البتہ نہ کرسکتی۔ میرے دوستو۔ یہ سب
ہتھیار لیلو۔ عنقریب تم کو ان کی ضرورت
پڑیگی۔ بورس۔ سب سپاہیوں کی تلواریں انکے
حوالہ کردو۔ یہ تلواریں ظالموں کی ہیں اور انہی
کا خون چوسیں گی۔ ان قیدیوں کو بھی

ہمراہ لے لو۔ اور جنگل میں انہیں چھپائے رکھو
اور دیکھو کہ ایک بھی انہیں سے بھاگ نہ جائے
بورس تمہارا یہاں رہنا بھی ٹھیک نہیں تم
بھی جنگل میں چلے جاؤ۔ عنقریب میں تمکو اطلاع
دونگا۔

نتھالی۔ ڈلفو۔ میری خوشی ہے کہ تم اس
گروہ کے کپتان بنو۔ دوستو یہ ڈلفو ہے جس نے
ماسکو میں تہلکہ مچا دیا ہے اور جس کے نام سے
ظالم کانپتے ہیں۔

ارلوف۔ میں اس وقت کپتان نہیں بن
سکتا۔ اور نہ ہی تمہارے پاس ٹھہر سکتا ہوں
مجھے اور بڑا ضروری کام ہے میری غیر حاضری
میں اس فوج کے تم لفٹنٹ بنے رہو۔ کیوں
دوستو تم بھی اس میں راضی ہو کہ میری جگہ
نتھالی تمہاری افسر بنی رہے

نتھالی۔ اچھا تمہاری یہی خوشی ہے
تو میں تمہاری جگہ کام کرونگی۔ یہ ایک بگل
لیتے جاؤ اگر تمہیں ضرورت پڑے تو اسے تین
دفعہ زور سے بجانا۔ اگر ہمارے گروہ میں سے کوئی
بھی نزدیک ہوگا۔ تو ضرور تمہارے پاس فوراً
پہونچے گا۔

ارلوف۔ بہت بہتر اور میں اس سامنے
گروہ سے امداد لونگا۔ اور سب کو ظلم کا بدلہ

لینے کا موقع دونگا - جو کچھ تمنے کرنا ہوگا اور
جہاں جمع ہونا ہوگا - اس سے میں تفصیل وار
تمکو اطلاع دونگا - میری ہدایت کے مطابق
عمل کروگے تو ہمیشہ کے لئے آسودہ ہو جاؤ گے
لو - دوستو خدا حافظ ہم عنقریب میدان
جنگ میں پھر ملیں گے - اور اس وقت مجھے
تمہارا سچ مچ کپتان بننے میں کوئی عذر نہ ہوگا

سترھواں باب

ارلوف حسب معمول رات کو پھر لباس تبدیل
کرکے ہوٹل میں سے نکلا - رات اندھیری اور
طوفانی تھی - مگر ہمارا ہیرو بڑا بڑا اپنی دھن میں
جارہا تھا - ابھی وہ شہر سے نہ نکلا تھا - کہ کسی نے
اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا - ارلوف نے
تلوار کے دستہ پر ہاتھ رکھ لیا - اور مڑکر کہا
تو کون ہے - اور میرے ساتھ تجھے کیا کام ہے
اجنبی - ارلوف میں تمہاری خدمت کرنے
آیا ہوں - اور تجھے بچایا چاہتا ہوں - کیا تمنے
مجھے پہچانا نہیں -
ارلوف - تم فرسن ہو - تم کہاں تمہارے
لئے کونسل سے قتل کا حکم نکلا ہے - تم اپنی بی بی
کے قاتل ہو -
فرسن - اور روسی عدالت بھی مجھے پھانسی
دیئے بغیر نہ رہے گی -
ارلوف - تم یہاں کیا کر رہے ہو - میں سمجھتا
تھا - تم ماسکو سے نکل گئے ہوگے -
فرسن - میں نے کہاں جانا تھا - مکان میرا
جل گیا ہے - بی بی مجھ سے چھوٹ گئی اب میرا
باقی کیا رہگیا ہے - میں ادھر ادھر چھپ کر گذارہ
کر رہا ہوں - کئی دن سے میں تمہاری تلاش
میں تھا - کیونکہ میری امید جو کچھ ہے تم سے
ارلوف - کس طرح جلدی بولو - کیونکہ مجھے
ضروری کام درپیش ہے -
فرسن - تم مجھے معافی کا وعدہ دو - اور میں
پرنس کا وفادار غلام بننے پر تیار ہوں گا - تم مجھے
ہمراہ لے چلو - میری تلوار کند نہیں - گو تمہاری
برابر تیز نہیں - پھر بھی میں اچھا کام کرنے
والا ہوں - اور اس سے پہلے میں نے اپنی بہادری
کے اچھے ثبوت دیئے ہوئے ہیں -
ارلوف - مگر میں تم پر کس طرح اعتبار کروں
تم ہمارا ساتھ چھوڑ چکے ہو -
فرسن - میں ایک تمہاری خدمت ادا کرتا ہوں
سنو آج تم شہر کے باہر جانے کی جرات نہ کرو -
میں نے سنا ہے کہ گورنر جنرل نے دروازہ پر
پہرے دوگنے کردیئے ہیں اور حکم دیا ہے - کہ
کوئی آدمی شہر سے باہر نہ جانے پاوے - خواہ

اس کے پاس کیسا ہی پاس ہو۔ وہ فوراً
گورنر کے سامنے پیش کیا جاوے اس لیئے
آج تمکو دروازہ سے باہر جانا نہ ملے گا بلکہ
گورنر کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔

ارلوف ۔ مگر مجھے شہر سے باہر جانا ضرور
ہے کیا کیا جاوے ۔

فرسن ۔ میں ایک تدبیر بتاتا ہوں دریا
پر برف جمگئی ہے۔ پل کے پاس سے دریا پر
چلو تو شہر سے باہر نکل سکو گے۔ وہاں کوئی
پہرہ نہیں۔

ارلوف۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے

فرسن ۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہاں
کوئی حفاظت نہیں۔ کیونکہ وہاں حفاظت
کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

ارلوف ۔ دیکھو اگر تمنے میرے ساتھ دغا کی
تو میں تمکو وہیں مار ڈالوں گا۔ خواہ میرا
پیچھے کیا حال ہو۔

فرسن ۔ اگر ذرا سی بھی تمکو شک گذرے
تو مجھے بیدریغ قتل کر دینا۔ چلو ابھی چلو۔
رات تاریک ہے اور طوفان زور پر ہے
ہم چپ چاپ شہر سے نکل جائیں گے۔
دونوں ساتھ ساتھ چلے۔ مگر ارلوف باوجود
فرسن کے اطمینان دلانے کے پھر بھی ہشیار

تھا۔ اور تلوار کے دستے پر برابر ایک ہاتھ
رکھے ہوئے تھا۔ تاکہ ضرورت کے وقت فوراً
تلوار نیام سے باہر ہو۔ دونوں پل کے قریب
پہونچے۔ ارلوف نے دیکھا کہ برف جمی ہوئی
تھی۔ اور پانی نیچے سے بہ رہا تھا۔ یہ نہیں کہا
جا سکتا تھا۔ کہ برف بوجھ برداشت کر سکے گی
کہ نہیں۔ پل پر واقعی سنسانی کا عالم تھا۔
اور کوئی سپاہی وغیرہ نظر نہ آتا تھا۔ نہ ہی
روشنی کا وہاں نام ونشان تھا۔

فرسن ۔ تم کنارہ کے پاس ٹھہرو۔ میں تہوڑی
دور تک جاکر برف کا امتحان کرتا ہوں۔

ارلوف ۔ نہیں ہم اپنے لیئے تمہاری جان
خطرے میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ میں آگے
آگے چلتا ہوں تم میرے پیچھے آؤ۔

ابھی چند قدم ہی ارلوف چلا ہو گا۔ کہ فرسن
نے اسکی ٹانگیں پیچھے سے پکڑ کر اُسے گرا دیا۔
اسکو کمر سے پکڑ لیا۔ اور بلند آواز سے کہا۔
ڈلفو ڈلفو۔ پکڑا گیا۔ جلدی پہونچو۔ جلدی
پہونچو۔

ارلوف ۔ بے ایمان ۔ غدار۔ تیری موت
آچکی ہے تجھے اب میں نہیں چھوڑونگا۔ تو
واقعی واجب القتل ہے۔

فرسن ۔ نہیں میں اب تجھکو نہیں چھوڑتا

وزیر جنگ نے مجھے وعدہ معافی کا دیا ہے اور
بڑا انعام دینا کیا ہے اب میں مالا مال ہو جاؤنگا
ارلوف - نہیں - فرسن - انعام تیرے نصیب
نہ ہوگا - میں خواہ پکڑا بھی جاؤں - مگر تیرا کام
پہلے تمام کرلوں گا - اور ارلوف ہاتھ پاؤں
مار کر سیدھا ہو گیا - اور فرسن کو گلے سے پکڑ لیا -
اور پرلے کنارے کی طرف گھسیٹنا شروع کیا -
فرسن - (چلاکر) جلد پہونچو - ڈلفو بھاگا جاتا
ہے اور مجھے گھسیٹ رہا ہے - جلدی آؤ - جلد
آؤ - گارد - گارد - گارد -
اتنے میں سپاہی پل کی چوکی سے دوڑے آئے
اور ارلوف نے دل میں سمجھ لیا کہ فرسن دانستہ
اُسے اس لئے اس راستہ لایا ہے - کہ اسکو
آسانی سے گرفتار کر لیا جائے - ارلوف بھی بلا کا
آدمی تھا - یوں آسانی سے قابو آنیوالا تو وہ
بھی نہ تھا - اس نے فرسن کو اُسے برابر پکڑے
ہوئے تھا - پرلے کنارے کی طرف گھسیٹنا شروع کیا
فرسن - اب تو خوب پھندے میں پھنس گیا ہے
ارلوف - کچھ پروا نہیں - تو بھی اس سے
نکل نہیں سکے گا - دیکھ تیرے دوست کنارے
پہونچ گئے ہیں - مگر ہمیں دوسرے کنارے
جانا ہے - فرسن کبھی تو نے پانی میں غوطہ لگایا ہے
یا نہیں - دیکھو تو کیسا ٹھنڈا پانی ہے -

ارلوف - فرسن کو برابر گھسیٹتا گیا - حتی کہ وہ
عین دریا کے بیچ میں پہونچے - یہاں برف اچھی طرح
نہ جمی ہوئی تھی - دونوں پانی میں جا پڑے -
فرسن - ارلوف کیا تو پاگل ہے کیا تو غرق ہونا
پسند کرتا ہے -
ارلوف - اس لئے کہ تجھکو غرق کروں اگر میں
بھی غرق ہو جاؤں تو مضائقہ نہیں تجھے اب زندہ
نہیں رہنا چاہئے -
فرسن - (چلاکر) مدد - مدد - مدد - ڈلفو اس
اس جگہ پر - اگر جلدی نہ پہونچو گے تو وہ بھاگ
جائے گا - مدد - مدد - مدد - دیکھو وہ مجھے
دریا میں غرق کرنا چاہتا ہے - میں مارا گیا - مدد
مدد - مدد
سپاہی اتنے میں کنارے پر پہونچ گئے تھے -
مگر وہ اپنی جان کی خیر چاہتے تھے - اسلئے اندھا
دُھند برف میں چلنا نہیں چاہتے تھے تا کہیں
برف ٹوٹ جائے اور وہ غرق نہ ہو جائیں -
وہ جانچ جانچ کر برف پر قدم رکھ رہے تھے -
فرسن برابر چلا رہا تھا -
ارلوف - فرسن تو نے دیکھ لیا ہے تو اپنے دام
میں خود پھنس گیا ہے - بے ایمان - دغاباز
اب تو بچ نہیں سکتا -
فرسن نے آخری کوشش کی اور ایک دفعہ

پھر گلا پھاڑ کر چلایا۔ دوڑو۔ پہونچو۔ ورنہ وہ
بھاگ جائے گا۔
اتنے میں وہ منجدھار میں پہونچے۔ ارلوف
تیرنے لگا۔ اور فرسن کو بھی سہارا دیتا
گیا۔ جب وہ دوسرے کنارے پر پہونچے
تو مارے سردی کے دونوں کانپ رہے تھے
اور فرسن کا تو بُرا حال تھا۔
ارلوف۔ (دستاکر) فرسن تیری زندگی
کا اب خاتمہ ہوچکا ہے۔ تونے اپنی موت
آپ مول لی ہے خدا جانتا ہے کہ میں اس
طرح کسی آدمی کو قتل کرنا نہیں چاہتا۔ اور
خدا کے انصاف پر چھوڑنا چاہتا ہوں۔ مگر
دور اندیشی کے خیال سے مجھکو تجھے قتل کرنا
ہی پڑے گا۔ جلد ہی خدا سے معافی مانگ
کیونکہ تیرا وقت قریب ہے۔
فرسن۔ نہیں میرے خون سے ہاتھ آلودہ کرنے
کی کچھ ضرورت نہیں۔ میرا وقت آگیا ہے اور
میں اپنے قصور کی تلافی کئے دیتا ہوں۔
ارلوف۔ بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ سپاہی پل کے
راستہ مجھے آگھیریں گے۔
فرسن۔ سنو تمہاری تمام سازشیں وزیر
جنگ کو معلوم ہیں۔ اُس نے چار طرف
جاسوس چھوڑے ہوئے ہیں۔ اور بہت
سی باتیں کا علم اس کو مجھسے حاصل ہوا۔
کیونکہ میں پکڑا گیا تھا۔ اور جان کے خوف
سے میں نے تمہارے راز اسکو بتا دیئے۔
اور یہ بھی کہ پرنس ماسکو میں موجود ہے۔
ارلوف۔ نابکار آدمی۔ تو نے غضب
کیا۔ تیرے لئے بہتر تھا۔ کہ تو مارا جاتا بجائے
اس کے کہ پرنس کا راز ظاہر کرتا۔
فرسن۔ کچھ تو جان کے خوف سے اور کچھ
انعام کے لالچ سے میں نے ایسا کیا۔ کیونکہ میری
طبیعت لالچی ہے اور میں روپیہ کو زیادہ پیار
کرتا ہوں۔ مجھکو افسوس تھا کہ میرا گھربار پرنس
کی خاطر جل گیا۔ میری بی بی مجھسے الگ ہوگئی
اس لئے میں نے دولت کمانے کے لالچ سے
وزیر جنگ کو راز بتا دیئے۔ اور اس نے
میرے ساتھ وعدہ کیا کہ اگر مجھکو یا پرنس
کو گرفتار کرادوں۔ تو علاوہ بہت سا انعام
پانے کے مجھکو کوئی بڑا عہدہ بھی عطا ہوگا۔
ارلوف۔ کیا تمنے میرا نام بھی اسکو بتادیا
اور کیا پرنس کی جائے رہائش کا اسکو علم ہے
فرسن۔ ہاں وزیر جنگ جانتا ہے کہ ڈولفو
دراصل کون ہے مگر یہ بات ابھی عام نہیں
ہوئی۔ اسکو یہ علم ہے کہ پرنس اور اس کے
ہمراہی ماسکو میں ہی مقیم ہیں۔ لو خدا حافظ
اور اس نے خنجر نکال کر اپنے سینہ سے
پار کردی اور وہیں مرگیا۔
ارلوف۔ نادان۔ بیوقوف۔ مگر خیر ایسے
دغاباز آدمی کو زندہ نہیں رہنا چاہئے۔

اچھا ہوا کہ اس نے اپنی جان اپنے ہاتھ سے لیلی اور مجھے اس کے مارنے پر مجبور ہونا نہیں پڑا۔ مگر مجھے یہاں ٹھہرنا نہ چاہئے۔ اور جان بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اور وہ دریا کے کنارے بغیر کسی منزل مقصود کے لگاتار دوڑا گیا۔ جب وہ تھک گیا۔ تو اسے دریا کے کنارے ایک مکان دکھائی دیا۔ اس نے دل میں کہا کہ بہتر یہی ہے کہ اس مکان میں جا کر کپڑے سکھا لوں اور شراب کا ایک آدھ گلاس پیوں۔ ورنہ مجھ سے دوڑا نہ جائے گا۔ پھر اسے خیال آیا کہ اگر سپاہی اس کے تعاقب میں آگئے۔ تو پھر بڑی مشکل ہو گی۔ اور اس نے کچھ قدم اٹھایا۔ مگر پھر ٹھہر گیا۔ اور دل میں کہنے لگا۔ ایسی حالت میں بہت دور نہیں جا سکونگا۔ راستہ میں دم توڑ کر گر پڑونگا۔ بہتر ہے کہ میں تازہ دم ہو لوں اور اس نے مکان کا رخ کیا۔ مکان کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ اور ایک شخص نے اندر سے آواز دی اتنی رات گذری کون دروازہ توڑ رہا ہے۔

ارلوف ۔ میں ایک درماندہ آدمی ہوں

آواز ۔ ایسے درماندہ یہاں بہت آتے ہیں۔ چلو اپنا راستہ لو۔ میں گھر کھولنا نہیں چاہتا۔ ماسوائے اس کے میں غریب آدمی ہوں۔ میرے پاس تیرے کھلانے پلانے کے لئے کچھ نہیں۔

ارلوف ۔ دوست۔ دروازہ کھول دے۔ میں سخت تکلیف میں ہوں۔ میں دریا میں گر پڑا تھا۔ میرے کپڑے سب بھیگ گئے ہیں۔ اور میں سردی سے مر رہا ہوں۔ اگر (جلدی) دروازہ نہ کھلا تو میں تیرے دروازہ کے اوپر گر کر مر جاؤنگا۔

آواز ۔ میں کس طرح یقین کروں کہ تو سچ کہتا ہے۔

ارلوف ۔ دروازہ کھول کر خود دیکھ لے خدا کے لئے دروازہ کھولو۔ ورنہ میں دروازہ توڑنے پر مجبور ہوں گا۔

آواز ۔ ٹھہر مجھے تیرا طرز سوال پسند نہیں

اتنے میں دروازہ کھلا۔ اور ارلوف اندر گیا ایک کمرہ میں انگیٹھی جل رہی تھی۔ میز پر شراب کی بوتل اور گلاس رکھے ہوئے تھے اور ہر طرح آسائش کا سامان کافی تھا۔

ارلوف ۔ (آگ کے سامنے بیٹھ کر اور ایک گلاس شراب پی کر) دوست تمہارا مکان تو خاطر خواہ آرام دہ ہے۔ تم نے اپنی مفلسی کی کیوں شکایت کی۔

اجنبی ۔ یہ مکان میرا نہیں۔ بلکہ میرے آقا کا ہے۔ میں اسکا نوکر ہوں۔ کبھی وہ میرے سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ اور

کبھی کتے کی طرح جانتا ہے - میں اُس کے ظلم سے تنگ ہوں - میرا بس ہوتا تو ان امیروں کو تہ تیغ کردیتا - مگر ہم غریب آدمی ہیں - کچھ کر نہیں سکتے اور ظلم برداشت کرتے ہیں -

ارلوف - اگر تم بلند ہمت ہو تو تم پر اس قدر ظلم نہو -

اجنبی - اگر میں ہمت کروں تو ابھی سائبیریا بھیجدیا جاؤں - اور اس سے بدتر زندگی بسر کروں - اسپر خودکشی کو میں ترجیح دیتا ہوں -

ارلوف - تم میرا ساتھ دو تو میں تجھے اس ظلم سے نکال دونگا -

اجنبی - تو کون ہے جو ایسی دلیری کی باتیں کرتا ہے -

ارلوف - میں ڈلفو ہوں - جسکا نام تونے سُنا ہوگا -

اجنبی - آہ وہی جسکی گرفتاری کے لئے انعام مشہور ہے - تو ڈلفو ہے (اور وہ بہت خوش ہوا)

ارلوف - ہاں میں وہی ہوں -

اجنبی - تو ذرا ٹھہر میں باہر جاکر اطمینان کرلوں - کہ کوئی مکان کے نزدیک ہماری باتیں تو نہیں سُنتا - (تھوڑی دیر کے بعد آکر) باہر بالکل سنسانی کا عالم ہے اب ہم آزادی سے باتیں کریں گے - ارلوف کو کچھ شک پڑ گیا - کیونکہ اس عرصہ میں اجنبی دو تین بار اٹھکر باہر گیا - اور آخری بار آکر کہا - باہر سخت سردی ہے بہتر ہے کہ تم رات بھر یہاں آرام کرو - اور کل صبح چلے جانا -

ارلوف - نہیں دوست مجھے ضروری جانا ہے میں تمہاری مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں ہم پھر کبھی ملیں گے -

اجنبی - ذرا اور بیٹھو - میرے پاس اچھی قسم شراب کی ایک بوتل ہے تم خود اٹھو اور وہ بوتل الماری سے نکال لاؤ - میں ذرا گلاس صاف کرتا ہوں -

ارلوف اُٹھا - مگر چونکہ اُسے شک پڑ گیا تھا اس نے مڑکر دیکھا تو اجنبی نے ایک چھوٹی سی شیشی جیب سے نکالی اور ایک گلاس میں چند قطرہ اُس میں سے ڈال دیئے -

ارلوف چُپ چاپ بوتل نکال کرلے آیا اجنبی نے دونوں گلاس بھرے اور ایک ارلوف کو دیا - اور کہا لو تمہارا جام صحت میں تجویز کرتا ہوں - ارلوف نے گلاس لیکر کہا - وہ کھڑکی میں سے کون دیکھ رہا ہے اجنبی جھٹ اُٹھکر کھڑکی کی طرف گیا اور اس عرصہ میں ارلوف نے گلاس تبدیل کردیئے

اجنبی (واپس آکر) وہاں تو کوئی نہیں

تمہیں وہم ہوا ہوگا۔
ارلوف۔ شائد میرا خیال ہے کہ میں نے
کسیکو اندر جھانکتے دیکھا۔ کیا اس مکان
کے اندر کوئی نہیں رہتا۔
اجنبی۔ نہیں میں تنہا رہتا ہوں۔ ڈرو
نہیں۔ ایماندار آدمی کو کس بات کا خوف
ہے۔ اور گلاس پیو اور فکر دور کرو۔
ارلوف۔ بہت بہتر۔
دونوں نے گلاس پیئے۔ اور اجنبی اس قدر
خوش ہوا کہ پھولا جامہ میں نہ سمایا اور بے
اختیار۔
اجنبی۔ آہا۔ آہا۔ اب تو میں مالامال
ہوجاؤنگا۔ ڈلفو تمکو گرفتار کرانیسے۔
ارلوف۔ مجھکو گرفتار کون کرسکتا ہے۔
جب تک میرے پاس تلوار ہے۔
اجنبی۔ تیری تلوار تجھکو کچھ کام نہ دیگی۔
کیونکہ تیرا بازو ابھی کمزور ہوجائیگا۔ اور
تلوار اٹھانے کی اس میں سکت نہ رہیگی۔
ارلوف۔ کیوں۔ میرا بازو طاقتور ہے۔
اور تلوار اٹھانے میں مشاق ہے۔
اجنبی۔ سن۔ میں نے شراب میں تجھے
ایک دوائی پلادی ہے۔ ابھی تجھ پر بیہوشی
غلبہ پائیگی۔ اور تو دنیا ومافیہا سے بے خبر
ہوجائیگا۔ اور کئی گھنٹہ تک تو اسی طرح
پڑا رہیگا۔

ارلوف۔ ظالم یہ تو نے کیا غضب کیا ہی
کیا وہ دوائی مہلک تو نہیں۔
اجنبی۔ مہلک نہیں۔ صرف دماغ کو
معطل کردیتی ہے اور چوبیس گھنٹہ کے بعد
ہوش آجاتا ہے۔
ارلوف۔ (تلوار پر ہاتھ رکھکر) بولا
ظالم تیری کیا سزا ہے۔
اجنبی۔ تو بیشک تلوار پر ہاتھ رکھ میں
تجھ سے ڈرتا نہیں۔ اب تو گرفتار ہوکر گورنر
کے سامنے جائیگا۔ اور میں انعام حاصل
کرکے مالامال ہوجاؤنگا۔
ارلوف۔ میرے دوست انعام حاصل
کرنے کا یقین نہ کر۔ دغاباز آدمی واقعی میں
تیری شرارت تاڑ گیا تھا۔ اور جب تو
کھڑکی کی طرف گیا تھا۔ جسکا میں نے
بہانہ کیا تھا۔ تو میں نے گلاس تبدیل کردیئے
تھے۔ اور تو نے وہ بیہوشی کی دوائی پی ہے
دیکھ تیرا چہرہ سرخ ہو رہا ہے۔ اور تجھے
غنودگی آرہی ہے۔
اجنبی۔ (اچھل کر گر پڑا) آہ تو نے میرے
ساتھ فریب کیا۔ خدا کے واسطے مجھے قتل نہ کرنا
ارلوف۔ میں تیرے جیسے کمینہ دغاباز
کے خون سے ہاتھ آلودہ نہیں کرنا چاہتا مگر
جب تک تجھے ہوش ہے مجھے بتا کہ تو نے
میری گرفتاری کا کیا انتظام کیا ہے۔

اجنبی۔ جب تو نے اپنا نام بتایا تو مجھے لالچ نے گھیرا۔ دوسرے کمرے میں سپاہی سوتا تھا۔ اس کو جگا کر میں باہر لے گیا اور چوکی پر اطلاع دینے بھیجا۔ میں اسکا انتظار کر رہا تھا۔ امید ہے کہ گارد آتی ہوگی یہ کہکر بیہوش ہو گیا۔ ارلوف نے اُس کی برف پر چلنے والی جوتی اٹھائی۔ ایک گلاس شراب کا اور پیا اور دروازہ سے نکلا پہلے تو اُسے خیال آیا کہ وہیں ٹھہر کر گارد کا انتظار کرے۔ اور انکا مقابلہ کرے۔ مگر پھر خیال آیا کہ معلوم نہیں لڑائی کا انجام کیا ہو وہ تیز روانہ ہوا۔ تھوڑی دور گیا تھا کہ سپاہیوں کے تعاقب کی آواز سنائی دی۔ اور وہ ہرن کی طرح چھلانگیں بھرتا ہوا دور نکل گیا۔ ارلوف کے پاؤں میں برفانی جوتی تھی۔ اس لئے وہ آسانی سے برف پر دوڑا جاتا تھا۔ مگر سپاہیوں کے بھاری بوٹ اُن کے لئے بڑی رکاوٹ کا باعث ہوئے۔ اور کچھ دور جا کر انھوں نے تعاقب چھوڑ دیا۔ بہت دور جا کر ارلوف نے ذرا آرام لیا۔ اور دل میں خوش ہو رہا تھا کہ اُسے بھیڑیوں کی ہولناک آواز سنائی دی جو غالباً شکار کی جستجو میں پھر رہے تھے۔ اور اُس کی بو پا کر اُس کی طرف لپکے آ رہے تھے۔ ارلوف نے پھر دوڑنا شروع

گیا۔ مگر بھیڑیئے جلد اس کے قریب پہونچ گئے۔ اور اُس نے ایک طرف ٹھہر کر ایک بھیڑیئے کو جو سب سے آگے آ رہا تھا۔ تلوار سے دو ٹکڑے کیا۔ اور آپ پھر دوڑا آیا۔ باقی بھیڑیئے اپنے ہمراہی کو پھاڑنے میں مصروف ہوئے۔ مگر پھاڑ کر پھر ارلوف کے تعاقب میں چلے کچھ دور جا کر ارلوف نے وہی حال کیا۔ اور سو دفعہ پا کر پھر دور نکل گیا۔ اور دل میں حیران ہو گیا۔ کہ کب تک وہ اسی طرح کرتا رہے گا۔ اور کب اس کو ان خونی جانوروں سے نجات حاصل ہوگی یکایک اُسے دور سے آگ جلتی ہوئی نظر آئی۔ اُس نے سنا ہوا تھا کہ بھیڑیئے آگ سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے وہ آگ کی طرف دوڑا۔ بھیڑیئے بھی اس کے پیچھے آئے ہیں۔ مگر جب آگ کے نزدیک پہونچے۔ تو واپس چلے گئے۔ ارلوف بے دم ہو رہا تھا۔ آگ کے قریب پہونچتے ہی وہ دم توڑ کر گر پڑا اور بیہوش ہو گیا۔ جب اسے ہوش آیا۔ تو وہ ایک کمرہ میں پلنگ پر لیٹا ہوا تھا۔ اور اس کے سرہانے بلفورس اور کرنل کامروف بیٹھے ہوئے تھے۔

اٹھارہواں باب

ارلوف برابر تین دن برابر بیمار رہا۔ اور بستر سے نہ ہلا۔ چوتھے دن اُسے افاقہ ہوا اور اُس کے جسم میں پھر طاقت آئی۔ اُس نے لباس تبدیل کیا۔ بلفورس اور کرنل کاپروف نے اُسے جانے سے منع کیا۔ مگر اُس نے کہا آج میرا جانا ضروری ہے اگر میں پناہگاہ پر نہ پہونچا۔ تو سارا معاملہ ہی درہم برہم ہو جائے گا۔ وہ چپ ہو گئے اور ارلوف شہر سے باہر نکلا۔ جب وہ ایک چھوٹے سے جنگل کے قریب پہونچا تو اُس نے اُلو کی طرح تین دفعہ آواز نکالی وہیں ایک شخص گھوڑے پر سوار اور ایک خالی گھوڑا ساتھ لئے ہوئے اس کے قریب پہونچا۔ ارلوف اسپر سوار ہو گیا اور دونوں پناہگاہ کی طرف چلے۔

تمرلین۔ خدا کا شکر ہے کہ تم آگئے میں چار رات سے برابر اس جگہ انتظار کرتا رہا۔ اور مایوس واپس جاتا رہا۔ پرنس کو بھی از حد تشویش تھی۔ ہمیں وہم تھا کہ شائد تم دشمن کے ہاتھ آگئے ہو۔ جو تمپر ہرگز رحم کرنے والے نہیں۔

ارلوف۔ یاد رکھو اگر میں دشمن کے ہاتھ آگیا۔ تو میں اُن سے رحم کی درخواست نہیں کرونگا۔ ہاں کیا سب آدمی جمع ہو گئے ہیں۔

تمرلین۔ جہانتک میرا خیال سب جمع ہیں۔ صرف تمہارا انتظار تھا

ارلوف۔ بہت بہتر گھوڑے تیز کرو۔ جب بہت دور چلے گئے۔ تو ارلوف نے دور سے دیکھا کہ کوئی ہیں ایک سوار اُس راستہ پر اُن کے آگے آگے جا رہے ہیں۔ ارلوف نے گھوڑا روک لیا اور کہا۔ تمرلین یہ کیا معاملہ ہے۔ کسی نے ہمارا راز فاش تو نہیں کیا؟

تمرلین۔ امید نہیں کہ ہمارا راز فاش ہوا ہو۔ مگر یہ سوار بھی اُسی طرف جا رہے ہیں۔ معلوم نہیں انکا منزل مقصود کہاں ہے

ارلوف۔ ہمارے تمام راز فاش ہو گئے ہیں۔ صرف ہماری جائے پناہ کا حال کسی کو معلوم نہیں۔ اگر یہ بھی معلوم ہو گیا تو بس ہماری امیدوں پر خاک پڑ جائے گی۔ اب بہت جلدی کرنی چاہیئے۔ مصالح بھی تیار ہے۔ صرف آگ لگانے کی دیر ہے۔

تمرلین۔ آج کی کمیٹی میں یہ امر طے ہو چکا ہے اور معاملہ ادھر یا ادھر ہو جائے گا۔

ارلوف۔ بیشک میں تمہارے ساتھ اتفاق کرتا ہوں۔ آج یہ امر طے ہو جائیگا مگر ان

سواروں کا بندوبست کیا جائے۔ میری
صلاح ہے کہ ہم ذرا چکر لگاکر ان سے پہلے
گرجا میں پہونچ جائیں تو بہتر ہے۔
ترلین۔ آپ راستی پر ہیں چلئے اور گھوڑے
تیز کر دیجئے۔ سوار مڑے مڑے جارہے
ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی اور جگہ جارہے ہوں
روس میں کیا کچھ نہیں ہو رہا
راستہ چھوڑ کر وہ ایک پگ ڈنڈی پر
ہو لیئے۔ اور گھوڑے سرپٹ چھوڑ دیئے۔
تھوڑے عرصہ میں وہ گرجا میں پہونچ گئے۔
اور ادہر ادہر دیکھ بھال کر اصطبل کی
طرف گئے۔ جو درختوں میں ایسا گھیرا ہوا
تھا کہ کسی بے خبر کو دکھائی نہیں دے سکتا
تھا۔ ارلوف نے اصطبل میں اور گھوڑے
دیکھکر شمار کیا تو بیس تھے۔
ارلوف۔ خوب سب آدمی آگئے ہیں۔
صرف ہم ہی پیچھے رہ گئے ہیں۔
دونوں نے اپنے گھوڑے باندہے اور گرجے
کے چور دروازے کی طرف آئے۔ وہاں
کوئی دروازہ نہیں تھا۔ ارلوف نے تین دفعہ دیوار
پر تلوار سے ضرب لگائی اسی وقت اندر سے
کسی نے تین ضرب لگائی۔ ارلوف نے دو دفعہ
پھر ایسا کیا اور اندر سے بھی دو دفعہ ایسا ہی
کیا گیا۔ اس کے بعد انکے سامنے خود بخود
دیوار میں ایک دروازہ کھل گیا۔ اور دونوں
اندر داخل ہوئے۔ یہ زمین دوز کمرہ تھا
اور اس میں بالکل تاریکی تھی۔
آواز۔ تم کون ہو۔
ارلوف۔ ہم روشنی کے فرزند ہیں۔
آواز۔ دہنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ۔
ارلوف نے ہاتھ بڑھایا اور عجیب طرح
سے دونوں نے مصافحہ کیا۔ اسی طرح ترلین
کے ساتھ ہوا۔ اور پھر وہ دوسرے کمرے
میں گئے۔ یہاں ایک لمپ روشن تھا۔ مگر
اس کی روشنی بہت کم تھی۔ ایک الماری
سے دو نقاب اور دو لبادہ انہوں نے لیکر
پہن لئے ان کے چہرے بالکل چھپ گئے۔
اور انہیں کوئی تمیز نہ کی جاسکتی تھی۔ سوائے
اس کے کہ ارلوف کے سینہ پر جواہرات کی
صلیب چمک رہی تھی۔ جو اس کی بزرگی کا
نشان تھا۔
وہ ایک پردہ اٹھاکر تیسرے کمرے میں جانے
کو تھے۔ کہ دو نقاب پوشوں نے جو دروازہ
پر کھڑے تھے۔ تلواریں ان کے سینوں کی طرف
کر دیں۔ اور کہا ٹھہر جاؤ۔ تم یہاں کیا ڈھونڈ
رہے ہو۔
ارلوف۔ میں روشنی کے فرزندوں کو ملنے
آیا ہوں۔
نقاب پوش۔ تمکو ان سے کیا حاصل ہوگا
ارلوف۔ روشنی کا منبع آفتاب کا طلوع۔

نقاب پوش - خوب - جب وہ سورج طلوع کرے گا - تو روشنی کیا لائے گی -

اسرلوف - روس میں خوشحالی -

نقاب پوش - بہت بہتر اندر آجاؤ -

وہ دونوں بھی اندر گئے - یہ کمرہ بڑا فراخ تھا - اسکے ایک طرف دو تخت بچھے ہوئے تھے - ایک بڑا تھا اور ایک چھوٹا - دونوں خالی تھے -

اُن کے دونوں طرف کرسیاں بچھی ہوئی تھیں - ہر ایک کرسی پر ایک ایک نقاب پوش تھا - اور ہر ایک کے پیچھے ایک ایک نقاب پوش دونوں ہاتھوں میں روشنی کی بتیاں لئے ہوئے کھڑا تھا - ارلوف چھوٹے تخت پر جا بیٹھا اور تمر لین - دو بتیاں روشنی کئے اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا - کمرہ میں سُرخ رنگ کی روشنی تھی اور دیواروں پر سیاہ پردے لٹک رہے تھے - جنپر مہیب اور خوفناک تصویریں تھیں - جو زبان حال سے موت موت پکار رہی تھیں -

یہ عجیب چال تھی جو ارلوف کھیل رہا تھا - اور ہر رات بھیس بدل کر نکلا کرتا تھا - لڑائیاں جو اُس نے لڑی ہیں وہ تو اتفاقیہ تھیں - لیکن اسکا اصل منشا یہ تھا - کہ ایسے لوگوں کو ملتا - جو روسی تشدد سے نالاں تھے اور اسطرح انہیں اس سوسائیٹی میں شریک کرنا جنکی آج یہہ بڑی کمیٹی تھی -

اسرلوف - میرے بھائیو اور روشنی کے فرزندو - میں بہت خوش ہوں کہ تم آج سب یہاں آ گئے - اور میں اصل تجویز تمہارے روبرو پیش کرتا ہوں - سنو - روس کی خوشحالی جبھی ہو سکتی ہے - کہ موجودہ گورنمنٹ بدلے اور موجودہ گورنمنٹ جبھی بدل سکتی ہے کہ شہنشاہ بورس کو تخت سے علیحدہ کیا جائے - میں اس بات کا تمکو یقین دلاتا ہوں - کہ بورس غاصب ہے اور حقدار پرنس جو اس تخت کا وارث ہے - زندہ ہے - وہ اس وقت ماسکو میں موجود ہے - حالانکہ پرنس اسی مجمع میں موجود تھا - مگر ارلوف نے یہ دور اندیشی کی تھی - کہ ابھی پرنس کو کسی کے سامنے نہ کیا - چند ایک امیر بھی اس کمیٹی میں شامل ہیں - جنکا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں - اسی وجہ سے میں نے یہ تجویز کی - کہ سب نقاب پہن کر اس کمیٹی میں آئیں تاکہ ایک کو دوسرے کا حال معلوم نہو - میری یہ تجویز ہے کہ بورس کو اتار کر پرنس کو تخت روس پر بٹھا یا جاوے - میں اس بچہ کو جانتا ہوں - بڑا لائق اور بہادر ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ اس کی حکومت میں روس کے باشندے خوشحال ہوں گے - سو تم اپنے آپ کو ظلم اور تشدد سے بچاتے ہوئے

یہ کام بھی کرو گے - کہ ایک جائز وارث کو تخت پر بٹھاؤ گے - اور ایک غاصب کو تخت سے اُتارو گے - میں اپنے لئے کچھ نہیں چاہتا میرے لئے یہی کافی ہے - کہ میں روس کے باشندوں کو جور و جفا سے بچانے کا باعث ہوں - کہو تمہاری کیا رائے ہے

سب (بیک زبان ہوکر) ہمیں تمہاری تجویز منظور ہے - ہمیں جو کچھ کہوگے ہم کریں گے

ارلوف - تمہارے ساتھ کتنی کتنی تعداد ہے

سب - تمام ماسکو ہمارے ساتھ ہے - مگر مشکل یہ ہے کہ لوگ تنگ حال ہیں وہ کہتے ہیں خواہ ہمیں دوزخ میں لے چلو - مگر ہمیں پیٹ بھر کر کھانا دو -

ارلوف - اس کا انتظام کیا جائے گا - اور پیشتر اس کے کہ تم یہاں سے رخصت ہو ایک ایک ہنڈی موسیٰ یہودی کے طرف سے مختلف ساہوکاروں کے نام تمکو دی جائینگی - تم روپیہ وصول کر کے لوگوں میں تقسیم کرو - اور اُن کو ہر طرح سے آمادہ اور تیار کرو - اب مہربانی کر کے ہر ایک شخص باری باری اُٹھکر میرے کان میں اپنا نام اور آدمیوں کی تعداد بتائے - تاکہ میں ضروری ہدایات اپنی طرف سے تمکو دیدوں جنپر نشان دیکھتے ہی تمکو عمل کرنا ہوگا -

نو آدمی باری باری اُٹھے - اور اُنہوں نے ارلوف کے کان میں کچھ کہا - ارلوف ایک کاغذ پر لکھتا گیا - اور تھوڑی دیر غور کر کے اس نے ۹ پرزوں پر کچھ لکھ کر نو آدمیوں کے حوالہ کئے - اس کے بعد ہر ایک نے وفادار رہنے کی قسم لی - اور جلسہ برخاست ہونے کو تھا کہ پہرہ والے نے نشان دیا - سب نے تلواریں کھینچ لیں - اور ارلوف نے کہا - آنے دو - ایک آدمی اندر آیا - اور اُس نے کہا - صاحبو - آپ اس وقت باہر نہیں جاسکتے - مجھے باہر والے پہرہ دار نے نشان دیا تھا - کہ باہر خطرہ ہے میں دبے پاؤں اس کے پاس گیا تو اُس نے مجھے کہا - کہ قریباً بیس روسی سپاہی گرجے کے پاس کے درختوں میں آٹھہرے ہیں اور شور غوغا کر رہے ہیں معلوم نہیں وہ کہاں جا رہے ہیں اور یہاں کیوں ٹھہرے ہیں -

یہ سُنکر سب گھبرا گئے - مگر ارلوف مطمئن بیٹھا رہا - اور اس نے کہا - بھائیو فکر ہی کیا ہے ہماری تعداد اُن سے زیادہ ہے اور ہم بآسانی انپر غلبہ پاسکیں گے -

ایک - یہ درست ہے کہ اگر ہم میں سے کوئی لڑائی میں مارا گیا - تو وہ اپنے ہمراہیوں کو کس طرح مقررہ مقام پر لاوے گا - بلکہ ہم واپس نہ گئے تو اونکو خیال ہوگا - کہ ہم پکڑے گئے ہیں اور اس طرح وہ بیدل ہو جائیں گے -

ارلوف - تم تو آدمی لڑائی میں شریک نہو۔ ہم باقی لڑنے جاتے ہیں جب لڑائی زور پر ہو۔ تو اس وقت تم نے سوار ہوکر نکل جانا۔ یہ لو ہنڈیاں - اور اپنے ہمراہیوں میں دل کھولکر روپیہ تقسیم کرو۔

یہ کہکر سب اُٹھے - اور گرجے میں جاکر جمع ہوئے - ارلوف دس آدمیوں کو ہمراہ لیکر اصطبل میں گیا۔ گھوڑے تیار کئے - اور اُن پر سوار ہوکر جنگل میں گئے ارلوف کا یہہ منشا تھا کہ روسیوں پر اچانک حملہ باہر کی طرف سے کرے - تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ حملہ گرجا کی طرف سے انپر ہوا۔ جب وہ اُن کے قریب پہونچے - تو ارلوف نے حملہ کا حکم کیا - روسیوں نے سختی کے ساتھ مقابلہ کیا - اور دیر تک لڑتے رہے - مگر چونکہ حملہ اچانک ہوا تھا وہ سنبھل نہ سکے پہر بھی اُن میں سے ایک نے بھی ہتھیار نہ پھینکے اور سب کے سب لڑتے ہوئے مارے گئے - ارلوف فارغ ہوکر پھر گرجا میں گیا اور دیکھکر خوش ہوا کہ وہ آدمی سب چلے گئے ہیں -

---

انیسواں باب

دوسرے دن - پرنس - ارلوف - کونٹ - بدسکا - اور باقی ہمراہی بیٹھے ہوئے کونسل کر رہے تھے - کہ پرنس نے ارلوف کو کہا میرا دل چاہتا ہے کہ کُل فوج کی کمان تمہارے ہاتھ میں رہے -

ارلوف - مجھے اس کمان کے لینے میں تامل ہے -

پرنس - کیا تم تھک گئے - اتنا عرصہ جانفشانی کرنے کے بعد آج رات جو ہماری کوششوں کو کامیاب کرنے والی ہے - تم فوج کی کمان لینے میں تامل کرتے ہو -

ارلوف - میں آپ پر قربان اور فدا ہوں - اور اپنا خون آخری قطرہ بھی آپکی خدمت میں بہانے کو تیار ہوں - میں نے تامل اس لئے کیا ہے - کہ اگر میں نے فوج کی کمان لی تو اور کام جو نہایت ضروری ہیں رہجاویں گے - فوجوں کی تقسیم ہوچکی ہے - ہدایات جاری ہوچکی ہیں - بہتر ہے کہ کمان کونٹ بدسکا کے سپرد ہو تاکہ ہدایات کی اچھی طرح تعمیل ہو - میں چار طرف نظر رکھونگا - اور دیکھوں گا کہ کہیں نقص تو نہیں رہگیا - کیونکہ بسا اوقات خفیف نقص سے بڑی بڑی کوششیں ناکام رہ جاتی ہیں -

پرنس - بہت بہتر - اگر تمہاری یہی مرضی ہے - تو یوں ہی سہی - مگر تم آج رات کہاں ہوگے -

ارلوف - میں اگر کہیں رُک نہ گیا - تو شاہی محلات کے پاس ہوں گا - لیکن اگر

بالفرض میں نہ پہونچ سکا تو کم از کم پچاس ساٹھ جنگجو بسر کردگی ایک دلیر نوجوان عورت کے آپ کو ملیں گے اور اپنے زیادہ انتظار نہ کر کے محل پر حملہ کر دینا۔ رات کے لئے ہمارا پاس ورڈ پرنس ہے۔ اس سے دوست دشمن کی تمیز کی جائے گی۔

شام ہو گئی۔ اور ارلوف روسی افسر کی وردی پہنے گرجا سے نکلا جب وہ شہر کے قریب ایک جنگل میں پہونچا۔ تو اُس نے اُلو کی طرح آواز نکالی۔ اسکا جواب اسی قسم کی آواز میں ملا۔ اور تمرلین وہاں آموجود ہوا۔

ارلوف۔ تمرلین کیا خبر ہے۔

تمرلین۔ نہایت بری۔

ارلوف۔ میں تو آج بری خبر سُننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اگر آج ہم کامیاب نہ ہوئے تو پھر کبھی نہ ہوں گے۔

تمرلین۔ ہمارے کیمپ میں کوئی دغاباز نکلا ہے۔ اور ہماری کمیٹی کی کل کارروائی کی وزیر جنگ کو اطلاع ہو گئی ہے۔ برزرکی نے مجھے کہا تھا۔ کہ جو نشان ہمنے بغاوت کے لئے مقرر کیا ہے وہ نہیں دیا جاویگا۔

ارلوف۔ ہمارا نشان تو یہی تھا۔ کہ جب ماسکو کے بڑے گرجے کی ٹلی بارہ بجائے تو اس وقت بغاوت شروع ہو جائے۔ اور جہاں جہاں روسی سپاہی ہوں انہیں وہیں مغلوب کر لیا جائے

تمرلین۔ مگر ٹلی بارہ نہیں بجائے گی۔ کرنل شوزن کی معہ شاہی گارد کے گرجے کی حفاظت کر رہا ہے۔ اور جنرل لیسمنوف کے نام احکام جاری ہوئے ہیں کہ بارہ بجے کے قریب شہر کے مختلف حصوں میں فوج بھیج دیئے اور جہاں شورش دکھائی دے اسکو فی الفور فرو کریں۔

ارلوف۔ جنرل لیسمنوف کی طرف سے تو ہمکو اطمینان ہے کہ وہ اپنی فوج کو کہیں متعین نہیں کرے گا۔

تمرلین۔ یہ تو ٹھیک ہے لیکن مقررہ نشان نہ دیا گیا۔ تو ہمارے ہمراہی سمجھیں گے کہ معاملہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ارلوف۔ تمرلین گھبراؤ نہیں۔ نشان ضرور دیا جاوے گا۔ اگر کسی اور وجہ سے ہمیں ناکامی ہو تو ہو۔ مگر اس وجہ سے نہوگی۔ ہاں ہمیں نقشہ جنگ میں کچھ ضرور تبدیلی کرنی ہے۔ تمکو میں کچھ ضروری ہدایات دیتا ہوں۔ ابھی اُن کی تعمیل کر دو۔ دیکھو آج بغاوت ضرور اُٹھے۔ ورنہ پھر وقت ہاتھ نہیں آئیگا۔ جو کچھ ہونا ہے آج ہی ہو۔ یہ کہکر ارلوف نتھالی کے پاس گیا اور اسکو ضروری ہدایات دیکر ماسکو میں داخل ہوا۔ اُس نے چلتے چلتے ایک دروازہ پر دستک

دی۔ دروازہ کھلا۔ ارلوف اندر گیا۔ تو
دس بارہ آدمی کمرہ میں بیٹھے ہوئے تھے
ارلوف کو دیکھکر سب نے تعظیم دی اور
ایک نے پوچھا کیا یہ خبر صحیح ہے کہ بڑے
گرجے کی ٹلی آج نہ بجے گی۔ جواب میں
ارلوف نے کہا۔ ضرور بجے گی تم آواز سنتے
ہی گرجے میں آجانا اور دیگر لوگوں کے ساتھ
شریک ہو کر شاہی گارد کو مغلوب کر لینا
آپ فوراً لباس تبدیل کر کے۔ ابھی بارہ
نہ بجے تھے کہ ارلوف معہ سپاہیوں کے ماسکو
کے بڑے گرجہ میں پہونچا۔ واقعی شاہی
گارد گرجے کا محاصرہ کئے ہوئے تھی۔ اور
کرنل شونز کی تو وہ حفاظت کے لئے وہاں
موجود تھا۔ ارلوف کو ایک سپاہی نے
جو پہرہ پر تھا۔ غریبانہ لباس میں دیکھکر
کہا۔ او۔ اُلو۔ کہاں جاتا ہے ٹھہر کیا پاس
ورڈ تجھے یاد ہے۔ ارلوف نے جیب سے
کچھ نقدی نکالکر اُس کے حوالے کی اور
کہا۔ مجھے تو یہی پاس ورڈ یاد ہے آج
شہر میں کچھ شورش کے آثار تھے۔ اس لئے
میں اپنے بچاؤ کے لئے گرجے میں آگیا۔ مگر
یہاں سپاہی کیوں معین ہیں۔

سپاہی۔ اس لئے کہ گھنٹی نہ بجے جو باغی
سپاہیوں کا نشان ہے۔ ہمنے رسی نیچے سے
کاٹ دی ہے۔ جب بارہ بجنے کا وقت
گذر جائے گا۔ تو شہر میں گشت کریں گے
اور جس آدمی کو ہتھیار بند دیکھیں گے اسکو
گرفتار کر لیں گے۔

ارلوف۔ تم بڑے بہادر اور ہوشیار
معلوم ہوتے ہو۔ یہ باتیں کس طرح تمہیں
معلوم ہوئیں۔

سپاہی۔ باغیوں سے ایک شخص نے
مخبری کی ہے دیکھو کرنل کے پاس وہ کھڑا ہے

ارلوف۔ اچھا اس نے اپنے ہمراہیوں
کے ساتھ غداری کی۔

سپاہی۔ اسکا کیا مضائقہ ہے اُسے خوب
انعام ملے گا۔

ارلوف (تلوار پر ہاتھ رکھکر) کیوں نہیں
اسکو خوب انعام ملے گا۔

سپاہی۔ وزیر جنگ نے اس کی ساتھ
اقرار کیا ہے۔

ارلوف۔ اور میں بھی اُس کے ساتھ
اقرار کرتا ہوں۔ ذرا میں جاکر دیکھوں تو
وہ کون ہے۔

سپاہی۔ کیا تم دیوانہ ہو گئے ہو۔ خواہ مخواہ
دخل در معقولات دیتے ہو مجھے تو خود بخود
کرنل کے پاس جانے سے ڈر لگتا ہے۔
ہماری بہتری اسی میں ہے کہ افسروں کو
ناراض نہ کریں۔ ورنہ سزائے تازیانہ اور
سائبریا کی سیر ہمارے لئے موجود ہے۔

ارلوف نے اُس کی کچھ پرواہ نہ کی۔
اور کرنل شونز کی کے پاس چلا گیا۔

کرنل - تو کون ہے کہ یہاں بلا اجازت آگیا ہے -

ارلوف - میں جناب کی ایک خدمت کرنے آیا ہوں -

کرنل - وہ کیا -

ارلوف - اس شخص پر اعتبار نہ کرنا - یہ بڑا مکار ہے اور جاسوس ہے تجھے یہ نقصان پہونچائیگا -

جاسوس - بیشک میں جاسوس ہوں - مگر روسی گورنمنٹ کا - تو کون ہے جو مجھے الزام دیتا ہے -

ارلوف - مجھکو تو نہیں جانتا - مگر میں تجھے ایسا داغ لگاؤنگا - کہ ساری عمر تجھے یاد رہے -

جاسوس - اچھا تجھ میں ہمت ہے تو مجھے داغ لگاؤ -

ارلوف - ایک داغ تو تجھے لگا ہوا ہی جو قبر تک تیرے ساتھ جائےگا - یعنے جاسوسی کا - دوسرا داغ یہ لے - ارلوف نے تلوار نکالکر اسکا رخسارہ زخمی کیا -

جاسوس - سپاہیو اسکو پکڑ لو - یہ باغی ہے - ایک دم وہاں شور مچ گیا - اور ارلوف کا منشا پورا ہو گیا - وہ دوڑ کر گرجے کے دروازہ میں جا کھڑا ہوا - جاسوس بھی اس کے پیچھے دوڑا - ارلوف نے اسکی تلوار توڑ کر اُسے پکڑ لیا - اور اپنی آڑ بنالیا - اور پچھلے پاؤں زینہ چڑھنے لگا - مقابلہ کے وار جاسوس پر پڑتے رہے - اور ارلوف گیلری پر جا پہونچا - سپاہی بھی اس کے پیچھے پیچھے تھے - ارلوف کو اب گھنٹی تک پہونچنا تھا - اور یہ بڑا مشکل تھا - اُس نے جاسوس کو نو سپاہیوں پر پھینک دیا - جو زخمی ہوکر اب قریب المرگ تھا - اور آپ اوپر کی طرف زور سے جست کرکے ایک کڑی کو پکڑ لیا - یہ کارنامہ دیکھکر سپاہی دنگ رہگئے انکا خیال تھا کہ ارلوف نیچے گر کر چکنا چور ہو جائیگا - مگر ارلوف بلی کی طرح کڑی پکڑے برابر گھنٹی تک جا پہونچا - اور اس نے زور سے گھنٹی بجا دی - تمام شہر میں اُس کی گونج اُٹھی - اور تھوڑی دیر میں گرجے کے باہر تلوار چلنے لگی - سپاہی ارلوف کا خیال چھوڑ کر اپنے ہمراہیوں کی امداد کو پہونچے - ارلوف گھنٹی کے ساتھ سہارا لئے لٹکا رہا - اور انتظار کر رہا تھا - کہ سپاہی گرجا خالی کریں تو وہ اُترے - لڑائی اس زور سے گرجا کے باہر شروع ہوئی - کہ کرنل شوزکی کو اپنی تمام گارد مقابلہ پر کھڑی کرنی پڑی - ارلوف گرجا خالی پاکر گھنٹی کی رسی کا سہارا لئے نیچے اُترا - مگر رسی نیچے سے کاٹ دی گئی تھی - رسی سے اُسے کئی گز کے فاصلہ پر سے کودنا پڑا - جب اُس کے پاؤں زمین

پہنچے تو اُس نے خدا کا شکریہ ادا کیا۔ کیونکہ اگر بلی نہ بچتی تو اُن کی امیدوں کا خون ہو چکا تھا۔ ارلوف اب تلوار نکال کر باہر نکلا۔ لڑائی زور پر تھی۔ مگر گارد بڑی سختی سے مقابلہ کر رہی تھی۔ ارلوف پرنس پلنس کا نعرہ بلند کر کے گارد پر ٹوٹ پڑا اور کئی سپاہی اُس نے قتل کئے۔ سپاہی گارد پس پا ہونے لگی۔ اور باغیوں نے اور زور سے حملہ شروع کیا۔ ارلوف نے سمجھ لیا کہ شاہی گارد انپر غالب نہ آسکے گی۔ اس لئے وہ چپ چاپ نکل گیا۔ اور شاہی محلات کی طرف روانہ ہوا۔ شہر میں چار طرف بغاوت بپا تھی۔ اور خود روسی سپاہیوں کی گت بن رہی تھی۔ ارلوف بدوں کسی حادثہ کے پیش آنے کے شاہی محلات کے قریب پہونچا۔ اور اُس نے بگل بجایا چند منٹ میں نتھالی معہ اپنی فوج کے ارلوف کے پاس پہونچ گئی۔ اتنے میں پرنس اور کونٹ بڈسکا بھی بسرکردگی کئی سواروں کے آپہونچے۔ شاہی محل کا محاصرہ کیا گیا۔ ارلوف نے چیدہ چیدہ آدمی معہ پرنس اور کونٹ کے ہمراہ لئے اور دروازہ توڑ کر محل میں پہونچے۔ محل میں جو تھوڑی سی گارد تھی۔ اُس کو فی الفور مغلوب کر لیا گیا۔ اور پرنس ارلوف اور کونٹ بڈسکا شہنشاہ بورس کے کمرہ کی طرف گئے۔

بیسواں باب

وزیر جنگ کو اگرچہ سازش کا پتہ مل گیا تھا مگر اس کو خیال نہ تھا کہ اُس کی جڑ اس قدر مضبوط ہے اور تمام ماسکو میں اسکی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس نے گرجا میں شاہی گارڈ کو بھیجدینا اور جنرل بسمنوف کے نام حکم جاری کر دینا کافی خیال کیا اور آپ مزے کی نیند سو گیا۔ شہنشاہ کو وہم بھی نہ تھا کہ آجکی رات کو اس کے محل کا محاصرہ کر کے باغی اس کے کمرہ تک پہونچ جائیں گے۔

جنرل بسمنوف کو جب وزیر جنگ کا حکم پہونچا۔ تو اُس نے عمل تو کچھ نہ کیا مگر وزیر جنگ کو لکھ بھیجا کہ اس نے مختلف پلٹنوں کو شہر کے مختلف حصوں میں متعین کر دیا ہے۔ اگر ذرا بھی شورش ہوگی۔ تو فی الفور فرو ہو جائیگی۔ حالانکہ ماتحت افسروں اور فوج کو اسبات کا علم تک بھی نہ تھا کہ شہر میں کوئی شورش بپا ہے۔ وہ حسب دستور اپنی بارکوں میں آرام سے سو رہے تھے شہنشاہ بورس سویا ہوا تھا۔ کہ پرنس اور اس کے ہمراہی اُس کی خوابگاہ میں ننگی تلواریں لئے ہوئے داخل ہوئے۔ شہنشاہ چونک کر اٹھ بیٹھا اور اُس نے

اور اُس نے تلوار سرہانے سے اٹھائی۔
بورس۔ قاتلو تم کس طرح میرے مکان
میں گھس آئی۔
پرنس۔ ہم قاتل نہیں ہیں میں تم سے اپنا
جایز حق لینے آیا ہوں۔
بورس۔ کیا۔
پرنس۔ روس کا تخت۔
بورس۔ تو کون ہے۔
پرنس۔ میں پرنس ڈمیٹرس روسی تخت
کا جایز وارث ہوں۔
بورس۔ پرنس ڈمیٹرس مر چکا ہے تم
جعلی پرنس ہو۔
پرنس۔ نہیں میں جعلی پرنس نہیں
ہوں۔ اور تیرا دل جانتا ہے کہ میں حقیقی
پرنس ہوں۔
بورس۔ تم محل میں داخل کس طرح
ہو گئے۔ کیا میری گارد پہرہ پر نہ تھی۔
پرنس۔ گارد کا کوئی قصور نہیں میرے
ہمراہیوں نے انکو مغلوب کر لیا۔
بورس۔ مضائقہ نہیں میری فوج
ابھی تمکو آگھیرے گی۔ اور تمہاری بوٹی
بوٹی اڑا دے گی۔
پرنس۔ تمہارے سوتے ہوئے تمہارے
سپاہی مغلوب کئے گئے۔
بورس۔ میری فوج کو مغلوب کرنے
کے لئے اتنی فوج کہاں سے آگئی۔ اور
کس طرح چپ چاپ شہر میں داخل
ہو گئی۔
پرنس۔ کوئی غیر فوج ماسکو میں باہر
سے نہیں آئی۔ بلکہ تمہاری رعایا نے
ہی تمہاری فوج کا مقابلہ کر کے اس کو
مغلوب کر لیا۔ گرجے میں تمہاری گارد
میں سے تھوڑے ہی سپاہی باقی بچے ہونگے
ماسکو کے تمام لوگ شاہی فوج کے خلاف
اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔
بورس۔ اور یہ سب کچھ کس نے کیا ہے
پرنس۔ اس میرے لفٹنٹ نے۔
بورس۔ (تعجب کر کے) یہ غلامی کا لباس
پہنے ہوئے تمہارا لفٹنٹ ہے خوب۔
پرنس۔ یہ غلام نہیں بلکہ اس کی رگوں
میں شرافت کا خون ایسے ہی موج زن
ہے جیسے کہ تم میں اور مجھ میں۔
بورس۔ اسکا نام۔
پرنس۔ اسکا نام ماسکو میں ڈلفو مشہور ہے
بورس۔ یہی ڈلفو ہے۔ جس نے میرے
اتنے سپاہی تہ تیغ بیدریغ کئے۔
ارلوف۔ ہاں بندہ وہی ہے جسکی گرفتاری
کے لئے بڑا انعام مقرر کیا گیا تھا۔
بورس۔ اچھا ایک بات بتاؤ وہ
جادوگر کون تھا۔ جو ہماری جلسہ میں آیا تھا
پرنس۔ وہ میں تھا۔
بورس۔ جبھی تمنے ہم سب کو حیران

وپریشان کیا۔ سچ بتاؤ۔ کونٹس ہیری کے
کان میں تمنے کیا کہا تھا۔

پرنس۔ وہ ہمارا راز ہے جو دنیا کو کبھی
معلوم نہ ہوگا۔

پرنس۔ مجھے اور کام بھی کرنا ہے۔ میں
باتوں میں وقت ضایع نہیں کرنا چاہتا۔
میں اسبات کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ تم
شجاع اور بہادر ہو۔ تمنے بہت سی معرکوں
میں روس کی عزت اور شوکت قایم رکھی۔
میں نہ تو تمہیں گرفتار کرنا چاہتا ہوں۔
اور نہ ہی قتل کرنا چاہتا ہوں۔ میں دلی
خوشی سے تمکو موقعہ دیتا ہوں کہ تم میرے
ساتھ دو بدو لڑو۔ چانس دونوں کے
لئے مساوی ہے۔ تم مشہور تیغ زن ہو
ممکن ہے کہ تم مجھ پر فتح پاؤ۔ اس صورت
میں تم بے دغدغہ شہنشاہ بنے رہوگے
کیونکہ اور کوئی دعویدار سلطنت کا
میرے سوائے نہیں ہے اگر میں نے
تمپر فتح پائی تو تمہارے لئے یہ بڑی خوشی
ہوگی۔ کہ تم تلوار ہاتھ میں لئے سپاہیانہ
موت مروگے۔ اور کسی زندان میں یا
سائبیریا میں عین تلخی کے ساتھ ذلت کی
زندگی بسر کروگے۔ کہو تم اس بارہ میں کیا
کہتے ہو۔

بورس۔ اگر میں تمہارے حوصلہ اور
جوانمردی کی تعریف نہ کروں تو میں غلطی
پر رہونگا۔ بیشک یہ تمہاری بڑی
ہے کہ تم نے باوجود مجھ پر موقعہ پانے کے
اسکا فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور ایسی تجویز
پیش کی ہے۔ جسمیں بقول تمہارے ممکن
ہے کہ میں غالب آؤں۔ میں شکریہ کے
ساتھ یہ تمہاری تجویز منظور کرتا ہوں۔

اسپر پرنس اور بورس کی تلواریں ٹکرائیں
ارلوف۔ اور کونٹ بڑسکا تماشا دیکھنے
لگے۔ بورس بڑا شجاع اور تیغ زنی میں
پورا ماہر تھا۔ مگر پرنس بھی اس سے کم
نہ تھا۔ علاوہ اس کے بورس سال خوردہ
تھا۔ اور پرنس عین جوانی کے زوروں پر
تھا۔ پرنس کی کلائی بورس سے زیادہ
مضبوط تھی۔ قریبًا دس منٹ تک دونوں
نے اپنے اپنے جوہر دکھائے مگر بورس کے
وار کمزور پڑنے لگے۔ جب کہ پرنس بڑھ
بڑھ کر حملہ کر رہا تھا۔ تین دفعہ پرنس کی
تلوار بورس کو چھو گئی۔ بورس نے غصہ
کھا کر آخری حملہ اس زور کے ساتھ کیا
کہ ارلوف اور کونٹ گھبرا گئے۔ مگر پرنس
نے کود کر وار خالی دیا۔ اور بورس ابھی
سنبھلنے نہ پایا تھا۔ کہ پرنس کی تلوار اس
کے سینہ سے پار ہوگئی۔ بورس زخمی
ہوکر گر پڑا۔ ارلوف نے بڑھ کر پرنس کا
ہاتھ چوم لیا۔ اور کہا میں بھی تیغ
زنی میں ماہر ہوں۔ مگر آپ کا آخری

ہاتھ مجھے بھی یاد نہ تھا۔ یہ بلاشبہ آپ ہی کا حصہ تھا۔

پرنس۔ ٹھہرنے کا یہ وقت نہیں۔ میرے پیارے کونٹ ارلوف تم بورس کے پاس ٹھہرو۔ اور محل کی حفاظت کرو۔ میں وزیر جنگ کے محل کو جاتا ہوں۔ کیونکہ ہنرکی وہاں میرا انتظار کر رہا ہوگا۔

جب پرنس اور کونٹ بڈسکا چلے گئے۔ تو بورس نے جو کہ نیم بیہوش پڑا تھا آنکھیں کھولیں۔ اور آہستگی سے کہا۔ کس نے کونٹ ارلوف کا نام لیا ہے۔

ارلوف۔ میرا نام کونٹ ارلوف ہے۔

بورس۔ نہیں۔ تم ارلوف نہیں ہو۔

ارلوف (لباس اتار کر) اب دیکھو۔

بورس۔ آہ میرے پیارے ارلوف! میرے پاس آؤ اور میرے دل پر ہاتھ رکھو کیونکہ تم میرے بیٹے ہو۔

ارلوف۔ تمہارا بیٹا۔

بورس۔ سنو میرا وقت قریب ہے کوئی دم کا مہمان ہوں۔ میں نالائق تیرا باپ ہوں۔ آہ میں نے بڑی بزدلی کی اور اس کی یہ سزا مجھکو ملی۔ کہ بجائے اس کے کہ تم باپ کی حمایت میں تلوار اٹھاتے تمنے باپ کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھکر خوشی کا اظہار کیا۔ کیا یہ میرے لئے کافی سزا نہیں خدا جانتا ہے کہ میں کس قدر دل ہی دل میں کڑھتا رہا۔ مگر میری کمزور طبیعت انصاف کرنے سے مجھے مانع رہی۔ میں نے دوسرے نام سے تمہاری ماں کے ساتھ تعلق پیدا کیا۔ خدا کے نزدیک ہم برابر میاں بیوی تھے۔ اور میرا کوئی ارادہ تمہاری ماں کو دھوکا دینے کا نہیں تھا۔ کیونکہ ہم میں سچی محبت تھی میں نے اس خیال سے کہ تمہارا نانا کبھی ہمارے نکاح پر راضی نہ ہوگا۔ اپنے آپ کو چھپائے رکھا۔ جب تم خان کریمیا کے جنگ میں شریک ہوئے تو تمہاری شجاعت اور بہادری دیکھکر کئی دفعہ میرا دل چاہا کہ اپنا آپ ظاہر کروں۔ مگر مجھے ڈر تھا کہ تمہارا نانا سنتے ہی مجھکو قتل کرنے کے درپے ہوگا۔ کیونکہ ارلوف خاندان کے آدمی غیرت میں مشہور ہیں۔ جب تمہارا نانا مارا گیا۔ تو پھر میرے دل میں خیال آیا کہ تم پر اپنے آپ کو ظاہر کروں۔ مگر پھر اس خیال سے رکا رہا۔ کہ تمہاری ماں سنے گی۔ تو وہ مجھسے بیزار ہوگی اور اسکو ازحد دکھ ہوگا۔ کیونکہ میں اسکی مزاج سے واقف ہوں۔ وہ یہ دیکھکر کہ میں نے اور نام سے اس کے ساتھ تعلق پیدا کیا۔ کبھی مجھکو معاف نہیں کریگی۔ اسلئے میں نے اس معاملہ کو پردے میں رکھا۔

ہی رہنے دیا۔ مگر خدا بڑا منتقم ہے۔ مجھکو اس گناہ کی سخت سزا مل گئی ہے۔
ارلوف۔ پیارے ارلوف خدا کے واسطے مجھے معاف کرو۔
ارلوف۔ خواہ تم نے کچھ کیا تھا۔ مگر آخر میرے باپ ہو۔ میں سچے دل سے تمکو معاف کرتا ہوں۔
بورس۔ شاباش۔ اب وعدہ کرلو۔ کہ اپنی ماں کو یہ راز نہ بتاؤگے۔ کیونکہ اُسے ناحق کی تکلیف ہوگی۔ اور مناسب نہیں کہ اُسکو تکلیف دیجاوے۔
ارلوف۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس راز کو سینہ میں مخفی رکھوں گا۔ اور آپکے عیال کو آسودہ رکھوں گا۔
بورس۔ اب میں ٹھنڈے دل کے ساتھ جان دیتا ہوں۔
ارلوف نے بورس کا سر گود میں رکھ لیا اور اُسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ بورس نے پھر کوئی بات نہ کی۔ کیونکہ اُسکا کام ہو چکا تھا۔ اور تھوڑی دیر میں ہچکیاں لیتا ہوا اپنے بیٹے کی گود میں اُس نے آخری دم دیدیا۔
پرنس معہ ہمراہیوں کے وزیر جنگ کے مکان پر پہونچا۔ برنز کی وہاں موجود تھا مکان کا محاصرہ کرکے کچھ سپاہی اوپر گئے اور تھوڑی سی مزاحمت کے بعد وزیر جنگ کی خوابگاہ میں پہونچے۔ وزیر جنگ گھبرا کر کھڑکی کی راہ سے نیچے کود پڑا کہ جان بچاکر نکل جائے۔ مگر نیچے پرنس کے سپاہی ننگی تلواریں لئے ہوئے کھڑے تھے بجائے اس کے کہ وزیر جنگ زمین پر پڑے پرنس کے ہمراہیوں نے اُسے تلواروں پر لے معلوم نہیں کتنی تلواریں اس کے جسم سے پار ہوگئیں۔ اور اسطرح اس کا خاتمہ ہوا پرنس نے برنز کی کو تو جنرل بسمنوف کے پاس خبر دیکر بھیجا۔ پھر ایک دستہ نمزلین کے ماتحت اور دوسرا مالاباری ہے جنرل بڈسکا کے ماتحت جنرل بٹرن وغیرہ کے گرفتار کرنے کے لئے بھیجا۔ اور آپ باقی ہمراہیوں کے ساتھ واپس شاہی محل میں آیا۔ ارلوف باچشم پرنم بورس کے کمرہ سے نکلا اور اُس نے کہا کہ بورس مرگیا ہے۔
پرنس۔ میرے پیارے کونٹ ارلوف میرے پیارے لفٹنٹ کیا یہ موقعہ خوشی کا ہے۔ یا رونے کا۔ تمہارے جیسے شیر دل آدمی کی آنکھوں میں آنسو آنا اسکے کیا معنے ہیں۔
ارلوف۔ میرے پیارے شہنشاہ اور میرے آقا۔ میری جان آپ پر فدا ہو۔ مجھے آپ کی کامیابی کی ازحد خوشی ہے۔ اور میری زندگی کا گویا ثمن یہ

ہو گیا ہے۔ یعنی بورس کا خاتمہ دیکھکر میرے دل پر کچھ رقت سی طاری ہوگئی اور کچھ بات نہیں۔ میں آپکو سب سے پہلے شاہی کی مبارکباد دیتا ہوں۔

پرنس۔ اور میں تمکو اس مبارکباد کے جواب میں روس کا اعلیٰ خطاب اور تمغہ عطا کرتا ہوں۔ اور تمہیں بطور اپنے دست و بازو کے وزیر جنگ کا عہدہ عطا کرتا ہوں۔

ارلوف۔ میں اس عزت کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جنرل بڈسکو اور جنرل ٹیبرن گرفتار کئے گئے کرنل شوز کی زخمی حالت میں پکڑا گیا۔ کیونکہ اس نے اپنے آقا کے حق میں آخر دم تک تلوار چلائی تھی۔ اب تو وہ زخمی ہو کر گر پڑا۔ ارلوف نے اس کی سفارش کی پرنس نے دل سے منظور کر لی۔ اور کرنل شوز کی کو شاہی محل کے کمرہ میں لایا گیا۔ شاہی ڈاکٹر بلائے گئے۔ اور اسکا علاج شروع ہوا۔ ارلوف کی جان میں جان آئی۔ جب ڈاکٹروں نے اطلاع دی کہ کرنل شوز کی کے زخم مہلک نہیں ہیں اور وہ جلد ہی اچھا ہو جائیگا۔

رات و رات بورس کی وفات اور پرنس ڈیمیٹرس کی تخت نشینی کا اعلان کیا گیا۔ اور دوسرے دن دربار عام کر کے رسوم بجا لائی گئیں جنرل مسمنوف کمانڈر چیف مقرر ہوا۔ کرنل شوز کی اس کی جگہ ماسکو میں ڈویژن کا کمانڈر بنایا گیا اور برنز کی ماسکو کا گورنر مقرر کیا گیا مالا باری اور نمر لین شاہی گارڈ کے افسر بنائے گئے۔ اور ننھا لی اور اسکے شوہر کو گورنر شٹیرین کی رکھ اور کل جائداد عطا کیگئی۔ کونٹ بڈسکا نوجوان پرنس کا وزیر اعظم بنا۔ موسٹی یہودی کو دوگنا روپیہ دیا گیا۔ اور خزانہ کا افسر مقرر ہوا۔ اسی طرح ہر ایک شخص کو اس کی قدر بموجب انعام دیا گیا ماسکو کے باشندوں میں روپیہ کھلے دل سے تقسیم کیا گیا۔ اور غریبوں کو خوشحال کرنے کی تدابیر کی گئیں۔

ایک ہفتہ کے بعد کرنل شوز کی تندرست ہو گیا۔ اور ارلوف نے باقاعدہ اس سے اسکی بہن کیساتھ شادی کرنے کی درخواست کی۔ کرنل مسمنوف نے بخوشی خاطر منظور کر لی۔ اور دونوں عاشق و معشوق نے شربت وصل پیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور شادی بھی ہوئی۔ جو پرنس کی نگاہ میں ارلوف کی شادی سے کم نہ تھی۔ ادما بھی تندرست ہو گئی اور برنز کی ساتھ اسی گرجا میں اسکی شادی ہو گئی۔ اور اسکی دلی آرزو

پوری ہوگئی - پرنس نے بڑی فراخ حوصلگی سے اوسکو جہیز دیا - جسکی وہ ہر طرح مستحق تھی -

تمت